www.kitabmart.in
استفتاءات
اور اُن کے
جوابات
حصۂ اوّل عبادات
ولی امر مسلمین و مرجع تقلید حضرت آیت اللہ العظمیٰ السیّد علی الحسینی الخامنہ ای
دام ظلہ الوارف

www.kitabmart.in

اِستفتاء

اور اُن کے

جوابات

حِصّۂ اوّل

عبادات

ولی امر مسلمین و مرجع تقلید حضرت آیت اللہ العظمیٰ السیّد علی الحسینی الخامنہ ای

دام ظلہ الوارف

www.kitabmart.in

ناشر : مجمع جہانی اہل بیت (ع)

لیتوگرافی : اورژینال گرافیک

چھاپخانہ : رجا

تعداد : ۴۰۰۰

سال طبع : ربیع الاول سنہ ۱۴۱۶ ھ ق

www.kitabmart.in

فہرست

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

مقدّمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي شرّع الحلال والحرام فأحلّ الطيبات وحرّم الخبائث
والصلاة والسلام على البشير النذير الرسول الأمين محمد
وعلى أهل بيته الطيبين الطاهرين
وأصحابه المنتجبين المتقين

گذشتہ چند برسوں سے قائدامّت اسلامیہ سماحۃ آیت اللہ العظمیٰ السیدعلی الحسینی خامنہ ای دام ظلّہ الوارف کے دفتر میں دنیا کے ہرگوشے سے مسائل شرعیہ کے سوالات کی اتنی بہتات ہوگئی جیسے سیلاب آگیا ہو، یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے ان کی تعداد دس ہزار سے بھی زیادہ ہوگئی، جن میں سے کچھ کا جواب معظّم لہٗ نے اپنی رائے اور صوابدید کے مطابق دیا اور بعض مسائل کے جوابات فقیہ عصر، نادر روزگار، مؤسّس جمہوری اسلامیٔ امام امت روح اللہ الموسوی خمینی قدس سرہ کے فتاویٰ کے مطابق مرحمت فرمائے۔

زیر نظر رسالہ میں ان سوالات کی تعداد زیادہ ہے جو جملہ ابواب فقہ و مسائل شرعیہ پر محیط ہیں، علی الخصوص یہ ایسے استفتاآت کا بیش قیمت و

www.kitabmart.in

نفیس مجموعہ ہے جن کا سامنا عوام کو روز ہی کرنا پڑتا ہے، ساتھ ہی اس میں عصر حاضر میں پیدا ہونے والے نت نئے مسائل کا اضافہ بھی ملے گا جس کی وقتاً فوقتاً مومنین کو ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ چنانچہ عالم اسلام کے عمومی نفع کی خاطر جلیل القدر علماء و فضلا کی ایک جماعت اس کے طبع و نشر کیلئے بے چین تھی مگر سماحۃ القائد دام ظلہ نے اسے منظور نہیں کیا اور منع کرتے رہے البتہ جب دنیا کے ہر گوشے سے رسالۂ عملیۂ معظّم لہ کی طباعت و نشر کا اصرار مومنین کی طرف سے بہت بڑھ گیا نیز اہل خبرہ و علمائے کرام نے آپ کو مرجعیّت تفویض کر کے اس عظیم منصب کی ذمہ داری سونپ دی تو اس وقت ان سوالوں کے جوابات کو عام کرنا آپ کا اہم شرعی فرض بن گیا اور سرکار موصوف نے اس کے نشر و اشاعت کی اجازت عطا فرمائی۔

اتنا ہی نہیں بلکہ جب استفتاآت کا یہ مجموعہ اپنی تہذیب، عربی ترجمہ اور ابواب کی تقسیم وغیرہ کے مراحل سے گذر چکا تو باوجود کثرت کار و افکار کے معظّم لہ نے پوری باریک بینی کے ساتھ اس پر نظر ثانی فرمائی، اس کے بعد ہی اسے شایع کرنے کی رضامندی عنایت کی۔

آخر میں ہم ان تمام افاضل برادران کے شکر گذار ہیں جنھوں نے اس کام میں زحمت و مشقّت اٹھائی اور مومنین کے سفر معنوی کا توشہ مہیا کرنے اور تشنگان روحانیت کو چشمۂ آب زلال تک پہونچانے میں پورا پورا حصہ لیا۔

شعبۂ استفتاآت شرعیہ

دفتر سماحۃ آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای دام ظلہ الوارف

www.kitabmart.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

العمل بهذه الرسالة (اجوبة الاستفتاءات)

مجزئ ومبرئ للذمة ان شاء الله تعالى

[illegible]

علی الحسینی الخامنہ ای

احکام تقلید اور ولایت فقیہ

احتیاط، اجتہاد اور تقلید

س ۱ : تقلید کا واجب ہونا خود تقلیدی مسئلہ ہے یا اجتہادی ؟

ج : اجتہادی اور عقلی مسئلہ ہے۔

س ۲ : آپ کے نزدیک احتیاط پر عمل کرنا بہتر ہے یا تقلید پر ؟

ج : احتیاط پر اس وقت عمل ہو سکتا ہے جب اس کے موارد کو جانتا ہو اور احتیاط کی کیفیت سے واقف ہو اور ان دونوں کو بہت ہی کم لوگ جانتے ہیں۔ اس کے علاوہ احتیاط پر عمل کرنے میں بہت زیادہ وقت صرف ہوتا ہے، اس بنا پر جامع الشرائط مجتہد کی تقلید بہتر ہے۔

س ۳ : احکام میں احتیاط کا دائرہ اور اس کے حدود فقہا کے فتوؤں میں کیا ہیں ؟ کیا

www.kitabmart.in

ہر مورد میں سابق علماء کے فتوؤں کو بھی داخل کرنا واجب ہے؟

ج: احتیاط سے مراد وجوبی موارد میں ہر مورد کے تمام فقہی احتمالات کی رعایت کرنا ہے جن کی رعایت کرنے کا احتمال واجب ہو۔

س ۴: چند ہفتوں کے بعد میری بیٹی بالغ ہو جائے گی اور اس وقت اس پر مرجع کی تقلید واجب ہو جائے گی اور مرجع کا انتخاب اس کے لئے مشکل ہے، اس سلسلہ میں (ہم اس کے لئے) کیا کر سکتے ہیں؟

ج: اگر وہ مرجع کے انتخاب کے سلسلے میں اپنے شرعی فریضہ کو خود نہ سمجھ سکتی ہو تو اس کی ذمہ داری آپ پر عائد ہوتی ہے کہ اس کی راہنمائی کریں۔

س ۵: مشہور ہے کہ موضوع کی تشخیص مکلّف کا کام ہے اور حکم مجتہد کے ذمہ ہے۔ پس اگر مرجع بھی کسی موضوع کی تشخیص کرے تو اس سلسلے میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟

کیا اس تشخیص کے مطابق عمل کرنا واجب ہے کیونکہ ہم مرجع کو بہت سے موارد میں دخیل پاتے ہیں۔؟

ج: جی ہاں! موضوع کو مشخص کرنا مکلّف کا کام ہے لہٰذا اپنے مجتہد کی تشخیص کا اتباع مکلّف پر واجب نہیں ہے، مگر یہ کہ وہ اس تشخیص سے مطمئن ہو یا موضوع کا تعلق استنباطی[1] موضوعات سے ہو۔

---

[1] موضوعات کی دو قسمیں ہیں ۱۔ صرف موضوعات جیسے کسی سیّال کے بارے میں یہ تشخیص کرنا یہ شراب ہے تو یہ مکلّف کے ہاتھ میں ہے۔ ۲۔ وہ موضوعات جن کا تعلق استنباط سے ہے ان کی تشخیص مجتہد کی صلاحیت سے مختص ہے جیسے اس بات کی تشخیص کرنا کہ غنا مطرب آواز ہے نہ کہ ہر وہ آواز جس میں گٹکری تو شامل ہے لیکن وہ مطرب نہیں ہے۔ جن موضوعات میں استنباط کیا جاتا ہے انکی دو قسمیں ہیں ۱۔ ثابت: یعنی جو زمان و مکان کے بدل جانے سے نہیں بدلتے جیسے غنا ۲۔ متغیر: جو حالات اور ماحول سے متاثر ہوتے ہیں اور چونکہ احکام موضوعات کے بدلنے سے بدلتے ہیں اور ان کا دار و مدار موضوعات پر ہے اسی وجہ سے متغیر استنباطی موضوعات کی تشخیص کو اجتہاد سے دخل ہے۔ پس ان ہی متغیر استنباطی ←

www.kitabmart.in

تقلید کے شرائط

س ۹ : کیا ایسے مجتہد کی تقلید جائز ہے جس نے اپنی مرجعیت کے مقام کو نہ سنبھالا ہو اور نہ اس کا رسالۂ عملیہ ہو؟

ج : مکلّف، جو تقلید کرنا چاہتا ہے، اگر اس پر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ مجتہد ہے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۱۰ : کیا مکلّف اس مجتہد کی تقلید کر سکتا ہے جس نے فقہ کے چند ابواب مثلاً نماز و روزہ میں اجتہاد کیا ہے، پس کیا وہ ان ابواب میں اس مجتہد کی تقلید کر سکتا ہے جن میں اجتہاد کیا ہے؟

ج : مجتہدِ متجزّی کا فتویٰ خود اس کے لئے حجت ہے لیکن دوسروں کا اس کی تقلید کرنا محلِ اشکال ہے اگرچہ اس کا جائز ہونا بعید نہیں ہے۔

س ۱۱ : کیا دوسرے شہروں کے علماء کی تقلید جائز ہے، خواہ ان تک رسائی بھی ممکن نہ ہو؟

ج : شرعی مسائل میں جامع الشرائط مجتہد کی تقلید میں مجتہد کا ہم وطن اور ہم مسکن ہونا شرط نہیں ہے۔

س ۱۲ مجتہد مرجع میں جو عدالت معتبر ہے کیا وہ شدّت و ضعف میں اس عدالت سے مختلف ہے جو امام جماعت کے لئے معتبر ہے؟

ج : منصب مرجعیّت کی اہمیت اور موقعیت کے پیشِ نظر مرجع تقلید میں احتیاط واجب کی بنا پر عدالت کے علاوہ یہ بھی شرط ہے کہ وہ اپنے سرکش نفس پر مسلّط ہو اور دنیا کا حریص نہ ہو۔

س ۱۳ : کیا زمان و مکان کے حالات سے واقف ہونا اجتہاد کی شرطوں میں سے ایک شرط ہے؟

ج : ممکن ہے بعض مسائل میں اس کا دخل ہو۔

س ۱۴ : امام خمینیؒ کے نزدیک مرجع تقلید کے لئے واجب ہے کہ وہ عبادات و معاملات کے علم پر

www.kitabmart.in

مسلّط ہونے کے علاوہ سیاسی، اقتصادی، فوجی، سماجی اور قیادت و رہبری کے امور کا بھی عالم ہو۔
ہم پہلے امام خمینیؒ کے مقلّد تھے اب ہم افاضل علماء کی ہدایت اور اپنے مشاہدہ کی بناء پر، آپ کی تقلید کرنا واجب سمجھتے ہیں۔ اس طرح ہم نے قیادت و مرجعیت کو ایک ساتھ جمع کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟

ج : مرجع تقلید کی صلاحیت کی شرطیں (ان امور میں جن میں ایک غیر مجتہد و محتاط پر اس شخص کی تقلید ضروری ہے جس میں مقرّرہ شرطیں پائی جاتی ہوں)، تحریر الوسیلہ اور دوسری کتابوں میں تفصیل کے ساتھ مرقوم ہیں۔

لیکن شرائط کے اثبات کا مسئلہ اور فقہاء میں سے تقلید کے لئے صالح شخص کی تشخیص خود مکلف کے نظریہ پر منحصر ہے۔

س ۱۵ء تقلید میں مرجع کا اعلم ہونا شرط ہے یا نہیں؟ اور اعلمیت کے معیار اور اس کے موجبات کیا ہیں؟

ج : جن مسائل میں اعلم کے فتاوے دوسروں سے مختلف ہیں ان میں اعلم کی تقلید احوط ہے۔ اعلمیت کا معیار یہ ہے کہ وہ دوسرے مجتہدین سے احکام خدا کے سمجھنے اور الٰہی فرائض کا ان کی دلیلوں سے استنباط کرنے میں زیادہ مہارت رکھتا ہو۔ نیز اپنے زمانہ کے حالات کو اس حد تک جانتا ہو جس کی احکام شرعی کے موضوعات کی تشخیص اور فقہی رائے کا اظہار کرنے کیلئے — جس سے تکالیف شرعیہ کے بیان کیلئے راہ ہموار ہوتی ہے — ضرورت ہوتی ہے اسی طرح جتنے کی اجتہاد میں ضرورت ہو۔

س ۱۶ء : اس احتمال پر کہ اعلم میں تقلید کے لئے معتبر شرائط موجود نہ ہوں،
ایسے میں اگر کوئی شخص غیر اعلم کی تقلید کرے تو کیا اس کی تقلید کو باطل قرار دیا جا سکتا ہے؟

ج : صرف اس احتمال کی وجہ سے کہ اعلم میں معتبر شرائط موجود نہ ہوں، اختلافی مسئلہ میں علی الاحوط غیر اعلم کی تقلید جائز نہیں ہے۔

س ۱۷ء اگر چند مسائل میں چند علماء کا اعلم ہونا ثابت ہو جائے اس حیثیت سے کہ ہر ایک کسی خاص مسئلہ میں

www.kitabmart.in

اعلم ہے تو ان کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے یا نہیں ؟

ج: متعدد مراجع کی تقلید کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ علی الخصوص اگر ہر مجتہد اُس مسئلے میں اعلم ہو جسمیں مکلّف اس کی تقلید کر رہا ہے، تو بربنائے احتیاط یہاں تقلید میں تبعیض واجب ہے، اگر ان کے فتاوی مفروضہ مسائل میں مختلف ہوں۔

س ۱۸: کیا اعلم کی موجودگی میں غیر اعلم کی تقلید کی جا سکتی ہے ؟

ج: ان مسائل میں غیر اعلم کی طرف رجوع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جن میں اس کا فتوی اعلم کے فتوے کے خلاف نہ ہو۔

س ۱۹: مقلَّد و مرجع کی شرط اعلمیّت کے سلسلہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے ؟ اور اس پر آپ کی کیا دلیل ہے ؟

ج: جب متعدد جامع الشرائط فقہا موجود ہوں اور اپنے اپنے فتوی میں اختلاف کریں تو احوط یہ ہے کہ غیر مجتہد مکلّف، مجتہد اعلم کی تقلید کرے، مگر یہ کہ اس کا فتوی احتیاط کے خلاف ہو، اور غیر اعلم کا فتوی احتیاط کے موافق ہو ۔ اس کی دلیل سیرتِ عقلاء ہے، بلکہ اگر امر تعیین و تخییر میں دائر ہو جائے تو عقل بھی تعیین کا حکم دیتی ہے۔

س ۲۰: ہمارے لئے کس کی تقلید کرنا واجب ہے ؟

ج: جامع الشرائط مجتہد اور مرجع کی تقلید واجب ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ وہ مجتہد اعلم ہو۔

س ۲۱: کیا ابتداء سے میت کی تقلید کی جا سکتی ہے ؟

ج: ابتدائی تقلید میں زندہ اور اعلم مجتہد کی تقلید کے احتیاط کو ترک نہ کیا جائے۔

www.kitabmart.in

س ۲۲ : میت کی ابتدائی تقلید زندہ مجتہد کی تقلید پر موقوف ہوتی ہے یا نہیں ؟

ج : میّت کی ابتدائی تقلید یا میّت کی تقلید پر باقی رہنے کا جواز زندہ اعلم کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے۔

اجتہاد اور اعلمیت کے اثبات نیز فتاوی حاصل کرنیکے طریقے

س ۲۳ : میرے اوپر دو عادل گواہوں کی گواہی سے ایک مجتہد کی صلاحیت ثابت ہو چکی ہے، کیا اب میرے لئے اس سلسلہ میں کسی اور سے بھی سوال کرنا واجب ہے ؟

ج : کسی معین جامع الشرائط مجتہد کی صلاحیت کے اثبات کے لئے اہل خبرہ حضرات میں سے دو عادل گواہوں کی گواہی کافی ہے اور اس سلسلہ میں مزید افراد سے سوال کرنا ضروری نہیں ہے۔

س ۲۴ : مرجع تقلید کو پہچاننے اور اس کا فتویٰ حاصل کرنے کے کیا طریقے ہیں ؟

ج : مرجع تقلید کے اجتہاد اور اس کی اعلمیت کے اثبات کے لئے ضروری ہے کہ اسے آزمایا جائے یا اس سلسلے میں علم حاصل ہو جائے چاہے ایسی شہرت کے ذریعہ ہی جو مفید علم ہو یا اطمینان حاصل ہو جائے یا اہل خبرہ میں سے دو عادل گواہی دیں۔

مرجع تقلید سے فتویٰ حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ خود اس سے سنے یا دو عادل نقل کریں بلکہ ایک ہی عادل کا نقل کرنا کافی ہے یا ایسا معتبر انسان نقل کرے جس کی بات پر

www.kitabmart.in

اطمینان ہو یا اس کی توضیح المسائل میں دیکھے جو غلطیوں سے محفوظ ہو۔

س ۲۵: کیا مرجع کے انتخاب میں وکالت صحیح ہے ؟ جیسے بیٹا اپنے باپ کو اور شاگرد اپنے استاد کو اپنا وکیل بنائے ؟

ج: اگر وکالت سے مراد جامع الشرائط مجتہد کی تحقیق کو باپ ، استاد یا مربی وغیرہ کے سپرد کرنا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس سلسلہ میں اگر ان کا قول مفید علم اور قابل اطمینان ہے یا ان کے پاس دلیل و شہادت ہے تو ان کا قول شرعاً معتبر اور حجت ہے۔

س ۲۶: میں نے چند مجتہدین سے پوچھا کہ اعلم کون ہے انھوں نے جواب دیا فلاں شخص کی طرف رجوع کرنے سے انسان بری الذمہ ہے تو کیا میں ان کی بات پر اعتماد کر سکتا ہوں جبکہ مجھے معلوم نہیں کہ موصوف اعلم ہیں یا مجھے ان کے اعلم ہونے کے بارے میں احتمال ہے یا اطمینان نہیں ہے ساتھ ہی دیگر فقہا کے بارے میں بھی ایسی ہی دلیل و نظیر موجود ہے ؟

ج: جب کسی جامع الشرائط مجتہد کے اعلم ہونے پر شرعی دلیل قائم ہو جائے اور اس دلیل کے خلاف کسی اور دلیل کا علم نہ ہو تو یہ حجت ہے اور اس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے حصولِ علم یا اطمینان حاصل کرنا اس کے لئے شرط نہیں ہے اور نہ اس کی معارض گواہیوں کی تحقیق کی ضرورت ہے۔

س ۲۷: کیا وہ شخص شرعی احکام کے جوابات دے سکتا ہے جس کے پاس اجازہ نہیں ہے اور بعض مقامات پر اشتباہ سے بھی دوچار ہوتا اور غلط احکام بتاتا ہے۔ اور اس حالت میں کیا کیا جائے جبکہ اس نے رسالۂ عملیہ سے پڑھ کے مسئلہ بیان کیا ہو ؟

ج: مجتہد کا فتویٰ نقل کرنے اور شرعی احکام بیان کرنے کے لئے اجازہ شرط نہیں ہے، لیکن اگر اس سے خطاء اور اشتباہ ہوتا ہے تو اس کے لئے بیان اور نقل کرنا جائز نہیں ہے

www.kitabmart.in

اور اگر کسی ایک مسئلہ بیان کرنے میں اس سے غلطی ہو جائے اور بعد میں اس کی طرف متوجہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ سننے والے کو اس غلطی سے آگاہ کرے۔ بہرحال سننے والے کو بیان کرنے والے کی بات پر اس وقت تک عمل نہیں کرنا چاہئے جب تک اس کے قول اور اسکی بیان کردہ چیز کے صحیح ہونے پر اسے اطمینان نہ ہو۔

تقلید بدلنا

س ۲۸ : ہم نے مجتہد میّت کی تقلید پر باقی رہنے کے لئے غیر اعلم سے اجازت لی تھی، پس اگر اس سلسلہ میں اعلم کی اجازت شرط ہے تو کیا اس صورت میں اعلم کی طرف رجوع کرنا اور مجتہد میت کی تقلید پر باقی رہنے کے لئے اس سے اجازت لینا واجب ہے؟

ج : اگر اس مسئلہ میں غیر اعلم کا فتویٰ اعلم کے فتوے کے موافق ہے تو اس کے قول کے مطابق عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس صورت میں اعلم کی طرف رجوع کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

س ۲۹ : کیا مجتہد اعلم سے ان جدید مسائل میں عدول جائز ہے جن میں اس کے لئے یہ ممکن نہیں کہ تفصیلی دلیلوں کے ذریعہ صحیح احکام کا استنباط کر سکے؟

ج : اگر مکلف مسئلہ میں احتیاط نہیں کرنا چاہتا یا اس پر قدرت نہیں رکھتا ہے اور اسے کوئی ایسا مجتہد مل جائے جو مذکورہ مسئلہ میں اعلم ہے اور فتویٰ رکھتا ہو تو اس کی طرف رجوع

www.kitabmart.in

کرنا اور اس مسئلہ میں اس کی تقلید کرنا واجب ہے۔

س ۳۰: کیا امام خمینیؒ کے کسی فتوے سے عدول کر کے اس مجتہد کے فتوے کی طرف رجوع کرنا واجب ہے جس سے میں نے میت کی تقلید پر باقی رہنے کی اجازت لی تھی یا دوسرے مجتہدین کی طرف بھی رجوع کیا جا سکتا ہے؟

ج: عدول کے لئے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ پس ہر اس جامع الشرائط مجتہد کی طرف عدول کیا جا سکتا ہے جس کی تقلید صحیح ہو۔

س ۳۱: کیا اعلم سے غیر اعلم کی طرف عدول کرنا جائز ہے؟

ج اس صورت میں عدول احتیاط کے خلاف ہے بلکہ بر بنائے احتیاط اس مسئلہ میں عدول جائز نہیں جس میں اعلم کا قول غیر اعلم کے فتوے کے خلاف ہو۔

س ۳۲: میں ایک مجتہد کے فتوے کے مطابق امام خمینیؒ کی تقلید پر باقی تھا لیکن جب استفتاآت میں آپ کے جوابات اور امام خمینیؒ کی تقلید پر باقی رہنے کے سلسلے میں آپ کا نظریہ معلوم ہوا تو میں نے پہلے مجتہد کے فتوے سے عدول کر لیا اور امام خمینیؒ کے فتوؤں نیز آپ کے فتاوی کے مطابق عمل کیا میرے اس عدول میں کوئی اشکال ہے؟

ج: ایک زندہ مجتہد کی تقلید سے عدول کر کے دوسرے زندہ مجتہد کی تقلید کی جا سکتی ہے اور اگر دوسرا مجتہد مکلّف کی نظر میں پہلے مجتہد کی بہ نسبت اعلم ہو تو بنابر احتیاط اس مسئلہ میں عدول واجب ہے جس میں دوسرے مجتہد کا فتویٰ پہلے مجتہد کے فتوے کے خلاف ہو۔

س ۳۳: جو شخص امام خمینیؒ کی تقلید پر تھا اور اسی پر باقی رہا وہ کسی خاص مورد مثلاً تہران کو بلاد کبیرہ میں شمار نہ کرنے کے سلسلے میں مراجع تقلید میں سے کسی ایک کی طرف رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟

www.kitabmart.in

ج : رجوع کر سکتا ہے اگرچہ ان مسائل میں امام خمینیؒ کی تقلید پر باقی رہنا ہی احتیاط کے مطابق ہے ، جن میں انھیں زندہ مجتہد سے اعلم سمجھتا ہے۔

س ۳۴ : میں اعمال کا پابند ایک جوان ہوں ، بالغ ہونے سے پہلے ہی میں امام خمینیؒ کا مقلّد تھا - لیکن کسی شرعی دلیل کے بغیر ، بس اس اساس پر تقلید کرتا تھا کہ امام کی تقلید براۃ الذمہ ہے - کچھ مدت کے بعد میں نے دوسرے مجتہد کی طرف عدول کیا ، لیکن میرا عدول صحیح نہیں تھا اور اس مرجع کے انتقال کے بعد میں نے آپ کی طرف رجوع کیا پس میں نے جو اس مرجع کی تقلید کی تھی اس کا کیا حکم ہے اور اس زمانہ کے میرے اعمال کا کیا حکم ہے ؟ اس وقت میرا کیا فریضہ ہے ؟

ج : تمہارے گزشتہ وہ اعمال جو امام خمینیؒ طاب ثراہ کی تقلید پر آپؒ کی حیات میں یا وفات کے بعد انجام پائے ہیں صحیح ہیں ۔ لیکن وہ اعمال جو دوسرے مجتہد کی تقلید میں انجام دیئے ہیں اگر وہ اس مجتہد کے فتاویٰ کے مطابق ہیں جسکی تقلید تمہارے اوپر واجب تھی یا اس مجتہد کے فتاویٰ کے مطابق ہیں جسکی تقلید اس وقت تم پر واجب ہے تو وہ صحیح ہیں ورنہ تم پر ان کا تدارک واجب ہے ۔ اور اس وقت تمہیں اختیار ہے چاہے متوفی مرجع کی تقلید پر باقی رہو یا اس کی طرف رجوع کرو جسے موازین شرع کے مطابق تقلید کا اہل پاتے ہو۔

تقلیدِ میّت پر باقی رہنا

س ۳۵ : ایک شخص نے امام خمینیؒ کی وفات کے بعد ایک معیّن مرجع کی تقلید کی اور اب وہ دوبارہ امام خمینیؒ کی تقلید کرنا چاہتا ہے ، کیا یہ اس کے لئے جائز ہے ؟

www.kitabmart.in

ج : زندہ جامع الشرائط مجتہد کی تقلید سے مجتہد میّت کی تقلید کی طرف رجوع بنا براحتیاط جائز نہیں ہے، ہاں اگر زندہ جامع الشرائط نہیں تھا تو اس کی طرف عدول کرنا بھی باطل تھا اور وہ مجتہد میت کی تقلید پر باقی رہا ہے۔ اب اسے اختیار ہے کہ متوفی کی تقلید پر باقی رہے یا ایسے زندہ مجتہد کی طرف عدول کرے جس کی تقلید جائز ہے۔

س ۳۶ : میں امام خمینیؒ کی حیات ہی میں بالغ ہو گیا تھا اور بعض احکام میں ان کی تقلید کرتا تھا لیکن مسئلہ تقلید میرے لئے واضح نہیں تھا، اب میرا کیا فریضہ ہے ؟

ج : اگر تم امام خمینیؒ کی زندگی میں اپنے عبادی و غیر عبادی اعمال ان کے فتاویٰ کے مطابق بجالاتے رہے چاہے بعض احکام میں ہی ان کے مقلّد رہے ہو تو تمہارے لئے تمام مسائل میں ان کی تقلید پر باقی رہنا جائز ہے۔

س ۳۷ : ان مسائل میں متوفی کی تقلید پر باقی رہنے کا کیا حکم ہے جن میں متوفی اعلم ہو ؟

ج : متوفی کی تقلید پر باقی رہنا ہر حال میں جائز ہے، واجب نہیں ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ متوفی اعلم کی تقلید پر باقی رہا جائے۔

س ۳۸ : کیا متوفی کی تقلید پر باقی رہنے کے لئے اعلم سے اجازت لینا ضروری ہے یا کسی بھی مجتہد سے اجازت لی جا سکتی ہے ؟

ج : متوفی کی تقلید پر باقی رہنے کے لئے اعلم سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ اس پر فقہا کا اتفاق ہو۔

س ۳۹ : ایک شخص نے امام خمینیؒ کی تقلید کی اور ان کے انتقال کے بعد اس نے بعض مسائل میں دوسرے مجتہد کی تقلید کی اب اس مجتہد کے انتقال کے بعد اس کا کیا فریضہ ہے ؟

www.kitabmart.in

ج: وہ پہلے کی طرح مرجع اوّل کی تقلید پر باقی رہ سکتا ہے۔ اسی طرح اسے اختیار ہے کہ جن مسائل میں اس نے عدول کیا تھا دوسرے مجتہد کی تقلید پر باقی رہے یا زندہ مجتہد کی طرف رجوع کرے۔

س ۴۰: امام خمینیؒ کے انتقال کے بعد میں نے مرحوم کے فتوے کے مطابق یہ گمان کیا کہ میت کی تقلید پر باقی رہنا جائز نہیں ہے لہٰذا زندہ مجتہد کی تقلید کرلی، کیا میں دوبارہ امام خمینیؒ کی تقلید کرسکتا ہوں ؟

ج: زندہ مجتہد کی طرف تمام فقہی مسائل میں عدول کرنے کے بعد امام خمینیؒ کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ زندہ مجتہد کا فتویٰ یہ ہو کہ متوفی اعلم کی تقلید پر باقی رہنا واجب ہے اور تمہارا یہ عقیدہ ہو کہ امام خمینیؒ زندہ مجتہد کی بہ نسبت اعلم ہیں تو ایسی صورت میں ان کی تقلید پر باقی رہنا واجب ہے۔

س ۴۱: کیا میں کسی ایک مسئلہ میں کبھی متوفی مجتہد کی اور کبھی زندہ اعلم کی طرف رجوع کرسکتا ہوں باوجودیکہ اس مسئلہ میں دونوں کا نظریہ مختلف ہو ؟

ج: میت کی تقلید پر باقی رہنا جائز ہے لیکن زندہ مجتہد کی طرف عدول کرنے کے بعد دوبارہ میت کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۴۲: کیا امام خمینیؒ کے مقلدین اور ان لوگوں کے لئے جو اُن کی تقلید پر باقی رہنا چاہتے ہیں زندہ مراجع میں سے کسی ایک سے اجازت لینا ضروری ہے یا اس مسئلے میں اکثر مراجع و علمائے اعلام کے تقلید میت پر باقی رہنے کے جواز پر اتفاق کافی ہے ؟

ج: امام خمینیؒ کی تقلید پر باقی رہنے کے جواز کیلئے دور حاضر کے علماء کا اتفاق کافی ہے اس مسئلہ میں کسی معین مجتہد کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

س ۴۳: جس مسئلہ پر مکلف نے مجتہد میت کی حیات میں عمل کیا تھا یا نہیں کیا تھا اس میں میت کی تقلید

www.kitabmart.in

پر باقی رہنے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

ج: تمام مسائل میں متوفی کی تقلید پر باقی رہنا جائز ہے خواہ ان پر عمل کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

س ۴۴: بنا بر تقلید میت کے جواز پر بنا کرتے ہوئے، کیا اس حکم میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو اس مجتہد کی حیات میں مکلّف نہیں ہوئے تھے، مگر اس کے فتاوی پر عمل کرتے تھے؟

ج: اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ ان کی تقلید مجتہد کی حیات میں ان کے بالغ ہونے سے پہلے ہی متحقق تھی تو میت کی تقلید پر باقی رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۴۵: ہم امام خمینیؒ کے مقلد تھے اور ان کی وفات کے بعد بھی ان کی تقلید پر باقی ہیں لیکن اکثر ہمیں بعض مسائل پیش آتے ہیں خصوصاً جبکہ عالمی استکبار و طاغوت کے زمانہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ایسے میں ہم تمام شرعی مسائل میں آپ کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں لہٰذا ہم آپ کی طرف رجوع کا ارادہ رکھتے ہیں اور آپ کی تقلید کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ہم ایسا کر سکتے ہیں؟

ج: آپ کے لئے امام خمینیؒ طاب ثراہ کی تقلید پر باقی رہنا جائز ہے فی الحال ان کی تقلید سے عدول کا کوئی سبب نہیں ہے اگر رونما ہونے والے حوادث میں کسی حکم شرعی کے معلوم کرنے کی ضرورت پیش آئے تو اس سلسلہ میں ہمارے دفتر سے خط و کتابت کر سکتے ہیں وفقکم اللہ تعالیٰ لمراضیہ۔

س ۴۶: اس مقلد کا کیا فریضہ ہے جو ایک مرجع کی تقلید میں ہے جبکہ اسکے لئے دوسرے مرجع کی اعلمیت ثابت ہو جائے؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ ان مسائل میں اپنے مرجع تقلید سے اس مرجع کی طرف جس کی اعلمیت ثابت ہو جائے، رجوع کرلے جن میں موجودہ مرجع کا فتویٰ اعلم

www.kitabmart.in

کے فتویٰ سے مختلف ہو۔

س ۴۷ : کیا کسی صورت میں مقلد کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے مرجع سے عدول کرے ؟

ج : اس صورت میں جبکہ دوسرا مرجع موجودہ مرجع سے اعلم ہو یا اس کے مساوی ہو۔

س ۴۸ : کیا ان مسائل میں غیر اعلم کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے جن میں اعلم کے فتاوی زمانہ کے موافق نہ ہوں یا ان پر عمل دشوار ہو ؟

ج : صرف اس خیال سے کہ اعلم کا فتویٰ اس ماحول اور حالات کے مطابق نہیں جس میں مقلد زندگی بسر کرتا ہے یا ان کے فتاویٰ پر عمل کرنا دشوار ہے ، اعلم سے دوسرے مجتہد کی طرف عدول کرنا جائز نہیں ہے۔

متفرّقات

س ۴۹ : جاہل مقصّر سے کون مراد ہے ؟

ج : جاہل مقصّر وہ ہے جو اپنی جہالت سے بھی واقف ہے اور اس جہل کو دور کرنے کے ممکنہ طریقے بھی جانتا ہے لیکن ان پر عمل نہیں کرتا۔

س ۵۰ : جاہل قاصر کون ہے ؟

ج : جاہل قاصر وہ ہے جو اپنے جہل کی طرف بالکل متوجہ نہ ہو یا اپنے جہل کو رفع کرنے کے طریقے نہ جانتا ہو۔

س ۵۱ : احتیاط واجب کے کیا معنی ہیں ؟

ج : یعنی کسی عمل کو انجام دینا یا ترک کرنا ازروئے احتیاط واجب ہو۔

www.kitabmart.in

س ۵۲ : فتوؤں میں مذکور عبارت "فیہ اشکال" کیا حرمت پر دلالت کرتی ہے؟

ج : موقع و محل کے اختلاف سے اس کے معنی بھی مختلف ہوتے ہیں اگر جواز میں اشکال ہوگا تو مقام عمل میں اس کا نتیجہ حرمت ہے۔

س ۵۳ : ان عبارتوں سے "فیہ اشکال" "مشکل" "لا یخلو من اشکال" "لا اشکال فیہ" فتویٰ مراد ہے یا احتیاط ؟

ج : "لا اشکال فیہ" کے علاوہ کہ وہ فتویٰ ہے بقیہ سب احتیاط ہیں۔

س ۵۴ : عدمِ جواز اور حرام میں کیا فرق ہے ؟

ج : مقام عمل میں دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

قیادت اور مرجعیت

س ۵۵ : اگر اجتماعی، سیاسی اور ثقافتی مسائل میں ولی امر مسلمین اور دوسرے مرجع کے فتوے میں تعارض و اختلاف ہو تو ایسے میں مسلمانوں کا شرعی فریضہ کیا ہے، کیا کوئی ایسی حد فاصل ہے جو ولی امر مسلمین اور مرجع کے صادر کردہ احکام میں امتیاز پیدا کر سکے ؟ مثلاً اگر موسیقی کے سلسلہ میں مرجع تقلید اور ولی امر مسلمین کی آراء میں اختلاف ہو تو یہاں کس کا اتباع واجب اور کافی ہے اور عمومی تشکل میں وہ کون سے حکومتی احکام ہیں جن میں ولی امر مسلمین کا حکم مرجع تقلید کے فتوے پر ترجیح رکھتا ہے ؟

ج : اسلامی ملک کے نظم و نسق کے مسائل اور مسلمانوں کے عمومی قضیوں میں ولی امر مسلمین

www.kitabmart.in

کے حکم کا اتباع کیا جائے گا اور فردی مسائل میں مکلّف اپنے مرجع تقلید کا اتباع کریگا۔

س ۵۶ : جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اصول فقہ میں "اجتہاد متجزّی" کے عنوان سے بحث کی جاتی ہے۔ کیا امام خمینیؒ نے مرجعیت کو قیادت سے جدا نہیں کیا جسے تجزّی کے تحقّق کے لئے ایک قدم سمجھا جاتا ہے؟

ج : ولی فقیہ کی قیادت اور مرجعیتِ تقلید کے درمیان فصل کا اجتہاد میں تجزّی والے مسئلہ سے کوئی ربط نہیں ہے۔

س ۵۷ : اگر میں کسی مرجع کا مقلّد ہوں اور ولی امر مسلمین ظالم کافروں سے جنگ یا جہاد کا اعلان کرے اور میرا مرجع مجھے جنگ میں شریک ہونے کی اجازت نہ دے تو میں اس کی رائے پر عمل کروں یا نہ کروں؟

ج : امور عامّہ میں ولی امر مسلمین کے حکم کی اطاعت واجب ہے، اُن ہی امور میں اسلام اور مسلمان سے دفاع اور حملہ آور کافروں اور طاغوتوں سے جنگ بھی ہے۔

س ۵۸ : ولی فقیہ کا حکم یا اس کا فتویٰ کس حد تک قابل تطبیق ہے اور اگر ولی فقیہ کا حکم یا فتویٰ مرجع اعلم کی کی رائے کے خلاف ہو تو ان دونوں میں سے کس پر عمل کیا جائے گا اور کسے رجحان حاصل ہوگا؟

ج : ولی امر مسلمین کے حکم کا اتباع تمام لوگوں پر واجب ہے اور یہ ممکن نہیں ہے کہ مخالفت کی شکل میں مرجع تقلید کے فتوے کو ولی فقیہ کے حکم کے مقابل لایا جائے۔

ولایتِ فقیہ اور حکمِ حاکم

س ۵۹ : مفہوم و مصداق کے اعتبار سے اصل ولایت فقیہ کا اعتقاد عقلی ہے یا شرعی؟

www.kitabmart.in

ج : بے شک ولایت فقیہ ۔ جو کہ دین سے آگاہ عادل فقیہ کی حکومت کے معنیٰ میں ہے ۔ شریعت کا تعبّدی حکم ہے جس کی تائید عقل بھی کرتی ہے اور اس کے مصداق کی تعیین کے لئے عقلی طریقے بھی ہیں جو اسلامی جمہوریہ کے دستور میں بیان کئے گئے ہیں۔

س نمبر ٦٠ : کیا شرعی احکام اس صورت میں تغیّر و تعطیل پذیر ہیں جبکہ ولی فقیہ اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت عامّہ کے تقاضے کے تحت ان کے خلاف حکم دے ؟

ج : موارد مختلف ہیں۔

س نمبر ٦١ : کیا ذرائع ابلاغ کو اسلامی حکومت کے سایہ میں ولی فقیہ کے زیر نظر ہونا واجب ہے یا انھیں حوزات علوم دینیہ کی نگرانی میں ہونا چاہئے یا ان کے علاوہ کسی اور طریقہ پر ہونا چاہئے ؟

ج : واجب ہے کہ ذرائع ابلاغ ولی امر مسلمین کے زیر فرمان اور ان کے زیر نظر ہوں انھیں اسلام و مسلمانوں کے حق میں کام کرنا اور الٰہی معارف کی نشر و اشاعت کے کام میں لایا جائے ، اسلامی معاشرہ کی عام مشکلوں کے حل کے لئے اور فکری اعتبار سے اس سے مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے اور ان کے درمیان اخوت و برادری کی روح کو فروغ دینے کے کام میں لایا جائے۔

س نمبر ٦٢ : کیا اس شخص کو حقیقی مسلمان سمجھا جائے گا جو ولایت فقیہ کا معتقد نہ ہو ؟

ج : غیبت امام زمانہؑ کے عہد میں اجتہاد یا تقلید کی بنا پر ولایت فقیہ کا اعتقاد نہ رکھنا ارتداد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا باعث نہیں ہے۔

س نمبر ٦٣ : کیا ولی فقیہ کی ولایت تکوینی ہے جس کی بنیاد پر کسی سبب سے جیسے مصلحت عامّہ کی بنا پر دینی احکام کا منسوخ کرنا ممکن ہو ؟

www.kitabmart.in

ج : رسول اعظم صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی وفات کے بعد شریعت اسلامیہ کے احکام منسوخ نہیں کئے جاسکتے اور موضوع کا بدلنا، کسی ضرورت یا اضطرار کا پیش آنا، یا حکم کے نفاذ میں کسی وقتی رکاوٹ کا وجود نسخ نہیں ہے اور ولایت تکوینی اس کی نظر میں جو کہ اس کا قائل ہے معصومینؑ سے مختص ہے۔

س ۶۴ : ان لوگوں کے مقابل ہمارا کیا فریضہ ہے جو عادل ولی فقیہ کو صرف امور حسبیہ میں محدود سمجھتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ ان کے بعض نمائندے اس نظریہ کی اشاعت بھی کرتے ہیں؟

ج : ہر زمانہ میں معاشرہ کی قیادت اور اجتماعی امور کی زمام سنبھالنے کیلئے ولایت فقیہ کا عقیدہ مذہب حقّہ اثنا عشری کا ایک رکن رہا ہے اور اس کا تعلّق اصل امامت سے ہے اور جس شخص کو استدلال نے ولی فقیہ کی عدم ولایت کا قائل بنا دیا ہو وہ معذور ہے لیکن اس کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ تفرقہ اندازی کرتا پھرے۔

س ۶۵ : کیا ولی فقیہ کے اوامر پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے یا صرف اس کے مقلّدین کا فریضہ ہے؟ نیز ولایت مطلقہ کا عقیدہ نہ رکھنے والے مرجع کے مقلّد پر ولی فقیہ کی اطاعت واجب ہے یا نہیں؟

ج : شیعی فقہ کے اعتبار سے ولی امر مسلمین کے صادر کردہ ولائی و شرعی اوامر کی اطاعت کرنا اور اس کے امر و نہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا تمام مسلمانوں یہاں تک کہ تمام فقہائے عظام پر بھی واجب ہے چہ جائیکہ ان کے مقلّدین پر۔ اور ہم ولایت فقیہ کے التزام کو اسلام کے التزام اور ائمہ کی ولایت سے جدا نہیں سمجھتے۔

س ۶۶ : لفظ "ولایت مطلقہ" رسولؐ کے زمانہ میں اس معنی میں استعمال ہوتا تھا کہ اگر رسولؐ کسی شخص کو کسی چیز کا حکم دیں تو اس کا بجالانا واجب ہے خواہ وہ کتنا ہی دشوار کام ہو

www.kitabmart.in

جیسے نبیؐ کسی شخص کو یہ حکم دیں کہ تم خود کو قتل کر ڈالو ! تو اس پر خود کو قتل کرنا واجب ہے۔
اب سوال یہ ہے کہ کیا آج بھی ولایت مطلقہ کے وہی معنی ہیں ؟ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ نبیؐ معصوم تھے اور اس زمانہ میں کوئی ولی معصوم نہیں ہے ؟

ج : جامع الشرائط فقیہ کی ولایت مطلقہ سے مراد یہ ہے کہ دین اسلام تمام آسمانی مذاہب کو ختم کرنے والا اور قیامت تک باقی رہنے والا دین ہے۔ دین حاکم ہے اور معاشرے کے امور کی دیکھ بھال کرنے والا ہے، پس اسلامی معاشرہ کے تمام طبقات کے لئے ایک ولی امر، حاکم شرع اور قائد کا ہونا ضروری ہے جو امت کو اسلام و مسلمانوں کے دشمنوں سے بچائے، ان کے نظام کا محافظ ہو، ان کے درمیان عدل قائم کرے، طاقتور کو کمزور پر ظلم کرنے سے باز رکھے، ثقافتی، سیاسی اور اجتماعی امور کی ترقی کے وسائل فراہم کرے۔ یہ امر نفاذ کی منزل میں عملی ہے جو بعض اشخاص کی خواہشات، منافع اور آزادی سے ٹکراؤ رکھتا ہے۔ لہٰذا حاکم مسلمین پر واجب ہے کہ وہ اس کے نفاذ کے وقت فقہ اسلامی کی روشنی میں ضرورت کے تحت لازمی اقدامات کرے۔

اس بنا پر ضروری ہے کہ ولی امر کا ارادہ اور اس کی صلاحیتیں اسلام اور مسلمانوں کے مصالح عامہ کے تحت تعارض اور ٹکراؤ کی صورت میں عوام کے ارادہ اور ان کی صلاحیتوں پر حاکم ہوں۔ اور یہ ولایت مطلقہ کا ایک پرتو ہے۔

س ۶۷ : جس طرح مجتہد میت کی تقلید پر باقی رہنے کے سلسلہ میں فقہا کا فتویٰ ہے کہ اس کے لئے زندہ مجتہد کی اجازت کی ضرورت ہے، کیا متوفی قائد کی طرف سے صادر ہونے والے ولائی احکام و اوامر پر عمل کے سلسلے میں بھی زندہ قائد کی اجازت درکار ہے یا وہ اپنی جگہ ایسے ہی باقی ہیں ؟

www.kitabmart.in

ج ولی امر مسلمین کی طرف سے مقامات کی تقرری کے جو ولائی احکامات صادر ہوتے ہیں اگر وقتی نہ ہوں تو اپنی جگہ پر باقی رہیں گے ورنہ اگر موجودہ ولی امر مسلمین انھیں منسوخ کر دینے میں مصلحت سمجھتا ہے تو منسوخ کر دے گا۔

س ۶۸ : کیا اسلامی جمہوریہ ایران میں زندگی گزارنے والے اس فقیہ پر، جو ولایت فقیہ کو مطلقہ نہیں سمجھتا، ولی فقیہ کے احکام کی اطاعت کرنا واجب ہے؟ اگر وہ ولی فقیہ کے حکم کی مخالفت کرے تو کیا اسے فاسق سمجھا جائے گا؟ اور اگر وہ فقیہ ولایت فقیہ کے مطلقہ ہونے کا تو اعتقاد رکھتا ہے، لیکن اسے اپنی ذات کے لئے زیادہ سزاوار سمجھتا ہے، پس اگر اس صورت میں وہ ولایت کے منصب پر فائز فقیہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے تو کیا اسے فاسق سمجھا جائے گا؟

ج : ہر مکلف پر واجب ہے کہ وہ ولی امر مسلمین کے حکومتی اوامر کی اطاعت کرے چاہے وہ فقیہ ہی کیوں نہ ہو اور کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ خود کو اس کا سزاوار سمجھ کر ولی امر مسلمین کے احکام کی خلاف ورزی کرے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے، جب کہ موجودہ ولی فقیہ نے ولایت کے منصب کو اس کے قانونی طریقہ کے مطابق حاصل کیا ہو ورنہ دوسری صورت میں معاملہ کلی طور پر مختلف ہے۔

س ۶۹ : کیا جامع الشرائط مجتہد کو ـــ زمانۂ غیبت میں ـــ حدود جاری کرنے کی ولایت حاصل ہے؟

ج : زمانۂ غیبت میں بھی حدود کا جاری کرنا واجب ہے اور اس کی ولایت ولی امر مسلمین سے مختص ہے۔

س ۷۰ : ولایت فقیہ کا مسئلہ تقلیدی ہے یا اعتقادی؟ اور اس شخص کا کیا

www.kitabmart.in

حکم ہے جو اسے تسلیم نہیں کرتا ؟

ج: ولایت فقیہ اس امامت و ولایت کا جزو ہے جو اصول مذہب میں سے ہے لیکن اس کے احکام کا استنباط بھی فقہی احکام کی طرح شرعی دلیلوں سے کیا جاتا ہے اور جو شخص استدلال کے ذریعہ اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ ولایت فقیہ کو قبول نہ کرے وہ معذور ہے۔

س ۱: کبھی ہم بعض ذمہ داروں اور عہدہ داروں سے " اداری ولایت " کے عنوان سے ایک مسئلہ سنتے ہیں یعنی اعلیٰ عہدہ داروں کی بے چون وچرا اطاعت۔ اس سلسلہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے ؟ اور ہماری شرعی ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: اداری احکام جو اداری قوانین و ضوابط کی بنیاد پر صادر ہوتے ہیں، ان کی مخالفت اور خلاف ورزی جائز نہیں ہے۔ لیکن اسلامی مفاہیم میں " ولایت اداری " کے عنوان سے کوئی چیز نہیں پائی جاتی۔

س ۲: کیا فوجی عہدہ داروں اور افسروں کے لئے جائز ہے کہ وہ سپاہیوں کو اپنے مخصوص کاموں کی انجام دہی کا اس دلیل کے ساتھ حکم دیں کہ اگر وہ ان امور کو خود انجام دیں تو ان کا وقت ضائع ہوگا ؟

ج: افسروں یا کسی دوسرے شخص کے لئے جائز نہیں ہے وہ سپاہیوں سے اپنے ذاتی کام لیں اور یہ عمل اس کا موجب ہوگا کہ وہ اُجرت المثل کے ضامن ہوں۔

س ۳: نمائندۂ ولی فقیہ جو احکام نمائندگی کے حدود میں صادر کرتا ہے کیا ان کی اطاعت واجب ہے ؟

ج: اگر اس کے احکام اس ذمہ داری کے حدود میں ہیں جو اس کو ولی فقیہ کی طرف سے سپرد کی گئی ہے تو ان کی مخالفت جائز نہیں ہے۔

www.kitabmart.in

احکامِ طہارت

پانی کے احکام

س ۷۴ : ڈھلان آہستہ آہستہ بہنے والے قلیل پانی کا نچلا حصہ اگر نجاست سے مل جائے تو اس سے اوپر والا پانی پاک رہے گا یا نہیں ؟

ج : نیچے گرنے والے پانی کا اوپری حصہ پاک ہے جبکہ یہ بہنا اس حیثیت سے ہو کہ اس پر اوپر سے نیچے کی جانب بہنا صادق آئے۔

س ۷۵ : کیا متنجس کپڑے وغیرہ کو جاری یا کُر بھر پانی سے دھونے کے بعد اس کے پاک ہونے کے لئے اسے پانی سے باہر نکال کر نچوڑنا ضروری ہے یا وہ پانی ہی میں نچوڑنے سے پاک ہو جائے گا ؟

ج : کپڑے وغیرہ کو جاری یا کُر بھر پانی سے پاک کرنے کے لئے ان کا نچوڑنا شرط نہیں ہے بلکہ کسی بھی صورت سے مثلاً جھٹک دینے سے اگر اس کے اندر کا پانی نکل جائے تو کافی ہے اور وہ پاک ہو جائے گا۔

س ۷۶ : جو پانی بذات خود کثیف اور گاڑھا ہو اس سے وضو اور غسل کرنے کا کیا حکم ہے ؟ جیسے سمندر کا پانی جو نمک کی زیادتی کی وجہ سے گاڑھا ہوتا ہے یا جیسے ارومیہ کی جھیل کا پانی یا ہر وہ پانی جو دیگر نمکیات کی وجہ سے گاڑھا رہتا ہے ؟

www.kitabmart.in

ج : پانی کا صرف نمک کی وجہ سے گاڑھا ہونا، اسے مطلق پانی کے دائرے سے خارج نہیں کرتا، مطلق پانی پر آثار شرعیہ کے مترتّب ہونے کا معیار یہ ہے کہ اسے عام بول چال میں مطلق پانی کہا جائے۔

س ۷۷ : کیا (پانی پر) کُر کا حکم اس وقت لگے گا جب اس کے کُر بھر ہونے کا علم ہو یا صرف اسے کُر بھر سمجھ لینا ہی کافی ہے (جیسے ٹرین کے ڈبوں میں لگی ٹنکیوں کا پانی)

ج : اگر یہ ثابت ہو جائے کہ پہلے وہ کُر بھر تھا، تو اسی پر بنا رکھنا جائز ہے۔

س ۷۸ : امام خمینیؒ کے رسالۂ عملیہ (کے مسئلہ ۱۴۷) میں آیا ہے کہ "نجاست و طہارت کے بارے میں ممیز بچے کی بات کا اعتبار اس کے بالغ ہونے تک نہیں کیا جائے گا" اور یہ فتویٰ بڑی مشقّت کا باعث ہے۔ مثلاً جب تک بچہ ۱۵ سال کا نہیں ہو جاتا والدین پر واجب ہے کہ اس کے رفع حاجت کے بعد خود اس کی طہارت کریں۔ ایسے میں شرعی ذمہ داری کیا ہے؟

ج : ممیّز بچہ، جس میں اچھے بُرے کی تمیز ہو (اور جو سنّ بلوغ کے نزدیک ہو) اس کی بات معتبر ہے۔

س ۷۹ : بعض اوقات پانی میں ایسی دوائیں ملاتے ہیں جن سے پانی کا رنگ دودھ جیسا ہو جاتا ہے، تو کیا یہ پانی مضاف ہو جائے گا؟ اور اس سے وضو اور طہارت کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج : اس پر مضاف پانی کا حکم جاری نہیں ہو گا۔

س ۸۰ : طہارت کے لئے کُر اور جاری پانی میں کیا فرق ہے؟

ج : دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

س ۸۱ : اگر نمکین پانی کو کھولایا جائے تو کیا اس کی بھاپ سے بننے والے پانی سے

www.kitabmart.in

وضو کرنا صحیح ہے ؟

ج : اگر نمکین پانی کی بھاپ سے بننے والے پانی کو مطلق پانی کہنا صحیح ہو تو اس پر آبِ مطلق کے آثار مرتب ہوں گے۔

س ۸۲ : اگر نجس کپڑے کو کثیر پانی سے دھویا جائے تو کیا اس کا نچوڑنا واجب ہے یا ازالۂ نجاست کے بعد اسے نجاست کی جگہ تک پانی میں ڈبو دینا ہی کافی ہے؟

ج : کپڑے کو پانی میں ڈبونا اور پھر اس سے پانی نکال دینا ہی کافی ہے چاہے یہ کثیر پانی کے اندر حرکت کے ذریعہ ہی کیوں نہ ہو۔ نچوڑنا شرط نہیں ہے۔

س ۸۳ : اگر ہم نجس فرش یا جانماز کو ٹنکی سے متّصل نل کے پانی سے دھونا چاہیں تو کیا نل کا پانی نجس جگہ تک پہونچتے ہی یہ چیزیں پاک ہو جائیں گی یا آبِ غُسالہ (دھوون) کو ان سے نکالنا ضروری ہے ؟

ج : نل کے پانی سے پاک کرنے میں غُسالہ (دھوون) کا جُدا کرنا شرط نہیں ہے بلکہ عین نجاست کے دور ہونے کے بعد نجس جگہ تک صرف پانی کے پہونچنے اور غُسالہ کے اپنی جگہ سے منتقل ہونے کے ساتھ ہی یہ چیزیں پاک ہو جائیں گی۔

س ۸۴ : پاؤں کے تلوے پاک کرنے کے لئے ۱۵ قدم چلنا شرط ہے، پس کیا عین نجاست کے زائل ہونے کے بعد اتنا چلنا ہے یا عین نجاست کے ہوتے ہوئے ؟ اور اگر ۱۵ قدم چلنے سے عین نجاست زائل ہو جائے تو کیا پاؤں کا تلوا پاک ہو جائے گا ؟

ج : ۱۵ قدم چلنا معیار نہیں ہے بلکہ اتنا چلنا کافی ہے جس سے عین نجاست زائل ہو جائے بلکہ کم از کم اتنا چلنا چاہئے کہ اس سے پہلے ہی عین نجاست کے زائل ہو جانے کا احتمال ہو۔

www.kitabmart.in

س ۸۵ : کیا تارکول وغیرہ سے بنائی جانے والی سڑکیں بھی پاک کرنے والی زمین میں شامل ہیں کہ اس پر چلنا پاؤں کے تلوؤں کو پاک کردے ؟

ج : وہ زمین جس پر تارکول وغیرہ بچھایا گیا ہو وہ نہ تو پاؤں کے تلوؤں کو پاک کرتی ہے اور نہ پاؤں میں پہنی ہوئی چیز مثلاً جوتے کے تلے کو پاک کرتی ہے۔

س ۸۶ : کیا سورج پاک کرنے والی چیزوں میں سے ہے؟ اور اگر یہ پاک کرنے والی چیزوں میں سے ہے تو اس کے شرائط تطہیر کیا ہیں ؟

ج : سورج زمین کو اور ہر اس چیز کو پاک کرتا ہے جو غیر منقول ہوں جیسے مکان اور وہ چیز جو اس سے متصل ہو، اور جو چیز اس مکان میں لگائی جائیں جیسے لکڑیاں اور دروازے وغیرہ، عین نجاست کے دور ہونے کے بعد سورج کی شعاعیں پڑنے سے پاک ہوجائیں گی بشرطیکہ جب اس پر شعاعیں پڑیں تو وہ گیلی ہوں۔

س ۸۷ : ان نجس کپڑوں کو کس طرح پاک کیا جائے گا جن کا رنگ پاک کرنے کے دوران پانی کو رنگین کردے ؟

ج : اگر کپڑوں کا رنگ پانی کو مضاف نہ بنائے تو ان پر پانی گرائے جانے سے ہی وہ پاک ہوجائیں گے۔

س ۸۸ : ایک شخص غسل جنابت کرنے کے لئے ایک ظرف میں پانی رکھتا ہے اور غسل کے دوران اس کے بدن کا پانی اس ظرف میں گرجاتا ہے، تو کیا اس صورت میں پانی پاک رہے گا؟ اور کیا اس پانی سے غسل مکمل نہیں کیا جاسکتا ؟

ج : اگر بدن کے پاک حصے سے پانی ظرف میں گرے تو پاک ہے اور اس سے غسل کرنے میں کوئی چیز مانع نہیں ہے۔

www.kitabmart.in

س ۸۹ : کیا نجس پانی سے گندھی ہوئی مٹی سے بنے تنور کا پاک کرنا ممکن ہے ؟

ج : تنور کا ظاہری حصہ دھلنے سے پاک ہو جاتا ہے اور اس کے ظاہری حصے کا جس پر روٹی کے لئے خمیر چپکایا جاتا ہے، پاک کرنا ہی کافی ہے۔

س ۹۰ : کیا حیوان کے بدن سے نکلا ہوا گھی کیمیائی عمل کے بعد بھی اپنی نجاست پر باقی رہیگا جبکہ اس (کیمیائی) عمل کی وجہ سے اس میں نئی خاصیت پیدا ہو جائے! یا یہ کہ اس پر استحالہ کا حکم جاری ہوگا ؟

ج : نجس چیزوں یا حرام جانوروں سے حاصل شدہ چیزوں کی طہارت اور حلیت کیلئے یہ کافی نہیں ہے کہ اس پر کیمیائی عمل — جو اس میں نئی خاصیت پیدا کرے — انجام پلئے۔

س ۹۱ : ہمارے دیہات میں چھت دار حمام ہے جس کی مسطح چھت سے نہانے والوں پر پانی کے قطرے گرتے ہیں اور یہ قطرے حمام کے پانی کی بھاپ سے بنتے ہیں، کیا یہ قطرے پاک ہیں ؟ اور کیا ان قطروں کے گرنے کے بعد غسل صحیح ہے ؟

ج : حمام کے پانی سے بننے والی بھاپ پاک ہے، اسی طرح اس سے بننے والے قطرے بھی پاک ہیں اور بدن پر ان قطروں کے گرنے سے نہ غسل کی صحت پر اثر پڑتا ہے اور نہ غسل کرنے والا نجس ہوتا ہے۔

س ۹۲ : علمی تحقیقات کے نتائج بتاتے ہیں کہ پینے والے پانی میں جراثیم اور آلودہ معدنی مواد کا اختلاط اس کے وزن کو ۱/۲ فیصد بڑھا دیتا ہے۔ پانی صاف کرنے والی مشین اس استعمال شدہ پانی سے ان مواد و جراثیم کو فیزکی، کیمیاوی اور بیالوجیکی عمل کے ذریعہ اس طرح جدا کر دیتی ہے کہ تصفیہ کے بعد وہ فیزکی اعتبار سے (رنگ، بو اور مزہ) کیمیاوی اعتبار سے

www.kitabmart.in

مخلوط معدنیات اور طبیّ اعتبار سے (مضر جراثیم اور گندے پانی میں موجود جراثیم کے انڈوں سے) صاف وشفاف اور بہت سی نہروں اور جھیلوں کے پانی سے بہتر ہوجاتا ہے۔ خاص طور پر اس پانی سے جو پینے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ چونکہ استعمال شدہ پانی متنجس ہے تو کیا وہ مذکورہ بالا عمل کے ذریعہ پاک ہوجائے گا اور اس پر استحالہ کا حکم لاگو ہوگا یا تصفیہ سے حاصل ہونے والا پانی نجس ہی رہے گا؟

ج استعمال شدہ پانی سے آلودہ معدنیات اور جراثیم وغیرہ کو جدا کردینے سے استحالہ نہیں ہوجاتا، مگر یہ کہ تصفیہ بھاپ بن جانے سے حاصل ہو اور وہ بھاپ دوبارہ پانی میں تبدیل ہوجائے، اور یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ یہ حکم اسی وقت جاری ہوگا جب استعمال شدہ پانی نجس ہو، جبکہ یہ معلوم نہیں کہ مستعمل پانی ہمیشہ نجس ہی ہوتا ہے۔

س ۹۳: ہمارے علاقے میں میّت کو تخت پر غسل دیتے ہیں، کیا یہ فرض کرتے ہوئے کہ میّت پر کوئی ظاہری نجاست بھی لگی ہوئی ہو تو کیا میّت کے پاک ہونے سے اس کے ساتھ تخت بھی پاک ہوجائے گا، جبکہ یہ معلوم ہے کہ لکڑی پہلی مرتبہ گرنے والے پانی کو جذب کرتی ہے؟

ج: میت کے پاک ہونے سے تخت بھی پاک ہوجائے گا اور تخت کو الگ سے پاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

بیت الخلاء کے احکام

س ۹۴: خانہ بدوشوں کے پاس، خاص طور سے جب وہ ایک جگہ سے دوسری

www.kitabmart.in

جگہ جاتے ہیں تو اتنا پانی نہیں ہوتا کہ وہ پیشاب کرنے کے بعد اس کے مقام کو پاک کرسکیں۔ اس صورت میں کیا لکڑی اور کنکریوں یا پتھر کے ٹکڑوں سے طہارت کرنا کافی ہے؟

ج: پیشاب کا مقام پانی کے بغیر پاک نہیں ہوتا، اور اگر اس کا پانی سے پاک کرنا ممکن نہ ہو تو نماز صحیح ہے۔

س ۹۵: آب قلیل سے پیشاب اور پاخانہ کے مقام کو پاک کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: پیشاب کے مقام کو پاک کرنے کے لئے پانی سے ایک مرتبہ دھونا کافی ہے اور پاخانہ کے مقام کو اتنا دھوئے کہ عین نجاست اور اس کے آثار زائل ہوجائیں۔

س ۹۶: نمازی پر پیشاب کے بعد استبراء واجب ہے جبکہ میرے عضو تناسل پر زخم ہے جس کی وجہ سے پیشاب کے بعد استبرا کرنے اور اس پر فشار دینے سے خون نکلتا ہے اور طہارت کے لئے استعمال کئے جانے والے پانی میں مل جاتا ہے اور میرا بدن اور کپڑا نجس ہوجاتا ہے اور اگر میں استبرا نہ کروں تو احتمال ہے کہ وہ زخم ٹھیک ہوجائے اور استبرا کرنے اور فشار دینے سے یقین ہے کہ وہ زخم باقی رہے گا۔ اس حالت میں استمرار کی وجہ سے یہ زخم تین ماہ کے بعد ٹھیک ہوگا۔ لہٰذا آپ بتائیں کہ میں استبرا کروں یا نہیں؟

ج: استبراء واجب نہیں ہے بلکہ اگر وہ ضرر کا موجب ہو تو ناجائز ہے۔ ہاں اگر پیشاب کے بعد استبراء نہ کرے اور مشتبہ رطوبت نکلے تو وہ پیشاب کے حکم میں ہے۔

س ۹۷: میں یونیورسٹی کا ایک طالب علم ہوں، مجھے کئی سال سے ایک

www.kitabmart.in

بیماری ہوگئی ہے جو سخت پریشانیوں کا سبب بن گئی ہے اور وہ یہ کہ پیشاب اور استبرا کے بعد پیشاب کے مقام سے کبھی کبھی ایسی رطوبت نکلتی ہے جس کا حجم قطرے کا ½ ہوتا ہے اور کبھی یہ رطوبت ۵ منٹ بعد یا اس سے بھی کچھ دیر میں نکلتی ہے۔ ہاں جب میں پہلے استبرا نہیں کرتا تھا تو اس وقت پیشاب کے بعد کئی قطرے نکلتے تھے اور جب سے استبرا کرنا شروع کیا ہے اس وقت سے قطرے کا ½ حصہ یا اس سے بھی کم نکلتا ہے اور میں نہیں جانتا کہ نکلنے والی رطوبت پاک ہے اور اس میں نماز صحیح ہے یا نہیں؟

ج: استبراء کے بعد نکلنے والی مشتبہ رطوبت پاک ہے مگر یہ کہ اس کے پیشاب ہونے کا یقین ہو۔

س ۹۸: پیشاب اور استبرا کے بعد خودبخود کبھی ایسی رطوبت نکلتی ہے جو پیشاب سے مشابہ ہوتی ہے، آیا یہ رطوبت نجس ہے یا پاک؟ اگر انسان اس کے نکلنے کے تھوڑی دیر کے بعد اچانک متوجہ ہو تو اس کے پہلے کی پڑھی ہوئی نماز کا کیا حکم ہے؟ اور کیا بے اختیار نکلنے والی اس رطوبت کے بارے میں آئندہ تحقیق کرنا واجب ہے؟

ج: استبراء کے بعد نکلنے والی رطوبت کے بارے میں اگر شک ہو کہ وہ پیشاب ہے یا نہیں تو وہ پیشاب کے حکم میں نہیں ہے اور پاک ہے، اور اس سلسلے میں تحقیق و تجسس واجب نہیں ہے۔

س ۹۹: اگر ہو سکے تو انسان سے نکلنے والی رطوبتوں کی وضاحت فرمائیے؟

ج: منی کے بعد نکلنے والی رطوبت کا نام "وذی" ہے، پیشاب کے بعد نکلنے

www.kitabmart.in

والی رطوبت "ودی" کہلاتی ہے، زن و شوہر کی باہم خوش فعلی کے وقت نکلنے والی رطوبت "مذی" ہے اور یہ سب کی سب پاک ہیں۔ ان سے طہارت زائل نہیں ہوتی۔

س ۱۰۰: جس پائخانہ کے قدمچے یا کموڈ اگر قبلہ سے بالکل مخالف سمت میں نصب کئے گئے اور کچھ عرصہ بعد معلوم ہوا کہ یہ انحراف قبلہ سے صرف ۲۰ سے ۲۲ ڈگری تک ہی فرق رکھتا ہے۔ اب برائے مہربانی یہ فرمائیں کہ اس صورت میں قدمچہ کی سمت کا بدلنا واجب ہے یا نہیں؟

ج اگر انحراف اس حد تک ہو کہ عرفاً قبلہ سے انحراف صادق آجائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س ۱۰۱ میرے پیشاب کے مجریٰ میں ایک مرض ہے اور وہ یہ کہ پیشاب اور استبراء کرنے کے بعد پیشاب نہیں رکتا اور میں رطوبت دیکھتا ہوں، اس سلسلے میں، میں نے طبیب کی طرف بھی رجوع کیا اور جو اس نے کہا اس پر عمل کیا لیکن فائدہ نہیں ہوا، اب میرا فریضہ کیا ہے؟

ج: استبرا کے بعد پیشاب کے نکلنے کے بارے میں شک کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اور اگر قطرات کی شکل میں پیشاب نکلنے کا یقین ہو تو امام خمینیؒ کے رسالہ عملیہ میں مذکور مسلوس (جسے برابر پیشاب آئے) کے فریضہ پر عمل کریں، اس کے علاوہ آپ پر کوئی اور چیز واجب نہیں ہے۔

س ۱۰۲: استنجا سے پہلے استبرا کا کیا طریقہ ہے؟

ج اس کے طریقے اور استنجا و پاخانہ کے مقام کو پاک کرنے کے بعد والے استبرا کے طریقے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

www.kitabmart.in

س ۱۰۳ : بعض کارخانوں اور مؤسسات میں کام کرنے کے لئے طبّی معائینہ ضروری ہوتا ہے اور اس سلسلہ میں کبھی شرم گاہ کو بھی کھولنا پڑتا ہے تو کیا وہاں کام کرنے کی ضرورت کے پیش نظر ایسا کرنا جائز ہے ؟

ج : مکلّف کے لئے ناظر محترم کے سامنے شرمگاہ کا کھولنا جائز نہیں ہے چاہے کام کے لئے وہاں پر تقرری اسی پر موقوف ہو۔ مگر یہ کہ اس کام کا ترک کرنا حرج کا باعث ہو اور وہ یہ کام کرنے پر مجبور ہو۔

وضو کے احکام

س ۱۰۴ : میں نے نماز مغرب ادا کرنے کی نیّت سے وضو کیا تو کیا میں اسی وضو سے قرآن کریم (کے حروف) کو چھو سکتا ہوں اور نماز عشا پڑھ سکتا ہوں ؟

ج : صحیح وضو متحقّق ہونے کے بعد جب تک وہ باطل نہیں ہوتا اس سے ہر وہ عمل انجام دیا جاسکتا ہے جس میں طہارت شرط ہے۔

س ۱۰۵ : ایک شخص اپنے سر پر مصنوعی بال لگاتا ہے اور اگر اسے ہٹالے تو اس کیلئے مشکل پیش آئے گی تو کیا اس کے لئے اس مصنوعی بال پر مسح کرنا جائز ہے ؟

ج : مصنوعی بال پر مسح کرنا جائز نہیں ہے بلکہ مسح کرتے وقت (سر کی) کھال سے اس کا ہٹانا واجب ہے مگر یہ کہ اس کا جُدا کرنا اتنی مشقت کا باعث ہو جو عادتاً ناقابل برداشت ہو۔

س ۱۰۶ : زید (نام کے ایک شخص) نے کہا: چہرے پر صرف دو چلّو پانی ڈالنا

www.kitabmart.in

چاہئے اور تیسرا چلّو پانی ڈالنے سے وضو باطل ہو جاتا ہے، آیا یہ صحیح ہے؟

ج : چہرے پر دو چلّو یا اس سے بھی زیادہ پانی ڈالنے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن چہرے اور ہاتھوں کو دو مرتبہ سے زیادہ دھونا جائز نہیں ہے؟

س ۱۰۷ : جو چکنائی طبیعی طور سے بالوں اور چہرے کی کھال پر ظاہر ہوتی ہے کیا اسے وضو کے لئے حاجب اور مانع شمار کیا جائے گا۔؟

ج : حاجب شمار نہیں ہو گی مگر یہ کہ وہ اتنی مقدار میں ہو کہ مکلف خود اسے بال یا کھال تک پانی کے پہونچنے میں مانع سمجھے۔

س ۱۰۸ : ایک مدت تک ہم نے پاؤں کا مسح، انگلیوں کے سر سے نہیں کیا بلکہ پشت قدم کی ابھری ہوئی جگہ اور انگلیوں کے آخری تھوڑے سے حصے پر کیا ہے، آیا ایسا مسح صحیح ہے؟ اور اگر اس میں اشکال ہے تو کیا جن نمازوں کو (اس طرح کے مسح والے وضو سے) پڑھ چکا ہوں ان کی قضا واجب ہے؟

ج : اگر مسح پوری انگلیوں پر نہ ہوا ہو تو وضو باطل ہے اور نماز کی قضا واجب ہے اور اگر شک ہو کہ پاؤں کا مسح پوری انگلیوں پر ہوا ہے یا نہیں، تو وضو اور نماز صحیح ہیں۔

س ۱۰۹ : کعب کیا ہے، جہاں تک پاؤں کا مسح ختم کیا جاتا ہے؟

ج : مشہور یہی ہے کہ پشت قدم کی ابھری ہوئی جگہ سے ٹخنے تک ہے، جسے پشت قدم کے قبہ یا ابھار سے تعبیر کیا گیا ہے۔ لیکن اس احتیاط کو ترک نہیں کرنا چاہئے کہ مسح ٹخنے کے جوڑ تک ہے۔

س ۱۱۰ : اسلامی ممالک میں حکومت کی طرف سے بنائی گئی مسجدوں، عدالتی مراکز اور سرکاری

www.kitabmart.in

دفاتر میں وضو کرنے کا کیا حکم ہے ؟

ج : کوئی حرج نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کوئی شرعی ممانعت ہے۔

س ۱۱۱ : (اعضائے وضو میں سے کسی حصہ کو) ایک مرتبہ دھونے کے لئے کیا چند چلو پانی ڈالنا مضر ہے ؟ اور اگر چند چلو پانی کے ذریعہ ایک مرتبہ دھونے کی نیت ہو لیکن ایک سے زیادہ مرتبہ دھل جائے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج : اس کا دار و مدار قصد اور ایک مرتبہ دھونے پر ہے اور چند مرتبہ یا چند چلو پانی کا ڈالنا مضر نہیں ہے۔

س ۱۱۲ : اگر ایک شخص کی زمین میں چشمہ پھوٹے اور ہم پائپ کے ذریعہ کئی کلومیٹر دور پانی لے جانا چاہیں تو اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ پائپ کو اس شخص کی زمین اور دوسرے اشخاص کی زمین سے گزاریں، پس اگر دوسرے افراد راضی نہ ہوں تو کیا اس چشمے کے پانی سے وضو، غسل اور دوسری چیزوں کی طہارت کے لئے استفادہ کرنا جائز ہے ؟

ج : اگر چشمہ خود سے پھوٹے اور قبل اس کے کہ زمین پر جاری ہو، اس کا پانی پائپ میں ڈال دیا جائے اور اس زمین اور دوسری زمینوں کے اطراف میں اس پائپ لائن کے گذرنے پر استفادہ کیا جائے، تو اس پانی سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ عرف میں پانی کے اس استفادہ کو اس زمین میں ــ جس میں چشمہ ہے ــ اور نہ ہی دوسری زمینوں میں تصرف کے مترادف نہ سمجھا جائے۔

س ۱۱۳ : ہمارے محلہ میں پانی کا زور بہت کم ہے جس کی وجہ سے مکانوں کے اوپر کے طبقوں میں پانی یا تو بہت ہی کم پہنچتا ہے یا پہنچ ہی نہیں پاتا اور نیچے کے طبقوں میں

www.kitabmart.in

بھی پانی کی رفتار بہت کم رہتی ہے۔ بعض پڑوسیوں نے واٹر پمپ لگا رکھے ہیں کہ جب وہ چلتے ہیں تو اوپر کے طبقوں میں پانی نہیں پہنچتا اور نیچے کے طبقوں میں اگرچہ پانی منقطع نہیں ہوتا لیکن اس کی رفتار اتنی کم ہو جاتی ہے جس سے استفادہ ممکن نہیں ہوتا اور اکثر وضو و غسل کے وقت اتنی مشکل بڑھ جاتی ہے کہ نل کے پانی سے استفادہ ہی ممکن نہیں ہو پاتا۔ اور جب وہ واٹر پمپ کام نہیں کرتے تو سب لوگ وضوء، غسل کر سکتے ہیں اور نماز ادا کرنے کے لئے اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ دوسری طرف محکمۂ آب لوگوں کو واٹر پمپ لگانے سے روکتا ہے اور اگر اسے کسی گھر میں اس کی موجودگی کا علم ہو تو اس کے مالک کو وارننگ دیتا ہے۔ پھر اگر گھر کا مالک واٹر پمپ خود نہ ہٹائے تو محکمۂ آب والے اسے اٹھا لے جاتے ہیں اور جرمانہ بھی کرتے ہیں۔ مذکورہ توضیح کی روشنی میں دو سوال دریافت طلب ہیں:

۱۔ کیا واٹر پمپ لگانا شرعاً جائز ہے؟ اور کیا ہمارے لئے بھی اس کا لگانا جائز ہے؟

۲۔ جائز نہ ہونے کی صورت میں واٹر پمپ چلتے وقت وضوء اور غسل کا کیا حکم ہے؟

ج: مذکورہ سوال کی روشنی میں واٹر پمپ کا نصب کرنا اور اس سے استفادہ کرنا جائز نہیں ہے اور اس صورت میں وضوء اور غسل بھی محل اشکال ہے۔

س ۱۱۴: وقت کے داخل ہونے سے پہلے وضو کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور آپ نے کسی کے استفسار (کے جواب) میں فرمایا ہے کہ اگر نماز کے اول وقت سے قریب وقت میں وضو کیا جائے تو اس وضوء سے نماز صحیح ہے پس نماز کے اول وقت سے

www.kitabmart.in

قریبی وقت کی مقدار آپ کے نزدیک کیا ہے ؟

ج : وقت نماز داخل ہونے کے قریبی وقت کا معیار عرف ہے یعنی جسے عرف میں قریبی وقت کہیں، پس اگر اس وقت نماز کے لئے وضو کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۱۵ : کیا وضو کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ وہ پیر کا مسح انگلیوں کی بالکل نچلی جگہ یعنی اس جگہ سے کرے جو چلتے وقت زمین سے مس ہوتی ہے ؟

ج : مسح کی جگہ پیر کی اوپری جگہ یعنی انگلیوں کے سرے سے ٹخنوں تک ہے اور انگلیوں کے نچلے حصے کے مسح کا مستحب ہونا ثابت نہیں ہے۔

س ۱۱۶ : وضو کرنے والا اگر وضو کرنے کے قصد سے ہاتھوں اور چہرے کو دھوتے وقت نل کو کھولے اور بند کرے تو نل کے اس چھونے کا کیا حکم ہے ؟

ج : کوئی حرج نہیں ہے اور نہ وضو کی صحت کے لئے مضر ہے، لیکن بائیں ہاتھ کے دھونے کے بعد اور مسح کرنے سے پہلے اگر پانی کے گیلے نل پر ہاتھ رکھے اور فرض کر لیا جائے کہ وضوء والا پانی دوسرے پانی سے مخلوط ہو جائے گا تو وضو کے صحیح ہونے میں اشکال ہے۔

س ۱۱۷ : بعض عورتیں یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ ناخن پر پالش کا ہونا وضو میں رکاوٹ نہیں بنتا، اور یہ کہ باریک جوراب پر مسح کرنا جائز ہے، آپ کیا فرماتے ہیں ؟

ج : اگر وہ پالش، ناخن تک پانی کے پہونچنے میں رکاوٹ بنتی ہو تو وضو باطل ہے اور جوراب پر مسح کرنا خواہ وہ کتنا ہی باریک ہو صحیح نہیں ہے۔

www.kitabmart.in

س ۱۱۸ : کیا ان جنگی زخمیوں کے لئے جن کو قطع نخاع کی وجہ سے مسلوس بول کی شکایت پیدا ہوگئی ہے، یہ جائز ہے کہ جمعہ کا خطبہ اور نماز جمعہ و عصر میں وضو، مسلوس کریں؟

ج : ان پر وضو کے بعد کسی فاصلہ کے بغیر نماز کا شروع کرنا اور نماز عصر کے لئے نیا وضو کرنا واجب ہے جبکہ پہلے وضو کے بعد حدث صادر نہ ہوا ہو اس صورت میں دونوں نمازوں کے لئے ایک ہی وضو کافی ہوگا، اسی طرح خطبۂ جمعہ سے پہلے کا وضو نماز جمعہ کے لئے کافی ہوگا اگر وضو کے بعد کوئی حدث صادر نہ ہوا ہو۔

س ۱۱۹ : کیا جنگ میں مجروح قطع نخاع کی وجہ سے مسلوس البول کے مریض کے لئے جائز ہے کہ وہ وضو کے بعد نماز جماعت میں شرکت کرنے کے لئے تاخیر کرے؟

ج : اگر وضو کے بعد اس کا پیشاب قطرہ قطرہ ٹپکتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ وضو اور نماز کے درمیان فاصلہ نہ کرے۔

س ۱۲۰ : جو شخص وضو پر قادر نہ ہو وہ کسی دوسرے کو وضو کے لئے نائب بنائے گا اور خود وضو کی نیت کرے گا اور اپنے ہاتھ سے مسح کرے گا اور اگر مسح کرنے پر قادر نہ ہو تو نائب اس کے ہاتھ سے اسے مسح کرائے گا اور اگر اس سے بھی عاجز ہوگا تو نائب اس کے ہاتھ کی تری لے کر اسے مسح کرائے گا لیکن اگر نائب بنانے والے کے پاس ہاتھ بھی نہ ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج : اگر اس کی ہتھیلی نہ ہوں تو بقیہ ہاتھ سے تری لے کر مسح کرایا جائے گا اور اگر بقیہ ہاتھ بھی نہ ہو تو چہرے سے تری لے کر اس کے سر اور پیر کا مسح کرایا جائے گا۔

س ۱۲۱ : ہم جب وضو کرنا چاہیں تو کیا ضروری ہے کہ وہ ظرف ٹونٹی والا ہو جیسے

www.kitabmart.in

کیتلی وغیرہ ؟ اور اگر اس ظرف میں ٹونٹی نہ ہو تو کیا اس سے وضو باطل ہے ؟

ج : جس ظرف میں وضو کا پانی ہو اس میں ٹونٹی ہونا ضروری نہیں ہے اور برتن سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، خواہ اس سے ہاتھ پر پانی انڈیلا جائے یا اس میں ہاتھ ڈال کر چلّو میں پانی لیا جائے۔

س ۱۲۲ : جس جگہ نماز جمعہ ہوتی ہے اس کے قریب وضو کی جگہ ہے جو جامع مسجد سے متعلق ہے اور پانی کے سلسلے میں جو قیمت صرف کی جاتی ہے وہ مسجد کے بجٹ سے نہیں دی جاتی ہے تو کیا نماز جمعہ پڑھنے والوں کے لئے اس سے استفادہ کرنا جائز ہے ؟

ج : جب نماز پڑھنے والوں کے وضو کے لئے پانی کا انتظام بغیر کسی قید کے کیا گیا ہو تو اس کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۲۳ : ظہرین کی نماز سے پہلے کئے جانے والا وضو کیا مغرب و عشا کے لئے کافی ہے یا ہر نماز کے لئے الگ الگ وضو کرنا واجب ہے ؟ جبکہ ہم جانتے ہیں کہ اسکے دوران وضو باطل کرنے والا کوئی فعل صادر نہیں ہوا ہے ؟

ج : ہر نماز کے لئے (جدا) وضو کرنا واجب نہیں ہے بلکہ ایک وضو سے جب تک وہ باطل نہیں ہوتا جتنی نمازیں چاہے پڑھ سکتا ہے۔

س ۱۲۴ : وقت داخل ہونے سے پہلے کیا واجبی نماز کے لئے وضو کرنا جائز ہے ؟

ج : جب وقت داخل ہونے والا ہو تو نماز کے لئے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۲۵ : میرے دونوں پیر مفلوج ہوگئے ہیں اور میں طبّی جوتے اور بیساکھی کے سہارے چلتا ہوں اور وضو کرتے وقت اس جوتے کو اتارنا میرے لئے ممکن نہیں

www.kitabmart.in

ہے، لہٰذا آپ بتائیں کہ پیروں کا مسح کرنے کے سلسلے میں میری شرعی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: اگر پیروں کے مسح کے لئے جوتے کا اتارنا آپ کے لئے مشقت کا سبب ہو تو اسی پر مسح کرنا کافی اور صحیح ہوگا۔

س ۱۲۶: ہم ایک جگہ پہونچے وہاں ہم نے چند فرسخ پانی تلاش کیا تو ہمیں گندہ اور خراب پانی ملا، اس صورت میں کیا تیمم واجب ہے؟ یا اسی پانی سے وضو کرنا چاہیئے؟

ج: اگر پانی پاک ہو اور اس کے استعمال کرنے میں کوئی ضرر نہ ہو تو اسی سے وضو کرنا واجب ہے اس کے ہوتے ہوئے تیمم کی نوبت نہیں آئے گی۔

س ۱۲۷: وضو کیا بذات خود مستحب ہے؟ اور کیا نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے قربت کی نیت سے وضو کرنا اور پھر اسی وضو سے نماز پڑھنا صحیح ہے؟

ج: شرعی نقطۂ نظر سے طہارت کے لئے وضو کرنا مستحسن ہے اور مستحبی وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے۔

س ۱۲۸: جو شخص اپنے وضو کے بارے میں ہمیشہ شک کا شکار ہو وہ کیسے مسجد میں داخل ہو سکتا ہے، نماز پڑھ سکتا ہے، قرآن مجید کی تلاوت کر سکتا ہے اور ائمۂ معصومینؑ کے مراقد کی زیارت کر سکتا ہے؟

ج: وضو کے بعد طہارت میں شک کا اعتبار نہیں ہے چنانچہ جب تک اسے وضو کے ٹوٹنے کا یقین نہ ہو اس کے لئے نماز پڑھنا اور قرآن کی تلاوت کرنا جائز ہے۔

www.kitabmart.in

س ۱۲۹ : کیا وضو کے صحیح ہونے میں یہ شرط ہے کہ ہاتھ کے ہر حصے پر پانی جاری ہو یا صرف ہاتھ کی تری سے اس پر ہاتھ پھیرنا کافی ہے ؟

ج دھونے کا معیار یہ ہے کہ تمام عضو تک پانی پہنچایا جائے بھلے وہ ہاتھ کے پھیرنے ہی سے تمام عضو تک پہنچ جائے۔ لیکن صرف گیلے ہاتھ کا پھیرنا کافی نہیں ہے۔

س ۱۳۰ : کیا وضو میں بائیں ہاتھ کی تری سے سر کا مسح کرنا اسی طرح جائز ہے جیسا کہ دائیں ہاتھ سے جائز ہے ؟ اور کیا سر کا مسح نیچے سے اوپر کی طرف کیا جا سکتا ہے ؟

ج : بائیں ہاتھ سے سر کا مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے مسح کیا جائے، اسی طرح اوپر سے نیچے کی طرف مسح کرنا احوط ہے یعنی مانگ سے پیشانی کی طرف مسح کرے اگرچہ اس کے برعکس بھی کر سکتا ہے۔

س ۱۳۱ : کیا سر کے مسح میں بالوں کا مرطوب ہو جانا کافی ہے یا سر کی کھال تک ہاتھ کی رطوبت کا پہونچانا واجب ہے ؟ اور اگر کوئی شخص مصنوعی بال لگاتا ہے تو وہ اپنے سر پر کیسے مسح کرے گا ؟

ج : کھال کا مسح واجب نہیں ہے اور اگر مصنوعی بالوں کو جدا کرنا ممکن نہ ہو تو ان ہی پر مسح کرنا کافی ہو گا۔

س ۱۳۲ : اعضاء وضو یا غسل کے دھونے میں فاصلہ پیدا کر دینے کا کیا حکم ہے؟

ج : غسل میں موالات کی پروا نہ کرنے اور فاصلہ پیدا کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر وضو میں تاخیر کی وجہ سے پہلے دھوئے جانے والے اعضاء خشک ہو جائیں تو وضو باطل ہے۔

www.kitabmart.in

س ۱۳۳ : وضو اور نماز میں اس شخص کا کیا فریضہ ہے جس کی ریاح کم مقدار میں سہی لیکن دائمی طور پر خارج ہوتی رہتی ہے ؟

ج : اگر اتنا بھی موقع نہ ملتا ہو کہ وہ نماز تمام ہونے تک وضو برقرار رکھ سکے اور درمیان نماز تجدید وضو کرنے میں اسے دشواری ہو تو ایک وضو سے ایک نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، یعنی ہر نماز کے لئے ایک ہی وضو کافی ہے خواہ درمیان نماز میں ہی وضو باطل ہو جائے۔

س ۱۳۴ : کچھ لوگ ایک بلڈنگ میں رہتے ہیں اور اپنے فلیٹوں کے مصارف نیز دوسری سہولتوں جیسے ٹھنڈے اور گرم پانی، نگہبانی اور اے.سی (کولر) وغیرہ کا معاوضہ ادا نہیں کرتے اور اسے اپنے پڑوسیوں کی گردن پر ڈال دیتے ہیں جبکہ پڑوسی اس پر راضی نہیں ہیں تو کیا ان لوگوں کی نماز و روزہ اور دوسری عبادی اعمال باطل ہیں ؟

ج : ان میں سے ہر ایک شخص ان پیسوں کا شرعاً مدیون ہے، جنھیں ان مشترکہ امکانات و وسائل سے استفادہ کے عوض ادا کرنا واجب ہے۔ اور اگر پانی کا معاوضہ نہ دینے کے ارادے کے ساتھ وضو، اور غسل کے لئے اسے استعمال کیا جائے تو ان دونوں کی صحت میں اشکال ہے بلکہ وضو اور غسل دونوں باطل ہیں۔

س ۱۳۵ : ایک شخص نے غسل جنابت کیا اور تین چار گھنٹے کے بعد نماز کا قصد کیا لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا غسل باطل ہوگیا یا نہیں، پس اگر وہ احتیاطاً وضو کرے تو کوئی اشکال ہے یا نہیں ؟

ج : مذکورہ فرض میں وضو واجب نہیں ہے لیکن احتیاط میں کوئی حرج نہیں ہے۔

www.kitabmart.in

س ع۱۳۶ : کیا نابالغ بچہ حدث اصغر سے محدث ہوتا ہے اور کیا وہ قرآن کے حروف کو چھو سکتا ہے ؟

ج : جی ہاں نابالغ وضو کو توڑ دینے والی چیزوں کے عارض ہونے سے محدث ہوتا ہے لیکن مکلف پر واجب نہیں ہے کہ وہ بچہ کو قرآن کے حروف کو مس کرنے سے روکے۔

س ع۱۳۷ : اگر اعضائے وضو میں سے کوئی عضو دھوئے جانے کے بعد اور وضو کامل ہونے سے قبل نجس ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج : اس سے وضو کی صحت پر اثر نہیں پڑے گا ، ہاں نماز کے لئے خبث (ناپاکی) سے اس عضو کا پاک کرنا واجب ہے۔

س ع۱۳۸ : اگر مسح کے وقت پیروں پر پانی کے چند قطرے موجود ہوں تو کیا اس میں کوئی حرج ہے ؟

ج : مسح کرنے کی جگہ سے قطرات کو خشک کرنا واجب ہے تاکہ مسح کرنے والی چیز یعنی ہاتھ، مسح کی جانے والی چیز یعنی پیر پر اثر ڈال سکے (تر کر دے) ، اس کے برعکس نہیں۔

س ع۱۳۹ : اگر دایاں ہاتھ شانے سے کٹ گیا ہو تو کیا دائیں پیر کا مسح ساقط ہو جائے گا ؟

ج : مسح ساقط نہیں ہوگا بلکہ اس پر بائیں ہاتھ سے مسح کرنا واجب ہوگا۔

س ع۱۴۰ : جو شخص اپنے وضو کے باطل ہونے سے لاعلم ہے اور وضو سے فارغ ہونے کے بعد سے اس کا علم ہوتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج : اس پر دوبارہ وضو کرنا واجب ہے اسی طرح ان اعمال کا اعادہ بھی واجب ہے جن میں طہارت شرط ہے جیسے نماز۔

س ع۱۴۱ : اگر انسان کے اعضاء وضو میں سے کسی عضو میں ایسا زخم ہے جس سے جبیرہ ہونے

www.kitabmart.in

کے باوجود ہمیشہ خون بہتا رہتا ہے تو وہ کس طرح وضو کرے گا ؟

ج : اس پر واجب ہے کہ زخم پر جبیرہ کے طور پر ایسی چیز باندھے جس سے خون باہر نہ نکلنے پائے جیسے نائیلون ۔

س ۱۴۲ : ارتماسی وضو میں ہاتھ اور چہرہ کا کئی بار پانی میں داخل کرنا جائز ہے یا صرف دو مرتبہ جائز ہے ؟

ج : چہرہ اور ہاتھ کو دو مرتبہ پانی میں داخل کرنا جائز ہے ۔ پہلی مرتبہ واجب کی نیت سے اور دوسری مرتبہ مستحب کی نیت سے ، ہاں ہاتھوں کے دھونے میں واجب ہے کہ دھونے کا اس وقت قصد کرے جب انھیں پانی سے باہر نکالے تاکہ وضو کے پانی سے مسح کر سکے ۔

س ۱۴۳ : کیا وضو کے بعد اس کی تری کا خشک کرنا مکروہ ہے اور اس کے برخلاف کیا خشک نہ کرنا مستحب ہے ؟

ج : اس کام کے لئے خاص کر تولیہ یا کپڑا رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے ۔

س ۱۴۴ : جس مصنوعی رنگ سے عورتیں اپنے سر اور بھوؤں کے بالوں کو رنگتی ہیں ، وہ وضو اور غسل میں مانع ہے یا نہیں ؟

ج : اگر اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو بالوں تک پانی کو نہ پہونچنے دے اور صرف رنگ ہے تو وضو اور غسل صحیح ہیں ۔

س ۱۴۵ : کیا روشنائی ان موانع میں سے ہے جو اگر ہاتھ پر لگی ہو تو وضو باطل ہے ؟

ج : اگر اس کی وجہ سے کھال تک پانی نہ پہونچ سکے تو وضو باطل ہے اور موضوع کی تشخیص خود مکلف کے ہاتھ میں ہے ۔

www.kitabmart.in

س ۱۴٦ : اگر سر کا مسح کرتے وقت ہاتھ اور چہرہ کی رطوبت مل جائے تو کیا وضو باطل ہے؟

ج : اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن چونکہ احوط یہ ہے کہ دونوں پیروں کے مسح کے لئے آب وضو کی وہی تری رہنی چاہئے جو ہتھیلی میں باقی رہ گئی ہو لہٰذا اس احتیاط کی رعایت کے لئے ضروری ہے کہ سر کا مسح کرتے وقت ہاتھ کو پیشانی کے اوپری حصہ سے متصل نہ کرے تاکہ ہاتھ کی وہ تری جس سے پیر کا مسح کرنا ہے، چہرے کی تری سے نہ مل جائے۔

س ۱۴۷ : جو شخص وضو میں عام لوگوں سے زیادہ وقت صرف کرتا ہے اسے کیا کرنا چاہئے جس سے اسے اعضاء کے دھوئے جانے کا یقین ہو جائے۔؟

ج : وسوسہ سے اجتناب واجب ہے اور شیطان کو مایوس کرنے کے لئے وسواس کی پرواہ نہیں کرنا چاہئے اور تمام لوگوں کی طرح اسی پر اکتفا کرنی چاہئے جتنا شرعاً وضو میں واجب ہے۔

س ۱۴۸ : میرے بدن کے بعض اجزاء پر نقش (وشم[1]) ہیں۔ کہتے ہیں کہ میرا غسل، وضو اور نماز باطل ہے۔ اُمید ہے اس سلسلے میں میری راہنمائی فرمائیں گے۔

ج : اگر یہ نقش صرف رنگ کی حد تک ہیں اور کھال کے اوپر کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کھال تک پانی کو پہونچنے نہ دے تو وضو اور غسل صحیح ہے اور نماز میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۱۴۹ : اگر پیشاب کرنے نیز استبراء اور وضو سے فارغ ہونے کے بعد پیشاب و منی جیسی کوئی رطوبت خارج ہوتی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج : مفروضہ سوال کی روشنی میں وہ وضو اور غسل دونوں انجام دے گا تاکہ طہارت کا یقین حاصل ہو جائے۔

---

[1] وشم یعنی گودنا۔ وہ نقش و تصویر جو مخصوص سوئی اور پختہ رنگ سے اعضاء بدن پر بنائے جاتے ہیں۔

www.kitabmart.in

س ۱۵۰ : مردوں اور عورتوں کے وضو میں کیا فرق ہے ؟

ج : افعال وکیفیت کے اعتبار سے مرد وعورت کے وضو میں کوئی فرق نہیں ہے، لیکن مستحب ہے کہ مرد ہاتھوں کو ظاہر یعنی پشت سے دھونے کی ابتدا کرے اور عورت باطن سے۔

اسمائے خدا اور اس کی آیات کو مس کرنا

س ۱۵۱ : ان ضمائر کے مس کرنے کا کیا حکم ہے جو ذات باری تعالیٰ کی طرف پلٹتی ہیں جیسے بسمہ سبحانہ یا بسمہ تعالیٰ کی ضمیر ؟

ج : ضمیر کا وہ حکم نہیں ہے جو لفظ جلالہ کا ہے۔

س ۱۵۲ : اسم جلالہ "اللّٰہ" کے بجائے "ا..." کی اصطلاح رائج کی گئی ہے کہ تحریر میں آیۃ"ا..." یا "إلـہ" لکھتے ہیں۔ ان دونوں کلموں (الف یا الـہ) کو بغیر وضو کے مس کرنے کا کیا حکم ہے ؟

ج : الف اور نقطوں کا وہ حکم نہیں ہے جو لفظ جلالہ کا ہے، برخلاف کلمہ "الہ"۔

س ۱۵۳ : میں ایک جگہ ملازمت کرتا ہوں جہاں خط وکتابت میں لفظ "اللّٰہ" کو اس "ا..." صورت میں لکھتے ہیں۔ پس اسم جلالہ کے بجائے الف اور تین نقطے لکھنا شرعی لحاظ سے صحیح ہے یا نہیں ؟

ج : شرعی اعتبار سے کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۵۴ : کیا صرف اس احتمال سے کہ اسے بے وضو مس کرے گا لفظ جلالہ "اللّٰہ"

www.kitabmart.in

کو لکھنے سے پرہیز کرنا یا اس صورت "ا..." میں لکھنا جائز ہے ؟

ج : اس سے کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۵۵ : نابینا اشخاص پڑھنے اور لکھنے میں "بریل" نامی رسم الخط کی ابھری ہوئی تحریر کو انگلیوں سے مس کرتے ہیں۔ اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ یہ رسم الخط چھ نقطوں سے بنایا گیا ہے، اس سوال کا جواب دیجئے کہ کیا نابینا افراد کے لئے "بریل" رسم الخط میں قرآن پڑھنے، سیکھنے کے لئے یا اسمائے طاہرہ کو چھونے کیلئے باوضو ہونا شرط ہے یا نہیں؟

ج : وہ ابھرے ہوئے نقطے جو اصلی حروف کی علامات ہیں اصلی حروف کے حکم میں نہیں ہیں اور جہاں انھیں قرآن مجید اور اسماء طاہرہ کے حروف کی علامات کے عنوان سے استعمال کیا جاتا ہے، وہاں ان کے چھونے کے لئے طہارت کی شرط نہیں ہے۔

س ۱۵۶ : وضو کے بغیر عبد اللہ و حبیب اللہ جیسے ناموں کو چھونے کا کیا حکم ہے ؟

ج : غیر طاہر (بے وضو) شخص کے لئے لفظ جلالہ کو چھونا جائز نہیں ہے۔ خواہ وہ اسم مرکب کا جز ہی کیوں نہ ہو۔

س ۱۵۷ : کیا حائض ایسا گلوبند پہن سکتی ہے جس پر نبیؐ کا اسم مبارک نقش ہو؟

ج : گردن میں ڈالنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن واجب ہے کہ اسے بدن سے مس نہ ہونے دے۔

س ۱۵۸ : کیا بغیر طہارت کے قرآن کی تحریر کو چھونے کی حرمت ان ہی حروف سے مخصوص ہے جو مصحف شریف میں ہیں یا کسی کتاب، لوح یا تختی اور دیوار وغیرہ پر مرقوم قرآنی تحریر بھی اس میں شامل ہے ؟

www.kitabmart.in

ج: یہ حرمت صرف مصحف شریف سے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ قرآن کے تمام کلمات اور آیات کو شامل ہے چاہے وہ کسی کتاب میں ہوں یا کسی رسالہ میں، لوح یا تختی پر ہوں یا دیوار وغیرہ پر نقش کی گئی ہوں۔

س ۱۵۹: ایک گھرانہ چاول کھانے کے لئے ایسا برتن استعمال کرتا ہے جس پر آیات قرآنی جیسے آیۃ الکرسی وغیرہ مرقوم ہیں، اور اس سے ان کا مقصد خیر و برکت کا حصول ہے کیا اس میں کوئی حرج ہے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن واجب ہے کہ بغیر وضو کے قرآنی آیات کو نہ چھوئے۔

س ۱۶۰: کیا آلۂ کتابت یعنی قلم وغیرہ کے ذریعہ اسماء جلالہ یا قرآنی آیات اور اسماء معصومینؑ لکھنے والوں کے لئے کتابت کے وقت باوضو رہنا واجب ہے؟

ج: طہارت شرط نہیں ہے ہاں طہارت کے بغیر ان کا مس کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۱۶۱: کیا اسلامی جمہوریہ ایران کے مونوگرام کو مس کرنا، جو خطوط اور بس کے ٹکٹوں وغیرہ پر نقش ہوتا ہے، حرام ہے؟

ج: اگر عرف عام میں اسے اسم جلالہ سمجھا اور پڑھا جاتا ہے تو طہارت کے بغیر چھونا حرام ہے ورنہ نہیں۔

س ۱۶۲: کیا اسلامی جمہوریہ ایران کے مونوگرام کو اسم جلالہ سمجھا جاتا ہے؟ نیز اداری کاغذات اور لیٹر پیڈ پر چھپوا کر خط و کتابت میں استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: لیٹر پیڈ پر نام خدا یا اسلامی جمہوریہ ایران کا مونوگرام چھپوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور احوط یہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران کے مونوگرام میں بھی

www.kitabmart.in

اسمِ جلالہ کے احکام کی رعایت کی جائے۔

س ۱۶۳ : دفتروں میں بعض سرکاری کاغذوں کے اوپر اسلامی جمہوریہ ایران کا مونوگرام چھپا ہوتا ہے۔ اسی طرح ہسپتال کے کاغذات پر "ھوالشافی" لکھا ہوتا ہے، استعمال کے بعد انھیں پھینک دینے یا انھیں خون آلود کرنے کا کیا حکم ہے ؟

ج : اسم جلالہ یا جو الفاظ اس کے حکم میں ہوں ان کے ذریعہ خط و کتابت کے اوراق کی تزئین کی جا سکتی ہے لیکن اس کی بے حرمتی اور اسے نجس کرنے سے پرہیز واجب ہے۔

س ۱۶۴ : ڈاک ٹکٹوں، اداروں کے مونوگراموں یا اخبار و جرائد اور روزناموں پر آیات قرآنی یا اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوتا ہے، ان سے استفادہ کا کیا حکم ہے ؟

ج : نشریات پر آیات قرآن یا نام خدا وغیرہ چھاپنے اور انھیں شائع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن مس کرنے والے پر واجب ہے کہ ان کے شرعی احکام کی رعایت کرے ان کی بے حرمتی اور انھیں نجس نہ کرے اور طہارت کے بغیر مس نہ کرے۔

س ۱۶۵ : بعض اخباروں پر نام خدا یا آیات قرآن مرقوم ہوتی ہے۔ کیا ان میں کھانے کی چیزیں لپیٹنا، ان پر بیٹھنا یا اس پر کھانا رکھ کر کھانا جائز ہے ؟ یا انہیں کوڑے کے ساتھ کوڑے دان میں ڈالنا صحیح ہے جبکہ اس کے بغیر گلو خلاصی مشکل ہے ؟

ج : ایسے اخبارات سے استفادہ میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ایسا استعمال نہ ہو جو عرف میں اسم جلالہ اور آیات قرآنی (جن کی بے حرمتی کرنا حرام ہے) کی بے حرمتی شمار ہو اور نجس مقام پر پھینکنے کے مترادف ہو۔

س ۱۶۶ : ان ڈاک ٹکٹوں کو کوڑے دان میں ڈالنے کا کیا حکم ہے جس پر اللہ کا نام لکھا ہوتا ہے ؟ اور کیا انھیں بغیر وضو کے چھونا صحیح ہے ؟

www.kitabmart.in

ج : اللہ کا نام طہارت کے بغیر چھونا اور اسے نجس کرنا یا ایسی جگہوں پر ڈالنا جو بے حرمتی کا سبب ہو جائز نہیں ہے۔

س ۱۶۷ : کیا انگوٹھی پر نقش کلمات کو چھونا جائز ہے؟

ج : اگر وہ ایسے کلمات ہوں جن کے چھونے میں طہارت شرط ہے تو انھیں بغیر طہارت کے چھونا جائز نہیں ہے۔

س ۱۶۸ : کیا دوکانداروں کے لئے جائز ہے کہ وہ بیچی جانے والی چیزوں کو اخبار یا رسالوں کے کاغذ میں لپیٹ کر دیں، جبکہ ہمیں یقین ہے کہ ان میں اللہ کا نام چھپا ہے؟ اور کیا انھیں وضو کے بغیر چھونا جائز ہے؟

ج : بیچی جانے والی چیزوں کو لپیٹنے کے لئے اخبارات سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اسے ان اخبارات میں لکھے ہوئے اللہ کے نام، قرآنی آیات اور اسماء معصومین کی بے حرمتی شمار نہ کیا جاتا ہو لیکن جان بوجھ کر اسے بغیر وضو کے چھونا جائز نہیں ہے۔

س ۱۶۹ : ان اخبارات پر اسماء انبیاء اور آیات قرآن کے لکھنے کا کیا حکم ہے جن کے جلانے اور ہاتھ یا پاؤں کے نیچے آنے کا احتمال ہو؟

ج : اخبار و مجلات کے اندر آیات قرآن اور اسماء معصومینؑ وغیرہ لکھنے میں شرعاً کوئی مانع نہیں ہے لیکن اس کی بے حرمتی، اسے نجس کرنے اور بغیر طہارت کے چھونے سے اجتناب واجب ہے۔

س ۱۷۰ : ان چیزوں کے نہروں اور نالیوں میں پھینکنے اور ڈالنے کا کیا حکم ہے جن پر اللہ کے نام تحریر ہوتے ہیں؟ کیا اسے بے حرمتی کہا جا سکتا ہے۔

www.kitabmart.in

ج: اگر عرف عام میں اسے بے حرمتی نہیں کہا جاتا ہو تو نہروں اور نالیوں میں اسے پھینکنے اور ڈالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۷۱: امتحانات کے ان چیک شدہ اوراق کو کوڑے دان میں ڈالنے یا ان کے جلانے کے لئے کیا یہ شرط ضروری ہے کہ ان پر اسماء خدا اور اسماء معصومین نہ ہونے کا یقین ہو؟ اور جن اوراق پر کچھ لکھا نہیں گیا ہے انھیں پھینکنا یا جلانا اسراف ہے یا نہیں؟

ج: جستجو کرنا واجب نہیں ہے اور اگر کسی ورق پر اللہ کا نام لکھے ہونے کا علم نہ ہو تو اسے کوڑے دان میں ڈالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن جن اوراق کے بعض حصہ پر کچھ لکھا گیا ہے اور ان کو لکھنے کے کام میں لایا جاسکتا ہے یا ان سے کارٹون بنایا جاسکتا ہے تو انھیں جلانا یا پھینکنا اسراف سے مشابہ ہے اور اشکال سے خالی نہیں ہے۔

س ۱۷۲: وہ اسماء مبارکہ کیا ہیں جن کا احترام واجب اور جنھیں وضو کے بغیر چھونا حرام ہے؟

ج: خداوند عالم کے اسمائے ذات اور انکے اسماء صفات کو چھونا، جو اس سے مخصوص ہوں جائز نہیں ہے اور احوط یہ ہے کہ مذکورہ حکم میں انبیاء عظام اور ائمہ معصومین کے اسماء کو بھی اللہ کے اسماء ذات میں ملحق کیا جائے۔

س ۱۷۳: ائمہ معصومین اور انبیاء کے اسماء والقاب کا کیا حکم ہے؟

ج: احوط یہ ہے کہ انھیں بغیر وضو کے مس نہ کیا جائے۔

س ۱۷۴: ہمارے پاس قسم قسم کے بہت سے جرائد اور رسالے جمع ہو گئے ہیں، خاص طور سے جب سے سفارت خانہ قائم ہوا ہے۔ یہ رسالے ہمارے نام داخلی اداروں کی طرف سے ارسال کئے گئے ہیں

www.kitabmart.in

ان میں زیادہ تر صفحات اسمائے خدا یا اسماء انبیاءؑ و ائمہؑ اور قرآنی آیات پر مشتمل ہیں۔ انہیں محفوظ رکھنے کی مشکل کو کیسے حل کیا جاسکتا ہے؟

ج: زمین میں دفن کرنے اور صحرا میں ڈال دینے میں اگر بے حرمتی نہ ہوتی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۷۵: ضرورت کے وقت اسماء مبارکہ اور آیات قرآن کو محو کرنے کے شرعی طریقے کیا ہیں؟ اور اسرار کو محفوظ رکھنے کی غرض سے جن اوراق پر آیات قرآن اور اسماء جلالہ تحریر ہیں ان کے جلانے کا کیا حکم ہے؟

ج: مٹی میں دفن کرنے یا پانی میں گلا دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ لیکن جلانا مشکل ہے اور اگر بے حرمتی شمار ہو تو جائز نہیں ہے مگر یہ کہ ضرورت پیش آجائے اور قرآنی آیات نیز اسمائے مبارکہ کا اس سے جدا کرنا ممکن نہ ہو۔

س ۱۷۶: اسماء مبارکہ اور قرآن کی آیتوں کو اس طریقہ سے کاٹنے کا کیا حکم ہے کہ ان کے دو حروف متصل نہ رہیں اور پڑھے نہ جاسکیں اور کیا ان کے مٹانے اور ان سے احکام کو ساقط کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ان کی تحریری صورت کو کچھ حروف کے اضافہ یا حذف کرنے سے بدل دیا جائے؟

ج: ٹکڑے ٹکڑے کرنا کافی نہیں ہے جبکہ یہ اسم جلالہ اور قرآنی آیات کو محو کرنے کا سبب نہ بنے۔ اسی طرح ان حروف کے احکام کو زائل کرنے کے لئے، جو اسم اللہ لکھنے کے قصد سے تحریر کئے گئے ہیں، ان کی تحریری صورت کو متغیر کرنا کافی نہیں ہے۔ ہاں حرف کی صورت کے بدل جانے اور محو ہو جانے سے احکام کا زائل ہو جانا بعید نہیں ہے اگرچہ اجتناب کرنا احوط ہے۔

www.kitabmart.in

غسلِ جنابت کے احکام

س ۱۷۷ : کیا وقت تنگ ہونے کی صورت میں مجنب اپنے بدن ولباس پر نجاست کے باوجود تیمم سے نماز پڑھ سکتا ہے یا لباس پاک کرے، غسل کرے اور قضا نماز پڑھے ؟

ج : اگر بدن ولباس کی طہارت یا لباس بدلنے کے لئے وقت کافی نہ ہو اور سردی وغیرہ کی وجہ سے عریاں بھی نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو تو غسل جنابت کے بدلے تیمم سے نماز پڑھے گا اور یہ کافی ہے اور اس پر قضا بھی واجب نہیں ہے۔

س ۱۷۸ : اگر دخول کے بغیر رحم میں منی پہونچ جائے تو کیا غسل جنابت واجب ہے ؟

ج : اس سے جنابت صادق نہیں آتی.

س ۱۷۹ : کیا عورتوں پر طبّی آلات کے ذریعہ داخلی معائنہ کے بعد غسل جنابت واجب ہے ؟

ج : جب تک منی خارج نہیں ہوگی غسل واجب نہیں ہوگا۔

س ۱۸۰ : اگر حشفہ کی مقدار تک دخول ہو لیکن منی خارج نہ ہو اور عورت کو بھی لذت محسوس نہ ہو تو کیا اس پر غسل واجب ہے ؟ یا صرف مرد پر واجب ہے یا دونوں پر واجب ہے۔ ؟

ج : مذکورہ فرض میں دونوں پر غسل واجب ہے۔

www.kitabmart.in

س ۱۸۱ : عورتوں کے احتلام کی نسبت سے کس صورت میں ان پر غسل واجب ہوتا ہے؟ اور جو رطوبت مردوں سے خوش فعلی کے وقت خارج ہوتی ہے کیا منی کے حکم میں ہے اور اس بنا پر ان پر غسل واجب ہے خواہ انھیں لذت نہ محسوس ہوتی ہو اور نہ ان کے بدن میں سُستی پیدا ہوتی ہو اور عام طور پر مجامعت کے بغیر عورتوں میں جنابت کیسے متحقق ہوتی ہے؟

ج : اگر بیدار ہونے کے بعد عورت اپنے لباس پر منی کے آثار دیکھے تو اس پر غسل واجب ہے لیکن خوش فعلی وغیرہ سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے وہ منی کے حکم میں نہیں ہے مگر یہ کہ عورت لذت کی حد تک پہنچ جائے اور بدن سُست پڑ جائے۔

س ۱۸۲ : کیا جوان لڑکیوں پر بھی اس وقت غسل جنابت واجب ہوتا ہے جب بغیر ارادے کے ان سے کوئی رطوبت خارج ہو؟ کیا وہ منی ہے اور اس کے لئے غسل کی ضرورت ہے یا اس وقت غسل واجب ہوتا ہے جب وہ شہوت کے ساتھ نکلے؟

ج : اگر رطوبت کا نکلنا شہوت کی وجہ سے اور شہوت کے ساتھ خارج ہوئی ہو تو وہ منی کے حکم میں ہے اور غسل جنابت کا سبب ہے خواہ شہوت میں اس کا ارادہ و اختیار نہ ہو۔

س ۱۸۳ : جذبات انگیز ناول وغیرہ پڑھنے سے لڑکیوں پر جو شہوت طاری ہوتی ہے کیا اس سے ان پر غسل واجب ہوجاتا ہے اور اگر اس پر غسل واجب ہوجاتا ہے تو کونسا غسل واجب ہوتا ہے؟

ج : جذبات بھڑکانے والی کتابوں (ناول وغیرہ) کا پڑھنا جائز نہیں ہے اور بہرحال منی کے خارج ہونے کی صورت میں اس پر غسل جنابت واجب ہے۔

س ۱۸۴ : خوش فعلی کے وقت عورت اگر شہوت کے ساتھ رطوبت نکلنے کا احساس

www.kitabmart.in

کرتی ہے کیا اس پر غسل واجب ہے؟

ج: اگر عورت کو منی کے خارج ہونے کا علم ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہے۔ اسی طرح اگر یہ شک کرے کہ جو چیز خارج ہوئی ہے وہ منی ہے یا نہیں اور خاص شہوت کے ساتھ خارج ہوئی ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

س ۱۸۵: اگر عورت اپنے شوہر سے مقاربت کے فوراً بعد غسل کر لے اور مرد کی منی اس کے رحم میں رہ جائے اور غسل کے بعد خارج ہو تو کیا اس کا غسل صحیح ہے؟ اور غسل کے بعد خارج ہونے والی یہ منی پاک ہے یا نجس؟

ج: خارج ہونے والی منی بہرحال نجس ہے لیکن غسل کے بعد خارج ہونے والی منی اگر مرد کی ہے تو دوبارہ غسل جنابت کی موجب نہیں ہوگی۔

س ۱۸۶: میں ایک زمانہ سے غسل جنابت کے سلسلہ میں شک میں مبتلا ہوں اس طرح سے کہ اپنی زوجہ سے مقاربت نہیں کرتا ہوں لیکن غیر ارادی طور پر یہ گمان ہوتا ہے کہ مجھ پر غسل جنابت واجب ہوگیا ہے۔ بلکہ دن بھر میں دو تین مرتبہ غسل کرتا ہوں۔ اس شک نے مجھے پریشان کر دیا ہے، اب میرا فریضہ کیا ہے؟

ج: شک کی صورت میں جنابت کا حکم مترتب نہیں ہوتا مگر یہ کہ رطوبت اس طرح خارج ہوئی ہو جس میں منی کے خارج ہونے کی شرعی علامتیں پائی جاتی ہوں یا تمہیں منی خارج ہونے کا یقین ہو۔

س ۱۸۷: کیا حالت حیض میں غسل جنابت کرنا صحیح ہے اس طرح کہ مجنب عورت کی تکلیف ساقط ہو جائے؟

ج: مذکورہ فرض میں غسل کے صحیح ہونے میں اشکال ہے۔

www.kitabmart.in

س ۱۸۸ : مجنب عورت حالت حیض میں ہے کیا اس پر طہارت کے بعد غسل جنابت واجب ہے یا واجب نہیں ہے اس لئے کہ طاہر نہیں تھی ؟

ج : غسل حیض کے علاوہ غسل جنابت بھی واجب ہے اور جائز ہے کہ وہ غسل جنابت پر اکتفا کرے لیکن احوط یہ ہے کہ دونوں غسلوں کی نیت کرے ۔

س ۱۸۹ : انسان سے خارج ہونے والی رطوبت پر کس صورت میں یہ حکم لگایا جاسکتا ہے کہ وہ منی ہے ؟

ج : جب شہوت کے ساتھ ہو، بدن میں سستی آجائے، اچھل کر نکلے تو اس پر منی کا حکم لگے گا۔

س ۱۹۰ : بعض موقعوں پر غسل کے بعد ہاتھ یا پیر کے ناخن کے اطراف میں صابن لگا ہوا دکھائی دیتا ہے جو کہ غسل کے دوران حمام میں نظر نہیں آتا لیکن حمام سے نکلنے کے بعد صابن کی سفیدی نظر آتی ہے، اس کا حکم کیا ہے ؟ جبکہ بعض افراد غسل اور وضو کر لیتے ہیں لیکن یہ جانتے ہوئے کہ صابن کی اس سفیدی کے نیچے پانی پہنچا یقینی نہیں ہے، اس سے بے خبر رہتے ہیں یا اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ؟

ج : صرف پچ وغیرہ یا صابن کی سفیدی سے جو اعضاء کے خشک ہونے کے بعد دکھائی دیتا ہے، وضو یا غسل باطل نہیں ہوتا مگر یہ کہ کھال دھلنے میں مانع ہو۔

س ۱۹۱ : شوہر اپنی زوجہ کا بوسہ لے یا اس سے خوش فعلی کرے، اس وقت جو رطوبت خارج ہوتی ہے اس کا کیا حکم ہے ؟

ج : اگر اچھل کر نہ نکلے اور اس سے بدن میں سستی نہ آئے تو وہ منی کے حکم میں نہیں ہے ۔

www.kitabmart.in

س ۱۹۲ ایک بھائی کا کہنا ہے کہ غسل سے پہلے بدن سے نجاست کا پاک کرنا واجب ہے اور غسل کے درمیان تطہیر یعنی منی سے بدن کا پاک کرنا غسل کے باطل ہونے کا موجب ہے۔ پس اگر ان کی بات صحیح ہے تو کیا گزشتہ نمازیں باطل ہیں اور ان کی قضا واجب ہے؟ واضح رہے کہ میں اس مسئلہ سے بے خبر تھا؟

ج: بدن کو پاک کرنے کیلئے دھونا واجب ہے کہ غسل جنابت سے پہلے ہو۔ لیکن غسل شروع کرنے سے پہلے پورے بدن کو دھونا واجب نہیں ہے بلکہ ہر عضو کے دھونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ غسل کے وقت پاک ہو۔ اس بنا پر اگر غسل سے پہلے عضو بدن پاک ہو تو غسل اور نماز دونوں صحیح ہیں اور اگر عضو غسل سے پہلے پاک نہیں ہے تو نماز اور غسل دونوں باطل ہیں اور نماز کی قضا واجب ہے۔

س ۱۹۳ نیند کی حالت میں انسان سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے کیا وہ منی کے حکم میں ہے؟ جبکہ اس میں تینوں علامات (اچھل کر اور شہوت کے ساتھ نکلنا اور بدن کا سست ہونا) موجود نہ ہوں اور بیدار ہونے کے بعد متوجہ ہو کہ اس کے لباس پر رطوبت ہے؟

ج: جب احتلام کے نتیجہ میں رطوبت خارج ہو یا اسے یقین ہو کہ یہ منی ہے تو وہ منی کے حکم میں ہے اور غسل جنابت کی موجب ہے۔

س ۱۹۴: میں ایک جوان ہوں، ایک مفلس گھرانہ میں زندگی بسر کرتا ہوں مجھے کثرت سے منی خارج ہوتی ہے اور حمام جانے کے لئے والدین سے پیسہ مانگتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔ گھر میں بھی حمام نہیں ہے امید ہے کہ اس سلسلہ میں میری راہنمائی فرمائیں گے؟

www.kitabmart.in

ج: شرعی امور کی انجام دہی میں شرم نہیں محسوس کرنا چاہئے اور واجب کو ترک کرنے کے لئے حیا، شرعی عذر نہیں بن سکتی۔ بہرحال اگر تمہارے پاس غسل جنابت کے لئے امکانی ذرائع نہیں ہیں تو تمہارا فریضہ ہے کہ نماز و روزہ کے لئے غسل کے بدلے تیمم کرو۔

س ۱۹۵: ایک محروم دیہات میں جس کا حمام ایک زمانہ سے خراب ہونے کی وجہ سے ایک زمانہ سے معطّل پڑا ہوا تھا اور اہل قریہ صفائی و طہارت کے سلسلے میں صعوبت میں مبتلا تھے، لہٰذا جب گاؤں والوں نے ہم پر اس سلسلہ میں بہت زور دیا تو ہم نے ادارۂ فرمانداری کو ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: "ہمارے گاؤں کا حمام برف باری اور بارش کی وجہ سے منہدم ہوا ہے اور مرمت کے قابل نہیں رہ گیا ہے لہٰذا ہمارے لئے ایک نیا حمام تعمیر کرایا جائے۔" ادارۂ فرمانداری نے اس مطالبہ کے جواب میں حمام بنانے کے لئے ایک معین رقم، ناگہانی حوادث کے بجٹ سے منظور کی، رقم ادارۂ جہاد سازندگی کے حوالے کی گئی اور حمام بن گیا۔

اب یہاں سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا باتوں کے پیش نظر (کہ درخواست کا مضمون خلاف واقع تھا، اور رقم ناگہانی حوادث کی بجٹ سے دی گئی تھی۔ کیا اس حمام سے غسل و طہارت میں اشکال ہے؟

ج: حقیقت اور واقع کے خلاف یہ اعلان اور اطلاع اگرچہ ناجائز ہے لیکن مذکورہ فرض کی روشنی میں گاؤں والوں کا اس حمام سے استفادہ کرنا بلا اشکال ہے۔

س ۱۹۶: میرے سامنے ایک مشکل ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر میرے بدن پر ایک قطرہ بھی پانی پڑجائے تو ضرر کا باعث ہے بلکہ مسح بھی نقصان دہ ہے۔ میرے بدن کے کسی حصہ کے دھونے سے ہی میرے دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے، اس کے علاوہ دیگر عوارض بھی پیدا ہوجاتے ہیں کیا اس صورت میں اپنی بیوی سے مقاربت جائز ہے؟ کہ اس عارضہ کی بنا پر میں

www.kitabmart.in

چند ماہ تک غسل کے عوض تیمم کر دوں اور نماز ادا کر دوں، مسجد میں داخل ہو سکوں؟

ج: آپ پر مقاربت ترک کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اگر جنب ہو جائے اور غسل سے معذور ہوں تو ان اعمال کے لئے، جن میں طہارت شرط ہے غسل کے بدلے تیمم کیا کریں۔ یہی آپ کا شرعی فریضہ ہے اور تیمم کے بعد مسجد میں جانے، نماز پڑھنے، قرآن کے حروف چھونے اور ان اعمال کے بجالانے میں کوئی اشکال نہیں ہے، جن میں طہارت شرط ہے۔

س ۱۹۷: واجب یا مستحب غسل کے وقت قبلہ رو ہونا واجب ہے یا نہیں؟

ج: غسل کے وقت قبلہ رو ہونا واجب نہیں ہے۔

س ۱۹۸: کیا حدث اکبر کے غسالہ (دھوون) سے غسل صحیح ہے جبکہ یہ معلوم ہو کہ غسل قلیل پانی سے کیا گیا ہے اور بدن اس سے پہلے پاک تھا؟ اور کیا میاں بیوی میں سے ہر ایک حدث اکبر کے غسل کے غسالہ سے استفادہ کر سکتا ہے؟

ج: اگر حدث اکبر کے غسل کا غُسالہ پاک ہے تو اس سے استفادہ میں کوئی مانع نہیں ہے اور میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کے غسالہ کا استعمال کر سکتے ہیں اس میں کوئی مانع نہیں ہے۔

س ۱۹۹: اگر غسل جنابت کے درمیان حدث اصغر صادر ہو جائے تو کیا از سر نو غسل کرنا ہوگا یا غسل کو کامل کر کے وضو کرے گا؟

ج: از سر نو غسل کرنا واجب نہیں ہے اور حدث اصغر کا کوئی اثر نہیں ہے بلکہ غسل تمام کرے گا لیکن یہ غسل نماز اور ان تمام اعمال کے لئے وضو سے مستغنی نہیں کرے گا جس میں حدث اصغر کے بعد طہارت (وضوء) شرط ہے۔

س ۲۰۰: وہ رقیق رطوبت جو منی سے مشابہ ہوتی ہے اور پیشاب کے بعد شہوت د

www.kitabmart.in

و ارادہ کے بغیر خارج ہوتی ہے کیا وہ منی کے حکم میں ہے ؟

ج : منی کے حکم میں نہیں ہے مگر یہ کہ یقین ہو جائے کہ یہ منی ہے یا ان شرعی علامات کے ساتھ خارج ہو جو خروج منی کے لئے بیان کی گئی ہیں ۔

س ۲۰۱ : جب متعدد مستحب یا واجب یا مختلف غسل جمع ہو جائیں تو کیا ایک ہی غسل بقیہ کے لئے بھی کافی ہوگا ؟

ج : اگر ان میں غسل جنابت بھی ہو اور اسی کا قصد کیا جائے تو وہ بقیہ غسلوں کے لئے کافی ہوگا ۔

س ۲۰۲ : کیا غسل جنابت کے علاوہ دوسرے غسل کے بعد بھی وضو کی ضرورت نہیں ہوتی؟

ج : احوط یہ ہے کہ کافی نہیں ہے ۔

س ۲۰۳ : کیا آپ کی نظر میں غسل جنابت میں پانی کا بدن پر جاری ہونا شرط ہے ؟

ج : معیار یہ ہے کہ غسل کے قصد سے بدن کا دُھلنا صادق آجائے پانی کا جاری ہونا شرط نہیں ہے ۔

س ۲۰۴ : اگر انسان یہ جانتا ہے کہ اگر وہ اپنی زوجہ سے مقاربت کرکے مجنب ہو جائے گا تو اس کے بعد غسل کے لئے پانی نہیں ملے گا یا غسل اور نماز کے لئے وقت کافی نہیں رہے گا تو کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنی زوجہ سے مقاربت کرے ؟

ج : اگر غسل سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمم پر قادر ہے تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

س ۲۰۵ : میں ایک بائیس ۲۲ سالہ جوان ہوں، ایک زمانہ سے میرے سر کے بال جھڑ رہے ہیں یہ چیز میرے لئے غم کا باعث ہے اور میں نے سر پر بال اگانے والے ادارے میں

www.kitabmart.in

اپنے سر پر بال کشت کرانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ دریافت یہ کرنا ہے کہ اگر ان بالوں کی وجہ سے سر کی کھال تک پانی نہ پہونچ سکے تو غسل کا کیا حکم ہے ؟

ج: اگر ان بالوں کو جدا نہ کیا جا سکے یا ان کو جدا کرنے میں ضرر یا حرج ہو اور اس کے ہوتے ہوئے کھال تک پانی پہونچانا بھی ممکن نہ ہو تو اسی طرح غسل صحیح ہے۔

س ۲۰۶ : کیا غسل جنابت میں اتنی ہی ترتیب کافی ہے کہ پہلے سر دھوئیں اس کے بعد تمام اعضاء کو یا جسم کے دونوں اطراف کے درمیان بھی ترتیب ضروری ہے ؟

ج: دونوں اطراف کے درمیان بھی ترتیب ضروری ہے اور جسم کا دایاں حصہ بائیں پر مقدم ہوگا۔

س ۲۰۷ : غسل ترتیبی کرتے وقت اگر میں پہلے پیٹھ دھوؤں اور اس کے بعد غسل ترتیبی کی نیت کروں اور غسل ترتیبی بجالاؤں تو کیا اس میں کوئی اشکال ہے ؟

ج: پیٹھ یا اعضاء بدن میں سے کسی عضو کے غسل کی نیت سے پہلے دھونے میں کوئی حرج نہیں ہے اور غسل ترتیبی کی کیفیت یہ ہے کہ تمام بدن کو پاک کرنے کے بعد نیت کرے پھر پہلے سر و گردن دھوئے اس کے بعد کندھے سے پیر کے تلوے تک بدن کا داہنا نصف حصہ دھوئے پھر اسی طرح بایاں حصہ دھوئے۔ اس طرح غسل صحیح ہے۔

س ۲۰۸ : کیا عورت پر غسل میں تمام بالوں کا دھونا واجب ہے ؟ اور اگر غسل میں تمام بالوں تک پانی نہ پہونچے تو کیا غسل باطل ہے ؟ جبکہ یہ معلوم ہو کہ سر کی تمام کھال تک پانی پہونچ گیا ہے ؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ تمام بالوں کو دھوئے۔

www.kitabmart.in

جوامورغسلِ باطل پرمترتب ہوتے ہیں

س ع ۲۰۹ : اس شخص کا کیا حکم ہے جو بالغ ہوگیا اور غسل کے واجب ہونے اور اس کے طریقے سے بے خبر تھا، اسی طرح دس سال گزر گئے، یہاں تک کہ وہ تقلید کی معرفت اور اس بات کی طرف متوجہ ہوا کہ اس پر غسل واجب ہے۔ اب نماز اور روزہ کی قضا کی صورت میں اس پر کیا چیز لاگو ہوگی؟

ج اس شخص پر ان نمازوں کی قضا واجب ہے جو جنابت کی حالت میں ادا کی ہیں۔ اسی طرح روزوں کی قضا بھی ہے اگر یہ جانتا ہو کہ وہ احتلام یا خروج منی یا اسباب جنابت میں سے کسی ذریعہ سے مجنب ہوا ہے۔ بلکہ اگر وہ تقصیر کی وجہ سے اس سے بے خبر تھا تو اقویٰ یہ ہے کہ اس پر کفارہ بھی واجب ہوگا لیکن اگر وہ سرے سے جنابت ہی کو نہیں جانتا تھا اور جس دن روزہ رکھتا تھا اس دن وہ طلوع فجر تک یہ نہ سمجھ سکا تھا کہ مجنب ہے تو اس پر روزہ کی قضا ہی واجب نہیں ہے چہ جائیکہ کفارہ۔

س ع ۲۱۰ : ایک جوان ۔ کم عقلی کی وجہ سے ۔ چودہ سال کی عمر سے پہلے اور اس کے بعد استمناء کرتا تھا اور اس سے منی نکلتی تھی لیکن وہ غسل نہیں کرتا تھا تو اس کا کیا فریضہ ہے؟ کیا جس زمانے میں وہ استمناء کرتا تھا، اور اس سے منی خارج ہوتی تھی اس پر غسل واجب ہے؟ اور اس زمانہ سے اب تک اس نے جو نمازیں پڑھیں اور روزے رکھے، کیا وہ باطل ہیں اور ان کی قضا واجب ہے؟ یہ مدنظر رکھتے ہوئے کہ وہ محتلم ہوتا تھا مگر غسل جنابت کی

www.kitabmart.in

فکر نہیں کرتا تھا نہ ہی وہ یہ جانتا تھا کہ منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے۔

ج: جتنی مرتبہ وہ مجنب ہوا ہے ان سب کے لئے ایک غسل کافی ہے اور ان نمازوں کی قضاء واجب ہے جن کے بارے میں یہ یقین ہے کہ وہ حالت جنابت میں ادا کی گئی ہیں، ہاں روزہ کی قضا واجب نہیں ہے اور انھیں صحیح قرار دیا جائے گا، بشرطیکہ وہ روزہ کی شبوں میں یہ نہیں جانتا تھا کہ مجنب ہے لیکن اگر وہ یہ جانتا تھا کہ منی خارج ہوئی ہے اور وہ مجنب ہوگیا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ روزہ کے صحیح ہونے کے لئے اس پر غسل واجب ہے تو اس صورت میں اس پر ان تمام روزوں کی قضا واجب ہے جو اس نے حالت جنابت میں رکھے تھے اور احوط یہ ہے کہ اگر تقصیر کی بناء پر اس سے جاہل تھا تو ہر دن کا کفّارہ بھی دے گا۔

س ۲۱۱: افسوس کہ مجھے بہت دنوں تک مسئلہ جنابت اور غسل جنابت کے احکام کی کوئی اطلاع ہی نہ تھی جبکہ مجھے علم ہے کہ میں اس زمانہ میں نماز پڑھتا اور روزے رکھتا تھا اس سلسلہ میں حکم شرعی کیا ہے؟

ج: اگر تم اس زمانہ میں روزوں کے ایّام کے دوران اس بات سے بالکل بے خبر تھے کہ جنابت تم پر طاری ہوتی ہے تو تمہارے روزے صحیح ہیں لیکن جن نمازوں کے بارے میں تم یہ جان گئے کہ انھیں جنابت کی حالت میں ادا کیا ہے، ان کی قضا واجب ہے۔

س ۲۱۲: ایک شخص مجنب ہوتا تھا اور غسل کرتا تھا لیکن اس کا غسل غلط اور باطل ہوتا تھا اس کی ان نمازوں کا کیا حکم ہے جو اس نے اس غسل کے بعد پڑھی ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ وہ لاعلمی کی وجہ سے ایسا کرتا تھا۔

ج: غسلِ باطل اور حالتِ جنابت میں پڑھی گئی نماز باطل ہے اور اس کا اعادہ یا قضا واجب ہے۔

www.kitabmart.in

س ع ۲۱۳ : میں نے ایک واجب غسل کی بجاآوری کے ارادے سے غسل کیا، حمام سے نکلنے کے بعد مجھے یاد آیا کہ میں نے ترتیب کی رعایت نہیں کی۔ میں سوچتا تھا کہ صرف ترتیب کی نیت کافی ہے لہٰذا غسل کا اعادہ نہیں کیا۔ اب میں اپنے امر میں سرگرداں ہوں پس کیا مجھ پر تمام نمازوں کی قضا واجب ہے؟

ج : آپ جو غسل بجالائے ہیں اگر اس کے صحیح ہونے کا آپ کو احتمال ہے اور غسل کرتے وقت ان باتوں کی طرف متوجہ تھے جو اس کی صحت کے لئے معتبر ہیں تو آپ پر کوئی قضا واجب نہیں ہے، ہاں اگر آپ کو غسل کے باطل ہونے کا یقین ہو جائے تو آپ پر تمام نمازوں کی قضا واجب ہے۔

س ع ۲۱۴ : میں غسل جنابت اس طریقے سے کیا کرتا تھا کہ پہلے جسم کا داہنا حصہ پھر سر اور اس کے بعد بایاں حصہ دھلتا تھا اور میں نے اس کے دریافت کرنے میں قصور کیا، پس میری نمازوں اور روزوں کا کیا حکم ہے؟

ج : مذکورہ طریقے سے کیا گیا غسل باطل ہے اور رفع حدث کا موجب نہیں ہے اس لحاظ سے کہ اس طرح کے باطل غسل کے ساتھ پڑھی گئی نمازوں کی قضا کرنا واجب ہے ہاں اگر آپ مذکورہ کیفیت کو صحیح غسل سمجھتے تھے اور آپ جان بوجھ کر جنابت پر باقی نہیں تھے تو آپ کے روزے صحیح ہیں۔

تیمّم کے احکام

س ع ۲۱۵ : وہ تمام اشیاء جن سے تیمم صحیح ہوتا ہے، جیسے مٹی، چونا اور سنگ مرمر وغیرہ

www.kitabmart.in

پر سب دیواریں لگے ہوں تو کیا ان پر تیمّم صحیح ہے؟ یا ان کا سطح زمین پر ہونا ضروری ہے؟

ج: تیمم کے صحیح ہونے میں ان کا سطح زمین پر ہونا شرط نہیں ہے۔

س ۲۱۶: اگر میں مجنب ہو جاؤں اور میرے لئے حمام جانا ممکن نہ ہو اور جنابت کی یہ حالت چند روز تک باقی رہے تو کیا میں حسب سابق ہر نماز کے لئے وضو کروں گا یا غسل کے عوض تیمم کے ذریعہ پڑھی ہوئی نماز کے بعد ہر نماز کے لئے تیمّم کروں گا یا ایک تیمّم کافی ہو گا؟ اور اس فرض کی بنا پر ہر نماز کے لئے وضو واجب ہے یا تیمّم؟

ج: جب مجنب غسل جنابت کے بدلے صحیح تیمّم کرے اور اس تیمم کے بعد اگر اسے حدث اصغر صادر ہو جائے تو ان اعمال کے لئے وضو کرنا واجب ہے جن میں طہارت شرط ہے۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک وہ عذر شرعی برطرف نہ ہو جائے جس سے تیمّم جائز ہوا ہے۔

س ۲۱۷: غسل کے بدلے کئے جانے والے تیمّم کے لئے کیا وہی احکام ثابت ہیں جو غسل کے ہیں۔ یعنی کیا تیمم کر کے مسجد میں داخل ہونا جائز ہے؟

ج: غسل سے جتنے شرعی آثار مترتّب ہوتے ہیں وہ اس کے عوض کئے جانے والے تیمّم کے لئے بھی جائز ہیں مگر یہ کہ تنگئ وقت کی وجہ سے جو تیمّم غسل کے بدلے کیا جاتا ہے اس کے لئے نہیں ہیں۔

س ۲۱۸: مسلولہ جنگی مجروح جس کا کمر سے نیچے تک کا حصہ گزشتہ جنگ میں مفلوج ہو چکا ہے۔ کیا مستحب اعمال بجا لانے کے لئے مثلاً غسل جمعہ و غسل زیارت وغیرہ کیلئے غسل کے عوض اس وجہ سے تیمّم کر سکتا ہے کہ اسے حمام جانے میں کچھ مشقت اٹھانا پڑے گی؟

ج: جن موارد میں طہارت شرط نہیں ہے غسل کے بدلے تیمم کرنا محل اشکال ہے

www.kitabmart.in

لیکن عسر و حرج کے موقع پر مستحب اغسال کے بدلے بقصد رجاء مطلوبیت تیمّم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۱۹ : جس شخص کے پاس پانی نہ ہو یا اس کے لئے پانی کا استعمال مضر ہو پس جب اس نے غسل ۔ جنابت ۔ کے بدلے تیمّم کیا، تو کیا وہ مسجد میں داخل اور نماز جماعت میں شریک ہو سکتا ہے؟ اور اس کے قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

ج : جب تک تیمم کو جائز کرنے والا عذر برطرف نہ ہوگا اور اس کا تیمم باطل نہ ہوگا اس وقت تک وہ ان تمام اعمال کو انجام دے سکتا ہے جن میں طہارت شرط ہے۔

س ۲۲۰ : نیند کی حالت میں انسان سے رطوبت خارج ہوتی ہے اور بیدار ہونے کے بعد اسے کچھ یاد نہیں آتا، بس وہ اپنے لباس پر رطوبت دیکھتا ہے اور سوچنے کا وقت بھی اس کے پاس نہیں ہے کیونکہ اس کی صبح کی نماز قضا ہو رہی ہے، اس حالت میں وہ کیا کرے گا؟ اور وضو یا غسل کے بدلے تیمم کی کیا نیت کریگا؟ اور اصل حکم کیا ہے؟

ج : اگر وہ یہ جان گیا کہ محتلم ہو گیا ہے تو وہ مجنب ہے، اور اس پر غسل واجب ہے اور وقت تنگ ہونے کی صورت میں اس لگی ہوئی نجاست کو دھل کر اپنے بدن کو پاک کرنے کے بعد تیمم کرے گا لیکن اگر احتلام اور جنابت میں شک ہے تو اس پر جنابت کا حکم جاری نہیں ہوگا۔

س ۲۲۱ : ایک شخص جو پے در پے کئی شبوں تک مجنب ہوتا رہا، اس کا کیا فریضہ ہے؟ جبکہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ پے در پے روزانہ حمام جانے سے انسان ضعیف و کمزور ہو جاتا ہے۔

ج اس پر غسل واجب ہے، اور پانی کا استعمال مضر ہونے کی صورت میں اس کا فریضہ تیمّم ہے۔

www.kitabmart.in

س ۲۲۲ : ایک شخص نماز پڑھنا چاہتا ہے اور ماہ رمضان کا روزہ رکھنا چاہتا ہے لیکن غیر اختیاری طور سے منی خارج ہونے کی بنا پر وہ مجنب ہوگیا اور بعض اسباب کی بنا پر وہ ہر گھنٹہ یا ہر روز غسل نہیں کر سکتا پس وہ اپنے روزہ نماز بجالانے کے لئے کیا کرے ؟

ج : اگر غسل جنابت ترک کرنے کے لئے اس کے پاس کوئی مناسب شرعی عذر ہے تو غسل کے بدلے اس پر تیمم واجب ہے اور اس تیمم کے ساتھ اس کی نماز و روزہ صحیح ہیں ۔

س ۲۲۳ : میں ایسا مریض ہوں کہ بلا ارادہ کئی کئی مرتبہ مجھ سے منی خارج ہوجاتی ہے اور اس کے نکلنے کے ساتھ کوئی لذت بھی محسوس نہیں ہوتی ، پس نماز کے سلسلہ میں میرا کیا فریضہ ہے ؟

ج : اگر ہر نماز کیلئے غسل کرنے میں ضرر یا حرج ہے تو اپنا بدن نجاست سے پاک کرنے کے بعد تیمم سے نماز پڑھو ۔

س ۲۲۴ : اس شخص کا کیا حکم ہے جو نماز صبح کیلئے یہ سوچ کر غسل جنابت ترک کرکے تیمم کرتا ہے کہ اگر غسل کرے گا تو بیمار ہوجائے گا ؟

ج : اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے لئے غسل مُضر ہے تو تیمم میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس تیمم کے ساتھ نماز صحیح ہے ۔

س ۲۲۵ : میں جلدی مرض میں مبتلا ہوں کہ جب بھی میں (کسی عضو کو) دھوتا ہوں تو میری کھال خشک ہونے لگتی ہے بلکہ جب میں چہرہ اور ہاتھوں کو دھوتا ہوں جب بھی ایسا ہوتا ہے ، اسی لئے اپنی جلد پر زیتون کا تیل ملنے کے لئے مجبور ہوں ، اس سے مجھے وضو میں

www.kitabmart.in

بہت زحمت ہوتی ہے خصوصاً صبح کی نماز کیلئے وضو کرنا میرے لئے بہت دشوار ہے تو کیا میں صبح کی نماز کے لئے تیمم کرسکتا ہوں ؟

ج : اگر تمہارے لئے پانی کا استعمال مُضر ہے تو وضو سے اجتناب کرو اور اس کے بدلے تیمم کرو۔

س ۲۲۶ : ایک شخص وقت کم ہونے کی بنا پر تیمم سے نماز پڑھ لیتا ہے اور فارغ ہونے کے بعد اس پر یہ بات آشکار ہوتی ہے کہ وضو کرنے کا وقت تھا، اس کی نماز کا کیا حکم ہے ؟

ج : اس پر اس نماز کا اعادہ واجب ہے۔

س ۲۲۷ : ہم برفیلے علاقہ میں زندگی بسر کرتے ہیں وہاں حمام نہیں ہے اور نہ کوئی ایسی جگہ ہے جہاں غسل کرسکیں، اور رمضان کے مہینے میں اذان سے پہلے حالت جنابت میں بیدار ہوئے واضح رہے کہ جوان لڑکے کا نصف شب لوگوں کی آنکھوں کے سامنے مشک یا ٹنکی کے پانی سے غسل کرنا معیوب ہے، اس کے علاوہ اس وقت پانی بھی ٹھنڈا ہوتا ہے، اس حالت میں کل کے روزہ کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ کیا تیمم جائز ہے اور غسل نہ کرنے کی صورت میں روزہ توڑنے کا کیا حکم ہے ؟

ج : صرف مشقت یا لوگوں کی نظروں میں کسی کام کا معیوب ہونا عذر شرعی نہیں بن سکتا ہے بلکہ جب تک مکلّف کے لئے ضرر و حرج نہ ہو تو اس وقت تک جس طرح بھی ممکن ہو غسل کرنا واجب ہے اور اگر ان دونوں (یعنی حرج یا ضرر) کی صورت میں تیمم کرنا چاہیے پس اگر فجر سے پہلے تیمم کرلیتا ہے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اگر تیمم ترک کردے تو اس کا روزہ باطل ہے لیکن واجب ہے کہ تمام دن کچھ نہ کھائے پیئے۔

www.kitabmart.in

عورتوں کے احکام

س ع ۲۲۸ : اگر میری والدہ خاندان نبوّت سے ہے تو کیا میں بھی سیدانی ہوں؟ پس کیا میں اپنی ماہانہ عادت کو ساٹھ سال تک حیض قرار دوں اور انکے ایام کے دوران روزہ نماز سے پرہیز کروں؟

ج : جس عورت کا باپ ہاشمی نہیں ہے۔ اگرچہ اس کی ماں سیدانی ہے۔ اگر وہ پچاس سال کے بعد خون دیکھتی ہے تو وہ استحاضہ کے حکم میں ہے۔

س ع ۲۲۹ : اس عورت کا کیا فریضہ ہے جو معیّن نذر کے روزہ کی حالت میں حیض دیکھتی ہے؟

ج : حیض آنے سے اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے اگرچہ دن کے آخری حصّہ میں آئے اور طہارت کے بعد اس روزہ کی قضا واجب ہے۔

س ع ۲۳۰ : اس رنگ یا دھبّہ کا کیا حکم ہے جس کو عورت اپنی طہارت کے اطمینان کے بعد دیکھتی ہے جبکہ نہ اس میں خون کی صفت ہے اور نہ ہی وہ پانی سے ملا ہوا خون ہے؟

ج : اگر وہ خون نہیں ہے تو اس پر حیض کا حکم نہیں لگے گا، اور موضوع کو معیّن کرنا عورت کا کام ہے۔

س ع ۲۳۱ : روزے رکھنے کیلئے دوا کے ذریعہ ماہانہ عادت کو بند کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج : کوئی حرج نہیں ہے۔

س ع ۲۳۲ : اگر حمل کے دوران عورت کو تھوڑا خون آجائے لیکن اس کا حمل ساقط نہ ہو تو اس پر غسل واجب ہے یا نہیں؟ اور اس پر کون سا عمل واجب ہے؟

ج : اثناءِ حمل میں عورت جو خون دیکھتی ہے اگر اس میں حیض کے صفات یا

www.kitabmart.in

شرائط ہیں تو وہ حیض ہے ورنہ استحاضہ ہے۔ پس اگر اس کا استحاضہ کثیرہ یا متوسطہ ہے تو اس پر غسل واجب ہے۔

س ع ۲۳۳ : ایک عورت کی ماہانہ عادت معین ہے جیسے ایک ہفتہ۔ اگر اسے مانع حمل چھلہ (لوپ) رکھوانے کے سبب بارہ[۱۲] روز خون آتا ہے تو یہ سات روز سے زیادہ آنے والا خون حیض ہے یا استحاضہ؟

ج : اگر دس دن تک خون بند نہ ہو تو یہ اس کی عادت کے ایام ہیں اور باقی استحاضہ ہے

س ع ۲۳۴ : کیا حائض یا نفساء عورت ائمہ کی اولاد کے مقبروں میں داخل ہوسکتی ہے؟

ج : اگر اس سے بے حرمتی صادق نہ آئے تو جائز ہے۔

س ع ۲۳۵ : جو عورت مجبوراً حمل ضائع کراتی ہے وہ نفساء ہے یا نہیں؟

ج : اگر جنین ساقط ہونے کے بعد ــ خواہ لوتھڑا ہی ہو ــ عورت خون دیکھتی ہے تو اس پر نفاس کا حکم لگے گا۔

س ع ۲۳۶ : اس خون کا کیا حکم ہے جسے عورت یائسہ ہونے کے بعد دیکھتی ہے؟ اور اس کا شرعی فریضہ کیا ہے؟

ج : بعید نہیں ہے کہ وہ استحاضہ کے حکم میں ہو۔

س ع ۲۳۷ : بچوں کی ولادت سے اجتناب کے لئے مانع حمل طریقوں میں سے ایک مانع حمل دواؤں کا استعمال بھی ہے، اور جو عورتیں ان دواؤں کو استعمال کرتی ہیں وہ ماہانہ عادت کے ایام اور ان کے علاوہ دوسرے دنوں میں بھی خون کے دھبے دیکھتی ہیں تو ان دھبوں کا کیا حکم ہے؟

ج : اگر ان دھبوں میں حیض کے لئے شریعت کی بیان کردہ شرطیں نہیں پائی جاتیں

www.kitabmart.in

تو یہ حیض نہیں ہے بلکہ اس پر استحاضہ کا حکم لگایا جائے گا۔

احکامِ میّت

س ۲۳۸ : آج کل بعض اشخاص (قبرستان کے امور کے ذمہ دار یا اجرت پر کام کرنے والوں) نے تکفین اور میت خواہ مرد ہو یا عورت، کو دفن کرنے کی ذمہ داری لے رکھی ہے، پس کیا مسئلہ دفن میں یہ جانتے ہوئے کہ تکفین و تدفین کے امور کو انجام دینے والے میت کے محرم نہیں ہیں کوئی اشکال ہے؟

ج : میّت کے غسل دینے میں مماثلت شرط ہے اور اگر میت کو اسی کا مثل (یعنی عورت کو عورت اور مرد کو مرد) غسل دے سکتا ہے تو غیر مماثل کا غسل دینا صحیح نہیں ہے بلکہ اس کا غسل دینا باطل ہے۔ لیکن تکفین و تدفین میں مماثلت شرط نہیں ہے۔

س ۲۳۹ : دیہاتوں میں عام رواج ہے کہ میت کو رہائشی مکانوں میں غسل دیا جاتا ہے اور بعض موقعوں پر میت کا کوئی وصی نہیں ہوتا اور اس کے بچے چھوٹے ہوتے ہیں ایسے موارد کے لئے آپ کی کیا رائے ہے؟

ج : میّت کو تیار کرنے کے سلسلے یعنی غسل و کفن اور دفن میں جن تصرفات کی ضرورت ہے وہ کمسن ولی کی اجازت پر موقوف نہیں ہیں اور اس سلسلے میں ورثا کے درمیان چھوٹے بچوں کی موجودگی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

س ۲۴۰ : ایک شخص ایکسیڈنٹ میں یا کسی بلندی سے گر کر مر گیا، مرنے والے کے بہتے ہوئے خون کا کیا حکم ہے؟ کیا خون بند ہونے تک انتظار کرنا واجب ہے یا طبّی وسائل سے بند کرنا

www.kitabmart.in

واجب ہے ؟ یا لوگ خون بہنے کے باوجود اسے اسی حالت میں دفن کردیں ؟

ج: امکان کی صورت میں غسل سے پہلے میت کے بدن کو پاک کرنا واجب ہے اور اگر خون بند ہونے کے لئے انتظار کرنا یا اسے بند کرنا ممکن ہو تو ایسا کرنا واجب ہے۔

س ۲۴۱: ایک میت جو ۴۰ یا ۵۰ سال قبل دفن کی گئی ہے اور اس کی قبر کا نشان مٹ گیا ہے اور وہ مسطح زمین بن گئی ہے اب لوگوں نے اس جگہ پانی کے لئے نالی بنائی تو اس میں سے مردے کی ہڈیاں نکل آئیں، کیا انھیں دیکھنے کے لئے ان کو چھونے میں کوئی اشکال ہے؟ اور وہ ہڈیاں نجس ہیں یا نہیں؟

ج: مسلمان میت کی وہ ہڈی جس کو غسل دیا جا چکا ہو نجس نہیں ہے لیکن اسے مٹی میں دفن کر دینا واجب ہے۔

س ۲۴۲: کیا انسان اپنے والد، والدہ یا اپنے کسی عزیز کو کفن دے سکتا ہے جو اس نے اپنے لئے خریدا تھا؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۴۳: طبّی معائنہ کے لئے ڈاکٹروں کی ایک جماعت میت کے دل اور بعض رگوں کو مردہ جسم سے نکال لیتی ہے اور تجربہ کرنے کے ایک دن بعد میت کو دفن کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں درج ذیل سوالات کے جواب مرحمت فرمائیں:

۱۔ کیا ہمارے لئے ایسا کام انجام دینا جائز ہے جبکہ ہم جانتے ہیں وہ لاشیں، جن کا پوسٹ مارٹم کیا جا رہا ہے مسلمانوں کی ہیں۔

۲۔ کیا قلب اور بعض رگوں کو میت کے بدن سے جُدا دفن کرنا جائز ہے؟

۳۔ کیا ان اعضاء کو دوسری میت کے ساتھ دفن کرنا جائز ہے؟ جبکہ ہمیں یہ معلوم

www.kitabmart.in

ہے کہ قلب اور شرایین کو علیحدہ دفن کرنے میں ہمارے لئے کئی مشکلیں ہیں۔

ج: میت کے بدن کا پوسٹ مارٹم کرنا مطلقاً جائز ہے جبکہ نفس محترم کو بچانا اسی پر موقوف ہو یا ان طبّی علوم کا انکشاف کرنا جن کی معاشرہ کو احتیاج ہو یا اس مرض کا سراغ لگانا جس سے لوگوں کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو، اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس کام کیلئے مسلمان میّت کے بدن سے استفادہ نہ کیا جائے اور جو اعضاء مسلمان کے بدن سے جدا ہو گئے ہیں انھیں بدن کے ساتھ دفن کرنا چاہیئے اور اگر بدن کے ساتھ دفن کرنے میں کوئی حرج ہو تو علیحدہ دفن کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے۔

س ۲۴۴: اگر انسان اپنے لئے کفن خریدے اور واجب یا مستحب نمازوں یا تلاوت قرآن مجید کے وقت ہمیشہ اس سے فرش و مصلّی کا کام لے اور موت کے وقت اسی کو اپنا کفن بنائے تو کیا یہ جائز ہے؟ اور اسلامی نقطۂ نظر سے کیا یہ جائز ہے کہ انسان اپنے لئے کفن خرید کر اس پر قرآن کی آیتیں لکھے اور اسے کفن کے کام میں لائے؟

ج: مذکورہ باتوں میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۴۵: ماضی قریب میں ایک قبر سے ایک عورت کا جنازہ کشف ہوا ہے۔ اس کی تاریخ تقریباً سات سو سال پرانی ہے۔ یہ ایک عظیم الجثہ پیکر ہے جو کامل و سالم ہے۔ اس کے سر پر کچھ بال بھی ہیں، آثار قدیمہ کے ماہرین، جنھوں نے اس کا انکشاف کیا ہے، کہتے ہیں کہ یہ ایک مسلمان عورت کا جسد ہے، پس کیا جائز ہے کہ علوم طبیعیہ کے ماہرین کی طرف سے اس ممیز و مشخص عظیم الجثہ پیکر کو (قبر کی شکل بدل کر پھر اسی میں رکھ کر) آثار قدیمہ کا مشاہدہ کرنے والوں کی عبرت کیلئے رکھ دیا جائے یا اسی مناسبت سے آیات و احادیث لکھ کر دیکھنے والوں کو یاد دہانی کرائی جا سکتی ہے؟

ج: اگر اس عظیم الجثہ پیکر کے بارے میں ثابت ہو جائے کہ یہ مسلمان کی میّت ہے تو

www.kitabmart.in

اس کا فوراً دوبارہ دفن کر دینا واجب ہے۔

س ع ۲۴۶ : ایک دیہات میں ایک عمومی قبرستان ہے اور کسی کی خاص ملکیت ہے، نہ وقف ہے، کیا اس گاؤں کے رہنے والوں کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ دوسرے شہر یا دوسرے گاؤں کی میتوں کو یا اس شخص کی میت کو جس نے اس قبرستان میں دفن کرنے کی وصیت کی ہے، دفن نہ ہونے دیں؟

ج اگر عمومی قبرستان کسی کی خاص ملکیت نہیں ہے اور نہ خاص طور پر اہل قریہ کیلئے وقف ہے تو اہل قریہ دوسروں کی میتوں کو اس میں دفن ہونے سے منع نہیں کر سکتے۔ اور اگر کوئی شخص خود کو اس میں دفن کرنے کی وصیت کرے تو اس کی وصیت پر عمل کرنا واجب ہے۔

س ع ۲۴۷ کچھ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قبروں پر پانی چھڑکنا مستحب ہے، جیسا کہ کتاب اللآلی الاخبار میں ہے، کیا دفن کے دن پانی چھڑکنا مستحب ہے یا کبھی بھی چھڑک سکتے ہیں، جیسا کہ صاحب اللآلی کا نظریہ ہے؟ آپ کا کیا نظریہ ہے؟

ج : دفن کے دن اور اس کے بعد بقصد رجاء قبر پر پانی چھڑکنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس کا اثبات کہ یہ مستحب ہے مشکل ہے۔

س ع ۲۴۸ : میت کو رات میں کیوں دفن نہیں کرتے؟ کیا شب میں دفن کرنا حرام ہے؟

ج ، میت کو رات میں دفن کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ع ۲۴۹ : ایک شخص موٹر کار کے حادثہ میں مرگیا، لوگوں نے اسے غسل و کفن دیا اور قبرستان میں لائے۔ جب اسے دفن کرنے لگے تو دیکھا کہ تابوت اور کفن دونوں اس خون میں آلودہ ہیں جو سر سے بہہ رہا ہے، تو کیا ایسی حالت میں کفن بدلنا واجب ہے؟

www.kitabmart.in

ج : اگر کفن کے اس حصے کو، جس پر خون لگا ہوا ہے، دھونا یا کاٹنا یا کفن کو تبدیل کرنا ممکن ہو تو ایسا کرنا واجب ہے ورنہ اسی حالت میں دفن کرنا جائز ہے۔

س ۲۵۰ : اگر وہ شخص خون آلود کفن میں دفن ہو گیا تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج : اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور واجب نہیں ہے بلکہ جائز نہیں ہے قبر کھود کر اسے کفن دھونے یا کفن تبدیل کرنے کے لئے نکالا جائے۔

س ۲۵۱ : اگر اس میت کے دفن کو۔ جس کو خون آلود کفن میں دفن کر دیا گیا تھا۔ تین ماہ گزر جائیں تو کیا اس صورت میں قبر کو کھودا جا سکتا ہے ؟

ج : مفروضہ سوال کی روشنی میں قبر کھودنا جائز نہیں ہے۔

س ۲۵۲ آپ سے درج ذیل تین سوالات کے جواب مطلوب ہیں :

۱۔ اگر حاملہ عورت وضع حمل کے دوران (بچہ کی پیدائش سے پہلے) مر جائے تو اس کے بطن میں موجود جنین کا کیا حکم ہے ؟ :

الف : اگر اس میں روح تقریباً پڑ گئی ہو (تین یا اس سے زیادہ مہینے) اور احتمال بھی قوی ہو کہ اگر ماں کے بطن سے نکالا جائے گا تو مر جائے گا۔

ب : جب بچہ کی عمر سات ماہ یا اس سے زیادہ ہو۔

ج : بچہ ماں کے بطن میں مر گیا ہو۔

۲۔ اگر وضع حمل کے درمیان حاملہ کا انتقال ہو جائے تو کیا دوسروں پر بچہ کی موت یا زندگی کا مکمل یقین حاصل کرنا واجب ہے ؟

۳۔ اگر ولادت کے وقت ماں کا انتقال ہو جائے اور بطن میں بچہ زندہ ہو اور ایک شخص لوگوں کو عام طریقہ اور رواج کے خلاف ماں کو مع زندہ بچہ کے دفن کرنے کا حکم دے تو اس سلسلہ

www.kitabmart.in

میں آپ کا کیا نظریہ ہے ؟

ج : اگر حاملہ کے مرنے سے بچہ بھی مر جائے تو اس کا نکالنا واجب نہیں ہے ، بلکہ جائز نہیں ہے ۔ لیکن اگر مُردہ ماں کے بطن میں بچہ زندہ ہو ، اس میں روح پڑ چکی ہو اور لسے نکالنے سے بچہ کے زندہ رہنے کا احتمال ہو تو اس کے نکالنے میں جلدی کرنا واجب ہے ، اور اگر مردہ ماں کے بطن میں موجود بچہ کی موت ثابت نہ ہو سکے تو ماں کے ساتھ بچہ کو دفن کرنا جائز نہیں ہے اور اگر بچہ کو ماں کے ساتھ دفن کر دیا گیا ہو حتیٰ کہ بچہ دفن کے بعد بھی زندہ ہو ۔ خواہ اس کا احتمال ہی ہو ۔ تب بھی قبر کھودنے اور ماں کے بطن سے بچہ کو نکالنے میں جلدی کرنا واجب ہے ، اسی طرح اگر بچہ کی حیات کی حفاظت مردہ ماں کے بطن اور اس کے دفن میں جلدی نہ کرنے پر منحصر ہو تو بظاہر بچہ کی زندگی کی حفاظت کے لئے ماں کے دفن میں تاخیر واجب ہے ۔ اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حاملہ عورت کو اس کے زندہ بچہ کے ساتھ دفن کرنا جائز ہے اور دوسرے لوگ یہ گمان کرتے ہوئے کہ کہنے والے کی بات صحیح ہے ، دفن کر دیں جس سے قبر میں بچہ کی موت واقع ہو جائے ، تو اس شخص پر دیت واجب ہے جس نے دفن کیا تھا مگر یہ کہ موت کا باعث اس قائل کے قول کو قرار دیا جائے ، اس صورت میں اس قائل پر دیت واجب ہے ۔

س ۲۵۳ : میونسپلٹی نے زمین سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی غرض سے قبور کو دو منزلہ بنانا مقرر کیا ہے ۔ امید ہے کہ آپ اس سلسلے میں شرعی حکم بیان فرمائیں گے ؟

ج : مسلمانوں کی قبور میں متعدد طبقے قائم کرنا جائز ہے ، اگر یہ عمل قبر کھودنے اور مسلمان میت کی بے حرمتی کا باعث نہ ہو ۔

س ۲۵۴ : ایک بچہ کنویں میں گر کر اسی میں مر گیا ، اور کنویں میں اتنا پانی ہے کہ اس میں سے

www.kitabmart.in

میت کو نکالا نہیں جا سکتا۔ اس کا کیا حکم ہے۔

ج: اگر کنواں غیر کی ملکیت نہ ہو یا اس کا مالک بند کرنے پر راضی ہو جائے تو میت کو اسی میں چھوڑ دیں اور یہ کنواں ہی اس کی قبر ہوگی، پس اس کا بند کر دینا واجب ہے۔

س ۲۵۵: ہمارے علاقوں میں رواج یہ ہے کہ ائمہ اطہار اور شہیدوں اور دین کی اہم شخصیتوں کی عزاداری میں تقلیدی طور پر سینہ زنی اور زنجیر زنی ہوتی ہے۔ کیا بسیج (رضاکار) اور بعض سربرآوردہ اشخاص یا ان لوگوں کی وفات پر بھی سینہ زنی وغیرہ کرنا جائز ہے جنہوں نے اسلامی حکومت اور اسلامی معاشرہ کی کسی نہ کسی طریقہ سے خدمت کی ہے؟

ج: مذکورہ فرض میں بذات خود کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اس عمل سے اس میت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ بہتر یہ ہے کہ مرنے والے کے لئے فاتحہ خوانی اور قرآن کی مجلسیں منعقد کی جائیں۔

س ۲۵۶: اس شخص کا کیا حکم ہے جو شب میں قبرستانوں میں جانے کو اسلامی تربیت کے لئے مؤثر عامل سمجھے جبکہ یہ معلوم ہے کہ رات میں قبرستانوں میں جانا مکروہ ہے۔

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۵۷: کیا جنازہ کی تشییع اور اسے اٹھانے میں عورتوں کا شریک ہونا جائز ہے؟

ج: کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۵۸: بعض خانہ بدوشوں میں عام طور پر رسم رائج ہے کہ جب ان میں سے کوئی مرجاتا ہے تو مرنے والے کے مراسم میں شرکت کرنے والوں کو کھانا کھلانے کے لئے قرض لے کر بھی بہت سی بھیڑ بکریاں خریدتے ہیں جو بڑے نقصان کا باعث ہوتا ہے کیا اس قسم کی رسم و رواج کو باقی رکھنے کے لئے اتنے بڑے خسارہ اور نقصان کا برداشت

www.kitabmart.in

کرنا جائز ہے ؟ اور مرنے والے کے غم میں مبتلا خاندانوں اور مراسم عزا میں شرکت کرنے والوں کا کیا حکم ہے ؟

ج: اگر بزرگ وارثوں کے اموال سے ان کی رضا سے کھانا کھلایا جائے تو ہر صورت اور ہر مقدار میں جائز ہے لیکن اگر میت کے اموال سے خرچ کرنا چاہتے ہیں تو اس کا تعلق مرنے والے کی وصیت سے ہے کہ اس نے کیا وصیت کی ہے۔

س ۲۵۹ : دور حاضر میں اگر ایک شخص بارودی سرنگ کے دھماکہ سے مرجائے تو کیا اس پر شہید کے احکام مترتب ہوں گے ؟

ج: غسل و کفن نہ دینے کا حکم صرف اس شہید سے مخصوص ہے جو معرکۂ جنگ میں قتل ہوا ہو۔

س ۲۶۰: مہاباد - اردمیہ اسی طرح دوسرے بگڑے ہوئے علاقوں میں سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی گشت کرتے ہیں اور دشمنان انقلاب اسلامی کبھی ان پر کمین گاہوں سے حملہ کرتے ہیں اور نتیجہ میں کبھی کبھی وہ شہید ہو جاتے ہیں۔ کیا ایسے شہیدوں کو غسل یا تیمم دینا واجب ہے یا اسے میدان جنگ سمجھا جائے گا ؟

ج: اگر اس علاقہ میں فرقۂ حقّہ اور باغی گروہ کے درمیان جنگ ہو تو فرقہ حقّہ میں سے قتل ہونے والا شہید کے حکم میں ہے۔

س ۲۶۱ : کیا ایسا داڑھی منڈا جس کی اولاد بھی یا فراری منافقوں میں سے ہے یا ان میں سے ہے جنھوں نے اپنی توبہ کا اعلان کیا ہے، مومنین میں سے کسی کی نماز جنازہ پڑھا سکتا ہے ؟

ج: بعید نہیں کہ جو شرائط نماز جماعت اور امام جماعت میں معتبر ہیں بقیہ نمازوں یا نماز میت

www.kitabmart.in

میں معتبر نہ ہوں اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس میں بھی ان کی رعایت کی جائے۔

س ۲۶۲ : اگر کوئی مومن احکام اسلام کے نفاذ کی راہ میں (دنیا کے کسی بھی گوشہ میں) قتل کر دیا جائے یا مظاہروں میں قتل کر دیا جائے یا فقہ جعفری کی تطبیق کے محاذ پر قتل ہو جائے تو کیا وہ شہید سمجھا جائے گا ؟

ج : اسے شہید کا اجر و ثواب ملے گا لیکن شہید کی میّت کے احکام اس شخص سے مخصوص ہیں جو میدان جنگ میں جنگ کرتے ہوئے شہادت پائے۔

س ۲۶۳ : اگر قانون اور عدلیہ کی تائید کے مطابق کسی مسلمان شخص پر منشیات کا کاروبار کرنے کے الزام میں سزائے موت کا حکم صادر ہو اور اسے موت کی سزا دی جائے تو :

۱۔ کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی ؟

۲۔ اس کے مراسم عزا، قرآن خوانی اور اس کے لئے منعقد ہونے والی مجالس اہل بیتؑ میں شرکت کا کیا حکم ہے ؟

ج : جس مسلمان پر سزائے موت کا حکم نافذ کر دیا گیا، اس کا حکم وہی ہے جو سارے مسلمانوں کا ہے اور اس پر سارے احکام جاری ہوں گے اور ان اسلامی آداب کو بجا لایا جائے گا جو عام مرنے والوں کے لئے بجالائے جاتے ہیں۔

س ۲۶۴ : کیا اس باگوشت ہڈی کو چھونے سے غسل مس میت واجب ہوگا جو زندہ بدن سے جدا ہوئی ہو ؟

ج : مذکورہ فرض کی روشنی میں غسل مس میّت واجب ہے۔

س ۲۶۵ : دانت نکلواتے وقت اس کے ساتھ مسوڑھے کا بھی کچھ حصہ نکل آتا ہے

www.kitabmart.in

کیا مسوڑھے کے جزو کو مس کرنے سے غسل مس میت واجب ہو جاتا ہے ؟

ج : یہ موجب غسل نہیں ہے اور اگر دانت کے ساتھ مسوڑھے کا کچھ گوشت بھی نکل آئے تو اس کا حکم وہی ہے جو مُردار کا ہے۔

س ۲۶۶ : جس مسلمان شہید کو اس کے کپڑوں ہی میں دفن کیا گیا ہے کیا اس پر مس میت کے احکام مترتب ہوں گے ؟

ج : مذکورہ شہید کو چھونے سے غسل مس میت واجب نہیں ہوتا ہے۔

س ۲۶۷ : میں میڈیکل کالج کا طالب علم ہوں بعض اوقات آپریشن کے دوران مجبوراً مُردوں کو چھونا پڑتا ہے اور ہم یہ نہیں جانتے کہ یہ لاشیں مسلمانوں کی ہیں یا نہیں۔ لیکن ذمہ داران کہتے ہیں کہ ان لاشوں کو قطعی طور پر غسل دیا جا چکا ہے۔ امید ہے مذکورہ مسئلہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان مُردہ جسموں کے مس کرنے کے بعد ہماری نماز وغیرہ کا حکم کیا ہے بیان فرمائیں گے ؟ اور کیا مذکورہ صورت کے مطابق ہم پر غسل واجب ہے ؟

ج : اگر میّت کا غسل دینا ثابت نہ ہو اور تمہیں اس سلسلہ میں شک ہو تو جسد یا اس کے اجزاء کو چھونے سے غسل مس میت واجب ہو جائے گا۔ اور غسل مس میت کے بغیر نماز صحیح نہ ہوگی، لیکن اگر اس کا غسل ثابت ہو جائے تو اس کے بدن یا بعض اجزاء کو چھونے سے غسلِ مس میت واجب نہیں ہوگا چاہے اس کے غسل کے صحیح ہونے میں شک ہی ہو۔

س ۲۶۸ : ایک گمنام شہید چند بچوں کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کر دیا گیا اور ایک ماہ کے بعد قرائن سے یہ بات ثابت ہوگی کہ وہ شہید اس شہر کا نہیں تھا (جس میں دفن کیا گیا ہے) کیا (اس صورت میں) قبر کھودنا جائز ہے ؟

ج : اگر اسے شرعی احکام اور موازین کے مطابق دفن کیا گیا ہے تو قبر کھودنے کا

www.kitabmart.in

حق نہیں ہے۔

س ۲۶۹ : اگر قبر کھودے اور مٹی ہٹائے بغیر قبر کے اندر کے حالات معلوم کرنا یا فلم برداری کے ذریعہ اس کے اندر کی تصویر لینا ممکن ہو تو اس عمل پر قبر کھودنے کا اطلاق ہوگا یا نہیں ؟

ج : قبر کھودے یا کھولے بغیر مدفون میت کے بدن کی تصویر لینے اور جنازہ دکھانے پر قبر کھودنے کا عنوان صادق نہیں آتا ہے۔

س ۲۷۰ : میونسپلٹی سڑکوں کی توسیع کے لئے قبرستان کے چاروں طرف بنے ہوئے کمروں کو منہدم کرنا چاہتی ہے۔ گذارش ہے کہ درج ذیل مسائل کے جواب مرحمت فرمائیں :

۱۔ قبرستان کے امور کی نگراں کمیٹی کی ذمہ داری مومنین کی ان قبروں کے سلسلے میں کیا ہوگی جو ان کمروں میں بنی ہوئی ہیں ؟

۲۔ کیا ان مُردوں کی ہڈیوں کو نکال کر دوسری جگہ دفن کرنا جائز ہے ؟

ج : مومنین کی قبروں کو کھودنا اور انھیں منہدم کرنا جائز نہیں ہے۔ اب اگر نبش واقع ہو جائے تو مسلمان میت کا بدن ظاہر ہو جانے یا مسلمان میّت کی غیر بوسیدہ ہڈیاں مل جانے کے بعد انھیں نئے سرے سے دفن کرنا واجب ہے۔ لیکن قبرستان کی نگراں کمیٹی کی اس سلسلہ میں کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

س ۲۷۱ : اگر ایک شخص موازین شرعیہ کی رعایت کئے بغیر مسلمانوں کے قبرستان کو منہدم کرتا ہے تو اس شخص کے بالمقابل باقی مسلمانوں کا کیا فریضہ ہے ؟

ج : باقی مسلمانوں پر شرائط و مراتب کی رعایت کے ساتھ اسے نہی عن المنکر کرنا واجب ہے۔

www.kitabmart.in

س ۲۷۲ : میرے والد ۳۶ سال قبل ایک قبرستان میں دفن کئے گئے تھے اور اب میں سوچتا ہوں کہ وقف بورڈ سے اجازت لے کر اس قبر سے اپنے لئے استفادہ کروں اس بنا پر مجھے اپنے دوسرے بھائیوں کی اجازت کی بھی ضرورت ہے جبکہ یہ قبرستان وقف شمار کیا جاتا ہے ؟

ج : اس قبر کے بارے میں میت کے تمام وارثوں سے اجازت لینا شرط نہیں ہے جو اس زمین میں واقع ہے جس کو مردوں کی تدفین کے لئے وقف عام شمار کیا جاتا ہے لیکن جب تک میت کی ہڈیاں مٹی نہ بن جائیں اس قبر کو دوسری میت کے دفن کرنے کے لئے کھودنا جائز نہیں ہے۔

س ۲۷۳ : میں میڈیکل کالج کا طالب علم ہوں۔ کیا یونیورسٹی میں تحقیق کے لئے طبیعی ہڈیاں کم ہونے کے سبب متروکہ اور فرسودہ قبرستانوں کی ہڈیوں سے استفادہ کیا جا سکتا ہے؟ اور کیا مردوں کی ان ہڈیوں کے مس کرنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے جو کہ عجائب گھروں میں موجود ہیں یا قبرستانوں میں پائی جاتی ہیں ؟

ج : مسلمانوں کے مقبروں سے ہڈیاں نکالنا جائز نہیں ہے اگر یہ کام قبر کھودنے پر موقوف ہو اور اگر ہڈیاں اس میت کی ہوں جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ اسے غسل دیا گیا ہے تو ان کے چھونے سے غسل واجب ہو جائے گا۔

س ۲۷۴ : کن حالات میں قبروں کا کھودنا جائز ہے ؟ اس زمانہ میں ایک جماعت ان شہیدوں کی لاشوں کی شناخت کیلئے جو کہ جنگ کے دوران شہید ہوئے تھے، تحقیق میں مشغول ہے، اس سلسلہ میں کیا حکم ہے ؟

ج : اگر شہید عزیز کا جنازہ تمام شرعی آداب کی رعایت کے ساتھ دفن کیا گیا ہے،

www.kitabmart.in

اور کسی قسم کا اثبات حق قبر کے کھودنے پر موقوف نہ ہو تو قبر کھودنا جائز نہیں ہے یہاں تک کہ جسد کو پہچاننے کے لئے بھی۔

س ۲۷۵: اگر ایسے موارد ہوں جن میں قبر کھودنا جائز ہے تو ان سے مطلع فرمائیں اور اگر مسلمانوں کی قبروں کو منہدم کرنے یا دوسری جگہ منتقل کرنے کی کوئی سبیل ہے تو اس کی وضاحت فرمائیں ؟

ج: قبر کھودنے کے استثنائی موارد توضیح المسائل میں مذکور ہیں۔ مسلمانوں کے ان قبرستانوں میں تغیر و تبدل جائز نہیں ہے جو مسلمانوں کے مردے دفن کرنے کیلئے وقف ہیں۔

س ۲۷۶: کیا دینی مرجع سے اجازت لینے کے بعد قبروں کا کھودنا جائز ہے اور کیا اس قبرستان کو جو اموات کے دفن کے لئے وقف ہے، تبدیل کر کے کسی دوسرے کام میں لانا جائز ہے ؟

ج: جن موارد میں قبر کھودنا جائز نہیں ہے اور جن میں میتوں کے دفن کے لئے وقف قبرستان کو خراب کرنا جائز نہیں ان موارد میں اجازت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

س ۲۷۷: تقریباً بیس سال قبل ایک شخص کا انتقال ہوا تھا اور ابھی چند روز پہلے اسی گاؤں میں ایک عورت کا انتقال ہوا، لوگوں نے غلطی سے اس شخص کی قبر کھود کر عورت کو بھی اسی میں دفن کر دیا، اس کا کیا حکم ہے جبکہ یہ معلوم ہے کہ قبر میں اس شخص کی کوئی علامت نہیں ملی ہے ؟

ج: مفروضہ سوال کے لحاظ سے دوسروں پر کوئی تکلیف نہیں ہے اور صرف میت کا دوسری میت کی قبر میں دفن کرنا اس کا جواز پیدا نہیں کرتا کہ قبر کھود کر جسد کو

www.kitabmart.in

دوسری قبر میں منتقل کیا جائے۔

س ۲۷۸ : ایک سڑک کے درمیان چار قبریں بنی ہوئی ہیں جو راستہ بنانے کی راہ میں رکاوٹ بنی ہوئی ہیں اور دوسری طرف قبروں کو کھودنے میں بھی شرعی اشکال ہے، گذارش ہے کہ اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی فرمائیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے تاکہ میونسپلٹی عملاً شرع کی مخالفت نہ کرے؟

ج: اگر سڑک بنانا قبر کھودنے پر موقوف نہ ہو، اور قبروں کے اوپر سے سڑک بنانا ممکن ہو یا سڑک بنانا اسی سمت میں ضروری ہو، جدھر قبریں ہیں تو کوئی اشکال نہیں ہے ورنہ قبور کے اوپر سڑک بنانا جائز نہیں ہے۔

نجاسات اور ان کے احکام

س ۲۷۹ کیا خون پاک ہے؟

ج: خونِ جہندہ رکھنے والے جاندار کا خون، خواہ انسان ہو یا غیر انسان نجس ہے۔

س ۲۸۰ : امام حسینؑ کی عزاداری میں ایک انسان پوری طاقت سے اپنا سر دیوار سے ٹکراتا ہے، اس سے بہنے والی خون کی چھینٹیں مجلس عزا میں شرکت کرنے والوں کے سروں اور چہروں پر پڑتی ہیں وہ خون پاک ہے یا نجس؟

ج: انسان کا خون ہر حال میں نجس ہے۔

س ۲۸۱ : دھلنے کے بعد کپڑے پر جو خون کا دھبہ رہ جاتا ہے کیا وہ ہلکے رنگ کا دھبّہ نجس ہے؟

www.kitabmart.in

ج: اگر عین خون زائل ہو جائے اور فقط رنگ باقی رہ جائے اور دھونے سے زائل نہ ہوتا ہو تو پاک ہے۔

س ۲۸۲: انڈے میں خون کا ایک نقطہ ہے اس کا کیا حکم ہے؟

ج: پاک ہے لیکن اس کا کھانا حرام ہے۔

س ۲۸۳: فعل حرام کے ذریعہ مجنب ہونے والے کے پسینے اور نجاست خوار حیوان کے پسینے کا کیا حکم ہے؟

ج: نجاست خوار اونٹ کا پسینہ نجس ہے لیکن نجاست خوار اونٹ کے علاوہ دوسرے نجاست خوار حیوانات اور اسی طرح (فعل) حرام سے مجنب ہونے والے کے پسینہ کے بارے میں اقوی یہ ہے کہ پاک ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ (فعل) حرام سے آئے ہوئے جنابت کے پسینہ میں نماز نہ پڑھی جائے

س ۲۸۴: میت کو آب سدر اور آب کافور سے غسل دینے کے بعد اور خالص پانی سے غسل دینے کے پہلے جو قطرات میت کے بدن سے ٹپکتے ہیں، پاک ہیں یا نجس؟

ج: میت کا بدن اس وقت تک نجس رہتا ہے جب تک تیسرا غسل کامل نہیں ہوتا۔

س ۲۸۵: ہاتھوں یا ہونٹوں یا پیروں سے بعض اوقات جو کھال جدا ہوتی ہے وہ پاک ہے یا نجس؟

ج: ہاتھوں یا ہونٹوں یا پیروں یا بدن کے دیگر اعضا سے کھال کے جو ٹکڑے خود بخود جدا ہوتے ہیں وہ پاک ہیں۔

س ۲۸۶: جنگی محاذوں پر ایک شخص ایسے دور سے گزرا کہ وہ سور کو قتل کرنے اور اسے کھانے پر مجبور ہوگیا، کیا اس کے بدن کا پسینہ اور لعاب دہن نجس ہے؟

www.kitabmart.in

ج: حرام گوشت کھانے والے انسان کے بدن کا پسینہ اور لعاب دہن نجس نہیں ہے اور نہ اس پر استبراء واجب ہے۔ لیکن رطوبت کے ساتھ جو چیز بھی سور کے گوشت سے ملے گی وہ نجس ہے۔

س ع ۲۸۷: تصویریں بنانے اور لکھنے کے کام آنے والے بالوں کے برش (موقلم) کے استعمال کے سلسلہ میں، جن کی نئی اور بہترین قسم غیر اسلامی ملکوں سے منگوائی جاتی ہیں اور بیشتر اوقات وہ سور کے بالوں سے بنائے جاتے ہیں۔ ایسے برش ہر جگہ خاص طور سے تبلیغاتی اور ثقافتی مراکز میں موجود ہیں اور استعمال کئے جاتے ہیں، پس اس قسم کے برشوں کے استعمال کے سلسلے میں شرعی حکم کیا ہے؟ اور دوسرے یہ کہ ان کے ذریعہ قرآنی آیات اور احادیث شریفہ کے لکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: سور کے بال نجس ہیں اور ان سے ان امور میں استفادہ جائز نہیں ہے جن میں شرعاً طہارت ملحوظ ہوتی ہے اور ان امور میں ان کا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں جن میں طہارت شرط نہیں ہے۔ ان برشوں کے بارے میں اگر معلوم نہ ہو کہ وہ سور کے بالوں سے بنے ہیں یا نہیں تو ان کا استعمال ان امور میں بھی بلا اشکال ہے جن میں طہارت شرط ہے۔

س ع ۲۸۸: جرمنی میں ایک محترم عالم تشریف لائے، انہوں نے بتایا تھا کہ یہاں تین ہی موارد میں شک پر اعتنا کرنا واجب ہے اور وہ موارد یہ ہیں: گوشت، کھال اور روغن (تیل) وغیرہ بقیہ موارد میں شک کی پروا کرنا لازم نہیں ہے، کیا یہ رائے صحیح ہے؟ اس وقت یہاں بہت سی قسم کے بناسپتی گھی ملتے ہیں۔ ان پر جو عبارت لکھی ہوئی ہے اس کے اعتبار سے ان میں کوئی ایسا مواد نہیں ہے جس میں اشکال ہو، لیکن برادران کی تحقیق سے

www.kitabmart.in

یہ ثابت ہوا کہ ان میں سے بعض گھی میں تھوڑی مقدار میں دیسی گھی کی آمیزش کی جاتی ہے لیکن ڈبّے پر لکھا نہیں جاتا، اس مسئلہ کا کیا حکم ہے؟

ج: ہر وہ گوشت جس کی حلّیت یا حلّیت اور طہارت شرعی تزکیہ پر موقوف ہے وہ غیر اسلامی ممالک میں مردار اور غیر مزکّیٰ کے حکم میں ہے لیکن دیسی گھی پاک اور حلال ہے۔ مگر یہ کہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ غیر مزکّیٰ حیوان کی چربی سے بنا ہے یا نجس چیز کے مل جانے سے نجس ہو گیا ہے۔

س ۲۸۹: اگر مجنب کا لباس منی سے نجس ہو جائے تو اوّل یہ کہ اگر ہاتھ یا اس کپڑے میں سے کوئی ایک گیلا ہو تو ہاتھ سے اس لباس کو چھونے کا کیا حکم ہے؟ اور دوسرے یہ کہ کیا مجنب کے لئے ضروری ہے کہ وہ دھلنے والے کو یہ بتائے کہ یہ لباس نجس ہے؟

ج: منی نجس ہے اور جب اس سے کوئی سرایت کرنے والی مرطوب چیز ملے گی تو وہ بھی نجس ہو جائے گی، اور لباس دھلنے والے کو یہ بتانا ضروری نہیں ہے کہ وہ نجس ہے۔

س ۲۹۰: پیشاب کرنے کے بعد استبراء کرتا ہوں لیکن اس کے بعد ایک سیّال چیز نکلتی ہے جس سے منی کی بو آتی ہے امید ہے کہ اس سلسلے میں نماز کیلئے میرا حکم بیان فرمائیں گے۔

ج: اگر اس کے منی ہونے کا یقین نہ ہو اور اس کے ساتھ منی نکلنے کے سلسلے میں جو شرعی علامتیں بیان ہوئی ہیں وہ بھی نہ ہوں تو وہ پاک ہے اور اس پر منی کا حکم نہیں لگے گا۔

س ۲۹۱: کیا کوّے کا پاخانہ نجس ہے؟

ج: اقویٰ یہ ہے کہ پاک ہے۔

س ۲۹۲: رسالۂ عملیہ میں (مراجع عظام)، نے ذکر کیا ہے کہ ان حیوانات اور پرندوں

www.kitabmart.in

کا پاخانہ نجس ہے جن کا گوشت نہیں کھایا جاسکتا ۔ تو جن حیوانات کا گوشت کھایا جاتا ہے مثلاً گائے بکری یا مرغی، ان کا پاخانہ نجس ہے یا نہیں ؟

ج: حلال جانوروں کا پاخانہ پاک ہے ۔

س ۲۹۳ : اگر بیت الخلاء میں کموڈ کے اطراف یا اس کے اندر نجاست لگی ہو اور اس کو کُر بھر پانی یا قلیل پانی سے دھویا جائے اور عین نجاست باقی رہ جائے تو کیا وہ جگہ جہاں عین نجاست نہیں لگی ہے اور دھونے کے لئے ڈالا جانے والا پانی اس تک پہنچا ہے وہ نجس ہے یا پاک ہے ؟

ج: وہ جگہ جو نجاست کے قریب ہے اور اس تک نجاست سے متصل پانی نہیں پہنچتا ہے تو وہ پاک ہے ۔

س ۲۹۴ : اگر مہمان، میزبان کے گھر کی کسی چیز کو نجس کر دے کیا اس سے میزبان کو مطلع کرنا واجب ہے ؟

ج: جو چیزیں کھائی پی نہ جاتی ہوں نیز کھانے کے برتنوں کے علاوہ دوسری چیزوں کے سلسلے میں مطلّع کرنا ضروری نہیں ہے ۔

س ۲۹۵ : نجس کرنے والی چیز سے ملنے والی چیز بھی نجس ہے یا نہیں ؟ اور اگر نجس ہے تو وہ تمام واسطوں میں جاری ہو گی یا صرف نزدیک کے واسطوں میں جاری ہو گی ۔ ؟

ج: کم سے کم تین واسطوں تک نجاست کا حکم جاری ہوگا ، چوتھے اور اس کے بعد والے واسطہ کے لئے اقرب یہ ہے کہ پاک ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اجتناب کیا جائے ۔

س ۲۹۶ : کیا غیر مزکیٰ حیوان کی کھال کے جوتے استعمال کرنے والے کے لئے وضو سے قبل ہمیشہ پیروں کو دھونا واجب ہے ؟ بعض لوگ کہتے ہیں : اگر جوتے کے اندر پیروں کو پسینہ آجائے تو دھونا واجب ہے ، اور میں نے ملاحظہ کیا ہے کہ ہر قسم کے جوتوں میں پیروں سے بہت تھوڑا

www.kitabmart.in

پسینہ نکلتا ہے، اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

ج : اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مذکورہ جوتے میں پیر سے پسینہ نکلتا ہے تو نماز کیلئے دونوں پیروں کا دھونا واجب ہے۔

س ۲۹۷ : اس بچہ کے ہاتھ کی تری، اس کے ناک کا پانی اور اس کی جھوٹی غذا کا کیا حکم ہے جو خود کو پاک نہیں رکھ سکتا اور ان بچوں کا کیا حکم ہے جو اپنے گیلے ہاتھوں سے اپنے پیر چھوتے ہیں۔؟

ج : جب تک ان کے نجس ہونے کا یقین حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک پاک ہیں۔

س ۲۹۸ : میں مسوڑھوں کے مرض میں مبتلا ہوں اور ڈاکٹر کے مشوروں کے مطابق انھیں ہمیشہ ملتے رہنا ضروری ہے اس سے بعض مسوڑھے کالے ہو جاتے ہیں اور ان کے اندر خون جمع ہو جاتا ہے اور جب ان پر کاغذی رومال (دست مال) رکھتا ہوں تو اس کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے، اس لئے میں اپنا منھ آب کر سے دھوتا ہوں ورنہ دوسری صورت میں وہ خون جم جاتا ہے اور مدتوں باقی رہتا ہے اور دھونے سے نہیں چھوٹتا ، پس دھلنے کے بعد جو پانی میرے منھ کے اندر ہے اور ان جگہوں سے گزرتا ہے اور پھر میں کلی کر دیتا ہوں چونکہ وہ خون کے ان اجزا سے مل کر گزرتا ہے جو مسوڑھوں کے نیچے جمع ہیں تو یہ پانی نجس ہے یا اسے لعاب دہن کا جزء شمار کیا جاتا ہے اور پاک ہے ؟

ج : پاک ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے۔

س ۲۹۹ : میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں جو کھانا کھاتا ہوں وہ مسوڑھوں میں جمع شدہ خون سے مس ہوتا ہے تو یہ کھانا نجس ہے یا پاک ؟ اور اگر نجس ہے تو کیا اس کھانے کو نگلنے کے بعد منھ کی فضا نجس رہتی ہے ؟

www.kitabmart.in

ج : مذکورہ فرض میں کھانا نجس نہیں ہے اور نہ اس کے نگلنے میں کوئی اشکال ہے اور منھ کے اندر کی فضا پاک ہے۔

س ۳۰۰ : مدتوں سے مشہور ہے کہ میکپ کا مواد نجس ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس وقت اس کی جھلی کو اتار لیتے ہیں اور اسے برف کے ذریعہ محفوظ رکھتے ہیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جنین کی میت کو محفوظ رکھتے ہیں اور اس سے میکپ (سنگار) کا مواد — جیسے لپ اسٹک وغیرہ — بناتے ہیں۔ ان چیزوں کو کبھی کبھی ہم استعمال کرتے ہیں بلکہ کبھی کبھی لپ اِسٹک حلق کے نیچے بھی اتر جاتی ہے تو کیا یہ نجس ہے ؟

ج : سنگار کی چیزوں کے نجس ہونے پر پروپیگنڈے شرعی حجت نہیں ہیں اور جب تک شریعت کے معتبر طریقوں سے ان کی نجاست کا اثبات نہیں ہوتا ہے اس وقت تک اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے اور اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۳۰۱ : ہر لباس یا کپڑے کے ٹکڑے سے بہت ہی باریک روئیں گرتے رہتے ہیں کپڑوں کو پاک کرتے وقت جب ہم طشت کے پانی کو دیکھتے ہیں تو اس میں یہ باریک روئیں نظر آتے ہیں، اس بنا پر جب طشت پانی سے بھرا ہو اور اس کا اتصال ٹنکی کے پانی سے ہو تو اس وقت اس طشت میں لباس کو غوطہ دیا جاتا ہے اور اس پر پانی ڈالا جاتا ہے اور طشت سے باہر گرنے والے پانی میں ان روؤں کی موجودگی کی وجہ سے میں احتیاطاً ہر جگہ کو پاک کرتا ہوں یا جب میں بچوں کا نجس لباس اتارتا ہوں تو اس جگہ کو بھی پاک کرتا ہوں جہاں لباس تھا خواہ وہ جگہ خشک ہی ہو، اس لئے کہ میں کہتا ہوں وہ روئیں اس جگہ گرے ہیں۔ پس کیا یہ احتیاط ضروری ہے ؟

ج : پاک کرتے وقت جس لباس کو ظرف میں ڈالا جاتا ہے نیز اس پر پائپ کا

www.kitabmart.in

پانی گرایا جاتا ہے اور پانی اچھی طرح لباس کو تر کر دیتا ہے تو (اس وقت) لباس، ظرف اور ظرف کے اندر کا پانی اور لباس سے جدا ہو کر پانی میں تیرنے والے روئیں سب پاک ہو جاتے ہیں اور یہ روئیں یا غبار جو نجس کپڑے سے جدا ہو کر گرتے ہیں پاک ہیں، مگر یہ کہ یہ یقین حاصل ہو جائے کہ یہ روئیں نجس جگہ سے جدا ہوئے ہیں اور صرف اصل انفصال یا نجس جگہ سے جدا ہونے میں شک کی بنا پر احتیاط ضروری نہیں ہے۔

س ۳۰۲ : اس رطوبت کی مقدار کیا ہے جو ایک چیز سے دوسری چیز میں سرایت کر جاتی ہے ؟

ج : سرایت کرنے والی رطوبت کا معیار یہ ہے کہ کوئی گیلی چیز جب دوسری چیز سے ملے تو اس کی رطوبت محسوس طریقہ سے اس میں منتقل ہو جائے۔

س ۳۰۳ : ان لباسوں کا کیا حکم ہے جو پاک کرنے کے لئے دھوبی یا ڈرائی کلیننگ کو دیئے جاتے ہیں ؟ اس بات کی وضاحت کر دینا بھی ضروری ہے کہ انھیں جگہوں پر اقلیتیں (یہود و نصاریٰ وغیرہ) بھی اپنا لباس دیتی ہیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ ڈرائی کلیننگ والے کپڑے دھونے میں کیمیاوی مواد کا استعمال کرتے ہیں۔

ج : جو لباس دھلنے کے لئے دیا جاتا ہے اگر وہ پہلے سے نجس نہ ہو تو پاک ہے، اور اہل کتاب اقلیتوں کے ساتھ مل کر دھلے ہوئے لباس نجس نہیں ہوتے ہیں۔

س ۳۰۴ : جو کپڑے گھر کی آٹومیٹک کپڑا دھونے کی مشین سے دھوئے جاتے ہیں، وہ پاک ہیں یا نہیں ؟ مذکورہ مشین اس طرح کام کرتی ہے :

۱: پہلی بار مشین کپڑوں کو ملتی اور رگڑتی ہے جس کی وجہ سے کچھ پانی اور کپڑوں کا دھوون مشین کے دروازے کے شیشے پر پھیل جاتا ہے جس میں پلاسٹک کا غول بھی شامل ہوتا ہے

www.kitabmart.in

اور پھر مشین دوسری بار دھونے کے لئے پانی لیتی ہے جبکہ اس کے دروازے اور پلاسٹک کے خول دونوں پر دھوون پوری طرح موجود رہتا ہے اور دیگر مراحل میں مشین کپڑوں کو تین مرتبہ آب قلیل سے دھوتی ہے پھر اس کے بعد دھوون کو باہر نکالتی ہے۔ اُمید ہے وضاحت فرمائیں گے کہ کپڑے اس طرح پاک ہوتے ہیں یا نہیں؟

ج: عین نجاست زائل ہو جانے کے بعد جب پانی پائپ کے ذریعہ براہ راست مشین میں داخل ہو کر کپڑوں اور مشین کے اطراف میں پہنچ جائے اور پھر اس سے جدا ہو کر نکل جائے تو ان کپڑوں پر طہارت کا حکم لگے گا۔

س ۳۰۵: اگر زمین پر حوض یا اس حمام میں جس میں کپڑے دھوئے جاتے ہیں، پانی بہایا جائے اور اس پانی کے چھینٹے لباس تک پہنچ جائیں تو وہ نجس ہو جائے گا یا نہیں؟

ج: اگر پاک جگہ یا پاک زمین پر پانی بہایا جائے تو اس کے چھینٹے پاک ہیں۔

س ۳۰۶: بلدیہ کی کوڑا ڈھوتے والی گاڑیوں سے جو پانی سڑکوں پر بہتا جاتا ہے بعض اوقات تند ہوا کی وجہ سے لوگوں کے اوپر بھی پڑ جاتا ہے، وہ پانی پاک ہے یا نجس؟

ج: پاک ہے مگر یہ کہ نجاست کے ملنے کی وجہ سے اس پانی کے نجس ہونے کا یقین ہو جائے۔

س ۳۰۷: سڑکوں کے گڑھوں میں جمع ہو جانے والا پانی پاک ہے یا نجس؟

ج: یہ پاک پانی کے حکم میں ہے۔

س ۳۰۸: ان لوگوں کے ساتھ خاندانی آمد و رفت رکھنے کا کیا حکم ہے جو کھانے، پینے وغیرہ میں طہارت و نجاست کے مسائل کو اہمیت نہیں دیتے ہیں؟

ج: طہارت و نجاست کے موضوع میں ہر وہ چیز جس کے نجس ہونے کا یقین نہ ہو ظاہر شرع میں پاک ہے۔

www.kitabmart.in

س ۳۰۹ : اُمید ہے کہ درج ذیل مسائل میں طہارت اور نجاست کے نقطۂ نظر سے حکم شرعی بیان فرمائیں گے :

الف : شیر خوار بچہ

ب : وہ بچہ جو دودھ پیتا اور کھانا بھی کھاتا ہے ۔

ج : بالغ انسان ۔

ج : تمام صورتوں میں پاک ہیں ۔

س ۳۱۰ : شبہہ محصورہ سے ملنے والی چیز کا کیا حکم ہے ؟

ج : اگر اس کے اطراف سے ملے تو اس پر نجس ہونے کا حکم مترتب نہیں ہوگا ۔

س ۳۱۱ : ایک شخص کھانا بیچتا ہے اور گیلی چیز ہونے کے باوجود اسے اپنے جسم سے مس بھی کئے ہوئے ہے لیکن اس کے دین کا پتا نہیں ہے ، کیا اس سے اس کے دین کے بارے میں سوال کرنا واجب ہے یا اصالت طہارت جاری ہوگی ؟ جبکہ یہ معلوم ہے کہ وہ اسلامی ملک کا باشندہ نہیں ہے بلکہ وہاں کام کرنے آیا ہے ؟

ج : اس سے اس کا دین پوچھنا واجب نہیں ہے بلکہ اس کے سلسلہ میں اصالت طہارت جاری ہوگی اور اس کے جسم کی رطوبت کو بھی پاک سمجھیں گے ۔

س ۳۱۲ : کسی شخص کے گھر میں یا اس کے اقارب کے گھر میں ایسا آدمی ہے جو ان لوگوں میں سے ہے جو کسی کے گھر آتے جاتے ہیں اور یہ آدمی طہارت و نجاست کو اہمیت نہیں دیتا ہے ، جس سے گھر اور اس میں موجود چیزیں وسیع پیمانہ پر نجس ہوجاتی ہیں جن کا دھونا اور پاک کرنا ممکن نہیں ہے ، پس اس مسئلہ میں ان لوگوں کا فریضہ کیا ہے ؟ اور ایسی صورت میں انسان کیسے پاک رہ سکتا ہے خصوصاً نماز میں کہ جس کے صحیح ہونے میں

www.kitabmart.in

طہارت شرط ہے ؟ اور اس سلسلہ میں کیا حکم ہے ؟

ج : تمام گھر کو پاک کرنا ضروری نہیں ہے اور نماز صحیح ہونے کیلئے نمازگزار کا لباس اور سجدہ گاہ کا پاک ہونا کافی ہے ۔ گھر اور اس کے اثاثہ کی نجاست نماز اور کھانے پینے میں طہارت کی مراعات کے سلسلے میں تکلیف زائد کا سبب نہیں بنتی ۔

نشہ آور چیزیں

س ۳۱۳ : انگور اور کھجور کے اس عرق کا کیا حکم ہے جس کو آگ سے اُبالا گیا ہو اور دو تہائی سے کم جلا ہو لیکن نشہ آور نہ ہو ؟

ج : اس کا پینا حرام ہے لیکن وہ نجس نہیں ہے ۔

س ۳۱۴ : کہا جاتا ہے کہ جب کچّے انگور یا پھل کا پانی حاصل کرنے کیلئے اُبالا جاتا ہے اگر اس میں انگور کے کچھ دانے ہوں یا ایک ہی دانہ ہو تو اُبال آ جانے کے بعد وہ سب حرام ہو جاتا ہے کیا یہ بات صحیح ہے ؟

ج : اگر انگور کے دانوں کا پانی بہت ہی کم ہو اور پھلوں کا عرق پانی میں اس طرح مل گیا ہو کہ اس پر انگور کا پانی صادق نہیں آتا ہے تو حلال ہے لیکن اگر انگور کے دانوں کو آگ سے اُبالا جائے تو حرام ہے ۔

س ۳۱۵ : دور حاضر میں بہت سی دواؤں میں الکحل ۔ جو درحقیقت نشہ آور ہے ۔ خاص طور سے پینے والی دواؤں اور عطریات (خصوصاً ان سینٹوں میں استعمال ہوتا ہے جو باہر سے منگایا جاتا ہے) تو کیا اس سے واقف یا نا واقف آدمی کیلئے اس کا خریدنا ، بیچنا ، فراہم کرنا اور دوسرے تمام فوائد حاصل کرنا جائز ہے ؟

ج : جس الکحل کے بارے میں یہ نہ معلوم ہو کہ وہ بالاصالت نشہ آور سیّال چیزوں میں سے ہے تو وہ پاک ہے ، اور ان مائعات کی خرید و فروخت اور ان کا استعمال بھی بلا اشکال ہے جن میں الکحل ملا ہوا ہو ۔

www.kitabmart.in

س ۳۱۶ : کیا سفید الکحل کو ہاتھ اور طبی آلات کو جراثیم سے پاک کرنے میں، طبی امور نیز ڈاکٹر یا طبی بورڈ کے ذریعہ علاج کی غرض سے استعمال کیا جاسکتا ہے؟ سفید الکحل جو طبی الکحل ہے اور پینے کے قابل بھی ہے اور اس کا معادل (C_2H_5OH) ہے، پس کیا جس کپڑے پر اس الکحل کا ایک قطرہ یا اس سے زیادہ گر جائے اس کپڑے میں نماز جائز ہے؟

ج : جو الکحل بالاصالت سیال نہ ہو، پاک ہے اگرچہ نشہ آور ہی ہو اور طبی وغیر طبی امور میں اس کے استعمال میں مضائقہ نہیں ہے اور اس لباس میں نماز بھی صحیح ہے جس پر ایسا الکحل پڑ جائے اسے اس کے پاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

س ۳۱۷ : کفیر نام کا ایک مادہ ہے جو کھانے اور دوائیں بنانے میں استعمال ہوتا ہے اور تخمیر کے دوران اس مادہ میں سے ۵ ٪ یا ۸ ٪ الکحل حاصل ہوتا ہے۔ الکحل کی یہ قلیل مقدار مستہلک ہوجانے کی صورت میں کسی قسم کے نشہ کا سبب نہیں بنتی۔ لہٰذا شریعت کی رو سے اس کے استعمال میں کوئی مانع ہے یا نہیں؟

ج : اس حاصل شدہ مادہ میں موجود الکحل اگر فی نفسہ نشہ آور ہو تو وہ نجس و حرام ہے اور اگر مستہلک کے لئے قلیل مقدار ہونے اور اس مادہ میں ممزوج ہو جانے کے سبب نشہ آور نہ ہو لیکن اس میں شک و تردد ہو کہ وہ فی نفسہ نشہ آور ہے یا یہ شک ہو کہ وہ اصل سیال ہے تو حکم مختلف ہوگا۔

س ۳۱۸ : ۱۔ ریلی دگیس، الکحل نجس ہے یا نہیں؟ (ظاہر یہ ہے کہ یہ الکحل منشیات میں سے ہے اور نشہ کا باعث ہے)

۲۔ الکحل کی نجاست کا کیا معیار ہے؟

۳۔ وہ کونسا طریقہ ہے جس سے ہم ثابت کریں کہ مشروب نشہ آور ہے؟

www.kitabmart.in

۴۔ صنعتی الکحل سے کیا مراد ہے ؟

ج : ۱۔ ہر وہ الکحل جو نشہ آور اور بالاصالۃ سیال ہے، نجس ہے۔

۲۔ نشہ آور بالاصالہ سیال ہو۔

۳۔ اگر خود مکلّف کو یقین نہ ہو تو اس کے لئے موثق اہل علم کی گواہی کافی ہے۔

۴۔ اس سے مراد وہ الکحل ہے جس کو رنگ اور تصویر بنانے کی صنعت، آپریشن کے اوزار کو جراثیم سے پاک کرنے اور انجکشن لگانے نیز ان کے علاوہ دوسرے موارد میں استعمال کیا جاتا ہے۔

س ۳۱۹ : بازار میں موجود مشروبات کے پینے اور ضمناً ملک میں بننے والے مشروبات (کوکاکولا پیپسی وغیرہ) کا کیا حکم ہے؟ جبکہ یہ کہا جاتا ہے کہ اس کا اساسی مواد باہر سے منگایا جاتا ہے اور احتمال ہے کہ اس میں مادۂ الکحل پایا جاتا ہے ؟

ج : طاہر و حلال ہے مگر یہ کہ خود مکلّف کو یہ یقین ہو کہ اس میں بالاصالۃ نشہ آور سیال الکحل ملایا گیا ہے۔

س ۳۲۰ : کیا غذائی مواد خریدتے وقت اس بات کی تحقیق ضروری ہے کہ اس کے بیچنے والے یا بنانے والے نے اسے چھوا ہے یا اس کے بنانے میں اس نے الکحل سے استفادہ کیا ہے؟

ج : پوچھنا اور تحقیق کرنا ضروری نہیں ہے۔

س ۳۲۱ : میں " اسپرے اٹروپین سلفیٹ " بناتا ہوں اور جو الکحل کے سلئے اس کے دوائی توازن کی ترکیب (فارمولیشن) میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ یعنی اگر ہم اس میں الکحل کا اضافہ نہ کریں تو اسپرے نہیں بن سکتا ہے۔ اور علمی لحاظ سے مذکورہ اسپرے ایسا دفاعی اسلحہ ہے جس سے لشکر اسلام جنگ میں اعصاب پر اثر انداز ہونے والی گیسوں سے

www.kitabmart.in

محفوظ رہتا ہے۔ کیا آپ کی نظر شریف میں شرعی طور پر الکحل کا مذکورہ بالا دوائی کے طور پر استعمال جائز ہے؟

ج: اگر الکحل مُسکِر اور اصلاً سیّال ہے تو وہ نجس و حرام ہے لیکن اس کو دوا کے طور پر استعمال کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

وسوسہ اور اس کا علاج

س ۳۲۲: چند سال سے میں وسواس کی بلا میں مبتلا ہوں، یہ چیز میرے لئے بڑی تکلیف دہ ہے۔ اور یہ وسواس دن بدن بڑھتا ہی جا رہا ہے، یہاں تک میں ہر چیز میں شک کرنے لگا ہوں۔ میری پوری زندگی شک پر استوار ہے۔ میرا زیادہ تر شک کھانے کی اور تر چیزوں میں ہوتا ہے۔ لہٰذا میں عام لوگوں کی طرح ہر کام نہیں کر سکتا۔ چنانچہ جب میں کسی مکان میں داخل ہوتا ہوں تو فوراً اپنے موزے اتار لیتا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ میرے موزے پسینہ سے تر ہیں اور وہ کسی چیز کے ملنے سے نجس ہو جائیں گے یہاں تک کہ میں جانماز پر بھی نہیں بیٹھ سکتا اور جب بیٹھ جاتا ہوں تو میرا نفس مجھے اٹھنے پر مجبور کرتا ہے تاکہ جانماز کے روئیں میرے لباس پر نہ لگ جائیں جس سے میں انھیں دھونے پر مجبور ہو جاؤں۔ ماضی میں میری یہ حالت نہیں تھی لیکن اب تو مجھے ان اعمال سے شرم آتی ہے، ہمیشہ یہی دل چاہتا ہے کہ کسی کو خواب میں دیکھوں اور اس سے سوال کروں، یا کوئی معجزہ ہو جائے جس سے میری زندگی بدل جائے اور اور میں پہلے جیسا ہو جاؤں، امید ہے کہ میری ہدایت فرمائیں گے۔

ج: طہارت و نجاست کے وہی احکام ہیں جن کو تفصیل کے ساتھ رسالۂ عملیہ

www.kitabmart.in

میں بیان کیا گیا ہے اور شریعت کی رو سے ہر چیز پاک ہے سوائے اس کے جس کو شارع نے نجس قرار دیا ہے، اور انسان کو اس کے نجس ہونے کا یقین حاصل ہو گیا ہو، اور اس حالت میں وسواس سے نجات کے لئے خواب دیکھنے یا معجزہ رونما ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مکلّف پر واجب ہے کہ وہ اپنے ذاتی شوق و نظریہ کو ایک طرف رکھ دے شریعت مقدسہ کی تعلیمات کے سامنے سراپا تسلیم ہو جائے، اس پر ایمان لے آئے، اور اس چیز کو نجس نہ سمجھے جس کے نجس ہونے کا یقین نہیں ہے آپ کو یہ یقین کہاں سے حاصل ہوا کہ دروازہ، دیوار، جانماز اور آپ کے استعمال کی تمام چیزیں نجس ہیں اور آپ نے کیسے یہ یقین کر لیا کہ جانماز، جس پر آپ چلتے یا بیٹھتے ہیں اس کے روئیں نجس ہیں اور اس کی نجاست آپ کے موزے، لباس اور بدن میں سرایت کر جائے گی؟! بہر صورت اس حالت میں آپ کے لئے اس وسواس کی طرف اعتناء کرنا جائز نہیں ہے۔ پس نجاست کے وسواس کی پروا نہ کرنا اور عدم اعتناء کا عادی بننا آپ کی تکلیف ہے۔ انشاء اللہ خدا آپ کی مدد کرے گا اور آپ کے نفس کو وسواس کے چنگل سے نجات دے گا۔

س ۳۲۳ : میں ایک عورت ہوں میرے چند بچے ہیں۔ میں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوں، میرے لئے مسئلہ طہارت مشکل بنا ہوا ہے اور چونکہ میں نے ایک دین دار گھرانہ میں پرورش پائی ہے اور میں تمام اسلامی دستورات کی رعایت کرنا چاہتی ہوں نیز میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ لہٰذا ہمیشہ ان کے پیشاب پاخانہ میں مشغول رہتی ہوں اور ان کا پیشاب پاک کراتے وقت سائفن کے پانی کے چھینٹے اڑ کر میرے ہاتھوں، پیروں یہاں تک سر پر بھی پڑ جاتے ہیں اور ہر مرتبہ ان اعضاء کی طہارت کی مشکل سے دوچار ہوتی ہوں، اس سے میری زندگی میں بہت سی مشکلیں کھڑی ہو گئی ہیں۔ اور ان امور کی

www.kitabmart.in

رعایت کو میں ترک نہیں کر سکتی کیونکہ اس کا تعلق میرے دین اور عقیدہ سے ہے، میں نے کئی بار ماہر نفسیات سے رجوع کیا ہے لیکن کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکی ہوں۔ اس کے علاوہ دیگر امور بھی میری پریشانی کا سبب ہیں جیسے نجس چیز کا غبار، بچّہ کے نجس ہاتھوں سے محتاط رہنا جن کا پاک کرنا مجھ پر واجب ہے یا اسے دوسری چیزیں چھونے سے باز رکھنا میرے لئے نجس چیز کا پاک کرنا بہت مشکل کام ہے لیکن اسی صورت میں ان ظروف اور کپڑوں کا دھونا میرے لئے آسان ہے جب وہ میلے یا گندے ہوں امید ہے کہ آپ کی راہنمائی سے میری زندگی آسان ہو جائے گی۔

ج: ۱- شریعت کی نظر میں بابِ طہارت و نجاست میں اصل طہارت ہے یعنی جس جگہ بھی تمہیں نجاست میں معمولی سا شک ہو وہاں تمہارے اوپر واجب ہے کہ عدم نجاست کا حکم لگاؤ۔

۲- نجاست کے سلسلہ میں جو لوگ بہت حساس ہیں (اسلامی فقہ کی اصطلاح میں جنھیں وسواسی یا شکّی کہا جاتا ہے) اگر انھیں بعض جگہوں پر نجاست کا یقین بھی ہو جائے تو بھی ان موارد کے سوا جنھیں انہوں نے اپنی آنکھوں سے نجس ہوتے ہوئے دیکھا ان پر واجب ہے کہ عدم نجاست کا حکم لگائیں، اس طرح کہ اگر کوئی بھی دوسرا شخص دیکھے تو نجاست کے سرایت کرنے کا یقین کرے ایسی جگہوں پر واجب ہے کہ وہ بھی نجاست کا حکم لگائیں اور یہ حکم اس وقت تک ان لوگوں پر جاری رہے گا جب تک مذکورہ حسّاسیت کلی طور پر ختم نہ ہو جائے۔

۳- جو چیز یا عضو نجس ہو جائے اس کی طہارت کے لئے، عین نجاست زائل ہونے کے بعد اسے ایک مرتبہ پائپ کے پانی سے دھونا کافی ہے، دوبارہ دھونا

www.kitabmart.in

یا پانی کے نیچے رکھنا واجب نہیں ہے اور اگر نجس ہونے والی چیز موٹے کپڑے کی جیسی ہو تو اسے متعارف مقدار میں نچوڑیں تاکہ اس سے پانی نکل جائے ۔

۴۔ اور چونکہ تم نے نجاست کے سلسلہ میں اپنے کو اتنا حساس بنایا ہے، پس جان لو نجس غبار تمہارے لئے کسی صورت میں بھی نجس نہیں ہے اور بچہ کے پاک یا نجس ہاتھ کے سلسلہ میں محتاط رہنا ضروری نہیں ہے اور نہ ہی اس سلسلہ میں دقّت کرنا ضروری ہے کہ بدن سے خون زائل ہوا یا نہیں اور تمہارے لئے یہ حکم اس وقت تک باقی ہے جب تک مکمل طور پر تمہاری حساسیت ختم نہیں ہو جاتی ۔

۵۔ دین اسلام کے احکام سہل و آسان اور فطرت انسان کے موافق ہیں انھیں اپنے لئے مشکل نہ بناؤ اور اس صورت میں اپنے بدن و روح کو تکلیف و ضرر میں مبتلا نہ کرو اور ایسے موارد میں قلق و اضطراب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہے ۔ بے شک خدا تمہارے اور تمہارے متعلقین کے عذاب میں مبتلا ہونے سے راضی نہیں ہے ۔ آسان دین کی نعمت پر شکر ادا کرو اور اس نعمت پر شکر کا مطلب یہ ہے کہ خدا کے دین کے احکام کے مطابق عمل کیا جائے ۔

۶۔ یہ تو گذر جانے والی حالت ہے، قابل علاج ہے، اس میں مبتلا ہونے کے بعد بہت سے لوگوں نے مذکورہ مشق کے مطابق عمل کرنے سے بہت آرام محسوس کیا ہے، تم خدا پر توکل کرو اور اپنے اندر ہمت و ارادہ پیدا کرو ۔

www.kitabmart.in

کافر کی نجاست

"اہل کتاب کی طہارت اور دوسرے کفّار کا حکم"

س ۳۲۴ : اہل کتاب پاک ہیں یا نجس ؟

ج : ان کا ذاتاً پاک ہونا بعید نہیں ہے ۔

س ۳۲۵ : بعض فقہا اہل کتاب کو نجس اور بعض انہیں پاک قرار دیتے ہیں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج : اہل کتاب کی ذاتی نجاست معلوم نہیں ہے ، لیکن ہم انہیں ذاتاً پاک کے حکم میں سمجھتے ہیں۔

س ۳۲۶ : وہ اہل کتاب جو فکری لحاظ سے خاتم النبیینؐ کی رسالت کے قائل ہیں لیکن اپنے آباء واجداد کے عادات اور ان کے طریقوں کے مطابق عمل پیرا ہیں کیا وہ طہارت کے مسئلے میں کافر کے حکم میں ہیں ؟

ج : صرف خاتم النبیینؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اعتقاد رکھنا اسلام کا حکم لگانے کے لئے کافی نہیں ہے ۔ بلکہ اگر ان کا شمار اہل کتاب میں ہوتا ہو تو وہ پاک ہیں ۔

س ۳۲۷ : میں نے اپنے چند دوستوں کے ساتھ ایک گھر کرایہ پر لیا اور ہمیں معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک نماز نہیں پڑھتا ، اس سلسلے میں اس سے پوچھنے پر اس نے جواب دیا کہ وہ دل سے تو خدا پر ایمان رکھتا ہے لیکن نماز نہیں پڑھتا ، اس بات کے پیش نظر کہ ہم اس کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں اور اس سے بہت زیادہ گھلے ملے ہیں ، آیا وہ نجس ہے یا پاک ؟

www.kitabmart.in

ج: صرف نماز روزہ اور دوسرے شرعی واجبات کا ترک کرنا، مسلمان کے مرتد اور نجس ہونے کا موجب نہیں ہے۔ بلکہ جب تک اس کے مرتد ہونے کا یقین نہ ہو جائے اس کا حکم سارے مسلمانوں جیسا ہے۔

س ۳۲۸: وہ کون سے ادیان ہیں جن کے ماننے والے اہل کتاب ہیں؟ اور وہ معیار کیا ہے جو ان کے ساتھ رہنے سہنے کے حدود کو معیّن کرتا ہے؟

ج: اہل کتاب سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جن کا تعلق دین الٰہی سے ہو اور وہ اپنے کو انبیاء اللہ میں سے کسی نبیؑ کی امت سے مانتے ہوں اور ان کے پاس انبیاءؑ پر نازل ہونے والی کتب سماویہ میں سے کوئی کتاب ہو جیسے یہودی، عیسائی، زرتشتی ہیں جو (ہماری تحقیق کی رو سے) اہل کتاب ہیں، پس ان سب کا حکم اہل کتاب کا حکم ہے اور قوانین و اخلاق اسلامی کی رعایت کرتے ہوئے ان کے ساتھ معاشرت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳۲۹: ایک فرقہ ہے جو اپنے کو "علي اللّٰهيه" کہتا ہے یعنی وہ امیرالمومنینؑ علی ابن ابی طالبؑ کو خدا سمجھتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ دعا اور طلب حاجت نماز اور روزے کا بدل ہیں، کیا یہ لوگ نجس ہیں؟

ج: اگر وہ امیرالمومنین علی بن ابی طالب کو — تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیراً — خدا مانتے ہوں تو ان کا حکم اہل کتاب کے سوا دوسرے غیر مسلموں جیسا ہے۔

س ۳۳۰: ایک فرقہ ہے جس کا نام "علي اللّٰهيه" ہے اس کے ماننے والے کہتے ہیں کہ علیؑ خدا تو نہیں ہیں لیکن خدا سے کم بھی نہیں ہیں، تو ان کا کیا حکم ہے؟

www.kitabmart.in

ج: اگر وہ (حضرت علیؑ کو) خدائے واحد منان کا شریک قرار نہیں دیتے تو وہ مشرک کے حکم میں نہیں ہیں۔

س ۳۳۲: کسی شیعہ اثنا عشری نے اگر امام حسینؑ یا اصحاب کساء (پنجتن پاک) کے لئے نذر کی ہو تو کیا اس نذر کو ان مراکز میں دینا صحیح ہے جہاں فرقہ "علی اللّٰھیہ" کے ماننے والے جمع ہوتے ہیں اور یہ (نذر) کسی نہ کسی شکل میں ان مراکز کی تقویت کا باعث بنتی ہے؟

ج: مولائے موحدین (حضرت علی علیہ السلام) کے خدا ہونے کا عقیدہ باطل ہے اور ایسا عقیدہ رکھنا اسلام سے خارج ہونے کا موجب ہے ایسے فاسد عقیدہ کی ترویج میں مدد کرنا حرام ہے، مزید یہ کہ اگر مال کو کسی جہت کے لئے نذر کیا گیا ہو تو اسے دوسری جگہ پر خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۳۳۳: ہمارے علاقے اور بعض دوسرے علاقوں میں ایک فرقہ پایا جاتا ہے جو اپنے کو "اسماعیلیہ" کہتا ہے۔ وہ لوگ چھ اماموں (پہلے امام سے چھٹے امام تک) کا اعتقاد رکھتے ہیں لیکن وہ کسی بھی واجبات دینی کو نہیں مانتے اسی طرح وہ ولایت فقیہ کو بھی نہیں مانتے، لہٰذا آپ بتائیں کہ اس فرقے کی پیروی کرنے والے نجس ہیں یا پاک؟

ج: صرف ماباقی چھ ائمہ معصومینؑ یا احکام شرعیہ میں سے کسی حکم پر اعتقاد نہ رکھنا جبکہ وہ اصل شریعت سے انکار نہ ہو اور نہ خاتم الانبیاء علیہ وآلہ الصّلاۃ والسّلام کی نبوت سے انکار ہو تو یہ کفر و نجاست کا موجب نہیں ہے۔ مگر یہ کہ ان سے کسی امامؑ کو برا بھلا کہنے اور ان کی اہانت کے اسباب ظاہر ہوں۔

س ۳۳۴: یہاں سب سے زیادہ (بدھ مذہب کے ماننے والے) کافروں کی آبادی ہے۔ اگر یونیورسٹی کا کوئی طالب علم کرایہ پر مکان لے تو اس مکان کی طہارت و نجاست کا کیا حکم ہے؟

www.kitabmart.in

کیا اس مکان کو دھونا اور اسے پاک کرنا ضروری ہے ؟ اس بات کی طرف بھی اشارہ کردوں کہ یہاں اکثر مکان لکڑی کے بنے ہوئے ہیں اور ان کا دھونا ممکن نہیں ہے، نیز ہوٹلوں اور اس میں موجود چیزوں کا کیا حکم ہے؟

ج: جب تک کافر غیر کتابی کے ہاتھ اور بدن کی سرایت کرنے والی رطوبت کے مس ہونے کا یقین نہ ہو، اس پر نجاست کا حکم نہیں لگے گا اور نجاست کا یقین ہونے کی صورت میں ہوٹلوں اور مکانوں کے دروازوں اور دیواروں کا پاک کرنا واجب نہیں ہے، نہ ہی ان چیزوں کا پاک کرنا (واجب ہے) جو ان میں موجود ہیں۔ بلکہ کھانے پینے اور نماز میں استعمال کی جانے والی چیزیں اگر نجس ہوں تو ان کا پاک کرنا واجب ہے۔

س ۳۳۵ : خوزستان (ایران) میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے کو صابئی (فرقہ صابئہ کے ماننے والے) کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب یحییٰؑ کے ماننے والے ہیں اور ہمارے پاس ان کی (جناب یحییٰؑ) کتاب ہے۔ اور مذہب شناسوں کے نزدیک ثابت ہو چکا ہے کہ یہ وہی صابئی ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ لہٰذا آپ بتائیں کہ وہ اہل کتاب میں ہیں یا نہیں ؟

ج: مذکورہ گروہ اہل کتاب کے حکم میں ہے۔

س ۳۳۶ : یہ جو کہا جاتا ہے کہ کافر کے ہاتھ کا بنا ہوا گھر نجس ہوتا ہے اور اس میں نماز کا پڑھنا مکروہ ہے کیا صحیح ہے ؟

ج: ایسے گھر میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔

س ۳۳۷ : یہودیوں اور کافروں کے یہاں کام کرنے اور ان سے اجرت لینے کا کیا حکم ہے؟

ج: اس میں بذات خود کوئی مانع نہیں ہے جب تک عمل حرام اور اسلام و مسلمین کے

www.kitabmart.in

مصالح کے خلاف نہ ہو۔

س ۳۳۸ : جس جگہ ہم فوجی ٹریننگ لیتے ہیں وہاں بعض قبیلے ہیں جن کا تعلق ایسے فرقے سے ہے جسے مذہب "الحق" کہا جاتا ہے۔ کیا ان کے ہاتھ سے دودھ دہی اور مکھن لے کر کھا سکتے ہیں؟

ج : اگر وہ اصول اسلام کے معتقد ہوں تو طہارت ونجاست کے مسئلے میں سارے مسلمانوں کے حکم میں ہیں۔

س ۳۳۹ : جس گاؤں میں ہم پڑھتے ہیں وہاں کے لوگ نماز نہیں پڑھتے کیونکہ وہ فرقہ "الحق" سے ہیں اور ہم ان سے روٹی لینے اور ان کے یہاں کھانا کھانے پر مجبور ہیں، کیونکہ ہم رات دن اسی قریہ میں رہتے ہیں، تو کیا وہاں نماز پڑھنے میں کوئی حرج ہے؟

ج : اگر وہ توحید اور نبوت کے منکر نہ ہوں، نہ ضروریات دین میں سے کسی کے منکر ہوں اور نہ رسول اسلامؐ کی رسالت کے ناقص ہونے کے معتقد ہوں تو ان پر نہ تو کفر کا حکم لگے گا اور نہ نجاست کا۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو تو ان کا کھانا کھانے اور انھیں لمس کرنے کی صورت میں طہارت ونجاست کی رعایت کرنا واجب ہے۔

س ۳۴۰ : ہمارے رشتہ داروں میں ایک صاحب کمیونسٹ تھے، اور انہوں نے بچپنے میں ہمیں بہت ساری چیزیں اور مال عطا کیا تھا، پس اگر وہ مال اور چیزیں بنفسہٖ موجود ہوں تو ان کا کیا حکم ہے؟

ج : اگر اس کا کفر اور ارتداد ثابت ہو جائے اور اس نے سن بلوغ میں اظہار اسلام سے پہلے کفر اختیار کیا ہو تو اس کے اموال کا حکم دوسرے کافروں کے اموال جیسا ہے۔

www.kitabmart.in

س ۳۴۱ : مندرجہ ذیل سوالات کے جواب مرحمت فرمائیں ؛

۱۔ ابتدائی، متوسط اور اس سے بالاتر کلاسوں کے مسلمان طلاب کا بہائی فرقے کے طلاب کے ساتھ ملنے جلنے، اٹھنے بیٹھنے اور ان سے ہاتھ ملانے کا کیا حکم ہے، خواہ وہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں، مکلف ہوں یا غیر مکلف، اسکول میں ہوں یا اس سے باہر؟

۲۔ جو طلاب اپنے کو بہائی کہتے ہیں یا جن کے بہائی ہونے کا یقین ہے ان کے ساتھ اساتذہ اور مربّیوں کو کس طرح کا رویہ رکھنا واجب ہے؟

۳۔ جن چیزوں کو سارے طلّاب استعمال کرتے ہیں ان سے استفادہ کرنے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے جیسے پانی پینے یا بیت الخلاء کا نل، لوٹا، صابُن اور اس جیسی دوسری چیزیں جہاں ہاتھ اور بدن کے مرطوب ہونے کا یقین ہو۔؟

ج : گمراہ فرقۂ بہائیہ کے تمام افراد نجس ہیں، اور ان کے کسی چیز کے چھونے کی وجہ سے جن امور میں طہارت شرط ہے ان میں طہارت کا لحاظ رکھنا واجب ہے، لیکن اساتذہ اور مربیوں پر واجب ہے کہ ان کا رویہ بہائی طلاب کے ساتھ قانونی مقررات اور اخلاق اسلامی کے مطابق ہو۔

س ۳۴۲ : اسلامی معاشرے میں فرقۂ بہائی کے ماننے والوں کی وجہ سے جو ضعف مرتب ہوتے ہیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے مومنین اور مومنات کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج : سارے مومنین پر واجب ہے کہ وہ فرقۂ بہائی کی فتنہ پردازی اور ان کے مکر و حیلے کو رد کریں اور لوگوں کو اس گمراہ فرقہ کے ذریعہ منحرف ہونے سے بچائیں۔

س ۳۴۳ : بعض اوقات فرقۂ بہائی کے ماننے والے کھانے وغیرہ کی چیزیں ہمارے پاس لاتے ہیں، تو کیا ان کا استعمال کرنا ہمارے لئے جائز ہے؟

www.kitabmart.in

ج: ان کے تحفوں کو واپس کرنا اور اس کو قبول نہ کرنا واجب نہیں ہے۔ اور جن تر چیزوں کے بارے میں شک ہو کہ اس میں ان کا ہاتھ لگا ہے یا نہیں ایسی صورت میں بنیاد طہارت پر رکھنی چاہیئے، لیکن ان کی ہدایت کرنے اور انھیں اسلام کی طرف مائل کرنے کی سعی و کوشش آپ کے لیئے ضروری ہے۔

س ۳۴۴: ہمارے پڑوس میں بہت سے بہائی رہتے ہیں اور ہمارے ہاں اکثر ان کا آنا جانا ہوتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ بہائی نجس ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ پاک ہیں، اور یہ بہائی بہت اچھے اخلاق کا اظہار کرتے ہیں، پس وہ نجس ہیں یا پاک ہیں؟

ج: وہ نجس ہیں اور وہ تمہارے دین اور ایمان کے دشمن ہیں۔ پس اے میرے عزیز بیٹے! تم ان سے سنجیدگی کے ساتھ پرہیز کرو۔

س ۳۴۵: بسوں اور ریل گاڑیوں کی ان سیٹوں کا کیا حکم ہے جن پر مسلمان اور کافر دونوں بیٹھتے ہیں اور بعض علاقوں میں کافروں کی تعداد مسلمانوں سے زیادہ ہے، کیا یہ سیٹیں پاک ہیں؟ جبکہ ہم جانتے ہیں کہ گرمی کی وجہ سے پسینہ نکلتا ہے اور وہ ان تک پہونچتا ہے؟

ج: جب تک ان کے نجس ہونے کا علم نہ ہو وہ پاک کے حکم میں ہیں۔

س ۳۴۶: دوسرے ممالک میں پڑھنے کا لازمہ یہ ہے کہ کافروں کے ساتھ تعلقات رکھے جائیں ایسے موقع پر ان کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا کھانے کا کیا حکم ہے (بشرطیکہ حرام چیزوں کے نہ ہونے کی رعایت کی جائے جیسے غیر مزکیٰ گوشت) جب کہ اس میں ان کے گیلے ہاتھ کے لگنے کا احتمال ہو۔؟

ج: صرف کافر کے تر ہاتھ لگنے کا احتمال وجوبِ اجتناب کے لیئے کافی نہیں ہے

www.kitabmart.in

بلکہ جب تک کافر کے تر ہاتھ سے مس ہونے کا یقین نہ ہو جائے اس وقت تک چیز پاک ہے اور اگر کافر اہل کتاب ہو تو اس کی نجاست ذاتی نہیں ہے لہٰذا اس کے تر ہاتھ کے مس ہونے سے کوئی چیز نجس نہیں ہو گی۔

س ۳۴۷ : اگر اسلامی حکومت میں زندگی بسر کرنے والے مسلمان کے تمام مصارف و اخراجات پورے ہو رہے ہوں اور اس کے باوجود وہ غیر مسلم کی ملازمت کرتا ہو اور اس سے اس کے گہرے تعلقات ہوں تو ایسے مسلمان سے گھریلو تعلقات قائم کرنا اور کبھی کبھار اس کے یہاں کھانا کھانا جائز ہے ؟

ج مسلمانوں کے لئے مذکورہ مسلمان سے تعلقات رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن اگر اس غیر مسلم کی دوستی سے عقیدہ میں انحراف کا خوف ہو تو اس پر اس کافر سے کنارہ کش ہونا واجب ہے اور دوسرے مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کو غیر مسلم کی ملازمت سے باز رکھیں۔

س ۳۴۸ : افسوس کہ میرے برادر نسبتی مختلف اسباب کی بنا پر مرتد ہو گئے تھے اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ دینی مقدسات کی اہانت کے مرتکب بھی ہوتے تھے۔ کئی سال گزر جانے کے بعد اب ان کی خط و کتابت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پھر اسلام کی طرف پلٹ آئے ہیں لیکن اس وقت بھی وہ روزے نماز کے پابند نہیں ہیں ایسی صورت میں ان سے ان کے والدین اور رشتہ داروں کے کیسے تعلقات ہونا چاہئے اور کیا ان کو کافر قرار دیتے ہوئے نجس سمجھنا چاہئے ؟

ج اگر سابق میں ان کا مرتد ہونا ثابت ہے تو جب اس سے توبہ کر لے گا تو پاک ہو جائے گا اور ان کے والدین اور رشتہ داروں کے لئے تعلقات رکھنے میں کوئی

www.kitabmart.in

مضائقہ نہیں ہے۔

س ۳۴۹ : اگر کوئی شخص روزہ جیسے ضروریات دین کا منکر ہو جائے تو کیا اس پر کافر کا حکم لگے گا ؟

ج : اگر بعض ضروریات دین کا انکار، یا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب یا شریعت کی تنقیص کا سبب ہو تو (منکر) کافر و مرتد ہے۔

س ۳۵۰ : کافر ذمّی اور کافر حربی مرتد کے لئے جو سزائیں معین کی گئی ہیں کیا وہ قائد کے فرائض میں شامل ہونے کی وجہ سے سیاسی حیثیت رکھتی ہیں یا وہ سزائیں قیامت تک کیلئے ثابت ہیں ؟

ج یہ خدائی اور شرعی حکم ہے۔

www.kitabmart.in

احکامِ نماز

نماز کی اہمیت اور اس کی شرائط

س ۳۵۱ : عمداً نماز چھوڑنے والے یا اسے سُبک سمجھنے والے کا کیا حکم ہے؟

ج نماز پنجگانہ شریعت اسلامیہ کے اہم واجبات میں سے ہے، بلکہ یہ دین کا ستون ہے، اور اس کا ترک کرنا یا سُبک سمجھنا شرعاً حرام اور عقاب کا موجب ہے۔

س ۳۵۲ : اگر کسی کو وضو اور غسل کے لئے پانی اور تیمم کے لئے خاک میسّر نہ ہو تو کیا اس پر نماز واجب ہے؟

ج ادا واجب نہیں ہے اگرچہ احوط ادا کرنا ہے، اور احوط وجوب قضا ہے۔

س ۳۵۳ : آپ کی نظر میں واجبی نمازوں سے عدول کے مواقع و موارد کیا ہیں؟

ج مندرجہ ذیل موارد میں عدول کرنا واجب ہے:

۱۔ عصر کی نماز سے ظہر کی طرف پلٹا جاسکتا ہے اگر درمیان میں متوجہ ہو کہ اس نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی ہے اسی طرح عشاء سے مغرب کی طرف بشرطیکہ محل عدول سے اس نے تجاوز نہ کیا ہو اور متوجہ ہوگیا ہو کہ اس نے مغرب کی نماز نہیں پڑھی ہے۔

www.kitabmart.in

۲- اگر ترتیب وار پڑھی جاتے والی دو نمازیں قضا ہوں اور اس نے بھولے سے بعد میں پڑھی جاتے والی نماز کو پہلے شروع کر دیا ہو۔

اور مندرجہ ذیل موارد میں عدول مستحب ہے:

۱- ادا نماز سے قضا کی طرف، بشرطیکہ ادا نماز کی فضیلت کا وقت فوت نہ ہو جائے

۲- ثواب جماعت کی خاطر، واجب نماز سے مستحبی کی طرف۔

۳- اگر جمعہ کے دن نماز ظہر میں سورۂ جمعہ کے بجائے بھول کر دوسرا سورہ شروع کر دیا ہو اور نصف یا کچھ زائد پڑھ چکا ہو تو وہ واجبی نماز سے مستحبی نماز کی طرف عدول کر سکتا ہے۔ تاکہ نماز فریضہ کو سورۂ جمعہ سے ادا کر سکے۔

س ۳۵۴ : جمعہ کے دن جو نمازی جمعہ اور ظہر دونوں نمازیں پڑھنا چاہتا ہے آیا وہ دونوں نمازوں میں صرف قربۃً الی اللہ — کہے گا — یا ایک میں قربۃً الی اللہ — اور دوسری میں — واجب قربۃً الی اللہ — یا دونوں میں واجب قربۃً الی اللہ کہے گا

ج دونوں میں قربت کی نیت کرنا کافی ہے اور کسی میں وجوب کی نیت واجب نہیں ہے۔

س ۳۵۵ : اگر اول وقت نماز سے تقریباً آخر وقت نماز تک منہ یا ناک سے خون جاری ہو تو ایسے میں نماز کا کیا حکم ہے ؟

ج اگر بدن کے پاک کرنے پر قادر نہ ہو اور وقت نماز کے فوت ہونے کا خوف بھی ہو تو اسی حالت میں پڑھے گا۔

س ۳۵۶ : نماز میں مستحبی ذکر کو پڑھتے وقت کیا بدن کو پوری طرح ساکن رکھنا واجب ہے؟

www.kitabmart.in

ج خواہ ذکر واجب ہو یا مستحب اثنائے نماز میں دونوں کی قرائت کے وقت جسم کا بھرپور سکون و قرار میں ہونا واجب ہے۔

س ۳۵۷: ہسپتالوں میں مریضوں کو پیشاب کے لئے نلکی لگائی جاتی ہے جس سے غیر اختیاری طور پر سوتے جاگتے یہاں تک کہ درمیان نماز مریض کا پیشاب نکلتا رہتا ہے۔ فرمائیں کیا اس پر دوبارہ نماز کا پڑھنا واجب ہے یا اس حالت میں پڑھی جانے والی نمازیں کافی ہیں؟

ج اگر اس نے اپنی نماز اس وقت کے شرعی فریضہ کے مطابق پڑھی، تو صحیح ہے اس پر نہ تو اعادہ واجب ہے اور نہ قضا۔

س ۳۵۸: جو نماز مستحبی غسل سے بغیر وضو کے پڑھی جائے وہ صحیح ہے یا نہیں؟

ج اگر اس مرجع کے فتوے کے مطابق نماز پڑھی ہے جس کی تقلید کو اپنے لئے شرعاً صحیح سمجھا ہے تو یہ نماز صحیح ہے۔

س ۳۵۹: شیعہ فرقہ نماز پنجگانہ کے وقت کے تعین میں کس دلیل پر اعتماد کرتا ہے؟ جیسا کہ آپ جانتے ہیں اہل سنّت وقت عشاء کے داخل ہونے کو نماز مغرب کے لئے قضا کی دلیل قرار دیتے ہیں، ظہر و عصر کی نماز کے بارے میں بھی ان کا یہی نظریہ ہے اسی لئے وہ معتقد ہیں کہ جب وقت عشاء داخل ہو اور پیش نماز، نماز عشاء پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو ماموین اس کے ساتھ مغرب کی نماز نہیں پڑھ سکتے، اس لئے کہ (اس صورت میں) مغرب اور عشا ایک ہی وقت میں پڑھی جائے گی؟

ج دلیل، آیات قرآنیہ اور سنّت نبویّہ کا اطلاق ہے، اس کے علاوہ بہت سی روایتیں ہیں جو خاص طور سے دو نمازوں کو ملا کر پڑھنے پر دلالت کرتی ہیں۔ اگرچہ

www.kitabmart.in

اہل سنّت کے یہاں بھی ایسی روایتیں ہیں جو دو نمازوں کو ایک وقت میں ادا کرنے پر دلالت کرتی ہیں۔

س ۳۶۰ : اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ نماز عصر کا آخری وقت مغرب ہے اور نماز ظہر کا آخری وقت مغرب سے اتنی دیر پہلے تک ہے جتنی دیر میں نماز عصر پڑھی جا سکے۔ یہاں میں سوال کرنا چاہتا ہوں کہ مغرب سے کیا مراد ہے، کیا غروب آفتاب ہے یا اس شہر کے افق کے اعتبار سے اذان مغرب کی آواز بلند ہونے لگے؟

ج غروب آفتاب مراد نہیں ہے، بلکہ مراد، وقت اذان مغرب ہے یعنی جب مشرق کی سرخی زائل ہو جائے تو وہ نماز عصر کا آخری وقت ہے جو نماز مغرب کے اول وقت سے متصل ہوتا ہے۔

س ۳۶۱ : غروب آفتاب اور اذان مغرب میں کتنی دیر کا فاصلہ ہوتا ہے؟

ج بظاہر یہ اختلاف، سال کی فصلوں کے اختلاف کے ساتھ ساتھ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔

س ۳۶۲ : میں تقریباً گیارہ بجے رات ڈیوٹی سے گھر پلٹتا ہوں اور لوگوں کی زیادہ آمدورفت سے ڈیوٹی کے دوران نماز مغربین نہیں پڑھ سکتا، تو کیا گیارہ بجے رات کے بعد نماز مغربین کا پڑھنا صحیح ہے؟

ج کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ نصف شب نہ گذرنے پائے، لیکن کوشش کیجئے کہ گیارہ بجے رات سے زیادہ تاخیر نہ ہو بلکہ نماز کو اوّل وقت پڑھنا چاہئے۔

س ۳۶۳ : کتنی رکعت نماز کو وقت میں ادا ہونا چاہئے جس کے بعد ادا کا اطلاق صحیح ہو اور اگر شک ہو کہ یہ مقدار وقت میں داخل ہے یا نہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

www.kitabmart.in

ج نماز کی ایک رکعت کا آخر وقت میں انجام پانا ادا کے لئے کافی ہے، اور اگر شک ہو کہ وقت کم از کم ایک رکعت کے لئے ہے یا نہیں، تو پھر مافی الذمہ کی نیت سے نماز پڑھے اور ادا اور قضا کی نیت نہ کرے۔

س ۳۶۴: غیر مسلم ملکوں میں اسلامی جمہوریہ کی سفارتوں اور کونسل خانوں کی طرف سے اداروں اور بڑے بڑے شہروں کے لئے اوقات نماز کے نقشے شائع ہوئے ہیں۔ ان پر کس حد تک اعتبار کیا جاسکتا ہے؟ اور دوسرے شہر والے اس پر کیوں کر عمل کر سکتے ہیں؟

ج اگر مکلّف کو ان نقشوں سے اطمینان ہو جاتا ہے تو کافی ہے اور اگر اعتبار نہ ہو، تو اس پر واجب ہے کہ احتیاط کرے، اور اس وقت تک انتظار کرے کہ وقت شرعی کے داخل ہونے کا یقین حاصل ہو جائے۔

س ۳۶۵: صبح صادق اور صبح کاذب کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ اور اس وقت نمازی کی تکلیف کیا ہے؟

ج نماز اور روزے کے وقت کا شرعی معیار، صبح صادق ہے اور اس کی تعیین و تشخیص مکلّف کی ذمہ داری ہے۔

س ۳۶۶: ایک ایسا مدرسہ جس میں پورے دن کلاسیں ہوتی ہیں۔ اس کے ذمہ دار حضرات ظہرین کی جماعت کو تقریباً ۲ بجے منعقد کراتے ہیں درآنحالیکہ ظہر کا وقت گزر چکا ہوتا ہے۔ تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ اذان ظہر سے تقریباً پون گھنٹہ قبل مدرسہ میں تعطیل ہو جاتی ہے۔ تعطیل کے بعد طلّاب کا ٹھہرنا مشکل ہے۔ لہٰذا عصر سے تھوڑا پہلے جب کلاس کا وقت ہوتا تو نماز جماعت منعقد ہوتی ہے۔

www.kitabmart.in

اوّل وقت نماز ادا کرنے کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کا کیا حکم ہے؟

ج اگر عین نماز کے وقت طلاب حاضر نہیں ہو سکتے تو نماز گزاروں کی خاطر تاخیر میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س ۳۶۷ : اذان ظہر کے بعد نماز ظہر کا پڑھنا اور وقت نماز عصر کے داخل ہونے کے بعد نماز عصر کا پڑھنا واجب ہے اور کیا اسی طرح نماز مغرب و عشا کا پڑھنا بھی واجب ہے؟

ج ۔ وقت کے داخل ہونے کے بعد نمازی کو اختیار ہے کہ وہ دونوں نمازوں کو ایک ساتھ پڑھے یا جُدا جُدا۔

س ۳۶۸ : کیا چاندنی راتوں میں نماز صبح کے لئے ۱۵ منٹ سے ۲۰ منٹ تک انتظار کرنا واجب ہے؟ جبکہ ہم جانتے ہیں کہ طلوع فجر کے یقین حاصل کرنے کے لئے کافی وقت ہے؟

ج چاندنی راتوں یا اندھیری راتوں کا کوئی اثر طلوع صبح صادق، وقت نماز صبح اور ترک سحر پر نہیں پڑتا۔ اگرچہ حصولِ یقین کے لئے احتیاط بہتر ہے۔

س ۳۶۹ : صوبوں اور شہروں میں افق کی وجہ سے اوقات شرعیہ میں جو اختلاف ہوتا ہے کیا وہ دن رات کی واجب تمام نمازوں میں وہی وقت معیار ہے؟ مثال کے طور پر اگر دو شہروں میں ظہر کے شرعی وقت میں ۲۵ منٹ کا اختلاف ہو تو کیا دوسرے اوقات میں بھی اتنا ہی اختلاف ہوگا یا صبح و عشاء میں اس سے مختلف ہے؟

www.kitabmart.in

ج: فجر، ظہر یا غروب آفتاب کے وقت کے فرق کا اندازہ ایک جیسا ہونے کا ضروری نتیجہ یہ نہیں ہے کہ دوسرے اوقات پر بھی اتنا ہی فرق اور فاصلہ ہو بلکہ مختلف شہروں میں اکثر تینوں اوقات کا اختلاف متفاوت ہوتا ہے۔

س ۳۷۰: اہل سنت نماز مغرب کو غروب شرعی سے پہلے پڑھتے ہیں، کیا ہمارے لئے ایام حج وغیرہ میں ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا صحیح ہے اور اسی نماز پر اکتفا کر لینا جائز ہے؟

ج: یہ معلوم نہیں ہے کہ ان کی نماز وقت سے پہلے ہوتی ہے، لیکن ان کی جماعت میں شرکت کرنے اور اقتداء کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ نماز کافی ہے، لیکن وقتِ نماز کا ہونا ضروری ہے، مگر یہ کہ وہ وقت تقیہ کا ہو۔

س ۳۷۱: ڈنمارک اور ناروے میں صبح کے سات بجے سورج نکلتا ہے اور شام تک مشرق میں باقی رہتا ہے۔ اگر اس طولانی دن کا دوسرے نزدیک ملکوں سے تقابل کیا جائے تو وہاں رات کے بارہ بج چکے ہوں گے۔ ایسی صورت میں میری نماز و روزہ کا کیا حکم ہے؟

ج: نماز پنجگانہ کے لئے اس جگہ کے افق کا خیال رکھنا واجب ہے، اور اگر دن کے طولانی ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنا شاق ہو تو اس وقت روزہ ساقط ہے بعد میں اس کی قضا واجب ہے۔

س ۳۷۲: سورج کی شعاعیں تقریباً سات منٹ میں زمین تک پہنچ جاتی ہیں، آیا نماز صبح کے وقت کے ختم ہونے کا معیار طلوع آفتاب ہے یا اس کی شعاعوں کا زمین تک پہونچنا ہے؟

www.kitabmart.in

ج طلوع آفتاب کا معیار یہ ہے کہ سورج اس افق میں دیکھا جائے جہاں نماز گزار موجود ہے۔

س ۳۷۳: ذرائع نشرواشاعت ہر روز آنے والے دن کے شرعی اوقات کا اعلان کرتے ہیں، کیا اس پر اعتماد کرنا جائز ہے اور ریڈیو و ٹیلی ویژن کے ذریعہ نشر کی جانے والی اذان کو وقت کے داخل ہونے کا معیار بنایا جا سکتا ہے ؟

ج معیار یہ ہے کہ مکلف کو وقت کے داخل ہونے کا یقین حاصل ہو جائے۔

س ۳۷۴: کیا اذان کے شروع ہوتے ہی نماز کا وقت داخل ہو جاتا ہے یا اذان کے ختم ہونے کا انتظار کرنا واجب ہے اور اس کے بعد نماز کو شروع کرنا چاہیئے ؟ اور اسی طرح کیا اذان کے شروع ہوتے ہی روزہ دار کے لئے افطار کرنا جائز ہے یا یہ کہ یہاں بھی آخر اذان تک انتظار کرنا واجب ہے ؟

ج اگر اس بات کا یقین ہو کہ وقت داخل ہونے کے بعد اذان شروع ہوئی ہے تو آخر اذان تک انتظار کرنا واجب نہیں ہے۔

س ۳۷۵: کیا اس شخص کی نماز صحیح ہے جس نے دوسری نماز کو پہلی نماز پر مقدم کر دیا ہو جیسے عشاء کو مغرب پر ؟

ج اگر غلطی یا غفلت کی وجہ سے مقدم کیا ہو اور پوری پڑھ ڈالی ہو تو اس کے صحیح ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے، لیکن اگر اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو وہ نماز باطل ہے۔

www.kitabmart.in

احکامِ قبلہ

س ۳۷۶ : درج ذیل سوال کا جواب عنایت فرمائیں :

۱۔ بعض فقہی کتابوں میں ہے کہ خرداد ماہ کی چوتھی اور تیرماہ ہجری شمسی کی چھبیویں بمطابق ۲۵ رمئی اور ۱۷ ر جولائی کو خانہ کعبہ پر سورج کی کرنیں عمودی پڑتی ہیں، تو کیا اس صورت میں جس وقت مکہ کی اذان ہوتی ہے اس وقت شاخص نصب کر کے جہت قبلہ کی تشخیص کی جا سکتی ہے ؟ اور اگر شاخص کا سایہ مسجدوں کی محراب کے برخلاف جہت بنا رہا ہو تو کس کو صحیح سمجھا جائے گا ؟

۲۔ کیا قطب نما پر اعتماد کرنا صحیح ہے ؟

ج شاخص اور قطب نما کے ذریعے اگر مکلّف کو جہت قبلہ کا یقین حاصل ہو جائے تو اس پر اعتماد کرنا صحیح ہے اور اس کے مطابق عمل کرنا واجب ہے، اور اگر یقین نہ ہو تو جہت قبلہ کے تعیّن کے لئے مسجدوں کی محراب اور مسلمانوں کی قبروں پر اعتماد کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س ۳۷۷ : جب جنگ کی شدّت جہت قبلہ کی تعیین میں مانع ہو تو کیا کسی بھی طرف (رخ کر کے) نماز کا پڑھنا صحیح ہے ؟

ج اگر وقت ہو تو چاروں طرف نماز پڑھی جائے ورنہ جس جہت کی طرف احتمال ہو اس کی طرف وقت کے لحاظ سے نماز پڑھی جائے گی۔

س ۳۷۸ : اگر کرہٗ زمین کی دوسری جہت میں خانہ کعبہ کے مقابل ایک نقطہ دریافت

www.kitabmart.in

ہو جائے اس طرح کہ اگر ایک خط مستقیم زمین کعبہ کے وسط سے کرۂ ارض کو چیرتے ہوئے مرکز زمین سے گزر کر اس نقطہ کے دوسری طرف نکل جائے تو اس نقطہ پر قبلہ رو کیسے کھڑے ہوں گے؟

ج قبلہ رو ہونے میں واجب ہے کہ کرۂ زمین کی سطح سے خانہ کعبہ کی طرف رخ کرے اس طرح کہ جو شخص روئے زمین پر ہے وہ اس کعبہ کی طرف رخ کرے جو کہ مکہ مکرمہ میں سطح زمین پر بنا ہوا ہے۔ اور اسی بنا پر اگر وہ زمین کے کسی نقطہ پر کھڑا ہو اور اس کی جگہ سے کھینچے جانے والے خطوط کرۂ زمین کی سطح سے مساوی مسافت کے ساتھ کعبہ تک پہنچتے ہیں تو اسے اختیار ہے کہ جس طرف چاہے رخ کر کے نماز پڑھے لیکن اگر عرف میں جہت کے صادق آنے کے باوجود بعض سمت کے خط کی مسافت کم ہو تو نماز گزار پر واجب ہے کہ اسی طرف رخ کر کے نماز پڑھے۔

س ۳۷۹ : جس جگہ ہم جہت قبلہ کو نہ جانتے ہوں اور نہ جہت معین کرنے کے لئے ہمارے پاس وسائل ہوں اور جہت اربعہ میں قبلہ کا احتمال ہو تو ایسی جگہ پر ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

ج اگر جہت اربعہ میں قبلہ کا احتمال مساوی ہو تو چاروں طرف رخ کر کے نماز پڑھنی چاہئے تاکہ یہ یقین ہو جائے کہ اس نے رو بہ قبلہ نماز ادا کر دی ہے۔

س ۳۸۰ : جہت قبلہ کو کس طرح معین کیا جا سکتا ہے؟ اور قطب شمالی و جنوبی میں کس طرح نماز پڑھنی چاہئے؟

ج قطب شمالی و جنوبی میں سمت قبلہ معلوم کرنے کا معیار یہ ہے کہ نماز گزار کی جگہ سے کعبہ تک سب سے چھوٹا خط کھینچا جائے گا اور تعیین قبلہ کے بعد اسی خط کے مطابق قبلہ مانا جائے گا۔

www.kitabmart.in

نماز گزار کے مکان کے احکام

س ۳۸۱ : وہ زمین اور مکانات جن کو ظالم حکومتوں نے غصب کر لیا ہے، کیا وہاں بیٹھنا نماز پڑھنا اور چلنا جائز ہے ؟

ج اگر غصبی ہونے کا علم ہو تو وہ تصرف ناجائز ہے اور غاصب ضامن ہے اور اس پر غصبی چیزوں کا حکم جاری ہو گا۔

س ۳۸۲ : اس زمین پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے جو پہلے وقف تھی اور پھر حکومت نے اس میں تصرف کر کے مدرسہ بنا دیا ہو ؟

ج اگر اس بات کا پورا احتمال ہو کہ اس میں شرعی لحاظ سے تصرف کرنا جائز تھا تو اس جگہ نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س ۳۸۳ : میں کئی مدرسوں میں نماز جماعت پڑھاتا ہوں، ان مدرسوں کی بعض زمینیں ایسی ہیں جو ان کے مالکوں سے بغیر رضا مندی کے لی گئی ہیں، لہٰذا ان جیسے مدرسوں میں میری اور طلاب کی نمازوں کا کیا حکم ہے ؟

ج اگر ان زمینوں کے شرعی مالک سے غصب ہونے کا یقین نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س ۳۸۴ : اگر کوئی شخص ایک مدت تک غیر مخمس جانماز یا لباس میں نماز پڑھے تو اس کی نمازوں کا کیا حکم ہے ؟

ج اگر وہ نہ جانتا ہو کہ ان چیزوں میں خمس ہے یا یہ جانتا ہو کہ خمس دیئے بغیر لباس میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے تو جو نمازیں ان میں پڑھی ہیں وہ صحیح ہیں۔

www.kitabmart.in

س ۳۸۵: کیا یہ بات صحیح ہے کہ نماز میں مردوں کو عورتوں سے آگے ہونا واجب ہے؟

ج) واجب نہیں ہے، اگرچہ اس مسئلہ میں احتیاط کی رعایت کرنا بہتر ہے۔

س ۳۸۶: مسجدوں میں امام خمینیؒ اور شہدائے انقلاب کی تصویروں کے لگانے کا کیا حکم ہے، جبکہ امام خمینیؒ مساجد میں اپنی تصویروں کو لگانے پر راضی نہ تھے۔ اسی طرح اور بھی اقوال ہیں جو کراہت پر دلالت کرتے ہیں؟

ج) اگر وہ قبلہ کی طرف نہ ہوں تو مساجد میں تصویروں کے لگانے میں شرعاً کوئی مانع نہیں ہے اور اگر وہ تصویریں نمازی کے سامنے نہ ہوں تو کراہت بھی نہیں ہے

س ۳۸۷: ایک شخص حکومت کے مکان میں رہتا تھا اور جب اس میں رہنے کی مدت ختم ہوگئی تو مکان کو خالی کرنے کے لئے اس کے پاس نوٹس بھیجا گیا، لہذا خالی کرنے والی تاریخ کے بعد پڑھی جانے والی نماز اور روزے کا کیا حکم ہے؟

ج) اگر مقررہ تاریخ کے بعد ذمہ داران کی طرف سے اس مکان میں رہنے کی اجازت نہ ہو تو اس میں تصرّف کرنا غصب کرنے کے حکم میں ہے۔

س ۳۸۸: ان جانمازوں اور سجدہ گاہوں پر سجدہ کا کیا حکم ہے جس پر نقش و نگار بنے ہوئے ہیں؟

ج) بذات خود کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر اس سے شیعوں پر تہمت لگانے والوں کے لئے بہانہ فراہم ہو جائے تو اس پر نماز پڑھنے سے اجتناب کرنا واجب ہے۔

س ۳۸۹: اگر نماز پڑھنے کی جگہ پاک نہ ہو لیکن سجدہ کی جگہ پاک ہو، تو کیا ہماری نماز صحیح ہے؟

ج) اگر اس جگہ کی نجاست لباس یا بدن میں سرایت نہ کرے اور سجدہ کی جگہ

www.kitabmart.in

پاک ہو تو اس جگہ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳۹۰ : میرے دفتر کی موجودہ عمارت پرانے قبرستان پر بنائی گئی ہے۔ تقریباً چالیس سال قبل سے اس میں مُردے دفن کرنا چھوڑ دیا گیا تھا لہٰذا تیس سال پہلے اس عمارت کی بنیاد پڑی اب یہ عمارت مکمل ہو چکی ہے اور اس وقت قبرستان کا کوئی نشان باقی نہیں ہے۔ کیا اس عمارت میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟

ج اس وقت تک اس میں کام کرنے اور نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جب تک شرعی طریقے سے یہ ثابت نہ ہو جائے کہ یہ جگہ دفن میت کے لئے وقف کی گئی تھی۔

س ۳۹۱ : مومن نوجوانوں نے (امر بالمعروف کی خاطر) پارکوں اور تفریح گاہوں میں ہفتے میں ایک یا دو دن اقامۂ نماز کا پروگرام بنایا ہے، لیکن بعض حضرات اور سن رسیدہ افراد اعتراض کرتے ہیں کہ پارکوں اور تفریح گاہوں کی ملکیت واضح نہیں ہے لہٰذا ان جگہوں پر نماز کا کیا حکم ہے؟

ج موجودہ پارکوں اور تفریح گاہوں کو نماز وغیرہ کے لئے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور غصب کا احتمال قابل توجہ نہیں ہے۔

س ۳۹۲ : اس شہر (ہادی شہر) کے موجودہ مدارس میں سے ایک مدرسہ کی زمین ایک شخص کی ملکیت ہے۔ شہر کے نقشہ کے مطابق اس کو پارک میں تبدیل کیا گیا ہے اور جب مدرسہ کی شدید ضرورت محسوس ہونے لگی تو اسے میونسپل بورڈ کی اجازت سے مدرسہ میں تبدیل کر دیا گیا مگر مالک زمین اس ضبطی پر راضی نہیں ہے اور اس نے اعلان کر دیا ہے کہ اس میں نماز وغیرہ صحیح نہیں ہے۔ آپ فرمائیں کہ کیا حکم ہے؟

www.kitabmart.in

ج: اگر اس زمین کو اس کے حقیقی مالک سے پارلیمنٹ کے پاس کئے ہوئے قانون اور شورائے نگہبان کی تائید کے تحت لیا گیا ہے تو اس میں تصرف کرنے اور نماز پڑھنے میں مضائقہ نہیں ہے۔

س ۳۹۳: ہمارے شہر میں دو ملی ہوئی مسجدیں تھیں جن کے درمیان صرف ایک دیوار کا فاصلہ تھا۔ کچھ دنوں پہلے بعض مومنین نے دونوں مسجدوں کو ملانے کے لئے درمیانی دیوار کو گرادیا اور یہ اقدام بعض لوگوں کے لئے شک و شبہ کا سبب بنا ہوا ہے لہٰذا وہ نماز نہیں پڑھ رہے ہیں آپ فرمائیں اس مسئلہ کا کیا حل ہے؟

ج: دونوں مسجدوں کے درمیان کی دیوار کو گرانے سے ان میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳۹۴: راستوں میں کھانے کے ہوٹلوں میں نماز پڑھنے کی بھی ایک جگہ ہوتی ہے لہٰذا اگر کوئی شخص اس ہوٹل میں کھانا نہ کھائے تو کیا اس کے لئے وہاں نماز پڑھنا جائز ہے یا اجازت کا لینا واجب ہے؟

ج: اگر اس کا احتمال ہو کہ نماز کی جگہ ہوٹل والے کی ملکیت ہے اور وہاں صرف وہی اشخاص نماز پڑھ سکتے ہیں جو اس ہوٹل میں کھانا کھاتے ہیں، تو اجازت لینا واجب ہے۔

س ۳۹۵: جو شخص غصبی زمین پر ایسی جانماز یا تختے پر نماز پڑھے جو مباح ہو تو اس کی نماز باطل ہے یا صحیح ہے؟

ج: غصبی زمین پر پڑھی جانے والی نماز باطل ہے خواہ وہ جانماز یا تختِ مباح پر ہی کیوں نہ پڑھی جائے۔

www.kitabmart.in

س ۳۹۶ : موجودہ حکومت کے زیر تصرّف مؤسسات اور کمپنیوں میں بعض افراد وہ ہیں جو نماز جماعت میں شرکت نہیں کرتے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ عمارتیں ان کے مالکوں سے شرعی عدالت کے فیصلہ پر ضبط کی گئی ہیں۔ لہٰذا اس سلسلے میں آپ اپنے فتوے سے مطلع فرمائیں۔؟

ج نماز جماعت میں شرکت کرنا ضروری نہیں ہے، ہر شخص کو کسی عذر کی وجہ سے شریک جماعت نہ ہونے کا حق ہے، اور رہا مکان کا حکم تو اگر اس بات کا احتمال ہے کہ ضبط کرنے کا حکم ایسے شخص نے دیا تھا جس کو قانونی حیثیت حاصل تھی اور اس نے شرعی اور قانونی لحاظ سے ضبط کرنے کا حکم دیا تھا تو شرعاً اس کا عمل صحیح تھا، لہٰذا ایسی صورت میں اس مکان پر تصرّف کرنا جائز ہے اور غصب کا حکم نافذ نہیں ہوگا۔

س ۳۹۷ : اگر مسجد کے پاس امام بارگاہ ہو تو کیا امام بارگاہ میں نماز جماعت قائم کرنا صحیح ہے اور کیا دونوں جگہوں کا ثواب مساوی ہے؟

ج اس میں کوئی شک نہیں کہ مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت دوسری جگہوں پر نماز پڑھنے سے زیادہ ہے، لیکن امام بارگاہ یا دوسری جگہوں پر نماز جماعت قائم کرنے میں شرعاً کوئی مانع نہیں ہے۔

س ۳۹۸ : جس جگہ حرام موسیقی ہو رہی ہو کیا وہاں نماز پڑھنا صحیح ہے؟

ج اگر وہاں نماز پڑھنا حرام موسیقی سننے کا سبب ہو تو اس جگہ ٹھہرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن نماز صحیح ہے۔ اور اگر موسیقی کی آواز نماز سے توجہ ہٹانے کا موجب بنے تو اس جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

www.kitabmart.in

س ۳۹۹ : ان لوگوں کی نماز کا کیا حکم ہے جن کو بذریعہ بحری جہاز خاص ڈیوٹی پر بھیجا جاتا ہے اور سفر ہی میں نماز کا وقت آجاتا ہے اگر اس وقت وہ نماز نہ پڑھیں تو پھر وہ داخلِ وقت میں ادا نماز نہیں پڑھ سکیں گے؟

ج مذکورہ صورت میں ان پر واجب ہے کہ وہ کشتی میں جس طرح ممکن ہو نماز پڑھیں۔

www.kitabmart.in

مسجد کے احکام

س ۴۰۰ : اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ اپنے محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا مستحب ہے، کیا اپنے محلہ کی مسجد چھوڑ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے شہر کی جامع مسجد جانے میں کوئی اشکال ہے ؟

ج : اگر اپنے محلہ کی مسجد چھوڑنا دوسری مسجد میں نماز جماعت میں شرکت کیلئے ہو خصوصاً جامع مسجد میں تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۴۰۱ : اس مسجد میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے جس کے بانیوں میں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ یہ مسجد ہم نے اپنے اور اپنے قبیلہ والوں کے لئے بنائی ہے ؟

ج : کوئی مسجد جب بن گئی تو کسی قوم، قبیلہ اور اشخاص سے مخصوص نہیں ہے بلکہ اس سے تمام مسلمانوں کو استفادہ کرنا جائز ہے۔

س ۴۰۲ : عورتوں کے لئے مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے یا گھر میں ؟

ج : مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت مردوں ہی سے مخصوص نہیں ہے۔

س ۴۰۳ : دور حاضر میں مسجد الحرام اور صفا و مروہ کی جائے سعی کے درمیان تقریباً آدھا میٹر اونچی اور ایک میٹر چوڑی دیوار ہے یہ مسجد اور جائے سعی کے درمیان مشترک دیوار ہے، کیا وہ عورتیں اس دیوار پر بیٹھ سکتی ہیں جن کے لئے ایام کے باعث مسجد الحرام میں داخل ہونا جائز نہیں ہے ؟

ج : اس میں کوئی اشکال نہیں، مگر یہ کہ جب یقین ہو جائے کہ وہ مسجد کا جزو ہے۔

www.kitabmart.in

س ۴۰۴ : کیا محلہ کی مسجد میں ورزش کرنا اور سونا جائز ہے ؟ اور اس سلسلہ میں دوسری مساجد کا کیا حکم ہے ؟

ج : مسجد ورزش گاہ نہیں ہے اور مسجد میں سونا مکروہ ہے۔

س ۴۰۵ : کیا مسجد کے صحن میں جوانوں کو روشن فکری ، ثقافتی ، عقائدی اور عسکری درس دیا جا سکتا ہے ؟ اور ان امور کو اس مسجد کے ایوان میں انجام دینے کا شرعی حکم کیا ہے ، جس سے استفادہ نہیں کیا جاتا ؟ جبکہ ان دروس کی تعلیم کے لئے جگہیں بہت کم ہیں ؟

ج : یہ چیزیں مسجد کے صحن و ایوان کے وقف کی کیفیت سے مربوط ہیں۔ اور اس سلسلہ میں مسجد کے امام جماعت اور اس کی انتظامیہ کمیٹی سے اس کی رائے دریافت کرنا واجب ہے۔ واضح رہے امام جماعت اور انتظامیہ کمیٹی کی موافقت سے جوانوں کو مساجد میں جمع کرنا اور دینی کلاسیں لگانا مستحسن اور مطلوب فعل ہے۔

س ۴۰۶ : بعض علاقوں ، خصوصاً دیہاتوں میں لوگ مساجد میں شادی کا جشن منعقد کرتے ہیں یعنی وہ رقص اور گانا تو گھروں میں کرتے ہیں لیکن صبح و شام کا کھانا مسجد میں کھلاتے ہیں۔ شریعت کے لحاظ سے یہ جائز ہے یا نہیں ؟

ج : مہمانوں کو مسجد میں کھانا کھلانے میں فی نفسہ کوئی اشکال نہیں ہے لیکن مسجد میں جشن شادی منعقد کرنا مسجد کی عظمت کے خلاف ہے اور جائز نہیں ہے اور شرعی طور سے حرام چیزوں جیسے ، گانا اور طرب انگیز لہو یہ موسیقی سننا مطلقاً حرام ہے۔

س ۴۰۷ قومی کواپریٹو کمپنیاں رہائش کے لئے چند طبقہ فلیٹ اور کالونیاں بناتے ہیں۔ شروع میں شرکاء کے ساتھ اس بات پر اتفاق ہوتا ہے کہ ان فلیٹوں میں عمومی استفادہ

www.kitabmart.in

کے لئے اماکن ہوں گے جیسے مسجد ۔ اب جب گھر تیار ہوئے اور شرکاء کو دیئے گئے تو کیا اب بعض حصہ داروں کے لئے جائز ہے کہ وہ قرار داد کو توڑ دیں اور یہ کہہ دیں کہ ہم مسجد کی تعمیر کیلئے راضی نہیں ہیں ؟

ج : اگر کمپنی تمام اعضاء کی موافقت سے مسجد کی تعمیر کا اقدام کرے اور مسجد تیار ہو جائے اور مسجد کے عنوان سے وقف ہو جائے تو اپنی پہلی رائے سے بعض شرکاء کے پھر جانے سے اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا ۔ لیکن اگر مسجد کے وقف ہونے سے قبل بعض شرکاء اپنی سابقہ موافقت سے پھر جائیں تو مسجد کی تعمیر کمپنی کے تمام اعضاء کے مشترکہ اموال اور ان کی مشترک زمین میں ان کی رضا کے بغیر جائز نہیں ہے مگر یہ کہ کمپنی کے تمام شرکاء سے عقد لازم کے ضمن میں یہ شرط کر لی گئی ہو کہ مشترک زمین کا ایک حصہ تعمیر کے لئے مختص کریں اور تمام اعضاء نے اس شرط کو قبول کیا ہو ، اس صورت میں وہ اپنی رائے سے نہیں پھر سکتے اور نہ ان کے پھرنے کا کوئی اثر ہو سکتا ہے ۔

س ۴۰۸ : اسلامی تہذیب اور کلچر پر ہجوم کرنے والوں سے مقابلہ کرنے کے لئے ہم نے مسجد میں تقریباً ابتدائی اور مڈل کلاسوں کے تیس ۳۰ لڑکوں کو گروہ اناشید کی تشکیل میں (چند نفر کا ایک ساتھ قرآن یا مدح کا پڑھنا) جمع کیا ، اس گروہ کے افراد کو عمر و استعداد کے مطابق قرآن ، احکام اور اخلاق اسلامی کا درس دیا جاتا ہے ۔ اس تحریک کو چلانے کا کیا حکم ہے ؟ اور موازین شرع و حکومت کے احکام کی رعایت کے ساتھ موسیقی کے آلہ جسے "ارغن" کہا جاتا ہے ، کے استعمال کا کیا حکم ہے ؟ اور مسجد میں اس کی مشق کرانے کا کیا حکم ہے ؟ اور یہ چیزیں ریڈیو

www.kitabmart.in

اور ٹیلی ویژن اور ایران کی وزارت ارشاد اسلامی میں عام ہیں؟

ج: اسلامی تہذیب پر ہجوم کرنے والوں کا مقابلہ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینا، موسیقی کے آلات سے استفادہ پر موقوف نہیں ہے خصوصاً مسجد میں، مسجد کی عظمت کی رعایت کرنا واجب ہے، اس میں عبادت کرنا چاہئے اور اس سے دینی معارف کی تبلیغ اور انقلاب کے تابناک افکار کی ترویج کرنا چاہیئے۔

س ۴۰۹: کیا مسجد میں ان لوگوں کو جو قرآن کی تعلیم کے لئے آتے ہیں، وہ فلم دکھائی جاسکتی ہے جس کو ایران کے وزارت ارشاد اسلامی نے پاس کیا ہو؟

ج: مسجد کو فلم دکھانے والے مکان میں تبدیل کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن ضرورت کے وقت اور مسجد کے پیش نماز کی موافقت سے دکھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۴۱۰: کیا ائمہ معصومینؑ کے میلاد کے موقع پر مسجد سے فرح بخش موسیقی کے نشر کرنے میں کوئی شرعی اشکال ہے؟

ج: واضح رہے کہ مسجد ایک مقدس شرعی مقام ہے، اس میں موسیقی (کا پروگرام) رکھنا اس کی عظمت کے منافی اور حرام ہے، یہاں تک کہ غیر مطرب موسیقی بھی حرام ہے۔

س ۴۱۱: مساجد میں موجود لاؤڈ اسپیکر جس کی آواز مسجد کے باہر سنی جاتی ہے اس کا استعمال کب اور کس صورت میں جائز ہے؟ اور اذان سے قبل اس پر تلاوت قرآن اور انقلابی ترانے سنانے کا کیا حکم ہے؟

ج: جن اوقات میں محلہ والوں اور ہمسایوں کے لئے تکلیف دہ اور اضطراب کا سبب نہ ہو ان میں اذان سے قبل چند منٹ تلاوت قرآن رکھی جاسکتی ہے۔

س ۴۱۲: جامع مسجد کی تعریف کیا ہے؟

www.kitabmart.in

ج: وہ مسجد جو شہر میں اکثر اہل شہر کے اجتماع کے لیے بنائی جاتی ہے اور کسی قبیلہ یا اہل بازار سے مخصوص نہیں ہوتی ہے۔

س ۴۱۳: تیس سال سے ایک چھت دار مسجد یوں ہی پڑی ہوئی ہے، اور اس میں نماز نہیں ہوتی، ایک کھنڈر بن چکی ہے، اس کے ایک حصہ کو مخزن بنالیا گیا ہے۔ اور کچھ مدت قبل رضا کار فوجوں کی طرف سے اس میں بعض اصلاحات ہوئی ہیں جو اس کے چھت والے حصہ میں پندرہ سال سے مقیم ہیں اور ان اصلاحات کی وجہ سے عمارت کی نامناسب کیفیت تھی، خصوصاً چھت گرنے کے قریب اور چونکہ بسیج والے مسجد کے شرعی احکام سے ناواقف تھے اور جو لوگ جانتے تھے انہوں نے ان کی راہنمائی نہیں کی۔ انہوں نے چھت والے حصے میں چند کمرے تعمیر کرائے ہیں، اور ان اصلاحات پر خطیر رقم بھی خرچ کی گئی ہے۔ اب تعمیر کا کام اختتام پر ہے۔ امید ہے درج ذیل موارد میں حکم شرعی سے مطلع فرمائیں گے:

۱۔ فرض کیجئے اس کام کے بانی اور اس پر نگراں کمیٹی کے اراکین مسئلہ سے ناواقف تھے تو کیا ان لوگوں کو بیت المال سے خرچ کیے جانے والی رقم کا ذمہ دار کہا جائے گا؟ اور وہ گناہگار رہیں یا نہیں؟

۲۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ یہ رقم بیت المال سے خرچ ہوئی ہے۔ کیا ان کے لئے یہ اجازت ہے کہ وہ (جب تک مسجد کو اس حصہ کی ضرورت نہ ہو اور اس میں نماز قائم نہ ہو اس وقت تک) ان کمروں سے قرآن و احکام شریعت کی تعلیم کے لیے استفادہ کریں۔ اس امر کا لحاظ رکھتے ہوئے کہ مسجد کے احکام اور حدود کی پوری رعایت ہوگی۔ اس طرح مسجد کے امور کے لئے بھی ان کمروں سے استفادہ ہو یا ان کمروں

www.kitabmart.in

کو منہدم کرنے میں عجلت کی جائے ؟

ج: مسجد کے چھت والے حصہ میں بنے ہوئے کمروں کو منہدم کرکے اس کو سابقہ حالت پر لوٹانا واجب ہے اور خرچ شدہ رقم کے بارے میں جب تفریط و تقصیر نہ ہو اور جان بوجھ کر ایسا نہ کیا گیا ہو تو اس کا کوئی ضامن نہیں ہے۔

اور مسجد کے چھت والے حصہ میں قرائت قرآن، احکام شرعی، اسلامی معارف اور تمام دینی و مذہبی پروگرام منعقد کرنے میں ،جبکہ نمازگزاروں کے لئے زحمت نہ ہو اور امام جماعت کی نگرانی میں ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے اور امام جماعت، بسیج اور مسجد کے دوسرے ذمہ داروں کو ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا واجب ہے تاکہ مسجد میں رضاکارانہ فوجی مرکز بھی موجود رہے اور مسجد کے عبادی فرائض جیسے نماز وغیرہ میں بھی خلل واقع نہ ہو۔

س ۴۱۴ : ایک سڑک کی توسیع کے منصوبے میں متعدد مساجد آتی ہیں۔ منصوبہ کے اعتبار سے بعض مسجدیں پوری منہدم ہوں گی اور بعض کا کچھ حصہ گرایا جائے گا تاکہ بسوں اور کاروں وغیرہ کی آمد و رفت میں آسانی ہو۔ امید ہے اپنا نظریہ بیان فرمائیں گے؟

ج: مسجد یا اس کے جزء کو منہدم کرنا جائز نہیں ہے مگر اس مصلحت کی بنا پر جس سے چشم پوشی ممکن نہ ہو۔

س ۴۱۵ : کیا مساجد کے پانی کی قلیل مقدار کو لوگوں کے وضو کے لئے مخصوص ہے، اپنے ذاتی استعمال میں لانا جائز ہے جیساکہ دوکاندار اس سے ٹھنڈا پانی پینے یا چائے بنانے یا موٹر گاڑی میں ڈالنے کے لئے لیتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس مسجد کا کوئی ایک مخصوص واقف نہیں ہے جو اس سے منع کرے ؟

www.kitabmart.in

ج: اگر یہ معلوم نہ ہو کہ یہ پانی خصوصاً نماز گزاروں کے وضوء کے لئے وقف ہے اور عرف میں یہ بات رائج ہو کہ جس محلہ میں مسجد ہے اس کے ہمسایہ اور راستہ چلنے والے اس کے پانی سے استفادہ کرتے ہیں تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے اگرچہ اس سلسلہ میں احتیاط بہتر ہے۔

س ۴۱۶: قبرستان کے پاس ایک مسجد ہے اور جب بعض مومنین قبور کی زیارت کے لئے آتے ہیں تو وہ اپنے کسی عزیز کی قبر پر پانی چھڑکنے کے لئے اس مسجد سے پانی لیتے ہیں اور ہم یہ نہیں جانتے کہ یہ پانی مسجد کے لئے وقف ہے یا سبیل عام ہے اور بالفرض اگر یہ معلوم ہو کہ یہ پانی مسجد کے لئے وقف نہیں ہے لیکن وضوء و طہارت سے مخصوص کیا گیا ہے تو کیا اسے قبر پر چھڑکا جاسکتا ہے؟

ج: جب قبر پر چھڑکنے کے لئے مسجد سے باہر پانی لینا لوگوں میں رائج ہو اور ناپسندیدہ نہ ہو اور اس بات پر کوئی دلیل نہ ہو کہ پانی مخصوص وضوء کے لئے یا وضوء اور طہارت کے لئے وقف ہے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۴۱۷: اگر مسجد کو ترمیم کی ضرورت ہو تو کیا حاکم شرع یا اس کے وکیل کی اجازت ضروری ہے؟

ج: اگر مسجد کی ترمیم و تعمیر اپنے یا خیّر افراد کے مال سے ہو تو اس میں حاکم شرع کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

س ۴۱۸: کیا میں اپنے مرنے کے بعد کے لئے یہ وصیت کرسکتا ہوں کہ مجھے محلہ کی اس مسجد میں دفن کیا جائے جس کے امور کی بہتری کے لئے میں نے کوشش کی تھی کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے اس مسجد میں دفن کیا جائے خواہ مسجد کے اندر یا اس کے صحن میں؟

www.kitabmart.in

ج: اگر دفن میت کو صیغۂ وقف کے جاری کرتے وقت مستثنیٰ نہ کیا گیا ہو تو اس میں دفن کرنا جائز نہیں ہے اور اس سلسلہ میں آپ کی وصیت کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

س ۴۱۹ : ایک مسجد تقریباً بیس سال پہلے بنائی گئی ہے اور اسے امام زمانہ عجّل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور یہ معلوم نہیں ہے کہ مسجد کے نام کو صیغۂ وقف میں ذکر کیا گیا ہے یا نہیں پس مسجد کا نام مسجد صاحب زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے بجائے بدل کر جامع مسجد رکھنے میں کیا حکم ہے؟

ج: صرف مسجد کا نام بدلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۴۲۰ : زمانۂ قدیم سے عام رواج ہے کہ محلہ کی مسجد کو نذورات دی جاتی ہیں تاکہ انھیں محرم، صفر، رمضان اور تمام مخصوص ایام میں صرف کیا جائے ادھر اسے بجلی اور ائر کنڈیشنر سے بھی آراستہ کر دیا گیا ہے اور جب محلہ والوں میں سے کوئی مر جاتا ہے تو اس کے فاتحہ کی مجلس بھی مسجد ہی میں ہوتی ہے اور مجلس میں مسجد کی بجلی اور ائر کنڈیشنر وغیرہ کو استعمال کیا جاتا ہے اور مجلس کرنے والے اس کا پیسہ ادا نہیں کرتے شرعی نقطہ نظر سے یہ جائز ہے یا نہیں؟

ج: مسجد کے وسائل اور امکانات سے فاتحہ کی مجلس وغیرہ میں استفادہ کرنا مسجد کے وقف یا نذر کی کیفیت پر موقوف ہے۔

س ۴۲۱ : گاؤں میں ایک جدید التعمیر مسجد ہے (جو پرانی مسجد کی جگہ بنائی گئی ہے) موجودہ مسجد کے ایک کنارے پر جو پرانی مسجد کی زمین کا جزء ہے، مسئلہ سے ناواقفیت کی بنا پر چائے وغیرہ بنانے کے لئے ایک کمرہ بنایا گیا ہے اور اس کی بالکنی پر جو کہ مسجد میں داخل ہے، لائبریری بنائی گئی ہے، امید ہے کہ اس سلسلہ میں اپنا نظریہ بیان فرمائیں گے؟

www.kitabmart.in

ج: سابق مسجد کی جگہ پر چائے خانہ بنانا صحیح نہیں ہے اور اس جگہ کو مسجد کی سابقہ حالت میں بدلنا واجب ہے مسجد کی چھت بھی مسجد کے حکم میں ہے اور اس پر شریعت میں مسجد کے احکام اور آثار مترتّب ہوتے ہیں لیکن بالکنی میں کتابوں کے لئے الماریاں رکھنے اور مطالعہ کے لئے وہاں جمع ہونے میں ، جبکہ نمازگزاروں کے لئے مزاحمت نہ ہو، کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۴۲۲ : اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک گاؤں میں ایک مسجد خراب ہونا چاہتی ہے لیکن فی الحال اس کے انہدام کے لئے کوئی شرعی جواز نہیں ہے کیونکہ وہ راستہ میں مانع نہیں ہے کیا مکمل طور پر اس مسجد کو منہدم کرنا جائز ہے ؟ اس مسجد کا کچھ اثاثہ اور پیسہ بھی ہے یہ چیزیں کس کو دی جائیں ؟

ج: مسجد کو منہدم و خراب کرنا جائز نہیں ہے اور عمومی طور سے مسجد کا خرابہ بھی مسجدیت سے خارج نہیں ہوگا ، اور مسجد کے اثاثہ و مال کی اگر اس مسجد کو ضرورت نہیں ہے تو استفادہ کے لئے انھیں دوسری مسجدوں میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔

س ۴۲۳ : کیا مسجد کے صحن کے ایک گوشہ میں مسجد کی عمارت میں کوئی تصرف کے بغیر، میوزیم بنانے میں کوئی شرعی اشکال ہے جیساکہ آج کل مسجد کی عمارت کے حصّوں میں ہی لائبریری بنائی جاتی ہے ؟

ج: صحنِ مسجد کے گوشہ میں لائبریری یا میوزیم بنانا جائز نہیں ہے اگر وہ صحن مسجد کے وقف کی کیفیت کے مخالف یا عمارت مسجد کی تغییر کا باعث ہو مذکورہ غرض کے لئے بہتر ہے کہ مسجد سے متصل اس کا انتظام کیا جائے۔

س ۴۲۴ : ایک موقوفہ جگہ میں مسجد ، دینی مدرسہ اور عام لائبریری بنائی گئی ہے اور

www.kitabmart.in

سب کام کر رہے ہیں لیکن اس وقت یہ سب بلدیہ کی توسیع کے نقشہ میں آرہے ہیں کہ جن کا انہدام ضروری ہے، ان کے انہدام کے لئے بلدیہ سے کیسے تعاون کیا جائے اور کیسے ان کا معاوضہ لیا جائے تاکہ اسے نئی اور اچھی عمارت بنائی جا سکے؟

ج: اگر میونسپلٹی اس کو منہدم کرنے اور معاوضہ دینے کے لئے تیار ہو جائے تو معاوضہ لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن بہت اہم مصلحت کے بغیر موقوفہ مسجد و مدرسہ کو منہدم کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۴۲۵: جامع مسجد کی توسیع کے لئے اس کے صحن سے چند درختوں کو اکھاڑنا ضروری ہے۔ کیا ان کو اکھاڑنا جائز ہے، جبکہ مسجد کا صحن بڑا ہے اور اس میں اور بھی بہت سے درخت ہیں؟

ج: اگر مسجد کی توسیع کی ضرورت ہو اور مسجد کے صحن کو مسجد میں داخل کرنے اور درخت کاٹنے کو وقف میں تغییر و تبدیلی شمار نہیں کیا جاتا ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۴۲۶: اس زمین کا کیا حکم ہے جو کہ مسجد کے چھت والے حصہ کا جزو تھی، بعد میں بلدیہ کے توسیعی دائرے میں آنے کے بعد اسے مجبوراً منہدم کر دیا گیا؟

ج: اگر اسے مسجد کی پہلی حالت کی طرف پلٹانا بعید ہو تو اس پر مسجد کے آثار کا مترتب ہونا غیر معلوم ہے۔

س ۴۲۷: میں عرصہ سے ایک مسجد میں نماز جماعت پڑھاتا ہوں، اور مسجد کے وقف کی کیفیت کی مجھے اطلاع نہیں ہے، دوسری طرف مسجد کے مصارف کے لئے بھی مشکلات ہیں پس کیا مسجد کے سرداب کو مسجد کے شایان شان کسی مقصد کے لئے کرایہ پر دیا جا سکتا ہے؟

www.kitabmart.in

ج: اگر سرداب پر مسجد کا عنوان صادق نہیں آتا ہے اور اس کا ایسا جزء بھی نہیں ہے جس کی مسجد کو ضرورت ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے ؟

س ۴۲۸: مسجد کے پاس ایسا اثاثہ نہیں ہے جس سے اس کے امور کو چلایا جا سکے اور انتظامیہ کمیٹی مسجد کے چھت والے حصہ کے نیچے مسجد کے اخراجات پورا کرنے کے لئے ایک تہ خانہ کھود کر اس میں کارخانہ بنانا چاہتی ہے، یہ عمل جائز ہے یا نہیں ؟

ج: مسجد کے چھت والے حصہ کے نیچے کارخانہ وغیرہ کی تاسیس کے لئے تہ خانہ بنانا جائز نہیں ہے۔

س ۴۲۹: کیا مسلمانوں کی مسجدوں میں کفار کا داخل ہونا مطلقاً جائز ہے خواہ وہ تاریخی آثار کو دیکھنے ہی کے لئے ہو ؟

ج: مسجد حرام و مسجد نبویؐ کے علاوہ دیگر مساجد میں ان کے داخل ہونے میں بذات خود کوئی حرج نہیں ہے، مگر یہ کہ اس سے مسجد کا نجس ہونا لازم آتا ہو یا اس کی ہتک حرمت ہوتی ہو یا مسجد میں مجنب کے ٹھہرنے کا سبب ہو۔

س ۴۳۰: کیا اس مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے جو کفار نے بنائی ہو ؟

ج: اس میں نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۴۳۱: اگر ایک کافر اپنی خوشی سے مسجد بنانے کے لئے پیسہ دے یا کوئی اور مدد کرے تو کیا اسے قبول کرنا جائز ہے ؟

ج: اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۴۳۲: اگر ایک شخص رات میں مسجد میں آکر سو جائے اور اسے احتلام ہو جائے اور جب بیدار ہو تو مسجد سے نکلنے پر قادر نہ ہو تو اس کی کیا تکلیف ہے ؟

www.kitabmart.in

ج: اگر وہ مسجد سے نکلنے اور دوسری جگہ جانے پر قادر نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ فوراً تیمّم کرے تاکہ اس کے لئے مسجد میں باقی رہنے کا جواز پیدا ہو جائے۔

دوسرے دینی اماکن کے احکام

س ۴۳۳: کیا شرعی نقطۂ نظر سے امام بارگاہ کو چند معیّن اشخاص کے نام رجسٹرڈ کرنا جائز ہے؟ اور اگر دوسرے افراد، جنہوں نے اس عمل خیر یعنی امام بارگاہ کی تعمیر میں شرکت کی ہے، اس امر سے راضی نہ ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: دینی مجالس برپا کرنے کے لئے موقوفہ امام بارگاہ کو معیّن اشخاص کے نام رجسٹرڈ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بہرحال بعض معیّن افراد کے نام کرنے کے لئے لازم ہے کہ ان تمام افراد کی اجازت لی جائے جنہوں نے اس عمارت کے بنانے میں شرکت کی ہے۔

س ۴۳۴: توضیح المسائل میں بیان ہوا ہے کہ مجنب اور حائضہ عورت دونوں کے لئے ائمہ علیہم السلام کے حرم میں داخل ہونا جائز نہیں ہے امید ہے کہ اس کی وضاحت فرمائیں گے کہ کیا صرف قبّہ کے نیچے کی جگہ حرم ہے یا اس سے ملحق ساری عمارت حرم ہے؟

ج: حرم سے مراد وہ جگہ ہے جو قبّۂ مبارکہ کے نیچے ہے اور عرف میں جس کے اوپر حرم و مشہد صادق آتا ہے لیکن ملحقہ عمارت اور راہداری حرم کے حکم میں نہیں ہیں، ان میں مجنب و حائضہ کے داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے، مگر یہ کہ ان میں سے کسی کو مسجد بنا دیا گیا ہو۔

www.kitabmart.in

س ۴۳۵ : قدیم مسجد سے ملحق امام باڑہ بنایا گیا ہے اور آج کل مسجد میں نماز گزاروں کیلئے گنجائش نہیں ہے، کیا مذکورہ امام باڑہ کو مسجد میں شامل کر کے اس سے مسجد کے عنوان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے ؟

ج : امام باڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر امام باڑہ شرعاً صحیح طریقہ سے امام باڑہ کے عنوان سے وقف کیا گیا ہے تو اسے مسجد میں تبدیل کرنا جائز نہیں ہے اور نہ اسے برابر والی مسجد میں مسجد کے عنوان سے ضم کیا جاسکتا ہے۔

س ۴۳۶ : کیا اولاد ائمہ علیہم السلام میں سے کسی کے مرقد کی نذر میں آئے ہوئے اسباب و فرش کو محلہ کی جامع مسجد میں استعمال کیا جاسکتا ہے ؟

ج : اگر فرزند امام علیہ السلام کے مرقد اور اس کے زائرین کی ضرورت سے زیادہ ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۴۳۷ : جو تکیے یا عزا خانے حضرت ابو الفضل العباسؑ اور دیگر شخصیات کے نام پر بنائے جاتے ہیں کیا وہ مسجد کے حکم میں ہیں امید ہے کہ ان کے احکام بیان فرمائیں گے؟

ج : تکیے اور امام بارگاہیں مسجد کے حکم میں نہیں ہیں۔

نماز گزار کا لباس

س ۴۳۸ : اگر مجھے اپنے لباس کے نجس ہوجانے میں شک ہو اور میں اس میں نماز پڑھ لوں تو میری نماز باطل ہے یا نہیں ؟

ج : لباس کے نجس ہونے میں شک ہو تو وہ پاک ہے اور اس میں نماز

www.kitabmart.in

صحیح ہے۔

س ۴۲۹ : میں نے جرمنی میں کھال کی ایک پیٹی (بیلٹ) خریدی کیا اس کو باندھ کر نماز پڑھنے میں کوئی شرعی اشکال ہے؟ اگر مجھے یہ شک ہو کہ یہ اصل کھال کی ہے یا مصنوعی اور یہ کہ یہ تزکیہ شدہ حیوان کی کھال کی ہے یا نہیں تو میری ان نمازوں کا کیا حکم ہے جو میں نے اس میں پڑھی ہیں؟

ج: اگر یہ شک ہو کہ یہ طبیعی کھال کی ہے یا نہیں تو اس وقت اسے باندھ کر نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ لیکن اگر اس کے طبیعی کھال کے ثابت ہونے کے بعد یہ شک ہو کہ وہ تزکیہ شدہ حیوان کی کھال کی ہے یا نہیں؟ تو وہ مردار کے حکم میں ہے، مگر گذشتہ نمازیں صحیح ہیں۔

س ۴۴۰ : اگر نماز گزار کو یہ یقین ہو کہ اس کے لباس و بدن پر نجاست نہیں ہے اور وہ نماز بجالائے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس تھا تو اس کی نماز باطل ہے یا نہیں؟ اور اگر وہ اثنائے نماز میں اس کی طرف متوجہ ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر وہ اپنے بدن یا لباس کے نجس ہونے کو قطعی نہ جانتا ہو اور نماز کے بعد اسے نجاست کا علم ہو تو اس کی نماز صحیح ہے، اس پر اعادہ یا قضاء واجب نہیں ہے لیکن اگر وہ اثنائے نماز میں اس کی طرف متوجہ ہو جائے اور وہ نجاست کو بغیر ایسے فعل کے جو نماز کے منافی ہے، دور کر سکتا ہو تو اس پر یہی واجب ہے اور اپنی نماز تمام کرے گا لیکن اگر نماز کی شکل کو باقی رکھتے ہوئے نجاست دور نہیں کر سکتا اور وقت میں بھی گنجائش ہے تو نماز توڑنا اور نجاست دور کرنے کے بعد دوبارہ بجالانا واجب ہے۔

www.kitabmart.in

س ع ۴۴۱ : زید مراجع عظام میں سے ایک کا مقلّد ہے وہ ایک زمانہ تک مشکوک التذکیہ حیوان کی کھال ۔ جس میں نماز صحیح نہیں ہے ۔ میں نماز پڑھتا رہا ۔ پس اگر اس کے مرجع کی رائے یہ ہو کہ اس حیوان کی کھال کے نماز میں استعمال پر ۔ جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا ہے ۔ احتیاط واجب اعادہ ہے تو کیا مشکوک التذکیہ حیوان کا حکم وہی ہے جو غیر ماکول اللحم حیوان کا ہے ؟

ج : مشکوک التذکیہ حیوان اپنی نجاست اور کھائے جانے کی حرمت اور اس کی کھال میں نماز جائز نہ ہونے کے اعتبار سے مردار کے حکم میں ہے ۔

س ع ۴۴۲ : ایک عورت نماز کے درمیان اپنے بعض بالوں کو کھلا ہوا محسوس کرتی ہے اور فوراً چھپالیتی ہے اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے یا نہیں ؟

ج : اگر بال کا کھولنا جان بوجھ کر نہ رہا ہو تو اعادہ واجب نہیں ہے ۔

س ع ۴۴۳ : ایک شخص پیشاب کے مقام کو پتھر کی کنکری، لکڑی یا کسی اور چیز سے مجبوراً پاک کرتا ہے اور جب گھر لوٹتا ہے تو اسے پانی سے پاک کر لیتا ہے کیا نماز کیلئے داخلی لباس کا بدلنا یا پاک کرنا واجب ہے ؟

ج : اگر پیشاب کے مقام کی رطوبت سے لباس نجس نہ ہوا ہو تو اس پر لباس پاک کرنا واجب نہیں ہے ۔

س ع ۴۴۴ : بیرونِ ملک سے جو بعض صنعتی آلات منگائے جاتے ہیں وہ ان غیر ملکی ماہروں کے ذریعہ چلتے ہیں جو اسلامی فقہ کے اعتبار سے کافر اور نجس ہیں اور یہ معلوم ہے کہ ان آلات کی فٹنگ تیل اور دوسری چکنائی وغیرہ لگا کر ہاتھ کے ذریعہ انجام پاتی ہے نتیجہ یہ ہے کہ وہ آلات پاک نہیں ہوتے ۔

www.kitabmart.in

اور کام کے دوران ان آلات سے کاریگروں کا لباس و بدن مس ہوتا ہے اور وہ کام کے دوران مکمل طور سے لباس و بدن کو پاک نہیں کر سکتے تو نماز کے سلسلہ میں ان کی تکلیف کیا ہے ؟

ج : ممکن ہے کہ آلات کو فٹ کرنے والا کا فراہل کتاب میں سے ہو جو کہ پاک ہیں یا کام کے وقت وہ دستانہ پہنے ہوئے ہو کہ جس سے نصب کردہ آلات کے نجس ہونے کا یقین حاصل نہیں ہوتا۔ بالفرض اگر کام کے دوران آلات، بدن اور لباس کے نجس ہونے کا یقین حاصل ہو گیا تو نماز کے لئے بدن کا پاک کرنا اور لباس کا پاک کرنا یا بدلنا واجب ہے۔

س ۴۴۵ : اگر نماز گزار خون سے نجس رومال یا اس جیسی کوئی نجس چیز اٹھائے یا اسے جیب میں رکھے ہو تو اس کی نماز صحیح ہے یا باطل ؟

ج : اگر رومال اتنا چھوٹا ہو جس سے شرم گاہ نہ چھپائی جا سکے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۴۴۶ : کیا اس کپڑے میں نماز صحیح ہے جو آج کل کے ایسے عطر سے معطّر کیا گیا ہو جس میں الکحل پایا جاتا ہے ؟

ج : اس معطّر کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے جس کے عطر کی نجاست کا علم نہ ہو۔

س ۴۴۷ : حالت نماز میں عورت پر کتنا (بدن) چھپانا واجب ہے ؟ کیا چھوٹے لباس اور جوراب نہ پہننے کی صورت میں کوئی حرج ہے ؟

ج : معیار یہ ہے کہ چہرے کی اتنی مقدار جس کا وضو میں دھونا واجب ہے اور گٹّوں تک دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کو چھوڑ کر پورے بدن کو چھپانا چاہیے

www.kitabmart.in

وہ ساتر ایرانی چادر ہی جیسی ہو۔

س ۴۴۸ : حالت نماز میں عورتوں پر قدموں کو چھپانا بھی واجب ہے یا نہیں؟

ج : پنڈلیوں تک دونوں قدموں کا چھپانا واجب نہیں ہے۔

س ۴۴۹ : کیا حجاب پہنتے وقت اور نماز میں ٹھوڑی کو مکمّل طور پر چھپانا واجب ہے یا نچلے حصہ ہی کو چھپانا واجب ہے یا ٹھوڑی کا اس لئے چھپانا واجب ہے کہ وہ چہرہ چھپانے کا مقدمہ ہے جو شرعاً واجب ہے؟

ج : ٹھوڑی کا نچلا حصّہ چھپانا واجب ہے نہ کہ ٹھوڑی کا چھپانا کیونکہ وہ چہرے کا جزء ہے۔

س ۴۵۰ : ایسے نجس اور غیر ساتر (لباس) کا حکم، جس میں نماز نہیں ہوتی اگر انسان بھول سے یا لاعلمی سے اس میں نماز پڑھ لے، حکم سے مخصوص ہے یا موضوع سے یا پھر یہ حالت شبہۂ موضوعیہ یا شبہۂ حکمیہ دونوں میں عام ہے؟

ج : نسیان یا لاعلمی کی صورت میں حکم سے مخصوص نہیں ہے بلکہ نجس نیز غیر ساتر لباس میں، جس میں نماز نہیں ہوتی، حتیٰ علم یا توجہ ہو جانے کی صورت میں بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔

س ۴۵۱ : کیا نماز گزار کے لباس پر بلّی کے بال یا اس کے لعاب دہن کا وجود نماز کے باطل ہونے کا سبب ہے؟

ج : ہاں نماز کے بطلان کا سبب ہے۔

www.kitabmart.in

سونے، چاندی کا استعمال

س ۴۵۲ : جو مرد سونے کی انگوٹھی پہنتے ہیں (خصوصاً نماز میں) اس کا کیا حکم ہے؟

ج : مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننا جائز نہیں ہے اور اس میں نماز باطل ہے۔

س ۴۵۳ : مردوں کے لئے سفید سونے کی انگوٹھی پہننے کا کیا حکم ہے؟

ج : جسے سفید سونا کہا جاتا ہے اگر وہ زرد سونے کے علاوہ کسی دوسرے مادہ سے مرکب ہو تو اس کی انگوٹھی پہننا حرام نہیں ہے۔

س ۴۵۴ : کیا اس وقت بھی سونا پہننے میں کوئی شرعی اشکال ہے جب زینت کے لئے نہ ہو اور دوسروں کی نظر میں نہ آئے؟

ج : مردوں کے لئے سونا پہننا مطلق طور پر حرام ہے چاہے وہ زینت کے قصد سے نہ پہنا جائے یا دوسروں کی نظروں سے پوشیدہ رکھا جائے۔

س ۴۵۵ : مردوں کے لئے سونا پہننے کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ ہم بعض لوگوں کو یہ ادّعا کرتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ کم مدت کے لئے ــ جیسے عقد کے وقت ــ سونا پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے؟

ج : مردوں کے لئے سونا پہننا حرام ہے چاہے تھوڑے وقت کے لئے یا زیادہ وقت کے لئے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

س ۴۵۶ : نماز گزار کے لباس کے احکام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور اس کو پیش نظر

www.kitabmart.in

رکھتے ہوئے کہ مردوں کا خود کو سونے سے مزین کرنا حرام ہے، درج ذیل دو سوالوں کا جواب مرحمت فرمائیں:

۱: کیا سونے سے زینت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کے لئے مطلق طور پر سونا حرام ہے خواہ ہڈی کے زخم اور دانت بنوانے ہی کے لئے ہو؟

۲: اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہمارے شہر میں نئے شادی شدہ جوڑے، منگنی میں زرد سونے کی انگوٹھی پہنتے ہیں اور عام لوگوں کی نظر میں یہ چیز کسی طرح بھی زینت میں شمار نہیں ہوتی بلکہ یہ اس شخص کے لئے ازدواجی زندگی کی شروعات کی علامت ہے، اس سلسلہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟

ج: ۱۔ مردوں کے سونا پہننے کا معیار اس کی زینت کا صادق آنا نہیں ہے بلکہ کسی بھی طرح اور کسی بھی قصد سے سونا پہننا حرام ہے چاہے وہ سونے کی انگوٹھی ہو یا گلوبند، زنجیر وغیرہ ہو لیکن زخم میں بھرنے اور دانت بنانے میں مردوں کے لئے سونے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۔ منگنی کی زرد سونے کی انگوٹھی پہننا مردوں کے لئے ہر حال میں حرام ہے

س ۴۵۷: سونا اور اس کے ان زیورات کو بیچنے اور انھیں بنانے کا کیا حکم ہے جو مردوں سے مخصوص ہیں اور جنھیں عورتیں نہیں پہنتیں؟

ج: سونے کے زیورات بنانا اگر وہ مردوں کے استعمال کے لئے ہوں حرام ہے اور اسی طرح انھیں خریدنا اور بیچنا بھی حرام ہے۔

س ۴۵۸: ہم بعض دعوتوں میں دیکھتے ہیں کہ شیرینی چاندی کے ظروف میں پیش کی جاتی ہے کیا اس عمل کو چاندی کے ظرف میں کھانے سے تعبیر کیا جاتا ہے؟ اور اس کا کیا

www.kitabmart.in

حکم ہے؟

ج: کھانے کے قصد سے چاندی کے برتن میں سے کھانے کی چیز لینا حرام ہے۔

س ۴۵۹: کیا مردوں کے لئے جائز ہے کہ وہ دانتوں پر سونے کا رنگ چڑھوائیں یا سونے کے دانت لگوائیں؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے سامنے کے چار دانتوں کے سوا اگر ان پر زینت کے قصد سے سونا چڑھایا جائے تو اس میں اشکال ہے۔

س ۴۶۰: کیا دانت پر سونے کا رنگ چڑھوانے میں کوئی اشکال ہے؟ اور دانت پر پلاٹینیم کا رنگ چڑھوانے کا کیا حکم ہے؟

ج: دانت پر سونے یا پلاٹینیم کا رنگ چڑھوانے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن زینت کی غرض سے اگر خصوصاً سامنے کے چار دانتوں پر سونے کا رنگ چڑھوائے تو اشکال سے خالی نہیں ہے۔

اذان واقامت

س ۴۶۱: رمضان المبارک میں ہمارے گاؤں میں مؤذّن ہمیشہ صبح کی اذان وقت سے چند منٹ پہلے ہی دیتا ہے تاکہ لوگ وسط یا اذان ختم ہونے تک کھانے پینے سے فارغ ہولیں۔ کیا یہ عمل صحیح ہے؟

ج: اگر اذان کی آواز لوگوں کو شبہہ میں مبتلا نہ کرے اور وہ طلوع فجر کے اعلان کے عنوان سے نہ ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

www.kitabmart.in

س ۴۶۲ : بعض اشخاص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی انجام دہی کے لئے وہ اجتماعی صورت میں عام راستوں میں اذان دینے لگے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ اس اقدام سے علاقے میں کھلم کھلا فسق و فساد رد کرنے میں بڑا اثر ہوا ہے اور عام لوگ خصوصاً جوان اوّل وقت نماز پڑھنے لگے ہیں؟

لیکن ایک صاحب کہتے ہیں کہ : یہ عمل شریعت اسلامی میں وارد نہیں ہوا ہے، یہ بدعت ہے، اس بات سے شبہہ پیدا ہوگیا ہے، آپ کا کیا نظریہ ہے؟

ج : روزمرہ کی واجب نمازوں کے اوقات میں نماز کے لئے اذان دینے اور سامعین کی طرف سے اسے دہرانا اور ہم صدا ہونا بلند آواز سے اذان کی قرائت کرنا ان مستحبات میں سے ہے جن کی شریعت نے تاکید کی ہے اور سڑکوں کے کناروں پر اجتماعی صورت میں اذان دینے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر یہ عمل ہتک یا راستہ روکنے اور دوسروں کی اذیت کا سبب نہ ہو۔

س ۴۶۳ : چونکہ اذان دینا عبادی، سیاسی عمل ہے اور اس میں عظیم ثواب ہے لہٰذا مومنین نے یہ طے کیا ہے کہ وہ لاؤڈاسپیکر کے بغیر واجب نماز کے وقت خصوصاً نماز صبح کے لئے اپنے گھروں کی چھت سے اذان دیں گے لیکن سوال یہ ہے کہ اگر اس عمل پر بعض ہمسایہ اعتراض کریں تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج : عام طور پر جس طرح اذان دی جاتی ہے اس طرح مکان کی چھت سے اذان دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے بشرطیکہ اس سے دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے اور نہ ہمسایوں کے گھروں کی طرف نگاہ اٹھائی جائے۔

س ۴۶۴ : رمضان المبارک میں اذان صبح کو چھوڑ کر، مسجد کے لاؤڈاسپیکر

www.kitabmart.in

سے سحری کے مخصوص پروگرام نشر کرنے کا کیا حکم ہے تاکہ سب لوگ سن لیں؟

ج: رمضان المبارک کی راتوں میں جہاں اکثر لوگ تلاوت قرآن مجید، دعا پڑھنے اور دینی و مذہبی مراسم میں شرکت کے لئے بیدار رہتے ہیں وہاں اس میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر یہ مسجد کے ہمسایوں کی تکلیف کا موجب ہو تو جائز نہیں ہے۔

س ۴۶۵: کیا اذان صبح سے قبل مساجد اور مراکز سے بہت بلند آواز میں یعنی جس کی آواز کئی کلومیٹر تک پہنچے آیات قرآنی اور دعاؤں کا نشر کرنا صحیح ہے؟ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ یہ سلسلہ آدھے گھنٹہ سے زیادہ دیر تک جاری رہتا ہے؟

ج: رائج طریقہ کے مطابق نماز صبح کے وقت کے داخل ہونے کے اعلان کے لئے لاؤڈ اسپیکر سے اذان دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ مسجد سے آیات قرآنی اور دعاؤں وغیرہ کا کسی بھی وقت نشر کرنا اگر ہمسایوں کے لئے تکلیف کا باعث ہے تو اس کے لئے شرعاً کوئی جواز نہیں ہے بلکہ اس میں اشکال ہے اور بنیادی طور پر آیات قرآنی کی تلاوت اور دعاؤں کو نشر کرکے دوسروں کو زحمت میں مبتلا کرنا صحیح نہیں ہے۔

س ۴۶۶: کیا اپنی نماز میں مرد عورت کی اذان پر اکتفا کر سکتا ہے؟

ج: عورت کی اذان پر اکتفا کرنا بعید نہیں ہے جبکہ اس کے تمام کلمات سنے گئے ہوں۔

س ۴۶۷: واجب نماز کی اذان و اقامت میں شہادت ثالثہ یعنی سید الاوصیاء (حضرت علیؑ) علیہ السلام کو امیر و ولی کہنے کے سلسلے میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟

ج: شرع کے لحاظ سے اذان و اقامت کا جزء نہیں ہے۔ لیکن اگر اذان و اقامت

www.kitabmart.in

کے جزء اور اس میں داخل کرنے کے قصد سے نہ ہو تو اسے کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ اگر خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ و علیٰ اوصیائہ المعصومینؑ کہنا عقیدہ کے اعتراف و اذعان کے اظہار کے لئے ہو تو راجح ہے۔

قرأت اور اس کے احکام

س ۴۶۸ : ہماری اس نماز کا کیا حکم ہے جس میں قرأت جہری یعنی آواز سے نہ ہو؟

ج : مردوں پر واجب ہے کہ وہ صبح اور مغرب و عشاء کی نماز میں حمد و سورہ کو بلند آواز سے پڑھیں۔

س ۴۶۹ : اگر ہم صبح کی قضا نماز پڑھنا چاہیں تو اسے بلند آواز سے پڑھیں گے یا آہستہ؟

ج : صبح، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں چاہے وہ ادا ہوں یا قضا، حمد و سورہ کو بہر حال آواز سے پڑھنا واجب ہے چاہے ان کی قضا دن میں پڑھی جائے۔

س ۴۷۰ : ہم جانتے ہیں کہ نماز کی ایک رکعت نیّت، تکبیرۃ الاحرام، حمد و سورہ اور رکوع و سجود پر مشتمل ہے، دوسری طرف ظہر و عصر اور مغرب کی تیسری رکعت اور عشا کی تیسری و چوتھی رکعتوں میں اخفات بھی واجب ہے۔ لیکن ٹیلی ویژن سے تیسری رکعت کے رکوع و سجود کو بلند آواز سے نشر کیا جاتا ہے جبکہ معلوم ہے کہ رکوع و سجود دونوں ہی اس رکعت کے جزء ہیں جس میں اخفات واجب ہے۔ اس مسئلہ میں آپ کا کیا حکم ہے؟

ج : مغرب و عشا اور صبح کی نماز میں جہر واجب ہے اور ظہر و عصر کی نماز میں اخفات واجب ہے۔ لیکن یہ صرف حمد و سورہ میں ہے۔ جیسا کہ مغرب و عشا کی پہلی

www.kitabmart.in

دو رکعتوں کے علاوہ باقی میں اخفات واجب ہے اور یہ (اخفات) صرف سورہ حمد یا تسبیحات (اربعہ) سے مخصوص ہے لیکن رکوع و سجود کے ذکر نیز تشہد و سلام اور اسی طرح نماز پنجگانہ کے تمام واجب اذکار میں مکلّف کو اختیار ہے کہ وہ انھیں آواز سے ادا کرے یا آہستہ پڑھے۔

س ۴۷۱: اگر کوئی شخص۔ روزمرّہ کی سترہ رکعت نمازوں کے علاوہ۔ احتیاطاً سترہ رکعت قضا نماز پڑھنا چاہتا ہے تو اس پر صبح اور مغرب وعشا کی پہلی دو رکعتوں میں حمد و سورہ آواز سے پڑھنا واجب ہے یا آہستہ پڑھنا؟

ج: نماز پنجگانہ کے اخفات و جہر کے وجوب میں ادا و قضا نماز کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے، چاہے وہ احتیاطی ہی کیوں نہ ہو۔

س ۴۷۲: ہم جانتے ہیں کہ لفظ صلوٰۃ کے آخر میں "ت" ہے لیکن اذان میں حیّ علی الصّلاۃ ("ہا" کے ساتھ) کہتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

ج: لفظ صلوٰۃ کے اختتام پر "ہا" پر وقف میں کوئی اشکال نہیں ہے بلکہ یہی متعین ہے۔

س ۴۷۳: تفسیر سورۂ حمد میں امام خمینیؒ کے نظریہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ آپ نے سورۂ حمد کی تفسیر میں لفظ "مَلِك" کو "مالك" پر ترجیح دی ہے تو کیا واجب و غیر واجب نمازوں میں اس سورۂ مبارکہ کی قرائت میں دونوں طریقوں سے پڑھنا صحیح ہے؟

ج: اس مورد میں احتیاط برتنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۴۷۴: کیا نماز گزار کے لئے صحیح ہے کہ وہ غیر المغضوب علیھم...

www.kitabmart.in

پڑھتے وقت عطف فوری کے بغیر وقف کرے اور پھر "ولا الضّآلّین" پڑھے اور کیا تشہد میں لفظ "محمّدؐ" پر ٹھہرنا صحیح ہے جیسا کہ ہم (صلواۃ پڑھتے وقت) کہتے ہیں اللّٰھم صلّ علیٰ محمّدٍ، پھر تھوڑے وقفہ کے بعد "وآل محمّدؐ" کہتے ہیں؟

ج: اس حد تک کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ وحدتِ جملہ میں خلل نہ پیدا ہو۔

س ۴۷۵: امام خمینیؒ سے درج ذیل طریقہ سے استفتاء کیا گیا:

تجوید میں صرف "ضاد" کے تلفّظ کے سلسلہ میں متعدد اقوال کے پیش نظر آپ کس قول پر عمل کرتے ہیں؟ اس کے جواب میں امام خمینیؒ نے لکھا کہ علمائے تجوید کے مطابق حروف کے مخارج کی معرفت واجب نہیں ہے بلکہ ہر حرف کا تلفّظ اس طرح ہونا واجب ہے کہ عرب کے عرف کے نزدیک صادق آجائے کہ وہ حرف ادا ہو گیا، اب سوال یہ ہے:

اوّل تو: اس عبارت کے معنی کیا ہیں کہ "عرب کے عرف میں یہ صادق آجائے کہ اس نے وہ حرف ادا کر دیا ہے۔"

دوسرے: کیا عرف و لغتِ عرب سے علم تجوید کے قواعد نہیں بنائے گئے ہیں۔ جیسا کہ صرف و نحو کے قواعد بنائے گئے ہیں؟ پس لغت و عرف میں جدائی کی بات کیسے ممکن ہے؟

تیسرے: اگر کسی کو کسی سے اور کسی معتبر طریقہ سے قرائت کے درمیان یہ علم حاصل ہو گیا کہ وہ حروف کو صحیح مخارج سے ادا نہیں کرتا ہے یا وہ عام حالات میں حروف وکلمات کو صحیح شکل میں ادا نہیں کرتا اور اس کے سیکھنے کے لئے بھی ہر قسم کے حالات فراہم ہیں، گویا سیکھنے کے لئے اس کی قابلیّت بھی اچھی ہے یا اس کا علم حاصل

www.kitabmart.in

کرنے کے لئے اس کے پاس وقت بھی ہے تو کیا۔ اس کی صلاحیت کے حدود میں۔ اس پر صحیح قرائت سیکھنے یا صحیح سے نزدیک قرائت کے سیکھنے کی کوشش کرنا واجب ہے یا نہیں؟

ج: قرائت کے صحیح ہونے میں معیار یہ ہے کہ وہ اہل زبان، جنہوں نے تجوید کے قواعد وضوابط بنائے ہیں، کی قرائت کی کیفیت کے موافق ہو۔ اس بنا پر کسی حرف کے تلفظ کی کیفیت میں جو علمائے تجوید کے اقوال میں اختلاف ہے۔ اگر یہ اختلاف اہل زبان کے تلفظ کی کیفیت کو سمجھنے میں ہے تو مرجع خود عرف اہل لغت ہے لیکن اگر اقوال کے اختلاف کا سبب تلفظ کی کیفیت میں خود اہل زبان کا اختلاف ہے تو مکلف کو اختیار ہے کہ جس قول کو چاہے اختیار کرے۔

س ۴۷۶: جس شخص کی ابتداء سے نیت یا عادت ہو کہ وہ حمد کے بعد سورۂ اخلاص پڑھتا ہے اور اگر کبھی اس نے مشخّص کئے بغیر بسم اللہ پڑھ لی تو کیا اس پر بسم اللہ کو معیّن کرنے کے لئے رجوع کرنا واجب ہے؟

ج: اس پر بسم اللہ کا اعادہ کرنا واجب نہیں ہے بلکہ وہ اسی پر اکتفا کر سکتا ہے اور پھر حمد کے بعد جو سورہ بھی چاہے پڑھ سکتا ہے۔

س ۴۷۷: کیا واجب نمازوں میں عربی الفاظ کو کامل طور پر ادا کرنا واجب ہے؟ اور کیا اس صورت میں بھی نماز کو صحیح کہا جائے گا جب کلمات کا تلفظ مکمل طور پر صحیح عربی میں نہ کیا جائے؟

ج: نماز کے تمام اذکار، حمد و سورہ کی قرائت اور دیگر ذکر و تسبیحات کا صحیح طریقہ سے ادا کرنا واجب ہے۔ اور اگر نماز گزار عربی الفاظ کی اس کیفیت کو نہیں جانتا جس کے مطابق ان کا پڑھنا واجب ہے تو اس پر سیکھنا واجب ہے اور

www.kitabmart.in

اگر سیکھنے سے عاجز ہو تو معذور ہے۔

س ۴۷۸: نماز میں قلبی قرائت۔ یعنی کلمات کو تلفظ کے بدلے دل میں دہرانے پر قرائت صادق آتی ہے یا نہیں؟

ج: اس پر قرائت کا عنوان صادق نہیں آتا اور نماز ایسے تلفظ کے بغیر صحیح نہیں ہے جس پر قرائت صادق نہ آئے۔

س ۴۷۹: بعض مفسرین کی رائے کے مطابق قرآن مجید کے چند سوروں مثلاً سورہ فیل و قریش اور انشراح و ضحیٰ کامل سورے نہیں ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جو شخص ان سوروں میں سے ایک سورہ مثلاً سورۂ فیل پڑھے اس پر اس کے بعد سورۂ قریش پڑھنا واجب ہے، اسی طرح سورۂ انشراح و ضحیٰ کو بھی ایک ساتھ پڑھنا واجب ہے۔ پس اگر کوئی شخص نماز میں سورۂ فیل یا تنہا سورۂ ضحیٰ پڑھتا ہے اور اس مسئلہ سے واقف نہیں ہے تو اس کا کیا فریضہ ہے؟

ج: وہ گزشتہ نمازیں، جن میں اس نے سورۂ فیل و ایلاف یا سورۂ ضحیٰ والم نشرح میں سے ایک سورہ پر اکتفا کی ہے، صحیح ہیں اگر اس مسئلہ سے بے خبر رہا ہو۔

س ۴۸۰: اگر اثناء نماز میں ایک شخص غافل ہو جائے اور ظہر کی تیسری رکعت میں حمد و سورہ پڑھے اور نماز تمام ہونے کے بعد اسے یاد آئے تو کیا اس پر اعادہ واجب ہے؟ اور اگر یاد نہ آئے تو اس کی نماز صحیح ہے یا نہیں؟

ج: پہلی دو رکعتوں کے علاوہ دیگر رکعات میں بھی سورہ حمد پڑھنا کافی ہے خواہ غفلت و نسیان ہی سے پڑھے۔ اور غفلت یا جہالت کی وجہ سے زیادہ سورہ پڑھنے میں بھی اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

س ۴۸۱: امام خمینیؒ کا نظریہ ہے کہ نماز ظہر و عصر میں اخفات کا معیار عدم جہر ہے

www.kitabmart.in

اور یہ بات ہمیں معلوم ہے کہ دس حروف کے علاوہ بقیہ حروف جہری صورت میں پڑھے جاتے ہیں۔ اس بنا پر اگر ہم نماز ظہر و عصر کو آہستہ پڑھیں تو اٹھارہ حروف کے جہر کا کیا حق ہوگا۔ امید ہے کہ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں گے؟

ج: اخفات کا معیار مطلق آواز سے نہ پڑھنا نہیں۔ بلکہ اس سے مراد آواز کا اچھی طرح اظہار نہ کرنا ہے اور یہ جہر کے مقابلے میں ہے جس سے مراد آواز کا اظہار ہے۔

س ۴۸۲: غیر عرب افراد خواہ مرد ہوں یا عورتیں اسلام قبول کر لیتے ہیں لیکن عربی سے واقف نہیں ہوتے وہ اپنے دینی واجبات یعنی نماز وغیرہ کو کس طرح ادا کر سکتے ہیں؟ اور ان کے لئے عربی سیکھنا ضروری ہے یا نہیں؟

ج: نماز میں تکبیر، الحمد و سورہ، تشہد اور سلام کا سیکھنا واجب ہے اور اسی طرح جس چیز میں عربی کا تلفظ شرط ہے، اسے سیکھنا واجب ہے۔

س ۴۸۳: کیا اس بات پر کوئی دلیل ہے کہ شب کے نوافل یا جہری نمازوں کے نوافل کو آواز سے پڑھا جائے اسی طرح اخفاتی نمازوں کی نوافل کو آہستہ پڑھا جائے۔ اگر جواب ہاں ہے تو اگر جہری نماز کے نوافل کو آہستہ اور اخفاتی نماز کے نوافل کو بلند آواز سے پڑھا جائے تو کافی ہوگا؟ اس سلسلے میں اپنے فتوے سے نوازیئے۔

ج: واجب جہری نماز کے نوافل کو بھی آواز سے پڑھنا مستحب ہے (یوں ہی) آہستہ پڑھی جانے والی نماز کے نوافل کو آہستہ پڑھنا مستحب ہے اگر اس کے خلاف و برعکس عمل کرے تو وہ بھی جائز ہے۔

س ۴۸۴: کیا نماز میں سورہ حمد کے بعد ایک کامل سورہ کی تلاوت واجب ہے یا

www.kitabmart.in

قرآن کی ایک مقدار پڑھنا کافی ہے ؟ اور پہلی صورت میں سورہ پڑھنے کے بعد قرآن کی چند آیتیں پڑھنا جائز ہے ؟

ج : روزمرّہ کی واجب نمازوں میں ایک کامل سورہ کے بجائے قرآن کی چند آیات پڑھنا کافی نہیں ہے لیکن مکمل سورہ پڑھنے کے بعد قرآن کے عنوان سے بعض آیات کے پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۴۸۵ : اگر سستی یا لہجہ کے سبب سے حمد و سورہ کے پڑھنے یا نماز کے کلمات و حرکات کے اعراب میں غلطی ہو جائے اور کلمہ "یُوْلَدْ" کے بجائے "یُوْلِدْ" بالکسر پڑھے تو اس نماز کا کیا حکم ہے ؟

ج : اگر یہ جان بوجھ کر ہے یا وہ جاہل مقصّر جو سیکھنے پر قدرت رکھتا ہے، ایسا کرتا ہے تو اس کی نماز باطل ہے ورنہ صحیح ہے۔

س ۴۸۶ : ایک شخص کی عمر ۳۵ یا ۴۰ سال ہے اور بچپنے میں اس کے والدین نے اسے نماز نہیں سکھائی تھی، اس ان پڑھ آدمی نے صحیح طریقہ سے نماز سیکھنے کی کوشش کی لیکن نماز کے اذکار و کلمات کو صحیح صورت میں ادا کرنا اس کے امکان میں نہیں ہے بلکہ بعض کلمات کو تو وہ ادا ہی نہیں کر پاتا ہے، کیا اس کی نماز صحیح ہے ؟

ج : اس کی نماز صحیح ہے اگر وہ اسے اپنی قدرت و تمکّن کے مطابق بجالائے۔

س ۴۸۷ : میں نماز کے کلمات کا ایسے ہی تلفظ کرتا تھا جیسا کہ میں نے انھیں اپنے والدین سے سیکھا تھا اور جیسا کہ ہمیں مڈل اسکول میں سکھایا گیا تھا، بعد میں مجھے یہ معلوم ہوا کہ میں ان کلمات کو غلط طریقہ سے پڑھتا تھا، کیا مجھ پر امام خمینی طاب ثراہ کے فتوے کے مطابق ان نمازوں کا اعادہ کرنا واجب ہے ؟ یا وہ تمام نمازیں

www.kitabmart.in

جو میں نے اس طریقہ سے پڑھی ہیں صحیح ہیں ؟

ج: مفروضہ سوال میں گزشتہ تمام نمازیں صحیح ہیں نہ ان کا اعادہ کرنا ہے اور نہ قضا۔

س ۴۸۸ : کیا اس شخص کی نماز اشارے سے صحیح ہے جس کو گونگے پن کا مرض لاحق ہو گیا ہے اور وہ بولنے پر قادر نہیں ہے لیکن اس کے حواس سالم ہیں ؟

ج: مذکورہ فرض کے مطابق اس کی نماز صحیح اور مجزی ہے۔

ذکر

س ۴۸۹ : کیا جان بوجھ کر رکوع و سجود کے اذکار کو ایک دوسرے کی جگہ ادا کرنے میں کوئی اشکال ہے ؟

ج: اگر انھیں محض اللہ عز اسمہ کے ذکر کے عنوان سے بجا لائیں تو کوئی اشکال نہیں ہے اور رکوع و سجود اور پوری نماز صحیح ہے۔

س ۴۹۰ : اگر ایک شخص بھولے سے سجود میں رکوع کا ذکر پڑھتا ہے یا اس کے برعکس رکوع میں سجود کا ذکر کرتا ہے اسی وقت اس کو یاد آجائے اور وہ اس کی اصلاح کر لے تو کیا اس کی نماز باطل ہے ؟

ج: اس میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

س ۴۹۱ : اگر نماز گزار کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد یا اثناء نماز میں یاد آجائے کہ ذکر غلط تھا تو اس مسئلہ میں کیا حکم ہے ؟

www.kitabmart.in

ج: اگر ذکر کے محل سے آگے بڑھ چکا ہے یعنی رکوع و سجود کو ختم کر چکا ہے تو اس کے ذمہ کچھ نہیں ہے۔

س ۴۹۲: کیا نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ایک مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھنا کافی ہے؟

ج: کافی ہے، اگرچہ تین مرتبہ پڑھنا احوط ہے۔

س ۴۹۳: نماز میں تین مرتبہ تسبیحات پڑھنا چاہئے مگر ایک شخص بھولے سے چار مرتبہ پڑھتا ہے تو کیا خدا کے نزدیک اس کی نماز قبول ہے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۴۹۴: اس شخص کا کیا حکم ہے جو یہ نہیں جانتا کہ اس نے نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات اربعہ تین مرتبہ پڑھی ہے یا اس سے زیادہ یا کم پڑھی ہے؟

ج: ایک مرتبہ پڑھنا بھی کافی ہے اور وہ بری الذمہ ہے اور جب تک رکوع میں نہیں گیا ہے اس وقت تک وہ تسبیحات میں کم پر بنا رکھے اس کی تکرار کرے یہاں تک کہ اسے یقین ہو جائے کہ تسبیحات تین مرتبہ پڑھ لی ہیں۔

س ۴۹۵: کیا نماز میں بدن کی حرکت کے وقت "بحول اللہ" کہنا جائز ہے کیا یہ اسی طرح صحیح ہے جس طرح قیام کی حالت میں؟

ج: اس میں کوئی اشکال نہیں ہے اور مذکورہ ذکر کو نماز کی آنے والی رکعت کے قیام کی حالت میں انجام پانا چاہئے۔

س ۴۹۶: ذکر سے کیا مراد ہے؟ کیا اس میں نبی اکرمؐ اور آپ کی آلؑ پر صلوات بھی شامل ہے؟

www.kitabmart.in

ج: جو عبادت بھی اللہ عزاسمہ کے ذکر پر مشتمل ہے وہ ذکر ہے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجنا بہترین ذکر ہے۔

س ۴۹۷: نماز وتر — جو کہ ایک ہی رکعت ہے — جب ہم اس میں قنوت کیلئے ہاتھ بلند کرتے اور خدا سے اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں تو کیا اس میں کوئی اشکال ہے کہ ہم اپنی حاجتوں کا فارسی میں ذکر کریں؟

ج: قنوت میں فارسی میں دعا کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے بلکہ قنوت میں مطلق دعا کو کسی بھی زبان میں ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سجود کے احکام

س ۴۹۸: سیمنٹ اور موزائیک (ٹائلز) پر سجود اور تیمّم کا کیا حکم ہے؟

ج: ان دونوں پر سجدہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن تیمّم محل اشکال ہے اور احوط یہ ہے کہ نہ کیا جائے۔

س ۴۹۹: کیا حالت نماز میں اس موزائیک (ٹائل) پر ہاتھ رکھنے میں کوئی اشکال ہے جس میں چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوں؟

ج: مذکورہ فرض میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۵۰۰: کیا مٹی کی اس سجدہ گاہ پر سجدہ کرنے میں کوئی اشکال ہے جو میل سے کالی

www.kitabmart.in

ہوگئی ہو اس طرح کہ اصل خاک اس میل کی پرت سے چھپ گئی ہو جو پیشانی اور خاک کے درمیان حائل ہے ؟

ج: اگر سجدہ گاہ پر اتنا زیادہ میل ہو جو پیشانی اور سجدہ گاہ کی خاک کے درمیان حاجب بن جائے تو اس پر سجدہ باطل ہے اور اسی طرح نماز بھی (باطل ہے)۔

س ۵۰۱: ایک عورت سجدہ گاہ پر سجدہ کرتی ہے اور اس کی پیشانی حجاب سے چھپی ہوئی ہے، خصوصاً سجدہ کی جگہ تو کیا اس پر ان نمازوں کا اعادہ واجب ہے ؟

ج: اگر وہ سجود کے وقت اس حائل کی طرف متوجہ نہ تھی تو اس پر نمازوں کا اعادہ واجب نہیں ہے۔

س ۵۰۲: ایک عورت سجدہ گاہ پر اپنا سر رکھتی ہے اور یہ محسوس کرتی ہے کہ اس کی پیشانی مکمل طور پر خاک سے مس نہیں ہوئی ہے، گویا چادر یا رومال حائل ہے جو مکمل طور پر سجدہ گاہ سے مس نہیں ہونے دے رہا ہے۔ لہٰذا وہ اپنا سر اٹھاتی ہے اور حائل چیز کو ہٹا کر دوبارہ خاک پر اپنا سر رکھتی ہے اس مسئلہ میں کیا حکم ہے ؟
اگر اس کے بعد والے عمل کو مستقل سجدہ فرض کیا جائے تو اس کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کا کیا حکم ہے ؟

ج: زمین سے سر اٹھائے بغیر پیشانی کو اتنی حرکت دینا واجب ہے جس سے وہ خاک تک پہنچ جائے اور اگر سجدہ گاہ پر سجدہ کرنے کے لئے زمین سے پیشانی اٹھانا لاعلمی اور فراموشی کی وجہ سے ہو اور یہ کام وہ ایک ہی رکعت کے دو سجدوں میں سے ایک میں انجام دیتی ہے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اعادہ واجب نہیں ہے لیکن اگر وہ سجدہ گاہ پر سجدہ کرنے کے لئے جان بوجھ کر سر اٹھاتی ہے یا ہر رکعت کے دونوں

www.kitabmart.in

سجدوں میں ایسا کرتی ہے تو اس کی نماز باطل ہے اور اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے۔

س ۵۰۳ : حالت سجدہ میں ساتوں اعضائے سجدہ کو زمین پر رکھنا واجب ہے لیکن ہمارے لئے یہ مقدور نہیں ہے کیونکہ ہم جنگی زخمیوں میں سے ہیں جو متحرک کرسی سے استفادہ کرتے ہیں۔ نماز کے لئے ہم یا سجدہ گاہ کو پیشانی تک لاتے ہیں یا سجدہ گاہ کو کرسی کے بازو پر رکھ کر اس پر سجدہ کرتے ہیں کیا ہمارا اس طرح سجدہ کرنا صحیح ہے؟

ج : اگر آپ کرسی کے دستہ پر سجدہ گاہ رکھ کر اس پر سجدہ کر سکتے ہیں تو ایسا ہی کریں اور آپ کی نماز صحیح ہے ورنہ جو طریقہ بھی آپ کے لئے ممکن ہو مثلاً اشارہ یا ایماء ہی سے رکوع و سجود کریں اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ اللہ آپ لوگوں کو مزید توفیق دے۔

س ۵۰۴ : اس سنگ مرمر پر سجدہ کرنے کا کیا حکم ہے جو مشاہد مقدسہ کی زمین پر بچھائے جاتے ہیں ؟

ج : سنگ مرمر پر سجدہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۵۰۵ : سجود کی حالت میں انگوٹھے کے علاوہ پیر کی بعض دیگر انگلیوں کے بھی زمین پر رکھنے کا کیا حکم ہے ؟

ج : اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۵۰۶ : کچھ دنوں پہلے نماز کے لئے ایک سجدہ گاہ بنائی گئی ہے جسے "مُہرِ امین" کہتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ وہ نمازگزار کی رکعات و سجود شمار کرتی ہے اور ایک حد تک شک کو رفع کرتی ہے۔ واضح رہے کہ جس کمپنی نے اس سجدہ گاہ کو بنایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مراجع تقلید نے اس پر سجدہ کی اجازت دی ہے۔ آپ (بھی) اپنے نظریہ

www.kitabmart.in

سے آگاہ فرمائیں ۔ واضح رہے کہ جب اس پر پیشانی رکھی جاتی ہے ۔ اس وقت وہ نیچے کی طرف حرکت کرتی ہے اس لئے کہ اس کے نیچے لوہے کی ایک اسپرنگ ہے کیا ایسی صورت میں اس پر سجدہ صحیح ہے ؟

ج: اگر یہ ان چیزوں میں سے ہے جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور پیشانی رکھنے اور اس پر دباؤ پڑنے کے بعد وہ ثابت ہو جاتی ہے اور ٹھہر جاتی ہے تو اس پر سجدہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۵۰۷ : سجدوں کے بعد بیٹھتے وقت ہم کس پیر کو دوسرے پیر کے اوپر رکھیں؟

ج: داہنے پیر کو بائیں پیر کے باطنی حصہ پر رکھنا مستحب ہے۔

س ۵۰۸ : رکوع وسجود میں واجب ذکر کے بعد کون سا ذکر بہتر و افضل ہے ؟

ج : واجب ذکر ہی کی اتنی تکرار کرے کہ وہ طاق پر تمام ہو جائے (مثلاً ۳، ۵، ۷، ۹) اس کے علاوہ سجود میں دنیوی و اخروی حاجات طلب کرنا بھی مستحب ہے۔

س ۵۰۹ : اگر قاری ظاہر نہ ہو بلکہ دیگر ذرائع (مثلاً ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر) کے ذریعہ وہ آیات نشر ہو رہی ہوں جن میں سجدہ واجب ہے تو ان کو سنتے وقت شرعی فریضہ کیا ہے ؟

ج: ٹیپ ریکارڈر وغیرہ کے ذریعہ آیاتِ سجدہ کے سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اگر ریڈیو اور لاؤڈ اسپیکر سے براہ راست زندہ تلاوت نشر ہو رہی ہو، تو بنا بر احتیاط سجدہ واجب ہے۔

www.kitabmart.in

نماز میں سلام کے احکام

س ۵۱۰ : کیا بچوں اور بچیوں کے سلام کا جواب دینا واجب ہے ؟

ج : لڑکے لڑکیوں میں سے ممیز بچوں کے سلام کا جواب دینا یوں ہی واجب ہے جیسے مردوں اور عورتوں کے سلام کا جواب دینا واجب ہے ۔

س ۵۱۱ : اگر کسی شخص نے سلام سنا اور غفلت یا کسی دوسری وجہ سے اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ تھوڑا فاصلہ ہوگیا تو کیا اس کے بعد جواب سلام دینا واجب ہے ؟

ج : اگر اتنی تاخیر ہو جائے کہ اس کو سلام کا جواب نہ کہا جائے تو سلام کا جواب دینا واجب نہیں ہے ۔

س ۵۱۲ : اگر ایک شخص ایک جماعت پر اس طرح سلام کرے، "السّلام علیکم جمیعاً" اور ان میں سے ایک نماز پڑھ رہا ہو تو کیا نماز پڑھنے والے پر سلام کا جواب دینا واجب ہے جبکہ حاضرین بھی سلام کا جواب دیں ؟

ج : احوط یہ ہے کہ اگر دوسرے جواب دینے والے موجود ہوں تو نمازی جواب دینے میں عجلت نہ کرے ۔

س ۵۱۳ : جو تحیت (مثلاً آداب و بندگی) سلام کے صیغہ کی صورت میں نہ ہو تو اس کا جواب دینے کے سلسلہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے ؟

ج : اگر تحیت قول کی صورت میں ہو اور عرف میں اسے تحیت شمار کیا جاتا ہو تو اگر انسان نماز میں ہے تو اس کا جواب دینا جائز نہیں ہے لیکن اگر حالت نماز میں نہ ہو

www.kitabmart.in

تو احوط یہ ہے کہ جواب دے۔

س ۵۱۴ : اگر ایک شخص ایک ہی وقت کئی بار سلام کرے یا متعدد اشخاص سلام کریں تو کیا سب کا ایک ہی مرتبہ جواب دینا کافی ہے ؟

ج : پہلی صورت میں ایک ہی مرتبہ جواب دینا کافی ہے دوسری صورت میں ایک صیغہ کے ذریعہ جو سب کو شامل ہو سب کے سلام کا جواب دینا کافی ہے۔

س ۵۱۵ : ایک شخص "سلام علیکم" کے بجائے صرف "سلام" کہتا ہے۔ کیا اس کے سلام کا جواب دینا واجب ہے ؟ اور اگر کوئی نابالغ "سلام علیکم" کہے تو کیا اس کا جواب دینا واجب ہے ؟

ج : اگر عرف میں اسے سلام و تحیّت کہا جاتا ہے تو اس کا جواب دینا واجب ہے اور اگر سلام کرنے والا بچّہ ممیّز ہو تو اس کے سلام کا جواب دینا بھی واجب ہے۔

مبطلاتِ نماز

س ۵۱۶ : کیا تشہد میں اَشْهَدُ اَنَّ اَمِیرَالمؤمِنِینَ علیاً ولیُّ اللہ کہنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے ؟

ج : ان امور کو، جو واجب نمازوں کے تشہد میں وارد نہیں ہوئے ہیں، اس قصد سے بجالانا کہ وہ شرع میں وارد ہوئے ہیں، یعنی تشہد کا جزء ہیں تو اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے، چاہے وہ زائد امور بذات خود حق اور صحیح ہوں۔

س ۵۱۷ : ایک شخص جو اپنی عبادتوں میں ریا میں مبتلا ہے اب وہ اپنے نفس سے

www.kitabmart.in

جہاد کر رہا ہے تو کیا اسے بھی ریاء سے تعبیر کیا جائے گا ؟ وہ ریاء سے کس طرح اجتناب کرے ؟

ج: قربۃً الی اللہ کے قصد سے عبادات کا بجالانا واجب ہے اور ریاء سے نجات حاصل کرنے کے لئے اسے عظمت و شان خدا اور اپنی ضعف و ناتوانی اور خدا کی طرف اپنے اور تمام انسانوں کی احتیاج کے بارے میں غور کرنا چاہیئے۔

س ۵۱۸ : حالت نماز میں عورتوں پر، واجب ہے کہ وہ ہاتھوں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھیں یا نہیں ؟

ج: واجب نہیں ہے اور اگر ہاتھ باندھنے کی صورت میں ہو تو ناجائز ہے۔

س ۵۱۹ : برادران اہل سنّت والجماعت کی نماز جماعت میں شرکت کے وقت، امام جماعت کے سورۂ حمد پڑھنے کے بعد بلند آواز سے "آمین" کہی جاتی ہے۔ اس کے بارے میں ہمارے لئے کیا حکم ہے ؟

ج: اگر مذکورہ فرض میں تبعیّت "آمین" کہنے کا اقتضا کرے تو کوئی حرج نہیں ہے ورنہ جائز نہیں ہے۔

س ۵۲۰ : ہم کبھی اثنائے نماز میں بچّہ کو خطرناک کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو کیا سورۂ حمد یا دوسرے سورہ یا بعض ذکر کے کچھ کلمات کو بلند آواز سے پڑھ سکتے ہیں تاکہ بچّہ متنبہ ہو جائے یا ہم گھر میں موجود کسی شخص کو ملتفت کریں اور اسے خطرہ سے خبردار کردیں تاکہ خطرہ رفع ہو جائے ؟ نیز اثنائے نماز میں ہاتھ کو حرکت دینے یا بھوؤں کے ذریعہ کسی شخص کو سمجھانے یا اس کے کسی سوال کا جواب دینے کا کیا حکم ہے ؟

www.kitabmart.in

ج: اگر آیات واذکار پڑھتے وقت آواز بلند کر کے دوسروں کو خبردار کرنے سے نماز کی ہیئت سے خارج نہ ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے بشرطیکہ قرائت اور ذکر کو، قرائت و ذکر ہی کی نیت سے انجام دیا جائے۔ ہاں حالت نماز میں بولنا یا ایسی حرکت کرنا جو سکون و طمانیت یا نماز کی شکل کے منافی ہو تو اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

س ۵۲۱: اگر اثنائے نماز میں کوئی شخص کسی مضحکہ خیز بات کو یاد کر کے یا کسی مضحکہ خیز امر کی وجہ سے ہنس پڑے تو اس کی نماز باطل ہے یا نہیں؟

ج: اگر ہنسی آواز کے ساتھ ـــ یعنی قہقہہ ـــ ہو تو نماز باطل ہے۔

س ۵۲۲: کیا قنوت کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر ملنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے؟ اگر یہ بطلان کا سبب ہے تو کیا اسے معصیت و گناہ بھی شمار کیا جائے گا؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور نہ یہ نماز کے باطل ہونے کا سبب ہے۔

س ۵۲۳: کیا حالتِ نماز میں دونوں آنکھوں کا بند کرنا جائز ہے کیونکہ آنکھیں کھلی رکھنا انسان کی فکر کو نماز سے بہکا دیتا ہے؟

ج: حالت نماز میں دونوں آنکھوں کو بند کرنے میں شرع کے لحاظ سے کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۵۲۴: میں اکثر اثنائے نماز میں ان ایمانی لحظات اور معنوی حالات کو یاد کرتا ہوں جن کے سائے میں میں نے بعثی کافر نظام میں زندگی گزاری تھی، اس سے میرے خشوع میں اضافہ ہوتا ہے، کیا اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

ج: اس سے نماز کی صحّت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

www.kitabmart.in

س ۵۲۵ : اگر دو اشخاص میں تین دن تک دشمنی اور جدائی باقی رہے تو کیا اس سے ان کی نماز و روزہ باطل ہو جاتا ہے؟

ج : دو اشخاص کے درمیان دشمنی اور جدائی پیدا ہونے سے نماز و روزہ باطل نہیں ہوتا ہے۔

شکیات اور ان کے احکام

س ۵۲۶ : جو شخص نماز کی تیسری رکعت میں ہو اور اسے یہ شک ہو جائے کہ قنوت پڑھا ہے یا نہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟ کیا وہ اپنی نماز کو تمام کرے یا شک کے وقت ہی توڑ دے؟

ج : مذکورہ شک کی اعتناء نہیں کی جائے گی، نماز صحیح ہے اور مکلّف کے ذمہ کوئی چیز نہیں ہے۔

س ۵۲۷ : کیا رکعات کے علاوہ نافلہ کے شک کی اعتناء کی جائے گی؟ مثلاً یہ شک کرے کہ ایک سجدہ یا دونوں سجدے بجا لایا ہے یا نہیں؟

ج : نافلہ کے اقوال و افعال میں شک کی اعتناء کا وہی حکم ہے جو واجب کے اقوال و افعال میں شک کا ہے، اگر انسان محل شک سے نہ گزرا ہو۔ محلِّ شک کے گزر جانے کے بعد اعتنا نہیں کرنا چاہئے۔

س ۵۲۸ : کثیر الشک کا حکم یہ ہے کہ وہ اپنے شک کی پروا نہ کرے لیکن اگر اسے نماز میں شک ہو جائے تو اس کا کیا فریضہ ہے؟

www.kitabmart.in

ج: اس کا فریضہ یہ ہے کہ اس چیز کے وقوع پر بنا رکھے جس میں شک کیا ہے اور اگر وقوع پر بنا رکھنے سے فساد لازم آئے تو اس کے عدم پر بنا رکھے اس سلسلہ میں رکعات، افعال اور اقوال کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

س ۵۲۹: اگر کوئی شخص چند سال کے بعد اس بات کی طرف متوجہ ہو کہ اس کی عبادتیں باطل تھیں یا وہ اس میں شک کرے تو اس کا کیا فریضہ ہے؟

ج: عمل کے بعد شک کی پروا نہیں کی جاتی اور باطل ہونے کے علم کی صورت میں ان ہی کی قضاء واجب ہے جنھیں بجالا سکتا ہو۔

س ۵۳۰: اگر سہواً نماز کے بعض اجزاء کو دوسرے اجزاء کی جگہ بجالائے یا اثنائے نماز میں اس کی نظر کسی چیز پر پڑ جائے یا بھولے سے کچھ کہدے تو اس کی نماز باطل ہے یا نہیں؟ اور اس پر کیا واجب ہے؟

ج: نماز میں بھولے سے جو اعمال ہو جاتے ہیں وہ بطلان کا سبب نہیں ہیں ہاں بعض افعال میں سجدہ سہو کا موجب ہوتے ہیں لیکن اگر کسی رکن میں کمی یا زیادتی ہو جائے تو اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

س ۵۳۱: اگر کوئی اپنی نماز کی ایک رکعت بھول جائے اور پھر آخری رکعت میں اسے یاد آجائے مثلاً پہلی رکعت کو دوسری رکعت خیال کرے اور اس کے بعد تیسری اور چوتھی رکعت بجالائے، آخری رکعت میں اس بات کی طرف متوجہ ہو کہ یہ تیسری رکعت ہے تو اس کا شرعی فریضہ کیا ہے؟

ج: سلام سے قبل اس پر اپنی نماز کی چھوٹی ہوئی رکعت کو بجالانا واجب ہے، اس کے بعد سلام پھیرے اس حالت میں اگر بھولے سے کچھ زیادہ انجام دیا ہو یا

www.kitabmart.in

بعض ایسے واجبات چھوٹ جائیں جو رکن نہیں ہیں تو اس پر دو سجدۂ سہو بجالانا واجب ہے اور اگر واجب تشہد کو اس کے مقام پر ترک کر دے تو احوط ہے کہ اس کی قضا بھی بجالائے۔

س ۵۳۲ : نماز احتیاط کی رکعات کی تعداد کا جاننا کیسے ممکن ہے کہ یہ ایک رکعت ہے یا دو۔؟

ج: نماز احتیاط کی رکعات کی مقدار اتنی ہی ہے جتنی احتمالی طور پر نماز میں چھوٹ گئی ہے۔ پس اگر دو اور چار کے درمیان شک ہو تو دو رکعت نماز احتیاط واجب ہے اور اگر تین اور چار کے درمیان شک ہو تو ایک رکعت نماز احتیاط واجب ہے۔

س ۵۳۳ : اگر کوئی بھولے سے یا غلطی سے ذکر، آیات قرآن یا دعائے قنوت میں سے کوئی کلمہ پڑھ لے تو کیا اس پر سجدہ سہو واجب ہے؟

ج: واجب نہیں ہے۔

قضا نماز

س ۵۳۴ : میں سترہ سال کی عمر تک احتلام اور غسل وغیرہ کو نہیں جانتا تھا اور ان امور کے متعلق کسی سے کوئی بات نہیں سنی تھی، اپنے تئیں بھی جنابت اور غسل واجب ہونے کے معنی نہیں سمجھتا تھا لہٰذا اس عمر تک میرے روزے اور نمازوں میں اشکال ہے، امید ہے کہ مجھے اس فریضہ سے مطلع فرمائیں گے جس کا انجام دینا میرے اوپر واجب ہے؟

www.kitabmart.in

ج: ان تمام نمازوں کی قضا واجب ہے جو آپ نے جنابت کی حالت میں پڑھی ہیں لیکن اصل جنابت سے واقف نہ ہونے کی صورت میں جو روزے جنابت کی حالت میں رکھے ہیں وہ صحیح اور کافی ہیں ان کی قضا واجب نہیں ہے۔

س ۵۳۵: افسوس کہ میں جہالت اور ضعیف الارادہ ہونے کی وجہ سے استمناء (مشت زنی) کیا کرتا تھا جس کے باعث بعض اوقات نماز نہیں پڑھتا تھا لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ میں نے کتنے دنوں تک نماز ترک کی ہے اور پھر میں نے مستقل طور پر نماز نہیں چھوڑی تھی بلکہ ان ہی اوقات میں نماز نہیں پڑھتا تھا جن میں مجنب ہوتا تھا اور غسل نہیں کر پاتا تھا۔ میرے خیال سے چھ ماہ کی نماز چھوٹی ہوگی اور میں نے اس مدت کی قضا نمازوں کو ادا کرنے کا ارادہ کر لیا ہے، آیا ان نمازوں کی قضا واجب ہے یا نہیں؟

ج: پنجگانہ نمازوں کی جتنی مقدار کے بارے میں آپ کو علم ہے کہ ادا نہیں کی ہے یا حالت حدث میں پڑھی ہے، آپ پر ان کی قضا واجب ہے۔

س ۵۳۶: جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کے ذمہ قضا نمازیں ہیں یا نہیں تو کیا اس کی مستحب نافلہ پڑھی ہوئی نمازیں قضا نمازیں شمار ہو جائیں گی اگر یہ فرض کیا جائے کہ اس پر قضا نمازیں ہیں؟

ج: نوافل و مستحب نمازیں قضا نمازیں شمار نہیں ہوں گی۔ اگر اس کے ذمہ قضا نمازیں ہیں تو ان کو قضا کی نیّت سے پڑھنا واجب ہے۔

س ۵۳۷: میں تقریباً سات ماہ قبل بالغ ہوا ہوں اور بالغ ہونے سے چند ہفتے پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ بلوغ کی علامت صرف قمری حساب سے پندرہ سال کامل ہونا

www.kitabmart.in

ہے۔ مگر میں نے اس وقت ایک کتاب کا مطالعہ کیا جس میں لڑکوں کے بلوغ کی علامات بیان ہوئی ہیں، تو اس میں کچھ اور بھی علامات میں نے ملاحظہ کیں جو مجھ میں پائی جاتی تھیں لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ یہ علامتیں کب سے وجود میں آئی ہیں، کیا اب میرے ذمہ نماز و روزہ کی قضا ہے؟ واضح رہے کہ میں کبھی کبھی نماز پڑھتا تھا اور گزشتہ سال ماہ رمضان کے سارے روزے رکھے ہیں پس اس مسئلہ کا کیا حکم ہے؟

ج: ان تمام روزہ اور نمازوں کی قضا واجب ہے جن کے بالغ ہونے کے بعد چھوٹ جانے کا یقین ہے۔

س ۵۳۸: اگر ایک شخص نے ماہ رمضان میں تین غسل جنابت انجام دیئے مثلاً ایک بیسویں تاریخ ایک پچیسویں تاریخ اور ایک ستائیسویں تاریخ کو۔ بعد میں اسے یہ یقین ہو گیا کہ ان میں سے ایک غسل باطل تھا۔ پس اس شخص کے نماز، روزے کا کیا حکم ہے؟

ج: روزے صحیح ہیں لیکن نماز کی قضا احتیاطاً واجب ہے۔

س ۵۳۹: ایک شخص نے ایک عرصہ تک ناواقفیت کی بنا پر غسل جنابت میں ترتیب کی رعایت نہیں کی تو اس کے روزہ نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر ترتیب کی رعایت نہ کرنا غسل کے باطل ہونے کا سبب ہے جیسے سر گردن دھونے سے پہلے جسم کا دایاں حصہ دھوئے یا داہنے حصہ سے پہلے بایاں حصہ دھوئے تو جو نمازیں اس نے حدث اکبر کی حالت میں پڑھی ہیں ان کی قضا واجب ہے لیکن اگر وہ اپنے غسل کو صحیح سمجھتا تھا تو اس کے روزے صحیح ہیں۔

www.kitabmart.in

س ۵۴۰ : جو شخص ایک سال کی قضا نمازیں پڑھنا چاہتا ہے، اسے کس طرح پڑھنا چاہیئے ؟

ج : اسے کسی ایک نماز سے شروع کرنا چاہیئے اور نماز پنجگانہ کی طرح پڑھنا چاہیئے ۔

س ۵۴۱ : اگر ایک شخص پر کئی نمازیں واجب ہیں تو کیا وہ درج ذیل ترتیب کے مطابق ان کی قضا کر سکتا ہے :

۱۔ صبح کی بیس نمازیں پڑھے ۔

۲۔ ظہر و عصر میں سے ہر ایک بیس بیس نمازیں پڑھے ۔

۳۔ مغرب و عشاء میں سے ہر ایک بیس بیس نماز پڑھے اور سال بھر اسی طریقہ پر عمل پیرا رہے ۔

ج : مذکورہ طریقہ سے قضا نمازیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

س ۵۴۲ : ایک شخص کے سر میں زخم لگ گیا جس کا اثر اس کے دماغ تک پہنچا ہے، اس کے نتیجہ میں اس کا ہاتھ، بایاں پیر اور زبان شل ہو گئی (اس سانحہ کے نتیجے میں وہ) نماز کا طریقہ بھول گیا اور اسے دوبارہ سیکھ بھی نہیں سکتا۔ لیکن کتاب میں پڑھ کر یا کیسٹ سے سن کر نماز کے بعض اجزاء کو سمجھ سکتا ہے، اس وقت نماز کے سلسلہ میں اس کے سامنے دو مشکلیں ہیں :

۱ ۔ وہ پیشاب کے بعد طہارت نہیں کر سکتا اور نہ وضو کر سکتا ہے ۔

۲ ۔ نماز میں اسے قرائت کی مشکل ہے، اس کا کیا حکم ہے ؟ اسی طرح چھ ماہ سے اس کی جو نمازیں چھوٹ گئی ہیں، ان کا کیا حکم ہے ؟

www.kitabmart.in

ج: اگر وہ ـ دوسروں کی مدد سے ہی ـ وضو یا تیمّم کر سکتا ہے تو واجب ہے کہ وہ جس طرح ہو سکے نماز پڑھے چاہے کیسٹ سن کر یا کتاب دیکھ کر یا کسی اور ذریعہ سے ہی پڑھ سکتا ہو۔ اور گزشتہ فوت ہو جانے والی نمازوں کی قضا واجب ہے مگر جس نماز کے پورے وقت وہ بے ہوش رہا ہے اس کی قضا واجب نہیں ہے۔

س ۵۴۳ : جوانی کے زمانہ میں مغرب و عشا اور صبح کی نماز سے زیادہ میں نے ظہر و عصر کی نمازیں قضا کی ہیں لیکن نہیں ان کے تسلسل کو جانتا ہوں نہ ترتیب کو اور نہ ان کی تعداد کو، کیا اس مورد میں دور سے کے طور پر نماز پڑھنا ہوگا ؟ اور نمازِ دورہ کیا ہے ؟ امید ہے کہ اس کی وضاحت فرمائیں گے۔

ج: ترتیب کی رعایت واجب نہیں ہے ، اور جتنی نمازوں کے فوت ہونے کا آپ کو یقین ہے اتنی ہی قضا بجالانا کافی ہے اور ترتیب کے حصول کے لئے آپ پر دورہ کی نماز اور تکرار واجب نہیں ہے۔

س ۵۴۴ : ایک کافر (بالغ ہونے کے ایک) عرصہ کے بعد اسلام لاتا ہے۔ اس پر ان نمازوں اور روزوں کی قضا واجب ہے یا نہیں جو اس نے ادا نہیں کی ہیں ؟

ج: واجب نہیں ہے۔

س ۵۴۵ : شادی کے بعد کبھی کبھی میرے عضو مخصوص سے ایک قسم کا سیال مادہ نکل آتا تھا جسے میں سمجھتا تھا کہ نجس ہے۔ اس لئے غسلِ جنابت کی نیّت سے غسل کرتا اور پھر وضو کے بغیر نماز پڑھتا تھا ، توضیح المسائل میں اس سیّال مادہ کو "مذی" کا نام دیا گیا ہے ، اب یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا ہوں کہ جو نمازیں میں نے مجنب ہوئے بغیر غسل جنابت کر کے بلا وضو کے پڑھی ہیں ان کا کیا حکم ہے ؟

www.kitabmart.in

ج: وہ تمام نمازیں جو آپ نے سیّال مادّہ نکلنے کے بعد غسل جنابت کر کے وضو کیئے بغیر ادا کی ہیں ان کی قضا واجب ہے۔

س ۵۴۶: بعض اشخاص نے گمراہ کن پروپیگنڈہ کے زیر اثر کئی سال تک نماز اور دیگر واجبات ترک کر دیئے تھے لیکن امام خمینیؒ کا رسالۂ عملیہ آنے کے بعد انہوں نے خدا سے توبہ کر لی اور اب وہ چھوٹ جانے والے واجبات کی قضا نہیں کر سکتے، ان کا کیا حکم ہے؟

ج: جتنی مقدار میں بھی ہو سکے ان پر قضا ہو جانے والے واجبات کا ادا کرنا واجب ہے۔

س ۵۴۷: ایک شخص مر گیا اور اس پر رمضان المبارک کے روزے اور قضا نمازیں تھیں، اس نے کچھ مال چھوڑا ہے اگر اسے صرف کیا جائے تو فقط ماہ مبارک رمضان کے روزوں کی قضا ہو سکتی ہے اور نماز باقی رہے گی یا نماز پڑھوائی جا سکتی ہے اور روزے باقی رہ جاتے ہیں اس صورت میں کس کو مقدم کیا جائے؟

ج: نماز، روزہ کے درمیان (ایک کو دوسرے پر) ترجیح نہیں ہے جب تک (انسان) زندہ ہے اس پر خود قضا نماز، روزہ کو ادا کرنا واجب ہے اور جب خود ادا نہ کر سکے تو اس پر واجب ہے کہ آخر عمر میں یہ وصیت کرے کہ میرے ایک تہائی ترکہ سے قضا نمازوں کو اجرت پر ادا کرائیں۔

س ۵۴۸: میں زیادہ تر نمازیں پڑھتا رہا ہوں اور جو چھوٹ گئی ہیں ان کی قضا کی ہے یہ چھوٹ جانے والی نمازیں وہ ہیں جن کے اوقات میں، میں سوتا رہا ہوں یا اس وقت میرا بدن و لباس نجس رہا ہے جن کا پاک کرنا دشوار تھا

www.kitabmart.in

پس میں یہ کیسے سمجھوں کہ نمازِ پنجگانہ، نمازِ قصر اور نماز آیات میں سے میرے ذمہ کتنی نمازیں باقی ہیں؟

ج: جتنی نمازوں کے چھوٹ جانے کا تعین ہے ان ہی کی قضا پڑھنا کافی ہے اور اس میں سے جتنی کے بارے میں آپ کو یہ یقین ہو کہ وہ قصر ہیں یا نماز آیات، اسے اپنے یقین کے مطابق بجا لایئے اور باقی کو نمازِ پنجگانہ سمجھ کر پوری پڑھئے اس سے زیادہ آپ پر کوئی چیز نہیں ہے۔

بڑے بیٹے پر اس کے باپ کی قضا نماز

س ۵۴۹: میرے والد دماغی فالج کے شکار ہوئے اور اس کے بعد دو سال تک مریض رہے اور مرض کی بنا پر وہ اچھے برے میں تمیز نہیں کر پاتے تھے یعنی ان سے تعقل و تفکر کی قوت ہی سلب ہو گئی تھی، چنانچہ دو برسوں کے دوران انہوں نے روزہ اور نماز ادا نہیں کی اور میں ان کا بڑا بیٹا ہوں پس کیا مجھ پر ان کے روزہ اور نماز کی قضا واجب ہے؟ جبکہ میں جانتا ہوں کہ اگر وہ مذکورہ مرض میں مبتلا نہ ہوتے تو ان کی قضا مجھ پر واجب تھی۔ اُمید ہے کہ اس مسئلہ میں میری راہنمائی فرمائیں گے؟

ج: اگر ان کی قوت عقلیہ اتنی زیادہ کمزور نہیں ہوئی تھی جس پر جنون کا عنوان صادق آسکے اور نہ نماز کے پورے اوقات میں وہ بے ہوش رہتے تھے تو ان کی فوت ہو جانے والی نمازوں کی قضا واجب ہے۔

www.kitabmart.in

س ۵۵۰ : اگر ایک شخص مر جائے تو اس کے روزہ کا کفارہ دینا کس پر واجب ہے؟ کیا اس کے بیٹوں اور بیٹیوں پر یہ کفّارہ دینا واجب ہے؟ یا کوئی اور شخص بھی دے سکتا ہے؟

ج : جو کفّارہ باپ پر واجب ہے اگر وہ کفارہ مخیرّہ تھا یعنی وہ روزہ رکھنے اور کھانا کھلانے پر قدرت رکھتا تھا تو اگر ترکہ میں سے کفارہ کا دینا ممکن ہے تو اس میں سے نکال کر ادا کیا جائے ورنہ احوط یہ ہے کہ بڑا بیٹا روزے رکھے۔

س ۵۵۱ : ایک سن رسیدہ آدمی بعض اسباب کی بنا پر اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر چلا گیا اور ان سے رابطہ رکھنے سے معذور ہو گیا وہ اپنے باپ کا سب سے بڑا بیٹا ہے۔ اسی زمانہ میں اس کے والد کا انتقال ہو گیا اور وہ باپ کی قضا نماز وغیرہ کی مقدار نہیں جانتا ہے اور اتنا مال بھی نہیں رکھتا کہ باپ کی نماز اجارہ پڑھائے نیز بڑھاپے کی وجہ سے خود بھی باپ کی قضا بجا نہیں لا سکتا پھر وہ کیا کرے؟

ج : باپ کی صرف ان ہی نمازوں کی قضا واجب ہے جن کے فوت ہونے کا علم ہو اور جس طریقے سے بھی ممکن ہو بڑے بیٹے پر باپ کی نمازوں کی قضا واجب ہے۔ ہاں اگر وہ اسے ادا ہی نہ کر سکتا ہو تو معذور ہے۔

س ۵۵۲ : اگر کسی شخص کی بڑی اولاد بیٹی ہو اور دوسری اولاد بیٹا ہو تو کیا ماں باپ کی قضا نماز اور روزہ اس بیٹے پر بھی واجب ہے؟

ج : معیار بیٹوں میں سب سے بڑا بیٹا ہونا ہے لہٰذا مذکورہ سوال میں باپ کے روزے اور نماز کی قضا اسی بیٹے پر واجب ہے جو باپ کی دوسری اولاد ہے اور ماں کے فوت ہو جانے والے

www.kitabmart.in

روزے اور نماز کی قضاء کا واجب ہونا ثابت نہیں ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس کی قضا نماز روزے بھی ادا کئے جائیں۔

س ۵۵۳: اگر بڑے بیٹے کا باپ سے پہلے انتقال ہو جائے۔ خواہ بالغ ہو یا نابالغ۔ تو باقی اولاد سے باپ کی قضا ساقط ہو جائے گی یا نہیں؟

ج: باپ کے روزہ نماز کی قضا اس بڑے بیٹے پر واجب ہے، جو باپ کی وفات کے وقت زندہ ہے خواہ وہ باپ کی پہلی اولاد یا پہلا بیٹا نہ ہو۔

س ۵۵۴: میں اپنے باپ کی اولاد میں بڑا بیٹا ہوں کیا مجھ پر واجب ہے کہ باپ کے قضا فرائض کی ادائیگی کی غرض سے ان کی زندگی ہی میں ان سے تحقیق کر لوں یا ان پر واجب ہے کہ وہ مجھے ان کی مقدار سے باخبر کریں پس اگر وہ باخبر نہ کریں تو میرا کیا فریضہ ہے؟

ج: آپ پر تحقیق اور سوال کرنا واجب نہیں ہے لیکن اس سلسلہ میں باپ پر وصیّت کرنا واجب ہے۔ بہر حال بڑا بیٹا مکلّف ہے کہ اپنے باپ کے انتقال کے بعد ان کے چھوٹ جانے والے متیقّن روزے نماز ادا کرے۔

س ۵۵۵: ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس کا کل اثاثہ وہ گھر ہے جس میں اس کی اولاد رہتی ہے، اور اس کے ذمہ روزے اور نماز باقی رہ گئے ہیں اور بڑا بیٹا اپنی مشغولیتوں کی بنا پر انھیں ادا نہیں کر سکتا، پس کیا اولاد پر واجب ہے کہ وہ اس گھر کو فروخت کر کے اس کے روزے اور نمازیں ادا کرائیں؟

ج: جن روزوں اور نمازوں کی قضا باپ پر واجب تھی بہر حال ان کی قضا بڑے بیٹے پر ہے لیکن اگر مرنے والا یہ وصیّت کر دے کہ میرے ترکہ کے ایک تہائی

www.kitabmart.in

حصے سے اجرت پر نماز، روزہ کی قضا ادا کرائیں اور ترکہ بھی اس امر کے لئے کافی ہو تو ترکہ میں سے ایک تہائی مال اس میں صرف کرنا واجب ہے۔

س ۵۵۶ : اگر بڑا بیٹا جس پر باپ کی قضا نماز واجب تھی، مر چکا ہو تو کیا اس قضا کو اس کے وارث ادا کریں گے یا یہ قضا دادا کی اولاد میں سے دوسرے بیٹے پر واجب ہو گی؟

ج : جو نماز، روزہ باپ کا بڑے بیٹے پر واجب تھا اس کے بیٹے پر واجب نہیں ہے اور نہ ہی اس کے بھائی پر واجب ہے۔

س ۵۵۷ : جب باپ قطعی طور سے نماز نہ پڑھتا ہو تو کیا اس کی ساری نمازیں قضا ہیں اور بڑے بیٹے پر واجب ہیں؟

ج : احوط یہ ہے کہ اس صورت میں بھی اس کی قضا ادا کی جائے۔

س ۵۵۸ : جس باپ نے جان بوجھ کر اپنے تمام عبادی اعمال کو ترک کیا ہے کیا بڑے بیٹے پر باپ کی تمام نماز روزوں کی قضا ادا کرنا واجب ہے جن کی مقدار پچاس سال تک پہنچتی ہے؟

ج : بعید نہیں ہے کہ عمداً ترک کرنے کی صورت میں ان کی قضا بڑے بیٹے پر واجب نہ ہو لیکن اس صورت میں بھی اس کی قضا ادا کرنے کی احتیاط کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔

س ۵۵۹ : جب بڑے بیٹے پر خود اس کی نماز اور روزے کی قضا بھی ہو اور باپ کے روزے اور نمازوں کی قضا بھی ہو تو اس وقت دونوں میں سے کس کو مقدم کرے گا؟

ج : اس صورت میں اسے اختیار ہے جس کو بھی پہلے شروع کرے گا صحیح ہے۔

س ۵۶۰ : میرے والد کے ذمہ کچھ قضا نمازیں ہیں لیکن انھیں ادا کرنے کی ان میں استطاعت

www.kitabmart.in

نہیں ہے اور میں ان کا بڑا بیٹا ہوں کیا یہ جائز ہے کہ ۔ جبکہ وہ ابھی زندہ ہیں ۔ میں ان کی فوت ہو جانے والی نمازیں بجالاؤں یا کسی شخص سے اجارہ پڑھواؤں ؟

ج : زندہ شخص کی قضا نمازوں اور روزوں کی نیابت صحیح نہیں ہے ۔

نماز جماعت

س ۵۶۱ : امام جماعت نماز میں کیا نیت کرے ؟ جماعت کی نیت کرے یا فرادی کی ؟

ج : اگر جماعت کی فضیلت حاصل کرنا چاہتا ہے تو واجب ہے کہ امامت و جماعت کا قصد کرے ۔ اگر امامت کے قصد کے بغیر نماز شروع کرے تو اس کی نماز اور دوسروں کے لئے اس کی اقتدا میں کوئی اشکال نہیں ۔

س ۵۶۲ : عسکری مراکز میں نماز جماعت کے وقت ۔ جو کہ دفتری کام کے وقت میں قائم ہوتی ہے ۔ بعض کارکن کام کی وجہ سے نماز جماعت میں شریک نہیں ہو پاتے ہیں اگرچہ وہ اس کام کو دفتری اوقات کے بعد یا دوسرے دن بھی انجام دے سکتے ہیں ۔ کیا اس عمل کو نماز کو سبک سمجھنے سے تعبیر کیا جائے گا ؟

ج : فی نفسہ نماز جماعت میں شرکت واجب نہیں ہے لیکن اوّل وقت اور جماعت کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے بہتر یہ ہے کہ دفتری امور کو اس طرح منظّم کریں جس سے وہ اس الٰہی فریضہ کو کم سے کم وقت میں جماعت کے ساتھ انجام دے سکیں ۔

س ۵۶۳ : ان مستحب اعمال ، جیسے مستحب نماز یا دعائے توسّل اور دوسری دعاؤں کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے جو سرکاری اداروں میں نماز سے پہلے یا بعد میں یا اثنائے نماز

www.kitabmart.in

یں منعقد ہوتی ہیں جن میں نماز جماعت سے بھی زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔

ج: جو مستحب اعمال اور دعا، الٰہی فریضہ اور اسلامی شعائر یعنی نماز جماعت کے ساتھ انجام پاتے ہیں اگر دفتری وقت کے ضایع ہوتے اور دفتری کاموں کی تاخیر کے موجب ہوتے ہوں تو ان میں اشکال ہے۔

س ۵۶۴: کیا اس جگہ دوسری نماز جماعت قائم کرنا صحیح ہے جہاں سے پچاس یا سومیٹر کی دوری پر بے پناہ نمازگزاروں کے ساتھ ایک جماعت برپا ہوتی ہے اور اذان اور اقامت کی آواز بھی سنی جاتی ہے؟

ج: ایسی دوسری جماعت قائم کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن مومنین کے شایان شان ہے کہ وہ ایک ہی جگہ جمع ہوں اور ایک جماعت میں شریک ہوں تاکہ نماز جماعت کی عظمت میں چار چاند لگائیں۔

س ۵۶۵: جب مسجد میں نماز جماعت قائم ہوتی ہے اس وقت ایک شخص یا چند اشخاص اس قصد سے اپنی فرادیٰ نماز شروع کرتے ہیں کہ امام جماعت کی نااہلی یا عدم عدالت ثابت ہوجائے، اس عمل کا کیا حکم ہے؟

ج: اس میں اشکال ہے کیونکہ نماز جماعت کی تضعیف کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح اس امام جماعت کی اہانت اور بے عزتی کرنا جائز نہیں ہے جس کو لوگ عادل سمجھتے ہوں۔

س ۵۶۶: ایک محلہ میں متعدد مساجد ہیں اور سب میں نماز جماعت ہوتی ہے اور ایک مکان دو مسجدوں کے درمیان واقع ہے اس طرح کہ ایک مسجد اس سے دس گھروں کے فاصلہ پر واقع ہے اور دوسری دو ہی گھروں کے بعد ہے اور اس گھر میں نماز جماعت برپا ہوتی ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

www.kitabmart.in

ج: ضروری ہے کہ نماز جماعت کو اتحاد و الفت کے لئے قائم کیا جائے نہ کہ اختلاف و افتراق کا ذریعہ بنایا جائے۔ مسجد سے متصل گھر میں نماز جماعت قائم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر اختلاف و پراگندگی کا سبب نہ ہو۔

س ۵۶۷ : کیا کسی شخص کے لئے جائز ہے کہ وہ مسجد کے امام راتب ـــ کہ جس کی مساجد کے مرکز نے تائید کی ہے ـــ کی اجازت کے بغیر اس مسجد میں نماز جماعت قائم کرے؟

ج: نماز جماعت قائم کرنا امام راتب کی اجازت پر موقوف نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ جب نماز جماعت قائم کرنے کے لئے امام راتب مسجد میں موجود ہو تو اس سے مزاحمت نہ کی جائے بلکہ اکثر یہ مزاحمت حرام ہوتی ہے جبکہ فتنہ و شر کے بھڑک اٹھنے کا سبب ہو۔

س ۵۶۸ : اگر امام جماعت کبھی غیر شائستہ بات کہے یا ذوق سے ہٹ کر ایسا مذاق کرے جو کہ عالم دین کے شایان شان نہ ہو تو کیا اس سے عدالت ساقط ہو جاتی ہے؟

ج: اس چیز کو نماز گزار طے کریں گے اور اگر یہ مذاق اور کلام شریعت کے خلاف اور مروت کے منافی نہ ہو تو اس سے عدالت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

س ۵۶۹ : کیا امام جماعت کی کما حقہ معرفت نہ ہونے کے باوجود اقتدا کی جا سکتی ہے!

ج: اگر ماموم کے نزدیک کسی بھی طریقہ سے امام کی عدالت ثابت ہو جائے تو اس کی اقتداء جائز ہے اور جماعت صحیح ہے۔

س ۵۷۰ : اگر ایک شخص کسی دوسرے شخص کو عادل و متقی سمجھتا ہے اور اسی لمحہ اس بات کا بھی معتقد ہے کہ اس نے بعض موقعوں پر ظلم کیا ہے تو کیا وہ اسے عمومی حیثیت سے عادل سمجھ سکتا ہے؟

ج: جب تک اس شخص کے بارے میں ـــ جس کو اس نے ظالم سمجھا ہے ـــ یہ ثابت

www.kitabmart.in

نہ ہوجائے کہ اس نے وہ علم و ارادہ اور اختیار سے یا کسی شرعی جواز کے بغیر انجام دیا ہے اس وقت تک وہ اس کے فاسق ہونے کا حکم نہیں لگا سکتا ہے۔

س ۵۷۱ : کیا ایسے امام حاضر کی اقتداء کا قصد کرنا جائز ہے جس کا نہ نام جانتا ہو اور نہ اس کا چہرہ دیکھا ہو؟

ج : جب کسی بھی طریقہ سے یہ اطمینان ہوجائے کہ امام حاضر عادل ہے تو اس کی اقتداء صحیح ہے۔

س ۵۷۲ : کیا اس امام جماعت کی اقتداء کرنا جائز ہے جو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کی قدرت رکھتا ہے لیکن نہیں کرتا؟

ج : صرف امر بالمعروف نہ کرنا جو ممکن ہے مکلّف کی نظر میں کسی قابل قبول عذر کی بنا پر ہو عدالت میں خدشہ پیدا کرنے کا سبب نہیں ہوتا اور نہ اس کی اقتداء کیلئے کوئی مانع ہے۔

س ۵۷۳ : آپ کے نزدیک عدالت کے کیا معنی ہیں؟

ج : یہ ایک نفسانی حالت ہے جو تقوے کی ملازمت سے پیدا ہوتی ہے شرعی محرمات کے ارتکاب سے روکتی ہے۔ اس کے اثبات کے لئے اس شخص کے ظاہر کا اچھا ہونا کافی ہے جو عام طور پر عدالت کی دلیل ہوتی ہے۔

س ۵۷۴ : ہم چند جوان ہیں مجلسوں اور امام بارگاہوں میں ایک جگہ بیٹھتے ہیں جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو اپنے درمیان کسی ایک عادل شخص کی اقتداء میں نماز جماعت قائم کرتے ہیں لیکن بعض برادران اس نماز پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امام خمینیؒ نے غیر عالم دین کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام قرار دیا ہے پس ہمارا کیا

www.kitabmart.in

فریضہ ہے ؟

ج: عزیزان محترم اگر آسانی سے ایسے عالم دین کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں جن کو وہ اقتداء کرنے کا اہل بھی سمجھتے ہوں، بھلے انھیں محلہ کی مسجد میں جانا پڑے تو اس صورت میں غیر عالم دین کی اقتداء نہیں کرنا چاہیئے بلکہ غیر عالم دین کی اقتداء بعض حالات میں اشکال سے خالی نہیں ہے۔

س ۵۷۵ : کیا دو اشخاص سے نماز جماعت قائم ہو سکتی ہے ؟

ج: اگر ایک امام اور ایک ماموم سے تشکیل جماعت مراد ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے؟

س ۵۷۶ : جب ماموم ظہر و عصر کی نماز با جماعت پڑھتے ہوئے حمد و سورہ خود پڑھے، اس فرض کے ساتھ کہ حمد و سورہ پڑھنا اس سے ساقط ہے لیکن اس نے اپنے ذہن کو اِدھر اُدھر بھٹکنے سے بچانے کے لئے ایسا کر لیا تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے ؟

ج: اخفاتی نماز جیسے ظہر و عصر کی نمازوں میں، جب امام حمد و سورہ پڑھ رہا ہو اس وقت ماموم پر خاموش رہنا واجب ہے، قرائت اس کے لئے جائز نہیں ہے چاہے وہ اپنے ذہن کو مرتکز کرنے کی غرض ہی سے ہو۔

س ۵۷۷ : اگر کوئی امام جماعت ٹریفک کے تمام قوانین کی رعایت کرتے ہوئے موٹر سائیکل سے نماز جماعت پڑھانے جاتا ہو تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج: اس سے عدالت اور امامت کی صحت پر کوئی حرف نہیں آتا مگر یہ کہ وہاں کے لوگوں کی نظر میں یہ چیز شان و مروّت کے منافی اور معیوب ہو۔

س ۵۷۸ جب ہمیں پوری نماز جماعت نہیں مل پاتی ہے تو ہم ثواب جماعت حاصل کرنے کی غرض سے تکبیرۃ الاحرام کہتے ہیں دو زانو بیٹھ جاتے ہیں اور امام کے ساتھ ساتھ

www.kitabmart.in

تشہد پڑھتے ہیں اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہوتے ہیں اور پہلی رکعت پڑھتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا چار رکعتی نماز کی دوسری رکعت کے تشہد میں بھی ہم ایسا کر سکتے ہیں ؟

ج: مذکورہ طریقہ امام جماعت کی نماز کے آخری تشہد سے مخصوص ہے تاکہ جماعت کا ثواب حاصل کیا جا سکے۔

س ۵۷۹ : کیا امام جماعت کے لئے نماز کی اجرت لینا جائز ہے ؟

ج: جائز نہیں ہے۔

س ۵۸۰ : کیا امام جماعت عید ـــ یا کوئی بھی دو نمازوں کی ایک وقت میں امامت کر سکتا ہے ؟

ج: نماز پنجگانہ میں امام دوسرے ماموین کے لئے نماز جماعت کا ایک بار اعادہ کر سکتا ہے، بلکہ مستحب ہے لیکن نماز عید میں یہ اعادہ موجب اشکال ہے۔

س ۵۸۱ : جب امام عشا کی نماز جماعت کی تیسری یا چوتھی رکعت میں اور ماموم دوسری میں ہو تو کیا ماموم حمد و سورہ کو بلند آواز سے پڑھ سکتا ہے ؟

ج: واجب ہے کہ دونوں کو آہستہ پڑھے۔

س ۵۸۲ : نماز جماعت کے سلام کے بعد نبی اکرمؐ پر صلواۃ کی آیت پڑھی جاتی ہے۔ اس کے بعد نماز گزار محمد و آل محمد پر تین مرتبہ درود بھیجتے ہیں اور اس کے بعد تین مرتبہ تکبیر کہتے ہیں اس کے بعد سیاسی (یعنی دعا اور برائت کے نعرے لگتے ہیں جنھیں نماز گزار بلند آواز سے دہراتے ہیں) کیا اس میں کوئی اشکال ہے ؟

ج: آیۂ صلواۃ پڑھنے اور محمد و آل محمد پر درود بھیجنے میں نہ یہ کہ کوئی اشکال

www.kitabmart.in

نہیں بلکہ یہ مطلوب و راجح ہے اور اس میں ثواب ہے اور اسی وقت اسلامی نعرے اور اسلامی انقلاب کے نعرے "تکبیر اور اس کے ملحقات" جو کہ اسلامی انقلاب کے پیغام و مقاصد کی یاد تازہ کرتے ہیں وہ بھی مطلوب ہیں۔

س ۵۸۳ : اگر ایک شخص نماز جماعت میں شرکت کی غرض سے مسجد میں دوسری رکعت میں پہنچے اور ناواقفیت کی وجہ سے بعد والی رکعت میں تشہد و قنوت، جن کا بجالانا واجب تھا نہ بجالائے تو کیا اس کی نماز صحیح ہے؟

ج : نماز صحیح ہے لیکن تشہد کی قضا اور دو سجدۂ سہو بجالانا واجب ہے۔

س ۵۸۴ : نماز میں جس کی اقتدا کی جارہی ہے کیا اس کی رضا شرط ہے؟ کیا ماموم کی اقتداء کرنا صحیح ہے؟

ج : اقتداء کے صحیح ہونے میں امام جماعت کی رضا شرط نہیں ہے اور اس شخص کی اقتداء جو نماز میں ماموم ہوتا ہے، صحیح نہیں ہے۔

س ۵۸۵ : دو اشخاص ایک امام اور دوسرا ماموم جماعت قائم کرتے ہیں، تیسرا شخص آتا ہے وہ دوسرے (یعنی ماموم) کو امام سمجھتا ہے اور اس کی اقتداء کرتا ہے اور نماز سے فراغت کے بعد اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امام نہیں بلکہ ماموم تھا پس اس تیسرے شخص کی نماز کا کیا حکم ہے۔؟

ج : ماموم کی اقتداء صحیح نہیں ہے لیکن جب نہ جانتا ہو اور اقتداء کرلے اور رکوع و سجود میں اس نے اپنے فرادیٰ فریضہ پر عمل کیا ہے یعنی عمداً و سہواً کسی رکن کی کمی زیادتی نہیں کی ہے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

س ۵۸۶ : جو شخص نماز عشا پڑھنا چاہتا ہے کیا اس کے لئے جائز ہے کہ امام کی

www.kitabmart.in

مغرب کی نماز جماعت میں اقتداء کرے ؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۵۸۷: مکان کی بلندی اور پستی میں اگر ماموم، امام کی رعایت نہ کرے تو کیا یہ ان کی نماز کے باطل ہونے کا سبب بن سکتا ہے ؟

ج: اگر امام کے کھڑے ہونے کی جگہ ماموین کے مکان نماز سے اتنی بلند ہو جسکی اجازت نہیں ہے تو وہ ان کی جماعت کے باطل ہونے کا سبب ہوگی۔

س ۵۸۸: اگر نماز جماعت کی ایک صف ان لوگوں سے تشکیل پائی ہے جن کی نماز قصر ہے اور اس کے بعد والی صف ان لوگوں کی ہے جن کی نماز پوری ہے اس صورت میں اگر اگلی صف والے دو رکعت تمام کرنے کے فوراً بعد والی دو رکعت کی اقتداء کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں تو کیا ان کے بعد کے صف والوں کی آخری دو رکعت کی جماعت صحیح ہے یا نہیں۔

ج: اگر اگلی صف میں تمام افراد کی نماز قصر ہو تو مفروضہ سوال میں بعد والی صفوں کی جماعت کا صحیح ہونا محل اشکال ہے اور احوط یہ ہے کہ جب پہلی صف والے سلام کی نیت سے بیٹھ جائیں تو بعد والی صف والے فرادیٰ کی نیت کر لیں۔

س ۵۸۹: جب ماموم نماز کے لئے پہلی صف کے آخر میں کھڑا ہو تو کیا وہ ان ماموین سے پہلے نماز میں داخل ہو سکتا ہے جو اس کے اور امام کے درمیان واسطہ ہیں ؟

ج: جب وہ ماموین، جو کہ اس کے اور امام کے درمیان واسطہ ہیں، امام کی نیت کرنے کے بعد نماز میں داخل ہونے کے لئے تیار ہوں تو وہ جماعت کی

www.kitabmart.in

نیت سے نماز میں داخل ہو سکتا ہے۔

س ۵۹۰ : جو شخص یہ سمجھ کر کہ امام کی پہلی رکعت ہے اس کی تیسری رکعت میں شریک ہو جائے اور کچھ نہ پڑھے تو کیا اس پر اعادہ واجب ہے؟

ج: اگر وہ رکوع میں جانے سے پہلے ہی اس کی طرف ملتفت ہو جائے تو اس پر قرائت کا تدارک واجب ہے اور اگر رکوع کے بعد ملتفت ہو جائے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اس پر کوئی بھی چیز واجب نہیں ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ قرائت ترک کرنے کے سبب سے دو سجدۂ سہو بھی بجا لائے۔

س ۵۹۱ : حکومتی دفاتر اور مدارس میں نماز جماعت قائم کرنے کے لئے امام جماعت کی اشد ضرورت ہے اور میرے علاوہ اس علاقہ میں کوئی عالم دین نہیں ہے اس لئے میں مجبوراً مختلف مقامات پر ایک واجب نماز کی تین یا چار مرتبہ امامت کرتا ہوں دوسری نماز پڑھانے کی تو سارے مراجع نے اجازت دی ہے۔ کیا اس سے زائد کو احتیاطاً قضا کی نیت سے پڑھا جا سکتا ہے؟

ج: جو نماز جماعت سے پڑھی جا چکی ہے اس کا دوسری جماعت میں اعادہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن ایک مرتبہ سے زیادہ والی نماز میں اشکال ہے اور احتیاطاً پڑھی جانے والی قضا نمازوں میں امامت صحیح نہیں ہے۔

س ۵۹۲ : ایک کالج اپنے اسٹاف کے لئے کالج کی عمارت میں نماز جماعت قائم کرتا ہے جو شہر کی مسجد کے نزدیک ہے اور وہ لوگ جانتے ہیں کہ عین اسی وقت مسجد میں نماز جماعت قائم ہوتی ہے پس کالج کی جماعت میں شریک ہونے کا کیا حکم ہے؟ اور کالج کے ذمہ داروں کا نماز میں شرکت کا اصرار و اجبار

www.kitabmart.in

حکم کو بدل سکتا ہے یا نہیں ؟

ج : ایسی نماز جماعت میں شرکت کرنا، جس میں ماموم کی نظر میں وہ شرعی شروط — جو جماعت اور اقتدار کے لئے لازمی ہیں — پائے جاتے ہوں بے اشکال ہے، خواہ جماعت اس مسجد سے قریب ہی ہو جس میں عین اسی وقت نماز جماعت قائم ہوتی ہو لیکن نماز جماعت میں شرکت کرنے پر اصرار اور اجبار کے لئے کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔

س ۵۹۳ : کیا اس شخص کے پیچھے نماز صحیح ہے جو محکمۂ قضاوت (عدلیہ) میں ہے لیکن مجتہد نہیں ہے ؟

ج : محکمہ قضاوت (عدلیہ) میں اگر ان کا تقرر اس شخص نے کیا ہے جس کو تقرر کا حق ہے تو اس کی اقتدار میں کوئی مانع نہیں ہے۔

س ۵۹۴ : مسئلہ مسافر میں امام خمینیؒ کا مقلّد کیا ایسے امام جماعت کی اقتداء کر سکتا ہے جو اس مسئلہ میں امامؒ کا مقلّد نہیں ہے خصوصاً جبکہ اقتدا نماز جمعہ میں ہو۔ ؟

ج : تقلید کا اختلاف اقتدار کے صحیح ہونے میں مانع نہیں ہے لیکن اس نماز کی اقتدار صحیح نہیں ہے جو ماموم کے مرجع تقلید کے فتوے کے مطابق قصر ہو اور امام کے مرجع تقلید کے فتوے کے مطابق تمام ہو۔

س ۵۹۵ : اگر امام جماعت تکبیرۃ الاحرام کے بعد بھولے سے رکوع میں چلا جائے تو ماموم کا کیا فریضہ ہے ؟

ج : اگر ماموم نماز جماعت میں داخل ہونے کے بعد اس طرف متوجہ ہو تو

www.kitabmart.in

اس پر فرادی نیّت کرنا اور حمد و سورہ پڑھنا واجب ہے۔

س ۵۹۶ : جب نماز جماعت کی تیسری یا چوتھی صف میں مدرسوں کے نابالغ بچے نماز کیلئے کھڑے ہوں اور ان کے بعد چند بالغ اشخاص کھڑے ہوں تو اس حالت میں نماز کا کیا حکم ہے ؟

ج : مذکورہ فرض میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۵۹۷ : امام جماعت نے اگر غسل کے بدلے معذور ہونے کے سبب سے تیمم کیا ہو تو یہ نماز جماعت پڑھانے کے لئے کافی ہے یا نہیں ؟

ج : اگر وہ شرعی اعتبار سے معذور ہے تو غسل جنابت کے بدلے تیمّم کرکے امامت کر سکتا ہے اور اس کی اقتداء میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

امام جماعت کی غلط قرائت کا حکم

س ۵۹۸ : کیا مسئلہ قرائت کے صحیح ہونے میں فرادیٰ نیز ماموم یا امام کی نماز کے درمیان کوئی فرق ہے ؟ یا قرائت کی صحت کا مسئلہ ہر حال میں ایک ہی ہے ؟

ج : جب مکلف کی قرائت صحیح نہ ہو اور سیکھنے پر بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن دوسروں کا اس کی اقتداء کرنا صحیح نہیں ہے۔

س ۵۹۹ : حروف کے مخارج کے اعتبار سے بعض ائمہ جماعت کی قرائت صحیح نہیں ہے پس کیا اس کی اقتدا ان لوگوں کے لئے صحیح ہے جو کہ حروف کو صحیح طریقہ سے ان کے مخارج سے ادا کرتے ہوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے اور اس کے بعد نماز کا اعادہ کرنا لازم ہے، لیکن میرے پاس اعادہ کرنے کا وقت

www.kitabmart.in

نہیں ہے میرا کیا فریضہ ہے ؟ کیا میں جماعت میں شریک ہونے کے بعد اخفاتی طریقہ سے حمد و سورہ پڑھ سکتا ہوں ؟

ج : جب ماموم کی نظر میں امام کی قرائت صحیح نہ ہو تو اس کی اقتداء اور جماعت باطل ہے اور اگر اعادہ کرنے پر قادر نہ ہو تو اقتدا نہ کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے لیکن جہری نماز میں آہستہ سے حمد و سورہ پڑھنا کہ جس سے امام جماعت کی اقتداء کا اظہار ثابت ہوتا ہے، صحیح نہیں ہے اور نہ مجزی ہے ۔

س ۶۰۰ : بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چند ائمہ جمعہ کی قرائت صحیح نہیں ہے یا تو وہ حرف کو اس طرح ادا نہیں کر پاتے کہ جس سے وہ حرف شمار کیا جائے یا حرکت کے بدل جانے سے جو حرکت شمار نہیں ہوتی، کیا ان کے پیچھے پڑھی جانے والی نماز دل کے اعادہ کے بغیر ان کی اقتداء صحیح ہے ؟

ج : قرائت کے صحیح ہونے میں معیار یہ ہے کہ حروف کو ان کے مخارج سے اس طرح ادا کیا جائے کہ اہل زبان یہ کہیں کہ وہی حرف ادا ہوا ہے نہ کہ دوسرا اور اس کا دار و مدار علمائے عربیۃ کے مقرر کردہ ضابطہ کی رعایت پر ہے ۔ پس اگر ماموم امام کی قرائت کو موازین کے مطابق نہ پائے اور قرائت صحیح نہ ہو تو اس کی اقتداء کرنا صحیح نہیں ہے اور اگر اس صورت میں اس کی اقتداء کرے تو اس کی نماز صحیح نہ ہوگی اور دوبارہ پڑھنا واجب ہے ۔

س ۶۰۱ : اگر امام جماعت کو اثنائے نماز میں کسی کلمہ کے محل سے گذر جانے کے بعد اس کے تلفظ کی کیفیت میں شک ہو جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد متوجہ ہو کہ اس نے کلمہ کے تلفظ میں غلطی کی ہے تو اس کی اور ماموین کی نماز کا کیا حکم ہے؟

www.kitabmart.in

ج : نماز صحیح ہے۔

س ۶۰۲ : قرآن کے مدرّس اور اس شخص کی نماز کا شرعی حکم کیا ہے جو تجوید کے اعتبار سے امام جماعت کی نماز کو غلط سمجھتا ہے ایسی حالت میں اگر وہ جماعت میں شرکت نہ کرے تو لوگ اس پر مختلف قسم کی ناروا تہمتیں لگاتے ہیں۔

ج : جب ماموم کی نظر میں امام کی قرائت صحیح نہیں ہوگی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ماموم کی نظر میں اس کی نماز بھی صحیح نہیں ہے ایسی صورت میں وہ اس کی اقتدا نہیں کر سکتا ہے لیکن عقلائی مقصد کے لئے ظاہری طور پر شرکت میں کوئی مانع نہیں ہے۔

معلول و ناقص کی امامت

س ۶۰۳ : درج ذیل موارد میں معلول امام کی اقتداء کا کیا حکم ہے؟

۱۔ وہ معلول و معذور جن کے بدن کا کوئی عضو کٹا تو نہیں ہے لیکن پیر کے شل ہو جانے کی وجہ سے وہ عصا یا دیوار کا سہارا دیکر کھڑے ہوتے ہیں۔

۲۔ وہ معلول افراد جن کے ہاتھ یا پیر کی انگلی کی ایک پور یا خود انگلی کٹی ہوئی ہو۔

۳۔ وہ معلول افراد جن کے ہاتھ یا پیر کی تمام انگلیاں یا دو انگلیاں غائب ہیں۔

۴۔ وہ معلول افراد جن کے ایک ہاتھ یا ایک پیر کا کچھ حصہ کٹا ہے یا دونوں کٹا ہے۔

۵۔ وہ معلول افراد جن کے بدن کا کوئی عضو غائب ہے چونکہ ان کے ہاتھ معذور ہوتے ہیں اس لئے وضو کرتے وقت کسی سے مدد لیتے ہیں۔

ج : تمام صورتوں میں اگر قیام میں استقرار ہے اور وہ نماز کے افعال و اذکار

www.kitabmart.in

کی حالت میں استقرار اور اطمینان کو برقرار رکھ سکتا ہے اور سات اعضاء پر سہارا دیکر کامل رکوع وسجود کر سکتا ہے اور صحیح وضو کرنے پر بھی قادر ہے، مزید اس میں امامت کے تمام شرائط بھی پائے جا رہے ہیں تو نماز میں اس کی اقتداء کی جا سکتی ہے، کوئی اشکال نہیں ہے اور اگر یہ باتیں نہ ہوں تو صحیح و کافی نہیں ہے۔

س ۶۰۴ : میں ایک دینی طالب علم ہوں، آپریشن کی وجہ سے میرا دایاں ہاتھ کٹ گیا ہے۔ اور کچھ مدت پہلے مجھے یہ معلوم ہوا کہ امام خمینیؒ کامل کے لئے ناقص کی امامت کو صحیح نہیں سمجھتے ہیں لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ ان ماموین کی نماز کا حکم بیان فرمائیں جنہوں نے ابھی تک میری امامت میں نماز پڑھی ہے؟

ج : ماموین کی گزشتہ نماز اور ان لوگوں کی جنہوں نے حکم شرعی سے ناواقفیت کی بنا پر آپ کی اقتداء کی ہے صحیح ہے۔ نہ ان لوگوں پر قضا واجب ہے نہ اعادہ۔

س ۶۰۵ : میں دینی طالب علم ہوں اور اسلامی جمہوریہ (ایران) پر مسلط جنگ میں میرے پاؤں کی انگلیاں زخمی ہوئیں — انگوٹھا مکمّل طور پر سالم ہے — اور اس وقت میں ایک امام بارگاہ میں امام جماعت ہوں۔ اس میں کوئی شرعی اشکال ہے یا نہیں؟ امید ہے کہ بیان فرمائیں گے؟

ج : اگر پیر کا انگوٹھا صحیح و سالم ہے اور اثنائے سجود میں اسے زمین پر ٹیکا جا سکتا ہے تو ایسی حالت میں آپ کے امام ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

نماز جماعت میں عورتوں کی شرکت

س ۶۰۶ : کیا شارع مقدّس نے عورتوں کو بھی مسجدوں میں نماز جماعت یا نماز جمعہ

www.kitabmart.in

ادا کرنے کی اسی طرح ترغیب دلائی ہے جس طرح کہ مردوں کو دلائی ہے یا عورتوں کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے ؟

ج : اگر عورتیں جماعت میں شرکت کرنا چاہتی ہیں تو ان کی شرکت میں کوئی اشکال نہیں ہے اور ان کو جماعت کا ثواب ملے گا ۔

س ۶۰۷ : عورت کب امام جماعت بن سکتی ہے ۔

ج : عورت کا عورتوں کی نماز جماعت کے لئے امام بننا جائز ہے ۔

س ۶۰۸ : جب عورتیں (مردوں کی طرح) نماز جماعت میں شریک ہو سکتی ہیں تو استحباب وکراہت کے لحاظ سے اس کا کیا حکم ہے ؟

الف : جب وہ مردوں کے پیچھے کھڑی ہوں تو اس وقت ان کا کیا حکم ہے ؟

ب : اور مردوں کے پیچھے ان کی نماز جماعت کی حالت میں کیا کسی حائل یا پردے کی ضرورت ہے ؟ اور جب نماز میں وہ مردوں کے برابر کھڑی ہوں تو پردہ کے لحاظ سے کیا حکم ہے ؟

اس پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ اثنائے جماعت و خطبہ اور دوسرے مراسم میں عورت کا پردہ کے پیچھے کھڑا ہونے میں اس کی اہانت یا کسر شان نہیں ہے ۔

ج : عورتوں کے نماز جماعت میں شریک ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور جب وہ مردوں کے پیچھے کھڑی ہوں تو پردے اور حائل کی ضرورت نہیں ہے لیکن جب مردوں کی ایک جانب کھڑی ہوں تو اس کراہت کو رفع کرنے کے لئے حائل کی ضرورت ہے ۔ اور یہ توہم کہ حالت نماز میں مرد و عورت کے درمیان حائل کا وجود عورت کی شان گھٹانے اور اس کی عظمت کو گرانے کا موجب ہے

www.kitabmart.in

یہ فقط ایک خیال ہے جس کی کوئی اساس نہیں ہے اس کے علاوہ یہ کہ فقہ میں اپنی رائے کا داخل کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۶۰۹ : حالت نماز میں مردوں اور عورتوں کی صفوں کے درمیان پردے اور حائل کے بغیر اتصال اور عدم اتصال کی کیا کیفیت ہے ؟

ج عورتیں فاصلہ کے بغیر مردوں کے پیچھے کھڑی ہوں۔

اہل سنّت کی اقتداء

س ۶۱۰ : کیا اہل سنّت کی اقتداء میں نماز جائز ہے ؟

ج وحدت اسلامی کی خاطر ان کے پیچھے نماز جماعت پڑھنا جائز ہے۔

س ۶۱۱ : میں کردنشین علاقہ میں ملازمت کرتا ہوں وہاں اہل سنّت کے ائمہ جمعہ و جماعات کی اکثریت ہے۔ ان کی اقتداء کے سلسلے میں کیا حکم ہے ؟ اور کیا ان کی غیبت جائز ہے ؟

ج ان کے ساتھ ان کی جماعت و اجتماع میں شرکت کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن غیبت سے پرہیز کرنا لازم ہے۔

س ۶۱۲ : میری اہل سنّت کے ساتھ معاشرت اور ان کے ساتھ میل جول ہے اور نماز پنجگانہ میں شرکت بھی، میں بھی بعض موارد میں ان ہی کی طرح عمل کرتا ہوں مثلاً ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا اور اپنے وقت کی رعایت و پابندی نہ کرنا اور مصلّی پر سجدہ کرنا، تو کیا ایسی نماز کا اعادہ کرنا چاہیے ؟

www.kitabmart.in

ج: اگر وحدت اسلامی ان تمام چیزوں کا اقتضا کرے تو ان کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح اور کافی ہے یہاں تک کہ مصلّے پر سجدہ وغیرہ بھی کوئی مضائقہ نہیں رکھتا لیکن ان کے ساتھ ہاتھ باندھنا جائز نہیں ہے، مگر یہ کہ حالات اور ضرورت اس کا بھی اقتضا کریں۔

س ۶۱۳: مکہ اور مدینہ میں ہم اہل سنّت کے ساتھ نماز جماعت پڑھتے ہیں اور ایسا اس لئے کرتے ہیں کہ امام خمینیؒ کا فتویٰ ہے۔ اور بعض اوقات اس کی غرض مسجدوں میں نماز کی فضیلت حاصل کرنا ہے ــ مثلاً ظہر و مغرب کی نماز کے بعد، عصر و عشاء کی نماز ــ اور ہم سجدہ گاہ کے بغیر اہل سنت کی مساجد میں فرادیٰ پڑھتے ہیں، ان نمازوں کا کیا حکم ہے؟

ج: مذکورہ فرض میں نماز صحیح ہے۔

س ۶۱۴: ہم شیعہ دوسرے شہروں میں اہل سنّت کی نماز میں کیسے شرکت کریں جبکہ وہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں؟ اور کیا ان کی طرح ہاتھ باندھ کر اتّباع کرنا ہمارے اوپر واجب ہے یا ہاتھ باندھے بغیر نماز پڑھیں؟

ج: اہل سنّت کی اقتداء جائز ہے جب اس کا مقصد وحدت اسلامی ہو اور ان کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح و کافی ہے، لیکن نماز میں ہاتھ باندھنا واجب نہیں ہے بلکہ جائز بھی نہیں ہے مگر یہ کہ وہاں کے حالات اسی کے متقاضی ہوں۔

س ۶۱۵: اہل سنّت کی نماز جماعت میں شرکت کے وقت قیام کی حالت میں دونوں طرف کھڑے ہونے والے اشخاص کے پیروں کی چھوٹی انگلی سے انگلی ملانے کا کیا حکم ہے جبکہ وہ اس کو لازم سمجھتے ہیں؟

ج: یہ واجب نہیں ہے، لیکن اگر ایسا کرے تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔

www.kitabmart.in

س ۶۱۶ : اہل سنت وقت اذان مغرب سے قبل ہی مغرب کی نماز پڑھتے ہیں کیا حج وغیرہ کے زمانہ میں ہمارے لئے ان کی اقتداء کرنا اور اس نماز پر اکتفا کرنا صحیح ہے ؟

ج یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ وقت سے پہلے نماز پڑھتے ہیں لیکن اگر مکلّف کیلئے وقت ثابت نہ ہوا ہو تو اس کا نماز میں داخل ہونا صحیح نہیں ہے لیکن اگر وحدت اسلامی مقصود ہو تو اس وقت ان کے ساتھ نماز پڑھنے اور اس پر اکتفا کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے۔

نماز جمعہ

س ۶۱۷ : نماز جمعہ میں شریک ہونے کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے ؟ جبکہ ہم حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کے زمانہ میں زندگی گزار رہے ہیں، اور اگر بعض اشخاص امام جمعہ کو عادل نہ مانتے ہوں تو نماز جمعہ میں شرکت کی تکلیف ان سے ساقط ہے یا نہیں ؟

ج نماز جمعہ اگرچہ دور حاضر میں واجب تخییری ہے اور اس میں حضور واجب نہیں ہے لیکن نماز جمعہ میں شرکت کے فوائد و اہمیت کے پیش نظر صرف امام جمعہ کی عدالت میں شک یا بیہودہ عذر کی بنا پر مومنین خود کو ایسی نماز کی برکتوں سے محروم نہ کریں۔

س ۶۱۸ : مسئلہ نماز جمعہ میں واجب تخییری کے کیا معنی ہیں ؟

ج اس کے معنی یہ ہیں کہ جمعہ کے دن مکلف کو اختیار ہے کہ خواہ وہ نماز جمعہ

www.kitabmart.in

پڑھے یا نماز ظہر۔

س ۶۱۹ : نماز جمعہ کو اہمیّت نہ دیتے ہوئے نماز جمعہ میں شرکت نہ کرنے کے سلسلہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے ؟

ج عبادی وسیاسی نماز، جمعہ کو اہمیت نہ دیتے ہوئے شرکت نہ کرنا شرعی لحاظ سے مذموم ہے۔

س ۶۲۰ : کچھ لوگ بیہودہ اور بے کار عذر کی بنا پر نماز جمعہ میں شریک نہیں ہوتے اور بعض اوقات نظریاتی اختلاف کے باعث شرکت نہیں کرتے اس سلسلہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے ؟

ج نماز جمعہ اگرچہ واجب تخییری ہے لیکن اس پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے کہ مستقل طور پر شرکت نہ کی جائے۔

س ۶۲۱ : نماز ظہر کا عین اس وقت پر جماعت سے منعقد کرنا، جب نماز جمعہ تھوڑے فاصلہ پر برپا ہو رہی ہو جائز ہے یا نہیں ؟

ج فی نفسہ اس میں کوئی مانع نہیں ہے اور اس سے مکلّف جمعہ کے دن کے فریضہ سے بری الذّمہ ہو جائے گا کیونکہ دور حاضر میں نماز جمعہ واجب تخییری ہے لیکن جمعہ کے دن نماز جمعہ سے نزدیک ہی باجماعت نماز ظہر قائم کرنے کا لازمی نتیجہ مومنین کی تفریق وتقسیم ہے اور اکثر اوقات امام جمعہ کی اہانت وہتک شمار کیا جاتا ہے اور اس سے نماز جمعہ کی پرواہ نہ کرنے کا انکشاف ہوتا ہے اس لئے باجماعت نماز ظہر قائم کرنا مومنین کے لئے سزاوار نہیں ہے بلکہ اگر اس سے مفاسد اور حرام نتائج کا لزوم ہو تو اس سے اجتناب ضروری ہے۔

www.kitabmart.in

س ۶۲۲ : کیا نماز جمعہ و عصر کے درمیانی وقفہ میں امام جمعہ نماز ظہر پڑھ سکتا ہے؟ اور اگر امام جمعہ کے علاوہ کوئی شخص نماز عصر پڑھائے تو کیا عصر کی نماز میں اس کی اقتداء ہوسکتی ہے۔

ج نماز جمعہ نماز ظہر سے بے نیاز کر دیتی ہے لیکن نماز جمعہ کے بعد احتیاطاً نماز ظہر پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور جب نماز عصر کو جماعت سے پڑھنا چاہتا ہے تو کامل احتیاط یہ ہے کہ نماز عصر اس شخص کی اقتداء میں ادا کرے جس نے نماز جمعہ کے بعد احتیاطاً نماز ظہر پڑھ لی ہو۔

س ۶۲۳ : جب نماز جمعہ کے بعد امام جماعت نے نماز ظہر نہ پڑھی ہو تو ماموم احتیاطاً نماز ظہر پڑھ سکتا ہے یا نہیں ؟

ج اس کے لئے نماز ظہر پڑھنا جائز ہے۔

س ۶۲۴ : کیا امام جمعہ کے لئے واجب ہے کہ وہ حاکم شرعی سے اجازت حاصل کرنے ہے اور حاکم شرعی کس کو کہتے ہیں ؟ اور کیا یہی حکم بعید ترین شہروں پر بھی جاری ہوتا ہے؟

ج نماز جمعہ کی امامت کا اصل جواز اجازت پر موقوف نہیں ہے لیکن اگر نصب امامت جمعہ کی ضرورت در پیش ہو جائے تو اس کو ولی امر مسلمین کی طرف سے منصوب ہونا چاہئے۔ اور یہ حکم ہر شہر اور ملک کے لئے عمومیت رکھتا ہے جس میں ولی امر مسلمین حاکم ہو اور لوگ اس کے فرمانبردار ہوں۔

س ۶۲۵ : کیا منصوب امام جمعہ کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اس جگہ نماز جمعہ قائم کرے جہاں اسے منصوب نہ کیا گیا ہو جبکہ وہاں اس کے لئے کوئی مانع و معارض بھی نہیں ہے؟

ج فی نفسہ نماز جمعہ قائم کرنا اس کے لئے جائز ہے لیکن اس پر امامت جمعہ کے

www.kitabmart.in

نصب کرنے کے احکام مترتّب نہیں ہوں گے۔

س ۶۲۶ : کیا موقّت و عارضی ائمہ جمعہ کے انتخاب کے لئے واجب ہے کہ انہیں ولی فقیہ منتخب کرے یا ائمہ جمعہ کو اتنا اختیار ہے کہ موقّت ائمہ کے عنوان سے افراد منتخب کریں؟

ج منصوب امام جمعہ کسی کو بھی اپنا وقتی اور عارضی نائب بنا سکتا ہے۔ لیکن نائب کی امامت پر ولی فقیہ کی طرف سے نصب کئے جانے کے احکام مترتّب نہیں ہوں گے۔

س ۶۲۷ : اگر مکلّف منصوب امام جمعہ کو عادل نہ سمجھتا ہو یا اس کی عدالت میں شک کرتا ہو تو کیا مسلمین کی وحدت کے تحفّظ کی خاطر اس کی اقتدار جائز ہے؟ اور جو شخص خود نماز جمعہ میں نہیں آتا اس کے لئے جائز ہے دوسروں کو جمعہ میں شرکت نہ کرنے کی ترغیب دے؟

ج اس کی اقتدا کرنا صحیح نہیں ہے جس کو عادل نہ سمجھتا ہو یا جس کی عدالت میں شک کرتا ہو اور نہ اس کی جماعت میں اس کی نماز صحیح ہے لیکن وحدت کے تحفّظ کی خاطر جماعت میں شریک ہونے میں کوئی مانع نہیں ہے۔ بہرحال اسے دوسروں کو نماز جمعہ میں شرکت سے روکنے کا حق نہیں ہے اور نہ دوسروں کو اس کے خلاف بھڑکانے کا حق ہے۔

س ۶۲۸ : اس نماز جمعہ میں شریک نہ ہونے کا کیا حکم ہے جس کے امام جمعہ کا کذب مکلّف پر ثابت ہو گیا ہو؟

ج امام جمعہ کے قول کے خلاف انکشاف ہونا اس کے کذب کی دلیل نہیں ہے ممکن ہے کہ اس نے اشتباہ، غلطی یا توریہ کے طور پر کوئی بات کہی ہو۔ لہٰذا صرف اس توہّم سے کہ امام جمعہ کی عدالت ساقط ہو گئی ہے خود کو نماز جمعہ کی برکتوں سے محروم نہیں کرنا چاہئے۔

www.kitabmart.in

س ۶۲۹ : جو امام جمعہ امام خمینیؒ یا عادل ولی فقیہ کی طرف سے منصوب ہو، کیا ماموم پر اس کی عدالت کا اثبات و تحقیق ضروری ہے یا امامت جمعہ کے لئے اس کا منصوب ہونا اس کی عدالت کا ثبوت ہے ؟

ج امام جمعہ کے عنوان سے منصوب ہونا اگر ماموم کی نظر میں امام کی عدالت کے لئے باعث وثوق و اطمینان ہو تو صحت اقتداء کے لئے کافی ہے۔

س ۶۳۰ : کیا مساجد میں ائمہ جماعت کا انتخاب ثقہ علما کی طرف سے ہونا چاہئے یا ولی فقیہ کے منصوب ائمہ جمعہ کی طرف سے ان کا منصوب ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ عادل ہیں یا ان کی عدالت کی تحقیق واجب ہے ؟

ج اگر ماموم کو ان کے امام جمعہ یا جماعت منصوب کئے جانے سے ان کی عدالت کا اطمینان و وثوق پیدا ہو جاتا ہے تو اقتداء کرنے کے لئے اس پر اعتماد کرنا جائز ہے۔

س ۶۳۱ : اگر امام جمعہ کی عدالت میں شک ہو یا اس کے عادل نہ ہونے کا یقین ہو اور ہم نے اس کی اقتداء میں نماز پڑھ لی تو کیا انکا اعادہ واجب ہے ؟

ج اگر عدالت میں شک ہو یا نماز کے بعد یہ معلوم ہو کہ وہ عادل نہیں ہے تو جو نماز آپ نے پڑھ لی ہے وہ صحیح ہے اور اس کا اعادہ واجب نہیں ہے۔

س ۶۳۲ : اس نماز جمعہ میں شرکت کا کیا حکم ہے جو یورپ (EURUP) وغیرہ کے شہروں میں وہاں کی یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے اسلامی ممالک کے طلاب قائم کرتے ہیں اور ان میں اکثر بشمول امام جمعہ اہل سنّت ہوتے ہیں ؟ کیا اس صورت میں نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر پڑھنا ضروری ہے ؟

ج مسلمانوں کے درمیان وحدت و اتحاد کی خاطر اس میں شرکت کرنے میں

www.kitabmart.in

کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۶۳۳ : پاکستان کے ایک شہر میں چالیس سال سے نماز جمعہ ادا کی جا رہی ہے اور اب ایک شخص نے دو جمعوں کے درمیان شرعی مسافت کی رعایت کئے بغیر دوسری نماز جمعہ قائم کردی ہے جس سے نماز گزاروں کے درمیان اختلاف پیدا ہوگیا ہے شرعاً اس عمل کا کیا حکم ہے ؟

ج کسی ایسے عمل کے اسباب فراہم کرنا جائز نہیں ہے، جس سے مسلمانوں کی صفوں میں اختلاف و تفرقہ پیدا ہو جائے بالخصوص نماز جمعہ جیسے شعائر اسلامی میں جو مسلمانوں کے اتحاد کا مظہر ہے۔

س ۶۳۴ : راولپنڈی کی جامع مسجد کے خطیب نے اعلان کیا کہ تعمیری کام کی بنا پر مذکورہ مسجد میں نماز جمعہ نہیں ہوگی۔ اب مسجد کی تعمیر کا کام ختم ہوگیا تو ہمارے سامنے یہ مشکل کھڑی ہوگئی کہ چار کلو میٹر کے فاصلہ پر دوسری مسجد میں نماز جمعہ قائم ہونے لگی، مذکورہ مسافت کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ مسجد میں نماز جمعہ قائم کرنا صحیح ہے یا نہیں ؟

ج جب دو نماز جمعہ کے درمیان ایک شرعی فرسخ کا فاصلہ نہ ہو تو بعد میں اور ہم زمان قائم ہونے والی نماز جمعہ باطل ہے۔

س ۶۳۵ : کیا نماز جمعہ ـــ جو جماعت کے ساتھ قائم کی جاتی ہے ـــ اسے فرادیٰ پڑھنا صحیح ہے؟ مثلاً کوئی شخص ان لوگوں کے پہلو میں فرادیٰ نماز جمعہ پڑھے جو اسے جماعت سے پڑھ رہے ہیں۔

ج نماز جمعہ کے صحیح ہونے کے شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ اسے جماعت سے

www.kitabmart.in

پڑھا جائے، فرادیٰ صورت میں جمعہ صحیح نہیں ہے۔

س ۶۳۶ : جب نماز گزار قصر کے حکم میں ہو اور وہ اس امام جماعت کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتا ہے جو نماز جمعہ پڑھ رہا ہے تو کیا اس کی نماز صحیح ہے؟

ج ماموم مسافر کی نماز جمعہ صحیح ہے اور اسے ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

س ۶۳۷ : کیا دوسرے خطبہ میں جناب زہرا سلام اللہ علیہا کا اسم گرامی مسلمانوں کے ایک امام کے عنوان سے لینا واجب ہے یا استحباب کی نیّت سے ضروری و واجب ہے؟

ج ائمۂ مسلمین کا عنوان جناب زہراء سلام اللہ علیہا کو شامل نہیں ہے اور خطبۂ جمعہ میں آپ کا اسم گرامی لینا واجب نہیں ہے لیکن برکت کے طور پر آپ کے نام نامی کو لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۶۳۸ : کیا ماموم، امام جمعہ کی اقتداء کرتے ہوئے جبکہ وہ نماز جمعہ پڑھ رہا ہو کوئی دوسری واجب نماز پڑھ سکتا ہے؟

ج اس کا صحیح ہونا محل اشکال ہے۔

س ۶۳۹ : کیا ظہر کے شرعی وقت سے پہلے نماز جمعہ کے دونوں خطبے ادا کرنا صحیح ہے؟

ج زوال سے پہلے ادا کرنا جائز ہے اس طرح کہ زوال آفتاب کے وقت ان سے فارغ ہو جائے۔

س ۶۴۰ : جب ماموم دونوں خطبوں میں سے کچھ بھی درک نہ کر سکے بلکہ اثنائے نماز جمعہ میں پہنچے اور امام کی اقتداء کرے، کیا اس کی نماز صحیح اور کافی ہے؟

ج اس کی نماز صحیح اور کافی ہے اگرچہ اس نے امام کے ساتھ ایک ہی رکعت پڑھی ہو یعنی نماز جمعہ کی آخری رکعت کے رکوع میں اس نے امام کو پا لیا ہو۔

www.kitabmart.in

س ۶۴۱ : ہمارے شہر میں اذان ظہر کے ڈیڑھ گھنٹہ بعد نماز جمعہ قائم ہوتی ہے تو کیا یہ نماز ظہر کا بدل بن سکتی ہے یا نماز ظہر کا اعادہ ضروری ہے ؟

ج زوال آفتاب کے بعد نماز جمعہ کا وقت ہو جاتا ہے اور احوط یہ ہے کہ عرف عام میں ابتداء زوال کے وقت سے تاخیر نہ کرے اور یہ بعید نہیں ہے کہ نماز جمعہ کا وقت ظہر کے بعد رونما ہونے والا سایہ قامتِ انسان کے ۲/۷ ہونے تک باقی رہے۔ اگر اس وقت میں نماز جمعہ نہیں پڑھی ہے تو پھر احوط یہ ہے کہ اس کے بدلے نماز ظہر پڑھے۔

س ۶۴۲ : ایک شخص میں نماز جمعہ میں پہنچنے کی طاقت نہیں ہے تو کیا وہ اوائل وقت نماز ظہر وعصر پڑھ سکتا ہے ؟ یا نماز جمعہ ختم ہونے کا انتظار کرے اور اس کے بعد نماز ظہر وعصر پڑھے ؟

ج اس پر انتظار واجب نہیں ہے بلکہ اوّل وقت میں نماز ظہر پڑھنا جائز ہے۔

س ۶۴۳ : جب منصوب شدہ امام جمعہ صحیح وسالم ہو اور حاضر ہو تو کیا وہ موقت امام جمعہ کو نماز جمعہ پڑھانے کے لئے معیّن کر سکتا ہے ؟ اور کیا وہ موقّت امام جمعہ کی اقتداء کر سکتا ہے؟

ج منصوب امام جمعہ کی موجودگی میں نائب کے لئے نماز جمعہ پڑھانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور نہ ہی منصوب کا اپنے نائب کی اقتداء کرنے میں کوئی مانع ہے۔

نماز عیدین

س ۶۴۴ : آپ کی رائے میں نماز عیدین اور جمعہ واجبات کی کس قسم میں داخل ہیں ؟

ج عصر حاضر میں نماز عیدین واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے لیکن نماز جمعہ

www.kitabmart.in

واجب تخییری ہے۔

س ۶۴۵ : کیا نماز عیدین کے قنوت میں کمی زیادتی اس کے بطلان کا سبب ہوتی ہے؟

ج اس سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔

س ۶۴۶ : ماضی میں عام رواج یہ تھا کہ امام جماعت ہی مسجد میں عید الفطر کی نماز پڑھایا کرتا تھا کیا اب بھی جائز ہے کہ ائمہ جماعت ہی نماز عیدین پڑھائیں یا نہیں؟

ج ولی فقیہ کے وہ نمائندے پڑھا سکتے ہیں جن کو ولی فقیہ کی طرف سے نماز عید قائم کرنے کی اجازت ہو اسی طرح وہ ائمہ جماعت بھی دور حاضر میں نماز عید پڑھا سکتے ہیں جن کو ولی فقیہ کی طرف سے نماز جماعت قائم کرنے کے لئے منصوب کیا گیا ہے لیکن ان کے علاوہ افراد کے لئے احوط یہ ہے کہ فرادیٰ پڑھیں اور رجاءً جماعت سے پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن ورود کے قصد سے نہیں۔ ہاں اگر مصلحت کا اقتضاء یہ ہو کہ شہر میں ایک ہی نماز عید قائم کی جائے تو اولیٰ یہ ہے کہ اسے ولی فقیہ کے منصوب کردہ امام جمعہ کے علاوہ کوئی اور نہ پڑھائے۔

س ۶۴۷ : کیا عید فطر کی قضا کی جا سکتی ہے؟

ج اس کی قضا نہیں ہے۔

س ۶۴۸ : کیا نماز عید فطر میں اقامت ہے؟

ج اس میں اقامت نہیں ہے۔

س ۶۴۹ : اگر نماز عید فطر میں امام اقامت کہے تو اس کی اور دیگر نماز گزاروں کی نماز کا کیا حکم ہے؟

ج اس سے امام جماعت اور دیگر ماموین کی نماز کے صحیح ہونے پر اثر نہیں پڑے گا۔

www.kitabmart.in

نمازِ مسافر

س ۶۵۰ : مسافر کے لئے نماز کا قصر کرنا ہر نماز میں واجب ہے یا بعض سے مخصوص ہے؟

ج قصر کا وجوب صرف نماز پنجگانہ کی چار رکعتی "ظہر و عصر اور عشاء" کی نمازوں سے مخصوص ہے۔ صبح اور مغرب کی نماز قصر نہیں ہے۔

س ۶۵۱ : وجوب قصر کے شرائط مسافر پر چار رکعتی نمازیں کیا ہیں؟

ج آٹھ چیزیں ہیں :

۱- سفر کی مسافت رفت و آمد کا مجموعی فاصلہ آٹھ فرسخ شرعی ہو ساتھ ہی شرط یہ ہے کہ جانے کی مسافت چار فرسخ سے کم نہ ہو۔

۲- سفر پر نکلتے وقت آٹھ فرسخ کا قصد رکھتا ہو اور اگر مسافت کا قصد نہ کرے یا اس سے کم کا قصد کرے اور پھر اس منزل پر پہنچ کر دوسری جگہ کا قصد کرے کہ جس کے درمیان اور پہلی جگہ کے درمیان شرعی مسافت نہ ہو لیکن جہاں سے قیام کئے ہوئے ہے وہاں اتنی مسافت ہے تو قصر نہیں ہے۔

۳- مسافت تمام ہونے تک عزم سفر باقی رہے۔ پس اگر چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے ارادہ بدل دے یا اس سفر کو جاری رکھنے میں متردّد ہو جائے تو اس پر سفر کا حکم جاری نہیں ہو گا اگرچہ ارادہ بدلنے سے قبل اس نے نماز قصر ہی پڑھی ہو۔

۴- سفر کے درمیان اپنے وطن سے گزرنے یا کسی جگہ دس روز قیام کرنے کی نیّت نہ رکھتا ہو۔

www.kitabmart.in

۵۔ یہ کہ شرعی اعتبار سے اس کا سفر جائز ہو پس اگر معصیّت یا حرام کام کے لئے سفر ہو گا خواہ وہ سفر خود ہی معصیّت و حرام ہو جیسے لشکر سے فرار کرنا یا غرضِ سفر حرام ہو جیسے راہ زنی کے لئے سفر کرے تو اس پر سفر کا حکم جاری نہیں ہو گا۔

۶۔ مسافر، خانہ بدوشوں میں سے نہ ہو جیسے بادیہ نشین کہ ان کا کوئی معیّن وطن نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ صحراؤں میں گھومتے ہیں اور جہاں انھیں کھانا، پانی مل جاتا ہے وہیں اتر پڑتے ہیں۔

۷۔ یہ کہ سفر اس کا شغل نہ ہو جیسے چوکیدار، شتربان اور ملاّح وغیرہ اور یہ حکم ان لوگوں کا ہے جن کا مشغلہ سفر میں ہوتا ہے۔

۸۔ اس کا حد ترخّص تک پہنچنا۔ حدِ ترخّص وہ جگہ ہے جہاں سے شہر کی اذان نہ سنی جا سکے یا وہاں سے شہر کی دیواریں نظر نہ آئیں۔

جس شخص کا شُغل یا مقدمہ شُغل سفر ہے

س ۶۵۲ : جس کا سفر اس کے شغل کا مقدمہ ہو، کیا وہ سفر میں پوری نماز پڑھے گا۔ یا یہ (تمام پڑھنا) اس سے مخصوص ہے جس کا شغل ہی سفر ہے اور مرجع دینی، جیسے امام خمینیؒ کے اس قول کے کیا معنی ہیں "جس کا شغل سفر ہو"۔ کیا کوئی شخص ایسا بھی پایا جاتا ہے کہ سفر جس کا شغل ہو؟ اس لئے کہ چوپان، شتربان اور ملاّح وغیرہم کا عمل بھی چرانا، ہنکانا اور کشتی چلانا ہے اور مختصر یہ کہ ایسا کوئی شخص نہیں پایا جاتا

www.kitabmart.in

کہ جس کا مقصد سفر کو شغل بنانا ہو؟

ج جس کا سفر اس کے شغل کے لئے مقدمہ ہو اگر وہ ہر دس دن میں کم از کم ایک مرتبہ کام کرنے کے لئے اس جگہ جاتا ہے جہاں کام کرتا ہے تو وہاں پوری نماز پڑھے گا اور اس کا روزہ بھی صحیح ہے اور فقہا۔ رضوان اللہ علیہم ۔ کے کلام میں جو یہ جملہ آتا ہے کہ جس کا شغل سفر ہو، اس سے مراد وہ شخص ہوتا ہے کہ جس کے کام کا عنوان و دار و مدار سفر پر ہو جیسے وہ مشاغل جو سوال میں مذکور ہیں.

س ۶۵۳: اس شخص کے روزہ نماز کا کیا حکم ہے جس کا شغل سفر ہو جیسے کرایہ کرنے والا، ڈرائیور اور ملاح وغیرہ؟

ج سفر میں پوری نماز پڑھے گا اور اس کا روزہ صحیح ہے۔

س ۶۵۴: اس شخص کے روزہ نماز کا کیا حکم ہے جس کا شغل سفر ہو جیسے وہ ملازم جو اپنی ملازمت کی جگہ کی طرف سفر کرتا ہے یا وہ کاریگر جو اپنی کارگاہ کی طرف سفر کرتا ہے؟

ج جب وہ ہر دس دن میں کم از کم ایک مرتبہ اپنے محلِ شغل یا کام کرنے کی جگہ کی طرف سفر کرتا ہو تو روزہ کے صحیح ہونے اور پوری نماز پڑھنے میں اس کا حکم وہی ہے جو اس شخص کا ہے جس کا شغل سفر ہو۔

س ۶۵۵: ان لوگوں کے روزے، نماز کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے جو جس شہر میں کام کرتے ہیں ایک سال سے زیادہ ٹھہرتے ہیں یا وہ فوجی جو کسی شہر میں فوجی ٹریننگ کے لئے ایک یا دو سال قیام کرتے ہیں، کیا ان پر ہر سفر کے بعد دس روز کے قیام کی نیت کرنا واجب ہے تاکہ روزہ رکھ سکیں اور پوری نماز پڑھ سکیں اور اگر دس روز سے کم قیام کی نیت ہو تو ان کے روزہ نماز کا کیا حکم ہے؟

ج مفروضہ سوال میں ان کا حکم وہی ہے جو نماز قصر سے متعلق تمام مسافروں کا ہے۔

www.kitabmart.in

س ۶۵۶ : جنگی طیاروں کے پائیلٹ، جو اکثر اوقات فوجی اڈوں سے پرواز کرتے ہیں اور شرعی مسافت سے کہیں زیادہ مسافت طے کرتے ہیں پھر دوبارہ پلٹ کر آتے ہیں، ان کی نماز اور روزے کا کیا حکم ہے؟

ج اس سلسلہ میں ان کا حکم وہی ہے جو سفر میں نماز کے تمام ہونے اور روزہ کے صحیح ہونے میں تمام موٹر کار کے ڈرائیوروں، کشتی رانوں اور جہاز کے پائیلٹوں کا ہے۔

س ۶۵۷ : وہ قبائل جو اپنی اقامت کی جگہ سے ایک یا دو مہینہ کے لئے منتقل ہوتے رہتے ہیں لیکن باقی سال گرم علاقہ میں یا سرد علاقہ میں گذارتے ہیں تو کیا یہ دونوں جگہیں (گرم و سرد علاقے) ان کے لئے وطن شمار ہوں گی؟ اور ان کے اس سفر کا کیا حکم ہے جو وہ ان دو جگہوں میں قیام کے دوران کرتے ہیں۔ (نماز قصر اور تمام کے اعتبار سے)

ج اگر وہ ہمیشہ گرم علاقہ سے سرد اور سرد علاقہ سے گرم کی طرف منتقل ہوتے رہتے ہیں تاکہ اپنے سال کے بعض ایام کو (دو میں سے) ایک جگہ گذاریں اور سال کے باقی ایام کو دوسری جگہ گذاریں اور انہوں نے دونوں جگہوں کو اپنی دائمی زندگی کے لئے اختیار کر رکھا ہو تو دونوں جگہیں ان کے لئے وطن شمار ہوں گی اور دونوں پر وطن کا حکم عائد ہو گا۔ اور اگر دونوں وطنوں کے درمیان کی مسافت شرعی مسافت کے برابر ہے تو ان کے لئے ایک وطن سے دوسرے وطن کی طرف سفر کا حکم وہی ہے جو تمام مسافروں کا ہے۔

www.kitabmart.in

س ۶۵۸ : میں ایک شہر میں سرکاری ملازم ہوں اور میری ملازمت کی جگہ اور گھر کے درمیان تقریباً ۳۵ کلو میٹر کا فاصلہ ہے اور روزانہ اس مسافت کو اپنی ملازمت کی جگہ پہنچنے کے لئے طے کرتا ہوں۔ پس اُس وقت میری نماز کا کیا حکم ہے جب میرا کوئی خاص کام ہو اور میں اُس شہر میں چند راتیں ٹھہرنے کا ارادہ کرلوں؟ مجھ پر پوری نماز پڑھنا واجب ہے یا نہیں؟

مثال کے طور پر جب میں جمعہ کو اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کیلئے شہر سمنان جاتا ہوں تو مجھے پوری نماز پڑھنا ہوگی یا نہیں؟

ج اگر آپ کا سفر آپ کی اس ملازمت کیلئے نہیں ہے جس کے لئے آپ روزانہ جاتے ہیں تو اس پر شغل کیلئے سفر کا حکم عائد نہیں ہوگا۔ لیکن اگر سفر خود اسی ملازمت کیلئے ہو اور آپ اپنی ملازمت کی جگہ پر قیام کے دوران خاص کاموں، جیسے رشتہ داروں اور دوستوں کے دیدار کے لئے جائیں اور اتّفاق سے وہاں پر ایک رات یا چند راتیں گذارنا پڑیں تو شغل کے لئے سفر کا جو حکم ہے وہ ان اسباب کی وجہ سے نہیں بدلے گا بلکہ آپ کو پوری نماز پڑھنا ہوگی اور روزہ رکھنا ہوگا۔

س ۶۵۹ : اگر ملازمت کی جگہ پر ـــ جس کے لئے میں نے سفر کیا ہے ـــ دفتری اوقات کے بعد شخصی کام انجام دوں، مثلاً صبح سات بجے سے دو بجے تک دفتری امور کو انجام دیتا رہوں اور دو بجے کے بعد شخصی کام انجام دوں تو میری نماز اور روزہ کا کیا حکم ہے؟

ج دفتری کام کو انجام دینے کے بعد خاص کام کا انجام دینا، دفتری کام (شغل) کے سفر کے حکم کو تبدیل نہیں کرتا ہے۔

www.kitabmart.in

س ۶۶۰ : ان سپاہیوں کے روزہ و نماز کا کیا حکم ہے جو یہ جانتے ہیں کہ وہ دس دن سے زیادہ ایک جگہ قیام پذیر رہیں گے لیکن اس کا اختیار خود ان کے ہاتھ میں نہیں ہے ؟ امید ہے کہ امام خمینیؒ کا فتویٰ بھی بیان فرمائیں گے۔

ج مفروضہ سوال میں اگر انھیں دس دن یا اس سے زیادہ ایک جگہ رہنے کا اطمینان ہو تو ان پر پوری نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا واجب ہے اور یہی فتویٰ امام خمینیؒ کا بھی ہے۔

س ۶۶۱ : ان لوگوں کے روزے نماز کا کیا حکم ہے جو فوج یا پاسدارانِ انقلاب کے فنّی دستوں پر شامل ہیں اور جو دس دن سے زیادہ چھاؤنیوں میں رہتے ہیں یا دس دن سے زیادہ سرحدی علاقوں میں رہتے ہیں ؟ امید ہے کہ امام خمینیؒ کا فتویٰ بھی بیان فرمائیں گے ؟

ج وہاں ان پر پوری نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا واجب ہے نیز امام خمینیؒ کا بھی یہی فتویٰ ہے۔

س ۶۶۲ : میں رمضان المبارک میں ایک ایسی جگہ قیام پذیر تھا کہ میری قیام گاہ اور ان تمام مقامات کے درمیان کہ جن کے بارے میں اطلاع فراہم کرنا میرا وظیفہ تھا، حدِ ترخص کی مقدار کی مسافت کا فاصلہ تھا، اس صورت میں کیا مجھے نماز پوری پڑھنی چاہیے اور روزہ کا رکھنا واجب ہے ؟

ج جب آپ اپنے کام کے لئے ان تمام مقامات کا چکّر لگاتے ہیں جن کی اطلاع فراہم کرنا آپ پر واجب ہے یا ان مقامات تک جانا جو آپ کی قیام گاہ

www.kitabmart.in

سے شرعی مسافت کی مقدار کے برابر دور نہیں ہیں، جبکہ قیام گاہ پر پوری نماز پڑھنے کا حکم لگ چکا ہو خواہ وہاں ایک ہی چار رکعتی نماز ادا کی ہو یا دس دن کے اندر ان مقامات تک کا سفر کل ملا کے ایک تہائی دن یا رات یا اس سے کم ہو تو اس صورت میں اپنی قیام گاہ اور ان مقامات پر پوری نماز پڑھیں گے اور روزہ رکھیں گے ورنہ نماز قصر پڑھیں گے اور روزہ رکھنا صحیح نہ ہوگا۔

س ۶۶۳ : امام خمینیؒ کے توضیح المسائل میں صلاۃ المسافر کے ذیل میں مسئلہ ۱۳۰۶ پر ہے:

ڈرائیور پر واجب ہے کہ پہلے سفر کے بعد پوری نماز پڑھے لیکن پہلے سفر میں اس کی نماز قصر ہے خواہ سفر طویل ہی کیوں نہ ہو پس پہلے سفر سے مراد وطن سے چلنا اور وطن لوٹ کے آنا ہے خواہ وہ ایک ماہ یا اس سے زیادہ مدت تک جاری رہے یہاں تک کہ اس مدت میں وہ اپنے اصلی وطن کے علاوہ ایک شہر سے دوسرے شہر دسیوں بار اسباب منتقل کرتا رہے؟

ج : اس کا پہلا سفر اس منزل و مقصد تک پہنچنے کے بعد پورا ہوتا ہے جس کا اس نے اپنے وطن یا قیام گاہ سے نکلتے وقت قصد کیا تھا تاکہ سواریوں کو وہاں منتقل کرے یا اسباب پہنچائے اور واپس وطن تک لوٹنا اس کا جزء نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا سفر محل و مقصد کی طرف سواریوں کو منتقل کرنے کے لئے یا سامان لینے کے لئے ہو اور وہاں سے آغاز سفر کی طرف لے جانے کے لئے ہو۔

س ۶۶۴ : وہ شخص جس کا شغل دائمی طور ڈرائیوری نہیں بلکہ مختصر مدت کے لئے ڈرائیوری اس کا وظیفہ بن گیا ہے، جیسے چھاؤنیوں میں یا نگہبانی کے فرائض انجام دینے والوں پر

www.kitabmart.in

موٹر گاڑی چلانے کی ذمہ داری عائد کر دی جاتی ہے کیا وہ مسافر کے حکم میں ہیں یا ان پر پوری نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا واجب ہے؟

ج) جب عرف عام میں ان کو اس موقت مدت میں ڈرائیور کہا جائے تو اس مدت میں ان کا وہی حکم ہے جو تمام ڈرائیوروں کا ہے۔

س ۶۶۵: جب ڈرائیور کی گاڑی میں کوئی نقص پیدا ہو جائے اور وہ اس کے پرزے اور اسباب لینے کے لئے دوسرے شہر میں جائے تو کیا اس سفر میں وہ پوری نماز پڑھے گا یا قصر باوجودیکہ اس سفر میں اس کی گاڑی ساتھ نہیں ہے؟

ج) جب اس سفر میں اس کا شغل ڈرائیوری نہ ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو تمام مسافروں کا ہے۔

طلبہ کا حکم

س ۶۶۶: یونیورسٹیوں کے ان طلبہ کا کیا حکم ہے جو ہفتہ میں کم از کم دو دن تحصیل علم کے لئے جاتے ہیں یا ان ملازمین کا کیا حکم ہے جو کہ ہر ہفتہ اپنے کام کے لئے سفر کرتے ہیں؟ واضح رہے کہ وہ ہر ہفتہ سفر کرتے ہیں لیکن کبھی یونیورسٹی میں چھٹی ہو جائے یا دفتر و کارخانہ میں چھٹی ہو جائے تو ایک ماہ اپنے اصل وطن میں رہتے ہیں اور اس ایک ماہ کی مدت میں سفر نہیں کرتے تو کیا ایک ماہ کے بعد جب پھر سے سفر کا آغاز کرتے ہیں، اس سفر اول میں ان کی نماز — قاعدہ کے مطابق — قصر ہے اور سفر اول کے بعد پوری پڑھیں گے؟

ج) تحصیل علم کے لئے جانے والوں کے لئے نماز قصر ہے اور روزہ رکھنا صحیح

www.kitabmart.in

نہیں ہے خواہ ان کا سفر ہفتہ وار ہو یا روزانہ ہو لیکن جو شخص کام کے لئے سفر کرتا ہے خواہ اس کا آزاد کام ہو یا دفتری، لہٰذا اگر وہ دس دن میں کم از کم ایک مرتبہ اپنے کام کرنے کی جگہ سے اپنے وطن یا محلّ سکونت کی طرف جاتا ہے تو کام و مشغلے کے لئے جانے والے دوسرے سفر میں وہ پوری نماز پڑھے گا اور روزہ رکھنا بھی صحیح ہوگا اور جب وہ کام والے سفر کے دوران اپنے وطن میں یا غیر وطن میں دس دن قیام کرے تو اس عشرہ کے بعد پہلے سفر میں نماز قصر پڑھے گا اور روزہ نہیں رکھے گا۔

س ع ۶۶۷ : دینی طالب علم یہ نیت کرلے کہ تبلیغ کو اپنا مشغلہ بنائے گا تو مذکورہ فرض کے مطابق وہ سفر میں پوری نماز پڑھ سکتا ہے اور روزہ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ اور جب اس کا سفر تبلیغ، دعوت ہدایت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لئے نہ ہو بلکہ کسی اور کام کے لئے سفر کرے تو اس کے روزے نماز کا کیا حکم ہے؟

ج اگر تبلیغ و ہدایت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو عرف عام میں اس کا شغل و عمل کہا جاتا ہے تو ان چیزوں کے لئے اس کے سفر کا حکم وہی ہے جو شغل و عمل کے لئے تمام سفر کرنے والوں کا ہے اور اگر کبھی ان کے علاوہ کسی اور غرض کے لئے سفر کرے تو قصر نماز پڑھنے اور روزہ نہ رکھنے میں اس کا وہی حکم ہے جو تمام مسافروں کا ہے۔

س ع ۶۶۸ : حوزۂ علمیہ کے طالب علم یا حکومت کے ملازمین وغیرہ جو کسی شہر میں غیر معین مدت کے لئے مامور کئے جاتے ہیں ایسے لوگوں کے روزوں اور نمازوں کا کیا حکم ہے؟

ج تعلیم و تحقیق اور ملازمت کی جگہ پر جب تک وہ دس دن کے قیام کا

www.kitabmart.in

قصد نہ کریں اس وقت تک نماز قصر پڑھیں گے اور روزہ نہیں ہوگا اور ان کی حالت بقیہ مسافروں کی سی ہے۔

س ۶۶۹: ایک طالب علم دوسرے شہر میں تعلیم حاصل کرتا ہے اور ہر ہفتہ اپنے گھر آتا ہے، دونوں — گھر اور مدرسہ — کے درمیان شرعی مسافت ہے مدرسہ میں نماز قصر ہے یا نہیں؟

ج تعلیم و تدریس کے سفر پر سفر کا حکم جاری نہیں ہوگا کیونکہ وہ شغل میں آجاتا ہے مگر تعلیم کے لئے سفر میں طالب علم تمام مسافروں کے حکم میں ہے۔

س ۶۷۰: اگر دینی طالب علم اس شہر میں رہتا ہے جو اس کا وطن نہیں ہے اور وہاں دس روز قیام کی نیت کرنے سے قبل وہ جانتا ہے یا یہ قصد رکھتا ہے کہ شہر کے کنارے پر واقع مسجد میں ہر ہفتے جائے گا۔ دس دن کے قیام کی نیت کر سکتا ہے یا نہیں؟

ج قصد اقامت کے وقت ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ یہاں تک ایک تہائی (۱/۳) دن یا رات کے برابر مسافت شرعی سے کم باہر جانے کا ارادہ قصد اقامت کو ختم نہیں کرتا ہے اور جس جگہ جانے کا ارادہ ہے وہ محلّ اقامت میں داخل ہے یا نہیں؟ تو یہاں عرف عام معیار ہے۔

قصد مسافت اور دس دن کی نیّت

س ۶۷۱: میں جس جگہ ملازمت کرتا ہوں وہ قریبی شہر سے شرعی مسافت سے کم فاصلہ پر واقع ہے اور دونوں جگہ میرا وطن نہیں ہے لہٰذا میں اپنی ملازمت

www.kitabmart.in

کی جگہ دس روز ٹھہرنے کا قصد کرتا ہوں تاکہ پوری نماز پڑھ سکوں اور روزہ رکھ سکوں اور جب میں اپنے کام کی جگہ دس روز قیام کرنے کا قصد کرتا ہوں تو دس روز یا اس کے بعد قریبی شہر میں جانے کا قصد نہیں کرتا ہوں پس درج ذیل حالات میں شرعی حکم کیا ہے ؟ :

۱- جب میں کسی اچانک اور یا کسی کام کی غرض سے دس دن کامل ہونے سے پہلے ہی اس شہر میں جاؤں اور تقریباً دو گھنٹے وہاں ٹھہرنے کے بعد کام کی جگہ واپس آجاؤں ۔

۲- جب میں دس روز کامل ہونے کے بعد اس شہر کے معیّن محلّہ میں جاؤں اور وہاں شرعی مسافت سے آگے نہ بڑھوں اور ایک رات وہاں قیام کروں اور اپنی ملازمت کی جگہ واپس آجاؤں ۔

۳- جب میں دس روز قیام کے بعد اس شہر کے کسی معین محلہ کے قصد سے نکلوں اور اس تک پہنچنے کے بعد میرا ارادہ بدل جائے اور اس کے اس محلہ میں جانے کی نیّت کرلوں جو میری قیام گاہ سے شرعی مسافت سے زیادہ دور ہے ؟

(ج) ۱-۲ قیام گاہ پر پوری نماز پڑھ لینے کے بعد خواہ کم از کم ایک چار رکعتی نماز ہی کے ذریعہ ہی کیوں نہ ہو شرعی مسافت سے کم فاصلہ تک جانے میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ ایک دن ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے سے زیادہ کا سفر ہو اس میں کوئی فرق نہیں ہے ، قیام گاہ سے دس دن کامل ہونے کے بعد نکلے یا دس دن کامل ہونے سے قبل بلکہ نئے سفر تک پوری نماز پڑھے اور روزہ رکھے گا ۔

۳- جب نیّت بدلنے کی جگہ سے شرعی مسافت تک کے سفر کا قصد کرے

www.kitabmart.in

اور پھر اس مسافت کو طے کر کے اپنی قیام گاہ تک لوٹ آئے تو اس سے سابقہ قیام کا حکم ختم ہو جائے گا اور قیام پر لوٹنے کے بعد از سر نو دس دن کے قیام کی نیّت کرنا ضروری ہے۔

س ۶۷۲: مسافر اپنے وطن سے نکلنے کے بعد جب اس راستے سے گزرے جہاں سے اس کے اصلی وطن کی آوازِ اذان سنی جاتی ہے یا اس کے وطن کے گھروں کی دیواریں دکھائی پڑتی ہیں تو کیا اس سے قطع مسافت پر کوئی اثر پڑتا ہے؟

ج اگر اپنے وطن سے نہ گزرے تو اس سے قطع مسافت پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے اور نہ اس سے سفر کا سلسلہ منقطع ہوتا ہے لیکن جب تک اس جگہ ہے اس وقت تک اس پر سفر کا حکم جاری نہیں ہوگا۔

س ۶۷۳: جہاں میں ملازم ہوں اور جہاں آج کل میری سکونت ہے وہ میرا اصل وطن نہیں ہے اور اس جگہ کے اور میرے اصلی وطن کے درمیان شرعی مسافت سے زیادہ فاصلہ ہے اور ملازمت کی جگہ کو میں نے اپنا اصلی وطن نہیں بنایا ہے اور یہ ممکن ہے کہ وہاں میں چند سال رہوں اور بعض اوقات وہاں سے دفتری امور کے لئے ـــ مہینے بھر میں ایک دو دن کے ـــ سفر پر بھی جاتا ہوں پس جب میں اس شہر سے نکل کر جس میں، میں سکونت پذیر ہوں حد شرعی سے زیادہ دور جاؤں اور پھر وہیں لوٹ آؤں تو کیا مجھ پر واجب ہے کہ دس دن کے قیام کی ابتداء سے نیت کروں یا اس کی ضرورت نہیں ہے؟ اور اگر دس دن کے قیام کی نیت واجب ہے تو شہر کے اطراف میں وہ کتنی مسافت ہے جہاں تک میں جا سکتا ہوں؟

www.kitabmart.in

ج آپ جس شہر میں سکونت پذیر ہیں، جب وہاں سے شرعی مسافت تک جاتے ہیں تو جب سفر سے لوٹ کر اس شہر میں آتے ہیں تو پھر از سرِ نو دس دن کے قیام کی نیّت کی ضرورت ہے اور جب صحیح طریقہ سے آپ کا دس دن کے قیام کا قصد متحقّق ہو جائے اور پوری نماز پڑھنے کا حکم آپ کا فریضہ بن جائے، خواہ کم از کم ایک چار رکعتی نماز کے پڑھنے سے، تو اس کے بعد محلّ سکونت سے نکل کر شرعی مسافت سے کم فاصلہ تک سفر کرنے سے دس دن کے قیام پر کوئی اثر نہیں پڑے گا جیسا کہ دس دن کے دوران شہر کے باغوں اور کھیتوں پر جانے سے اقامت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

س ۶۷۴ : اگر کوئی شخص — چند سال سے — اپنے وطن سے چار کلو میٹر دور رہتا ہے اور ہفتہ میں ایک مرتبہ گھر جاتا ہے پس اگر یہ شخص سفر کرے، اس کے اور اس کے وطن کے درمیان ۲۵ کلو میٹر کا فاصلہ ہو اور اس جگہ اور اس مدرسہ کے درمیان جس میں یہ تعلیم حاصل کرتا تھا ۲۲ کلو میٹر کا فاصلہ ہو تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

ج جب وہ تعلیم و تحقیق کے مرکز سے کسی دوسری جگہ کا قصد کرے جس کا شرعی مسافت سے کم فاصلہ ہے تو اس پر سفر کا حکم جاری نہیں ہوگا لیکن اگر وطن سے اس مقصد کا ارادہ کرے تو اس پر سفر کا حکم مترتّب ہوگا۔

س ۶۷۵ ایک مسافر نے تین فرسخ تک جانے کا قصد کیا لیکن ابتدا ہی سے اس کا ارادہ تھا کہ وہ ایک کام کی انجام دہی کے لئے ایک فرعی راستہ سے ایک فرسخ جائے گا پھر اصلی راستہ پر آجائے گا اور اپنے سفر کو جاری رکھے گا لہٰذا اس سفر میں اس کے روزہ و نماز کا کیا حکم ہے؟

ج اس پر مسافر کا حکم جاری نہیں ہوگا اور مسافت کو پورا کرنے کے لئے اصلی

www.kitabmart.in

راستہ سے ہٹنا اور دوبارہ اس پر لوٹ آنا کافی نہیں ہے۔

س ۶۷۶ : امام خمینیؒ کے (اس) فتوے کے پیش نظر کہ جب آٹھ فرسخ کا سفر ہو تو روزہ رکھنا جائز نہیں اور نماز قصر ہے پس اگر جانے کا راستہ چار فرسخ سے کم ہو لیکن واپسی پر یا سواری نہ ملنے پر یا راستے کی مشکلات کے پیش نظر اس شخص پر لازم ہو کہ ایسا راستہ اختیار کرے جو چھ فرسخ سے زیادہ ہے۔ اس صورت میں روزہ نماز کا کیا حکم ہے۔

ج جب جانا چار فرسخ سے کم ہو اور واپسی کا راستہ بھی شرعی مسافت کے برابر نہ ہو تو نماز پوری پڑھے گا اور روزہ رکھے گا۔

س ۶۷۷ : جو شخص اپنے محل سکونت سے شرعی مسافت سے کم کا قصد سفر کرے اور ہفتہ بھر میں اس جگہ سے متعدد بار دوسری جگہوں کا سفر کرے اس طرح کہ کل مسافت آٹھ فرسخ سے زیادہ ہو جائے تو اس کا کیا فریضہ ہے ؟

ج اگر وہ گھر سے نکلتے وقت مسافت کا قصد نہیں رکھتا تھا اور نہ اس جگہ کے درمیان جہاں وہ پہلی مرتبہ پہنچا ہے، اور ان جگہوں کے درمیان، جہاں وہ گیا ہے، شرعی مسافت ہے تو اس پر سفر کا حکم جاری نہیں ہو گا۔

س ۶۷۸ : اگر ایک شخص اپنے شہر سے کسی خاص جگہ کے قصد سے نکلے اور اس جگہ سے اِدھر اُدھر جائے تو کیا اس کا یہ اِدھر اُدھر جانا مسافت میں شمار ہو گا جو اس نے اپنے گھر سے طے کی ہے ؟

ج اس جگہ سے اِدھر اُدھر جانا مسافت میں شمار نہیں ہو گا۔

س ۶۷۹ : کیا قصد عشرہ کے وقت یہ نیّت رکھنا جائز ہے کہ روزانہ محلّ اقامت سے محلّ شغل تک جاتا رہوں گا جبکہ دو محل کا فاصلہ چار فرسخ سے کم ہو۔

www.kitabmart.in

ج) قصد عشرہ کے وقت یہ نیّت رکھنا کہ قیام کے دوران میں مسافت سے کم تک نکلتا رہوں گا" اس وقت قصد اقامت کے لئے نقصان دہ ہے جب عرف عام کی نظر میں محل اقامت میں "دس دن قیام" کے عنوان کے لئے مضر ہو، جیسے ہر روز نکلنے کے علاوہ پورا دن باہر رہنا لیکن وہ آنا جانا جو اس عنوان کے لئے نقصان دہ نہ ہو جیسے دن یا رات میں چند گھنٹے کے لئے باہر جانا یہاں تک اگر ۱/۲ حصّہ دن یا رات کا ایک دفعہ باہر رہنا یا چند بار باہر جائے لیکن مجموعی طور پر دن یا رات کے ایک ثلث سے زیادہ نہ ہو جائے تو ایسی نیّت صحت قصد اقامت کے لئے مضر نہیں ہے۔

س ۶۸۰ : اس بات کے پیش نظر کہ ایک شخص اپنے محل سکونت سے اپنی جائے ملازمت تک جاتا ہے اور دونوں (محل سکونت و محل ملازمت) کے درمیان ۲۴ کلومیٹر سے زیادہ فاصلہ ہے کیا اس کا یہ جانا پوری نماز پڑھنے کا موجب ہے؟ پس اگر میں اس شہر کے حدود سے باہر نکلوں جہاں ملازمت کرتا ہوں یا کسی دوسرے شہر کی طرف جاؤں جو میرے محل شغل سے شرعی مسافت سے کم ہے اور ظہر سے قبل یا بعد واپس ہو جاؤں تو کیا میری نماز پھر بھی پوری ہے؟

ج) صرف محل ملازمت سے شرعی مسافت سے کم نکلنے پر آپ کے روزہ نماز کا حکم نہیں بدلے گا اگرچہ روزانہ کے عمل سے اس کا کوئی واسطہ نہ ہو اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ آپ وہاں ظہر سے قبل واپس آئیں یا بعد میں۔

س ۶۸۱ : میں اطراف اصفہان کا رہنے والا ہوں اور ایک عرصہ سے شاہین شہر کی یونیورسٹی میں ملازمت کرتا ہوں اور شہر اصفہان کے حد ترخص سے شاہین شہر تک تقریباً بیس ۲۰ کلومیٹر کا فاصلہ ہے؟

www.kitabmart.in

لیکن یونیورسٹی تک، جو اطراف شہر میں واقع ہے، تقریباً ۲۵ کلو میٹر سے زیادہ مسافت ہے لہٰذا جب کہ یونیورسٹی شاہین شہر میں واقع ہے اور میرا راستہ شہر کے درمیان سے گزرتا ہے مگر یہ کہ میرا اصلی مقصد یونیورسٹی ہے پس مجھے مسافر شمار کیا جائے گا یا نہیں؟

ج) اگر دونوں شہروں کے درمیان چار شرعی فرسخ سے کم فاصلہ ہے تو اس پر سفر کا حکم مترتّب نہیں ہوگا۔

س ۶۸۲ : میں ہر ہفتہ سیدۂ معصومہ "علیہا السلام" کے مرقد کی زیارت اور مسجد جمکران کے اعمال کی غرض سے قم جاتا ہوں۔ اس سفر میں، مجھے پوری نماز پڑھنا چاہئے یا قصر؟

ج) وجوب قصر میں آپ کا حکم وہی ہے جو تمام مسافروں کا ہے۔

س ۶۸۳ : شہر کاشمر میری جائے ولادت ہے اور ۱۳۴۵ھ ش سے ۱۳۶۹ھ ش تک میں تہران میں مقیم رہا اور تین سال سے اپنے خاندان کے ساتھ ادارہ کی طرف سے بندر عباس میں تعینات ہوں اور ایک سال کے اندر پھر تہران لوٹ آؤں گا اس بات کے پیش نظر بندر عباس میں مقیم تھا وہاں سے میں کسی بھی وقت ادارہ کے ضروری کام سے چھوٹے چھوٹے شہروں میں جاتا تھا اور کچھ مدت وہاں ٹھہرتا تھا لیکن ادارے کے جو کام میرے ذمہ کئے گئے تھے اس سے میں وقت کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔ امید ہے کہ تمام مسائل سے قبل میرے روزہ نماز کا حکم بیان فرمائیں گے؟

ثانیاً : اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ میں اکثر اوقات یا سال کے چند

www.kitabmart.in

مہینوں میں کام کے سلسلے میں سفر میں رہتا ہوں، میرے اوپر کثیر السفر کا عنوان صادق آتا ہے یا نہیں ؟

ثالثاً : میری زوجہ کی نماز و روزہ کا کیا حکم ہے ، وہ میری شریک حیات ہے ، اس کی جائے پیدائش تہران ہے اور میری وجہ سے بند عباس میں رہتی ہے ؟

ج اس وقت جہاں آپ ڈیوٹی پر ہیں ، جو کہ آپ کا وطن نہیں ہے ، وہاں آپ کے روزہ اور نماز کا وہی حکم ہے جو مسافر کے روزہ و نماز کا حکم ہے ، یعنی نماز قصر ہے اور روزہ صحیح نہیں ہے ۔ مگر یہ کہ آپ وہاں دس دن قیام کرنے کی نیت کرلیں یا دس دن میں کم از کم ایک مرتبہ مربوطہ ذمّہ داری کی انجام دہی کے لئے شرعی مسافت تک جائیں لیکن آپ کی زوجہ آپ کے ساتھ ہے اگر وہاں دس روز ٹھہرنے کی نیت کرلیتی ہے تو اس کی نماز تمام اور روزہ صحیح ہے ورنہ نماز قصر اور روزہ رکھنا صحیح نہیں ہے ۔

س ۶۸۴ : ایک شخص نے ایک جگہ دس دن ٹھہرنے کا قصد کیا ہے ، اس طرح کہ وہ جانتا تھا کہ وہاں دس روز تک ٹھہرے گا یا اس امر کا ارادہ کرلیا پھر چار رکعت پوری نماز پڑھنے کے بعد اس کے لئے ایک غیر ضروری سفر در پیش ہوا ، کیا اس کے لئے سفر جائز ہے ؟

ج اس کے سفر میں کوئی مانع نہیں ہے خواہ سفر غیر ضروری ہو ۔

س ۶۸۵ : اگر کوئی شخص امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے سفر کرے اور یہ جانتا ہو کہ وہاں دس روز سے کم قیام رہے گا لیکن نماز پوری پڑھنے کی غرض سے دس روز ٹھہرنے کی نیت کرے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج اگر وہ یہ جانتا ہو کہ وہاں دس روز قیام نہیں کرے گا تو اس کے اقامت عشرہ

www.kitabmart.in

کا قصد بے معنی ہے اور اس کے اس قصد کا کوئی اثر نہیں ہے بلکہ وہاں قصر نماز پڑھے گا

س ۶۸۶ : شہر سے باہر کے ملازمت پیشہ لوگ جو کہ کسی وقت بھی اس شہر میں دس روز قیام نہیں کرتے اور ان کا سفر بھی شرعی مسافت سے کم ہے تو نماز کے سلسلہ میں ان کا کیا حکم ہے قصر پڑھیں یا پوری ؟

ج جب وطن اور محل ملازمت کے درمیان یا آمدورفت دونوں ملاکر شرعی مسافت کے برابر فاصلہ نہ ہو، تو ان پر مسافر کے احکام جاری نہیں ہوں گے اور جس شخص کے وطن اور محل ملازمت کے درمیان شرعی مسافت کے برابر فاصلہ ہو اور دس روز کے اندر وہ کم از کم ہر روز ایک مرتبہ دونوں کے درمیان سفر کرتا رہا ہو اس پر پوری نماز پڑھنا واجب ہے ورنہ دس دن کے قیام کے بعد سفرِ اوّل میں اس کا وہی حکم ہے جو تمام مسافروں کا ہے۔

س ۶۸۷ : اگر کوئی شخص کسی جگہ سفر کرے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہاں کتنے دن قیام کرنا ہے، دس روز یا اس سے کم تو اسے کس طرح نماز پڑھنی چاہیے ؟

ج قصر نماز پڑھے گا۔

س ۶۸۸ : جو شخص دو مقامات پر تبلیغ کرتا ہے اور اس جگہ دس روز قیام کا قصد رکھتا ہے اس کے روزہ نماز کا کیا حکم ہے ؟

ج اگر عرف عام میں یہ دو علاقے ہیں تو مذکورہ صورت میں وہ دونوں میں قصد اقامت نہیں کر سکتا۔ اور نہ ایک مقام پر جبکہ دوسرے مقام تک جانے کا قصد رکھتا ہو۔

حدِ ترخص

س ۶۸۹ : جرمنی اور یورپ کے بعض شہروں کا درمیانی فاصلہ ایک سو میٹر سے زیادہ نہیں

www.kitabmart.in

ہوتا اور دونوں شہروں کے مکانات وراستے ایک دوسرے سے متّصل ہوتے ہیں، ایسے موارد میں حدترخّص کہاں سے شروع ہوتا ہے؟

ج جہاں دو شہر ایک دوسرے سے اس طرح متّصل ہوں جیسا کہ سوال میں ہے تو ایسے دو شہر ایک شہر کے دو محلوں کے حکم میں ہیں یعنی ایک سے خارج ہونے اور دوسرے شہر میں داخل ہونے کو سفر شمار نہیں کیا جائے گا۔ لہٰذا اس کے لئے حدترخّص معیّن نہیں کی جائے گی۔

س ۶۹۰ : حدترخّص کا معیار شہر کی اذان سُننا اور اس شہر کی دیواروں کا دیکھنا ہے، کیا (حدترخّص میں) ان دونوں کا ایک ساتھ ہونا ضروری ہے یا دونوں میں سے ایک کافی ہے؟

ج دونوں علامتوں کی رعایت احوط ہے اگرچہ حدترخّص کی تعیین کے لئے اذان کا نہ سُننا کافی ہے۔

س ۶۹۱ : کیا حدترخّص میں شہر کے ابتدائی گھروں ــ جہاں سے مسافر شہر میں داخل ہوتا ہے ــ کی اذان سُننا معیار ہے یا شہر کے وسط سے سننا لازم ہے؟

ج شہر کے اس آخری حصّے کی اذان سُننا معیار ہے جہاں سے مسافر شہر سے نکلتا ہے یا اس میں داخل ہوتا ہے۔

س ۶۹۲ : ایک علاقہ کے لوگوں کے درمیان شرعی مسافت کے بارے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں: شہر کے گھروں کی وہ آخری دیواریں معیار ہیں جو ایک دوسرے سے متّصل ہیں، ایسے بعض کہتے ہیں کہ گھروں کے حدود سے باہر جو کارخانے اور کمپنیاں ہوتی ہیں، ان کی دیواریں معیار ہیں۔ ہمارا سوال یہ ہے، آخری شہر سے مراد کیا ہے؟

ج شہر کے حدود کی تعیین نظر عرف پر موقوف ہے۔

www.kitabmart.in

س ۶۹۳ : ہم یونیورسٹی کے طلبہ ہیں اور ہماری کلاسیں شہر طبس کے ایک گاؤں میں لگتی ہیں اور یہ قریہ ہمارے وطن سے سو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے جبکہ شہر طبس کا فاصلہ ۵ کلو میٹر ہے لیکن طبس اور اس گاؤں کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہونے کی وجہ سے اس گاؤں کی دیواریں تو شہر طبس سے دکھائی دیتی ہیں مگر اذان سنائی نہیں دیتی ہے ایسی صورت میں اگر ہم اس گاؤں میں دس روز کے قیام کی نیّت کریں اور پھر دو گھنٹے سے زیادہ کے لئے طبس چلے جائیں تو اس سے ہماری نیت برقرار رہے گی یا نہیں ؟

ج دیواروں کے اوجھل ہونے سے مراد خود دیواروں اور ان کی شکلوں کا اوجھل ہونا ہے۔ لہٰذا ان کے شبح کا دکھائی دینا کافی نہیں ہے، اس فرض پر کہ گاؤں کی دیواریں شہر طبس سے اوجھل ہوتی ہوں تو یہاں اگر وہ گاؤں طبس کا جزو شمار ہوتا ہے یا شہر کے باغات یا مزارع سابقہ شامل ہے تو اس صورت میں گاؤں میں قصد اقامت کی نیت کے دوران طبس آنے جانے کے قصد سے اقامت عشرہ متأثر نہ ہوگی اور تشخیص موضوع خود مکلف پر موقوف و منحصر ہے۔

سفرِ معصیت

س ۶۹۴ : جب انسان یہ جانتا ہو کہ وہ جس سفر میں جا رہا ہے اس میں وہ گناہ و حرام میں مبتلا ہوگا تو اس کی نماز قصر ہے یا نہیں ؟

ج جب تک اس کا سفر ترک واجب یا فعل حرام کی غرض سے نہ ہو تو نماز کے قصر ہونے میں اس کا وہی حکم ہے جو تمام مسافروں کا ہے۔

س ۶۹۵ : جس شخص نے گناہ کی غرض سے سفر نہیں کیا لیکن درمیان راہ اس نے معصیت کی غرض سے اپنے سفر کو تمام کرنے کی نیت کی تو یہ شخص پوری نماز پڑھے گا یا قصر ؟ اور اثنائے سفر میں جو قصر نمازیں پڑھی ہیں وہ صحیح ہیں یا نہیں ؟

www.kitabmart.in

مستقل قیام نہیں رہتا ہے بلکہ غیر مستقل طور پر رہتا ہے۔ مثلاً: دو ہفتے، دس روز یا اس سے کم وہاں رہا پھر اس کے بعد اپنی جائے پیدائش اور اپنے خاندان والوں کے وطن لوٹ آتا ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب میں پہلے شہر میں اس روز سے کم ٹھہرنے کی نیت کرتا ہوں تو اس وقت میرا حکم مسافر کا ہے یا نہیں؟

ج اگر وہ شہر آپ کا وطن نہیں ہے اور اسے وطن بنانے کا ارادہ بھی نہیں ہے تو جس زمانہ میں آپ وہاں دس روز سے کم رہتے ہیں اس میں آپ کا حکم وہی ہے جو مسافر کا ہے۔

س ۶۹۹: تقریباً بارہ سال سے وطن کے قصد کئے بغیر ایک شہر میں رہتا ہوں، کیا یہ شہر میرا وطن ہو جائے گا اور اس شہر کو میرا وطن ہو جانے میں کتنی مدت درکار ہے؟ اور یہ امر کیسے ثابت ہو جائے کہ عوام اس شہر کو میرا وطن سمجھنے لگے ہیں؟

ج وطن نہیں بن سکتا مگر یہ کہ دائمی طور پر اقامت گزینی کی نیت کرے اور ایک مدت تک اس قصد کے ساتھ اس شہر میں رہے یا مستقل رہائش گاہ کے قصد کے بغیر اتنی طویل مدت تک اس شہر میں رہے کہ وہاں کے باشندے اسے اس شہر کا باشندہ کہنے لگیں۔

س ۷۰۰: ایک شخص کا وطن تہران ہے، اب وہ تہران کے قریب دوسرے شہر کو وطن بنانا چاہتا ہے۔ جبکہ اس کا روزانہ کا کسب وکار تہران میں ہے لہٰذا وہ دس روز سے زیادہ اس شہر میں نہیں رہ سکتا چہ جائیکہ چھ ماہ، جس سے وہ اس کا وطن ہو جائے، وہ روزانہ اپنی محل ملازمت پر جاتا ہے اور رات کو اس شہر میں لوٹ آتا ہے۔ اس کے روزہ ونماز کا کیا حکم ہے؟

www.kitabmart.in

ج اگر شہر جدید میں قصد توطّن اور اقامت کرے تو پھر عنوان وطن کے اثبات کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ چھ ماہ تک مسلسل اسی جگہ رہے بلکہ اس کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کو وہاں ساکن کر دے اور اپنے روزمرّہ کے کام سے فارغ ہونے کے بعد ان کے پاس لوٹ آئے اور رات ان کے پاس گزارے یہاں تک کہ اہل محلہ اسے اسی محلّہ کا شمار کرنے لگیں۔

س ۱۰۷: میری اور میری زوجہ کی جائے پیدائش "کاشمر" ہے لیکن جب سے سرکاری ملازمت پر میرا تقرر ہوا ہے اس وقت سے میں نیشاپور منتقل ہو گیا ہوں اگرچہ ماں، باپ کاشمر میں ہی رہتے ہیں نیشاپور سے، ہجرت کے ابتدائی زمانہ میں ہم نے اصلی وطن (کاشمر) سے اعراض کر لیا تھا مگر ۱۵ سال گزر جانے کے بعد میں اس قصد سے منصرف ہو گیا ہوں۔ امید ہے کہ درج ذیل سوالات کے جواب مرحمت فرمائیں گے۔

۱۔ جب ہم اپنے والدین کے گھر جاتے ہیں اور چند روز ان کے پاس قیام کرتے ہیں تو میری اور میری زوجہ کی نماز کا حکم کیا ہے؟

۲۔ اور ہمارے والدین کے وطن (کاشمر) کے سفر میں اور وہاں چند روز قیام کے سلسلہ میں ہمارے ان بچّوں کا کیا فریضہ ہے جو ہماری موجودہ رہائش گاہ نیشاپور میں پیدا ہوئے ہیں اور ابھی بالغ ہوئے ہیں؟

ج جب آپ نے اپنے اصلی وطن (کاشمر) سے اعراض کر لیا تو اب وہاں آپ پر وطن کا حکم جاری نہیں ہوگا، مگر یہ کہ آپ زندگی گزارنے کے لئے دوبارہ وہاں لوٹ جائیں اور کچھ مدت تک وہاں اس نیّت سے ٹھہریں، اسی طرح یہ شہر آپکی اولاد کا وطن نہیں ہے بلکہ اس شہر میں آپ سب مسافر کے حکم میں ہیں۔

www.kitabmart.in

س ۷۰۲ : ایک شخص کے دو وطن ہیں (دونوں میں پوری نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے)
کیا اپنے بیوی اور بچوں، جن کی وہ کفالت کرتا ہے، اس مسئلہ میں ان پر اپنے ولی
و سرپرست کا اتباع واجب ہے؟ یا اس سلسلہ میں وہ مستقل نظریہ قائم کر سکتے ہیں؟

ج زوجہ کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے شوہر کے وطن کو اپنا وطن نہ بنائے۔ لیکن جب تک اولاد کم سن ہے اور اپنی زندگی و ارادہ میں خود کفیل نہیں ہیں یا اس مسئلہ میں باپ کے ارادہ کے تابع ہیں تو باپ کا وطن ان کے لئے وطن شمار ہوگا۔

س ۷۰۳ : جب زائش گاہ باپ کے وطن سے دور ہو یعنی وضع حمل کی خاطر ماں کیلئے
چند روز اس ہسپتال میں داخل ہونا ضروری ہو اور بچّہ کی ولادت کے بعد وہ پھر
اپنے گھر لوٹ آئے تو اس پیدا ہونے والے بچہ کے وطن کا کیا حکم ہے؟

ج اگر ہسپتال والدین کے اس وطن میں ہے جس میں وہ زندگی گزارتے ہیں تو وہی شہر بچّہ کا بھی وطن ہے ورنہ کسی شہر میں پیدا ہونے سے وہ شہر اس بچہ کا وطن نہیں بنتا ہے بلکہ اس کا وطن وہی ہے جو اس کے والدین کا ہے جہاں بچہ ولادت کے بعد منتقل ہوتا ہے اور جس میں زندگی بسر کرتا ہے۔

س ۷۰۴ : ایک شخص چند سال سے شہر اہواز میں رہتا ہے لیکن اسے وطن ثانی نہیں بنایا
ہے اس جگہ اس کے نماز روزے کا کیا حکم ہے جب وہ شہر سے کہیں شرعی مسافت
سے کم یا زیادہ فاصلہ پر جاتا ہے؟

ج جب اہواز میں اس نے قصد اقامت کر لیا اور کم از کم ایک چار رکعتی نماز پڑھنے سے اس کے لئے پوری نماز پڑھنے کا حکم جاری ہو گیا تو جب تک وہ شرعی مسافت طے نہیں کرتا ہے اس وقت تک وہاں پوری نماز پڑھے گا اور روزہ رکھے گا

www.kitabmart.in

اور اگر وہاں سے شرعی مسافت یا اس سے زیادہ دور جائے گا تو اس شہر میں اس کا حکم وہی ہے جو تمام مسافروں کا ہے۔

س ۷۰۵ : میں عراقی ہوں اور اپنے وطن عراق سے اعراض کرنا چاہتا ہوں کیا میں پورے ایران کو اپنا وطن بنا سکتا ہوں ؟ یا صرف اسی جگہ کو اپنا وطن قرار دے سکتا ہوں جہاں میں ساکن ہوں ؟ یا وطن بنانے کے لئے اس شہر میں گھر خریدنا ضروری ہے؟

ج جدید وطن بنانے کے لئے شرط ہے کہ کسی مخصوص اور معین شہر کو وطن بنانے کے قصد سے اختیار کیا جائے اور ایک مدت تک اس میں اس طرح زندگی بسر کی جائے کہ عرف عام میں یہ کہا جانے لگے کہ یہ شخص اسی کا باشندہ ہے لیکن اس شہر میں گھر وغیرہ کا تملک شرط نہیں ہے۔

س ۷۰۶ : جس شخص نے بلوغ سے قبل اپنی جائے پیدائش سے ہجرت کی تھی اور وہ ترک وطن کرنے والے مسئلہ کو نہیں جانتا تھا اور آج وہ بالغ ہوا ہے تو وہاں اس کے روزہ نماز کا کیا حکم ہے ؟

ج اگر باپ کی متابعت میں اس نے اپنی جائے پیدائش سے ہجرت کی تھی اور اس شہر میں دوبارہ اس کے باپ کا زندگی بسر کرنے کا ارادہ نہیں تھا تو اس جگہ اب وطن کا حکم جاری نہیں ہوگا۔

س ۷۰۷ : اگر ایک جگہ انسان کا وطن ہے اور وہ فی الحال وہاں نہیں رہتا لیکن کبھی کبھی اپنی زوجہ کے ہمراہ وہاں جاتا ہے کیا شوہر کی طرح زوجہ بھی وہاں پوری نماز پڑھے گی یا نہیں ؟ اور جب تنہا اس جگہ جائے گی تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے ؟

ج شوہر کا وطن زوجہ کے وطن کے لئے کافی نہیں ہے جس سے اس پر وطن کے

www.kitabmart.in

احکام جاری ہو جائیں۔

س ۷۰۸ : کیا محل ملازمت وطن کے حکم میں ہے ؟

ج کسی جگہ ملازمت کرنے سے وہ جگہ اس کا وطن نہیں بنتی ہے لیکن اگر وہ دس روز کی مدت میں کم از کم ایک مرتبہ اپنے مسکن سے اپنے کام کرنے کی جگہ، جو کہ اس کے رہائشی مکان سے شرعی مسافت کے فاصلہ پر ہے، جاتا ہو تو وہ جگہ اس کے وطن کے حکم میں ہے اور وہاں پوری نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا صحیح ہے۔

س ۷۰۹ : کسی شخص کا اپنے وطن سے اعراض و روگردانی کرنے کے کیا معنی ہیں ؟ اور کیا عورت کا شادی کر لینے اور شوہر کے ساتھ چلے جانے پر وطن سے اعراض ثابت ہو جاتا ہے یا نہیں ؟

ج اعراض سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے وطن سے اس قصد سے نکلے کہ اب دوبارہ اس میں زندگی نہیں گزارے گا، اور صرف عورت کا دوسرے شہر میں شوہر کے گھر جانے کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ اس نے اپنے اصل وطن سے اعراض کر لیا ہے۔

س ۷۱۰ : گزارش ہے کہ وطن اصلی اور وطن ثانی کے متعلق اپنا نظریہ بیان فرمائیں ؟

ج وطنِ اصلی : اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں انسان پیدا ہوتا ہے اور ایک مدت وہاں رہتا ہے اور وہیں نشو و نما پاتا ہے۔

وطنِ ثانی : اس جگہ کو کہتے ہیں جسے مکلف اپنی دائمی سکونت کے لئے اگرچہ ہر سال چھ ماہ کے لئے منتخب کرتا ہے۔

س ۷۱۱ : میرے والدین شہرِ "ساوہ" کے باشندے ہیں دونوں بچپنے میں تہران آگئے تھے اور وہیں سکونت اختیار کر لی تھی۔ شادی کے بعد شہر چالوس منتقل ہو گئے اور وہاں

www.kitabmart.in

اس لئے سکونت اختیار کر لی کہ میرے والدین ملازمت کرتے تھے، پس اس وقت میں تہران و ساوہ میں کس طرح نماز پڑھوں، واضح رہے میری پیدائش تہران میں ہوئی ہے لیکن وہاں کبھی نہیں رہا ہوں۔

ج اگر آپ نے تہران میں پیدا ہونے کے بعد وہاں نشو و نما نہیں پائی ہے تو تہران آپ کا اصلی وطن نہیں ہے اور اگر آپ نے تہران و ساوہ کو اپنا اصلی وطن قرار نہیں دیا ہے تو ان دونوں میں آپ کے لئے وطن کا حکم جاری نہیں ہوگا۔

س ۱۲۷: اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے کہ جس نے اپنے وطن سے اعراض نہیں کیا ہے اور وہ اب چھ سال سے دوسرے شہر میں مقیم ہے لہٰذا جب وہ اپنے وطن جاتا ہے تو وہاں اس کو پوری نماز پڑھنا چاہیئے یا قصر، واضح رہے وہ امام خمینیؒ کی تقلید پر باقی ہے؟

ج اگر اس نے سابق وطن سے اعراض نہیں کیا ہے تو وطن کا حکم اپنی جگہ پر باقی ہے اور وہاں پوری نماز پڑھے گا اور روزہ رکھے گا۔

س ۱۳۷ ایک طالب علم نے شہر تبریز کی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے تبریز میں چند سال کے لئے کرایہ پر گھر لیا، اب اس نے شہر تبریز میں رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے اگر ممکن ہوا تو، رمضان مبارک میں کبھی وہ اپنے اصلی وطن جاتا ہے کیا دونوں جگہوں کو اس کا وطن شمار کیا جائے گا یا نہیں؟

ج اگر محل تعلیم کو وطن بنانے کا پختہ ارادہ نہیں کیا ہے تو وہ جگہ اس کے وطن کے حکم میں نہیں ہے لیکن اس کا اصلی وطن حکم وطن پر باقی ہے جب تک وہ اس سے اعراض نہ کرے۔

www.kitabmart.in

س ۷۱۴ : میں شہر "کرمانشاہ" میں پیدا ہوا ہوں اور چھ سال سے تہران میں مقیم ہوں لیکن نہ اپنے اصلی وطن سے اعراض کیا ہے اور نہ تہران کو وطن بنانے کا قصد ہے لہٰذا جب ہم ایک سال یا دو سال کے بعد تہران کے ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں منتقل ہوتے ہیں تو اس میں میرے روزہ نماز کا کیا حکم ہے؟ اور چونکہ میں چھ ماہ سے تہران کے نئے علاقہ میں رہتا ہوں ہم پر یہاں وطن کا حکم جاری ہوگا یا نہیں؟ اور ہمارے روزہ نماز کا کیا حکم ہے جبکہ ہم دن بھر تہران کے مختلف علاقوں کا گشت کرتے رہتے ہیں؟

ج : اگر آپ نے آج کے تہران یا اس کے کسی محلہ کو وطن بنانے کا قصد کیا ہے تو پورا تہران آپ کا وطن ہے اور آج کے تہران کا ہر علاقہ آپ کا وطن ہے وہاں پوری نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا صحیح ہے اور تہران کے اندر اِدھر اُدھر جانے سے سفر کا حکم نہیں لگے گا۔

س ۷۱۵ : ایک شخص دیہات کا رہنے والا ہے اور آج کل تہران میں ملازمت کی وجہ سے وہیں رہتا ہے اور اس کے والدین دیہات میں رہتے ہیں اور ان کے پاس زمین و جائداد بھی ہے، وہ شخص ان کی احوال پرسی اور مدد کے لئے وہاں جاتا ہے لیکن وطن کے قصد سے وہاں واپسی کا قصد نہیں رکھتا، واضح رہے یہ اس شخص کی زادگاہ بھی ہے لہٰذا وہاں اس کے روزہ نماز کا کیا حکم ہے؟

ج اگر اس نے اس گاؤں میں زندگی بسر کرنے اور اس کو وطن بنانے کی نیّت نہیں کی ہے تو وہاں اس پر وطن کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

س ۷۱۶ : کیا جائے ولادت کو وطن سمجھا جائے گا خواہ پیدا ہونے والا وہاں نہ رہتا ہو؟

www.kitabmart.in

ج اگر ایک زمانہ تک وہاں زندگی گزارے اور وہیں نشو ونما پائے تو جب تک وہ اس سے اعراض نہیں کرے گا اس وقت تک وہاں اس پر وطن کا حکم جاری ہوگا ورنہ نہیں۔

س ۷۱۷: اس شخص کی نماز، روزہ کا کیا حکم ہے جو اس شہر میں طویل مدّت (۹ سال) سے مقیم ہے اور فی الحال وہ اپنے وطن میں ممنوع الدخول ہے لیکن اسے یہ یقین ہے کہ ایک دن وطن واپسی ہوگی؟

ج جس شہر میں وہ اس وقت مقیم ہے وہاں اس کے روزہ اور نماز کا وہی حکم ہے جو تمام مسافروں کا ہے۔

س ۷۱۸: میں نے اپنی عمر کے چھ سال گاؤں میں اور آٹھ سال شہر میں گزارے ہیں۔ حال ہی میں بغرضِ تعلیم مشہد آیا ہوں پس ان تمام مقامات پر میرے روزہ نماز کا کیا حکم ہے؟

ج جو قریہ آپ کی جائے پیدائش ہے وہی وطن ہے اور وہاں روزہ نماز صحیح ہے بشرطیکہ اس سے اعراض نہ کریں۔ چونکہ مشہد کو آپ نے وطن بنانے کا قصد نہیں کیا ہے لہٰذا وہاں آپ مسافر کے حکم میں ہیں اور جس شہر میں آپ نے آٹھ سال گزارے ہیں اگر اسے وطن بنالیا تو تھا وہ بھی اس وقت آپ کے وطن کے حکم میں رہے گا جب تک اس سے اعراض نہ کریں گے ورنہ اس میں بھی مسافر کے حکم میں رہیں گے۔

زوجہ کی تبعیّت

س ۷۱۹: کیا وطن اور اقامت میں زوجہ شوہر کی تابع ہے؟

ج صرف زوجیّت اتباع قہری کا موجب نہیں ہے، وطن اختیار کرنے میں زوجہ

www.kitabmart.in

کو یہ حق حاصل ہے کہ قصد اقامت اور وطن اختیار کرنے میں شوہر کا اتباع نہ کرے، ہاں اگر زوجہ زندگی بسر کرنے میں مستقل نہ ہو بلکہ اختیارِ وطن و اعراض وطن میں وہ شوہر کے ارادہ کی پابند ہو تو اس سلسلہ میں اس کے شوہر کا قصد ہی اس کے لئے کافی ہے پس اپنے شوہر کے ساتھ جس شہر میں وہ دائمی زندگی بسر کرنے کے لئے منتقل ہوتی ہے وہ اس کا بھی وطن ہے۔ اسی طرح شوہر کے وطن سے اعراض کو اس طرح کہ وہ وطن سے خارج ہو جائے اور دوسرے وطن میں مقیم ہو جانے پر یہ زوجہ کا اعراض بھی شمار ہوگا، اور سفر میں دس روز قیام کے سلسلہ میں اس کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ شوہر کی قصد اقامت سے آگاہ ہو جبکہ وہ اپنے شوہر کے ارادہ کے تابع ہو بلکہ اس وقت بھی یہی حکم ہے جب وہ اقامت کے دوران اپنے شوہر کے ساتھ رہنے پر مجبور ہو۔

س ۷۲۰ : کیا منگنی کے زمانہ میں بھی زوجہ، مسافر کی نماز کے مسائل میں اپنے شوہر کے تابع ہے؟

ج زوجیت کے رشتہ کا اقتضا یہ نہیں ہے کہ قصد سفر و اقامت یا اختیارِ وطن و اعراضِ وطن میں زوجہ شوہر کے تابع ہو بلکہ اس سلسلہ میں وہ خود مختار ہے۔

س ۷۲۱ : ایک جوان نے دوسرے شہر کی لڑکی سے شادی کی ہے لہٰذا جس وقت لڑکی اپنے والدین کے گھر جاتی ہے تو کیا وہ پوری نماز پڑھے گی یا قصر؟

ج جب تک وہ اپنے اصلی وطن سے اعراض نہ کرے گی اس وقت تک وہاں پوری نماز پڑھے گی۔

س ۷۲۲ : کیا بیوی بچے امام خمینیؒ کی توضیح المسائل کے مسئلہ "۱۲۸۴" کے زمرے میں آتے ہیں ؟ (یعنی سفر کے تحقق میں بیوی بچوں کے سفر کی نیت شرط نہیں ہے) اور کیا باپ کے وطن میں اس کے تابع افراد پوری نماز پڑھیں گے ؟

www.kitabmart.in

ج: اگر سفر میں ولو شہزادہ باپ کے تابع ہیں تو سفر میں باپ کا قصد کافی ہے بشرطیکہ انھیں اس کی اطلاع ہو، لیکن وطن اختیار کرنے یا اس سے اعراض کرنے میں اگر وہ زندگی گزارنے اور ارادہ میں خود مختار نہ ہوں، بلکہ باپ کے تابع ہوں تو قہری طور پر وطن سے اعراض اور نئے وطن کے سلسلہ میں کہ جس کی طرف باپ دائمی طور پر ان کے ساتھ زندگی گزارنے کے لئے منتقل ہوئے ہیں وہ ان کا وطن بھی ہے۔

بڑے شہروں کے احکام

س ۷۲۳: بڑے شہروں میں قصد توطّن اور قصد اقامت کے شروط کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟

ج: بڑے اور متعارف شہروں میں، احکام مسافر، قصد توطّن اور دس روز قیام میں کوئی فرق نہیں ہے بلکہ بڑے شہر میں کسی مخصوص محلہ کی تعیین کے بغیر قصد توطّن کرنے اور کچھ مدت اس شہر میں زندگی گزارنے سے اس پر وطن کا حکم جاری ہوگا جیسا کہ اگر کوئی شخص محلہ کی تعیین کے بغیر ایسے شہر میں دس روز قیام کی نیّت کرے تو وہ تمام شہر میں پوری نماز پڑھے گا اور روزہ رکھے گا۔

س ۷۲۴: اس شخص کو اس فتوے کی اطّلاع نہیں تھی کہ امام خمینیؒ نے تہران کو بڑا شہر قرار دیا ہے انقلاب کے بعد اسے امام خمینیؒ کے فتوے کا علم ہوا لہٰذا اس کے ان روزوں اور نمازوں کا کیا حکم ہے جو کہ عادی طریقہ سے اس نے انجام دیئے ہیں؟

ج: اگر ابھی تک وہ اس مسئلہ میں امام خمینیؒ کی تقلید پر باقی ہے تو اس پر ان

www.kitabmart.in

گزشتہ اعمال کا اعادہ واجب ہے جو کہ امام خمینیؒ کے فتوے کے مطابق نہ ہوں، چنانچہ جو نمازیں اس نے قصر کی جگہ پوری پڑھی تھیں ان کو قصر کی صورت میں بجالائے اور روزوں کی قضا کرے جو اس نے مسافرت کی حالت میں رکھے ہیں۔

نماز اجارہ

س ۴۲۵ : مجھ میں نماز پڑھنے کی طاقت نہیں ہے۔ کیا میں دوسرے شخص سے اپنی نیابت میں نماز پڑھوا سکتا ہوں اور کیا اُجرت و بغیر اجرت کے نائب بنانے میں کوئی فرق ہے؟

ج شرع کے اعتبار سے ہر مکلف پر واجب ہے کہ جب تک وہ زندہ ہے اپنی واجب نماز خود ادا کرے، نائب سے نماز ادا کرنا کافی نہیں ہے اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ اجرت پر نائب بنایا ہو یا اجرت کے بغیر۔

س ۴۲۶ : جو شخص اجارہ کی نماز پڑھتا ہے:

اولاً : کیا اس پر، اذان و اقامت کہنا، تین سلام پھیرنا اور مکمّل طور پر تسبیحات اربعہ پڑھنا واجب ہے؟

ثانیاً : اگر ایک دن مثلاً ظہر و عصر کی نماز بجالائے اور دوسرے دن مکمل طور پر نماز پنجگانہ پڑھے، کیا اس میں ترتیب ضروری ہے؟

ثالثاً : نماز اجارہ میں میّت کے خصوصیات بیان کرنا ضروری ہیں یا نہیں؟

ج میّت کے خصوصیات بیان کرنا ضروری نہیں ہے۔ صرف نماز ظہر و عصر اور نماز مغربین میں ترتیب کی رعایت ضروری ہے، جب تک عقد اجارہ میں اجیر

www.kitabmart.in

کے لئے خاص کیفیت شرط نہیں کی جاتی ہے اور نہ ہی لوگوں کے ذہنوں میں اس کی کوئی خاص کیفیت ہے کہ جس کے اوپر مطلقاً لفظ اجازہ صادق آسکے، تو ایسی صورت میں اس پر لازم ہے کہ نماز کو متعارف مستحبات کے ساتھ بجالائے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ہر نماز کے لئے جداگانہ اذان کہے۔

نمازِ آیات

س ۲۷ : نماز آیات کیا ہے اور شرع کے اعتبار سے اس کے واجب ہونے کا کیا سبب ہے؟

ج یہ دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں پانچ رکوع اور دو سجدے ہیں، شرع کے لحاظ سے اس کے واجب ہونے کے اسباب یہ ہیں: سورج گہن اور چاند گہن خواہ ان کے بعض حصہ ہی کو کیوں نہ لگے۔ اسی طرح زلزلہ اور ہر وہ چیز جس سے اکثر لوگ خوف زدہ ہو جائیں، جیسے غیر معمولی سرخ و سیاہ اور پیلی آندھیاں یا شدید تاریکی، بجلی کی کڑک و گرج اور وہ سرخی جو کبھی آسمان میں نظر آتی ہے، اور سورج گہن و چاند گہن اور زلزلہ کے علاوہ جس چیز سے عام لوگ خوف زدہ نہ ہوں ان پر نماز نہیں ہے۔ اسی طرح شاذ و نادر لوگوں کا خوف معیار نہیں۔

س ۲۸ : نماز آیات پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج اسے بجالانے کی چند صورتیں ہیں:

پہلی : نیّت اور تکبیرۃ الاحرام کے بعد حمد و سورہ پڑھے پھر

www.kitabmart.in

رکوع میں جائے اس کے بعد رکوع سے بلند ہو اور حمد و سورہ پڑھے اور رکوع میں جائے پھر رکوع سے بلند ہو کر حمدؔ و سورہؔ پڑھے پھر رکوع بجالائے پھر سر اٹھائے اور حمد و سورہ پڑھے اسی طرح ایک رکعت میں پانچ رکوع بجالائے پھر سجدے میں جائے اور دو سجدے بجالانے کے بعد کھڑا ہو کر پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی بجالائے اور اس کے بعد تشہد و سلام پڑھے۔

دوسرا طریقہ: نیّت و تکبیرۃ الاحرام کے بعد سورۂ حمد اور کسی سورہ کی ایک آیت پڑھ کر رکوع میں جائے۔ رکوع کے بعد اسی سورہ کی دوسری آیت پڑھے اور رکوع میں جائے پھر سر اٹھا کر اسی سورہ کی تیسری آیت پڑھے۔ اسی طرح پانچویں رکوع تک بجالائے یہاں تک وہ سورہ تمام ہو جائے جس کی آیتیں آخری رکوع سے پہلے پڑھی تھیں اس کے بعد پانچواں رکوع بجا لائے اور پھر دو سجدے بجالائے۔ دوسری رکعت کو بھی پہلی کی طرح بجالائے اور تشہد وسلام پڑھ کر ختم کردے لیکن اس کے لئے جائز نہیں۔ اگر اس نے ہر رکوع پر ایک سورہ کی ایک آیت پر اکتفا کیا تو سورۂ حمد کو پہلی رکعت میں ایک مرتبہ سے زیادہ پڑھے۔

تیسرا: مذکورہ دونوں طریقوں میں سے ایک رکعت کو مثلاً پہلے طریقہ سے اور دوسری کو دوسرے طریقہ سے بجالائے۔

چوتھا: اس سورہ کو دوسرے یا تیسرے یا چوتھے قیام میں پورا کرے جس کی ایک آیت پہلے قیام میں پڑھی تھی، پس رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سورۂ حمد اور ایک دوسرا سورہ پڑھنا واجب ہے یا اس سورہ کی ایک آیت پڑھے اگر پانچویں قیام سے پہلے ہو۔ اب اگر پانچویں قیام سے پہلے ایک آیت پر اکتفا

www.kitabmart.in

کرے تو پانچویں رکوع سے قبل اس سورہ کا ختم کرنا واجب ہے۔

س ۷۲۹ : کیا نماز آیات اسی شخص پر واجب ہے کہ جو اس شہر میں تھا جس میں اسباب نماز آیات رونما ہوئے ہیں ؟ یا ہر اُس مکلف پر واجب ہے جسے اس کا علم ہو گیا ہو خواہ (اس کے) شہر میں رونما نہ ہوئے ہوں ؟

ج نماز آیات اسی شخص پر واجب ہے جو اس شہر میں ہو جس میں آثار رونما ہوئے ہوں اسی طرح اس شخص پر بھی واجب ہے جو اس شہر کے نزدیک والے شہر میں رہتا ہو، اتنا نزدیک کہ دونوں کو ایک شہر کہا جاتا ہو۔

س ۷۳۰ : اگر زلزلہ کے وقت ایک شخص بے ہوش تھا اور زلزلہ ختم ہو جانے کے بعد ہوش میں آئے تو کیا اس پر بھی نماز آیات واجب ہے ؟

ج اگر زلزلہ کے فوراً بعد ہوش میں آجائے اور اس کو زلزلہ کی خبر ہو جائے تو اس پر نماز آیات واجب ہے ورنہ نہیں ہے۔

س ۷۳۱ : کسی علاقہ میں زلزلہ آنے کے بعد ـــ مختصر مدت کے درمیان ـــ بہت ہی معمولی دسیوں زلزلے اور زمینی جھٹکے آتے ہیں ایسے موارد میں نماز آیات کا کیا حکم ہے ؟

ج ہر مستقل زلزلہ پر، خواہ وہ شدید ہو یا خفیف نماز آیات واجب ہے۔

س ۷۳۲ : جب زلزلوں کی شرح لکھنے والا دفتر یہ اعلان کرے کہ زمین کو کئی خفیف جھٹکے آئے ہیں، دفتر اس علاقہ کے جھٹکوں کی تعداد بھی بتائے جس میں ہم رہتے ہیں لیکن ہم نے انھیں قطعی محسوس نہیں کیا ہے کیا اس صورت میں ہمارے اوپر نماز آیات واجب ہے ؟

ج اگر آپ نے وقوع زلزلہ کے دوران یا اس کے فوراً بعد محسوس نہیں کیا ہے،

www.kitabmart.in

تو آپ پر نماز آیات واجب نہیں ہے۔

نوافل

س ۷۳۳ : کیا نافلہ نمازوں کو بلند یا آہستہ آواز سے پڑھنا واجب ہے؟

ج دن کی نافلہ نمازوں کو آہستہ پڑھنا اور شب کی نافلہ نمازوں کو بلند آواز سے پڑھنا مستحب ہے۔

س ۷۳۴ : نماز شب کو (جو دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے) کیا دو مرتبہ چار، چار رکعت کر کے اور دو رکعتی اور ایک رکعتی (وتر) پڑھ سکتے ہیں؟

ج نماز شب کو چار، چار رکعت پڑھنا جائز نہیں ہے۔

س ۷۳۵ : کیا نماز شب پڑھنے کے لئے واجب ہے کہ ہمیں کوئی نماز شب پڑھتے ہوئے نہ دیکھے یا یہ واجب ہے کہ ہم تاریکی میں نماز شب پڑھیں؟

ج تاریکی میں نماز شب پڑھنا شرط نہیں ہے اور نہ ہی دوسروں سے چھپانا شرط ہے ہاں اس میں ریا جائز نہیں ہے۔

س ۷۳۶ : نافلہ ظہر و عصر کو نماز ظہر و عصر کے بعد خود نافلہ کے وقت میں قضا کی نیت سے پڑھی جائیں گی یا کسی اور نیت سے؟

ج احوط یہ ہے کہ قربۃً الی اللہ کی نیّت سے پڑھی جائیں ادا و قضا کی نیت نہ کی جائے۔

www.kitabmart.in

س ۷۳۷ : جو شخص جعفر طیّار کی نماز پڑھتا ہے کیا صرف یہ نماز پڑھنے سے اس کا مکمّل ثواب حاصل ہو جاتا ہے یا چند دیگر امور کی رعایت کرنا بھی واجب ہے ؟

ج ممکن ہے دعا کے مستجاب ہونے میں کچھ اور امور بھی دخیل ہوں ، بہر حال نمازِ جعفر طیّار پڑھنے کے بعد آپ حاجت روائی کی امید رکھیں اور خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس ثواب کے حصول کی اُمید رکھیں جیسا کہ اس کی بجاآوری کے بعد وارد ہوا ہے۔

س ۷۳۸ : اُمید ہے کہ ہمیں نمازِ شب کے طریقہ سے مطلع فرمائیں گے ؟

ج نمازِ شب گیارہ رکعات ہیں ، ان میں سے آٹھ رکعتوں کو ، جو دو ، دو رکعت پڑھی جاتی ہیں ، نمازِ شب کہتے ہیں اور ان کے بعد دو رکعت کو نمازِ شفع کہتے ہیں یہ نمازِ صبح کی طرح پڑھی جاتی ہے ۔ اس مجموعہ کی آخری رکعت کو نمازِ وتر کہتے ہیں ، اس کے قنوت میں مومنین کے لئے استغفار و دعا کرنا اور خدائے منّان سے حاجت طلب کرنا مستحب ہے ، اس ترتیب کے ساتھ جو دعاؤں کی کتابوں میں مذکور ہے۔

س ۷۳۹ : نمازِ شب کا کیا طریقہ ہے ؟ یعنی اس میں کونسا سورہ ، استغفار اور دعا واجب ہے ؟

ج نمازِ شب میں کوئی سورہ ، استغفار اور دعا جزئیّت کے عنوان سے معتبر نہیں ہے اور نہ وجوب تکلیفی کے اعتبار سے معتبر ہے بلکہ تکبیرۃ الاحرام کے بعد ہر رکعت میں سورۂ حمد پڑھنا ، رکوع ، سجود اور ان دونوں میں ذکر پڑھنا اور تشہد وسلام پڑھنا کافی ہے۔

www.kitabmart.in

متفرقاتِ نماز

س نمبر۷۴۰ : وہ کیا طریقہ ہے جس سے خاندان والوں کو نماز صبح کے لئے بیدار کرنا جائز ہو؟

ج اس سلسلہ میں خاندان کے افراد کے لئے کوئی خاص طریقہ نہیں ہے۔

س نمبر۷۴۱ : ان لوگوں کے روزہ نماز کا کیا حکم ہے جو مختلف پارٹیوں اور گروہوں سے منسوب ہیں اور بلا سبب ایک دوسرے پر رشک کرتے ہیں، ایک دوسرے سے حسد کرتے ہیں بلکہ ایک دوسرے سے عداوت رکھتے ہیں۔

ج مکلّف کے لئے دوسروں کے بارے میں بُغض و حسد اور عداوت کا اظہار کرنا جائز نہیں ہے لیکن یہ روزہ نماز کے باطل ہونے کا سبب نہیں ہے۔

س نمبر۷۴۲ : اگر محاذ جنگ پر قتال کرنے والا شدید حملوں کی وجہ سے سورۂ فاتحہ یا سجود یا رکوع نہ کر سکے تو کیسے نماز پڑھے گا؟

ج جیسے ممکن ہو پڑھے اور جب رکوع و سجود کرنے پر متمکّن نہ ہو تو دونوں کو اشارہ سے بجا لائے گا۔

س نمبر۷۴۳ : والدین پر بچّہ کو کس سن میں احکام و عبادات شرعی کی تعلیم دینا واجب ہے؟

ج ولی کے لئے مستحب ہے کہ جب وہ سن تمیز کو پہنچ جائے تو اسے شریعت کے احکام و عبادات کی تعلیم دیں۔

س نمبر۷۴۴ : بعض موٹر، بس والے، جو ایک شہر سے دوسرے شہر جاتے ہیں، مسافروں کی نماز کو اہمیّت نہیں دیتے ہیں وہ سواریوں کے کہنے سے بس نہیں روکتے تاکہ وہ اتر کر نماز پڑھ سکیں لہٰذا بسا اوقات ان کی نماز قضا ہو جاتی ہے، اس سلسلہ میں

www.kitabmart.in

بس ڈرائیوروں کی کیا تکلیف ہے ؟ اور اس صورت میں اپنی نماز کے سلسلہ میں سواریوں کا کیا فریضہ ہے ؟

ج سواریوں کو جب اپنی نماز چھوٹ جانے کا خوف ہو تو اس وقت مناسب مکان پر ڈرائیور سے بس رکوانے کا مطالبہ کرنا واجب ہے اگر وہ معقول عذر کی بنا پر یا بلا سبب گاڑی روکنے سے منع کرے ۔ اور وقت ختم ہوجانے کا خوف ہو ۔ تو اس وقت چلتی گاڑی میں نماز پڑھیں اور قبلہ، قیام ، رکوع اور سجود کی جہاں تک ہوسکے رعایت کریں ۔

س ۷۴۵ : یہ جو کہا جاتا ہے کہ "شراب خوار کا چالیس دن تک روزہ نماز نہیں ہے" کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مدت میں اس پر نماز پڑھنا واجب نہیں ہے ، پھر فوت ہوجانیوالی نمازوں کی قضا کرنا ہے ؟ یا اس کا مطلب یہ ہے کہ قضا و ادا دونوں لازم ہے ؟ یا اس کا مقصد یہ ہے کہ اس پر قضا واجب نہیں ہے بلکہ ادا کافی ہے لیکن اس کا ثواب دوسری نمازوں سے کم ہے ؟

ج مطلب یہ ہے کہ شراب خواری نماز، روزہ کی قبولیت میں مانع ہے نہ کہ اس کی وجہ سے شراب خوار سے نماز ، روزہ کی تکلیف ساقط ہوگئی ہے ۔

س ۷۴۶ : اس وقت میرا شرعی فریضہ کیا ہے جب میں کسی شخص کو نماز کے کسی فعل کو غلط بجالاتے ہوئے دیکھتا ہوں ؟

ج اس سلسلہ میں آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے مگر یہ کہ جب وہ حکم سے ناواقف ہونے کی بنا پر کوئی غلطی کرے تو اس کی ہدایت کرنا احوط ہے ۔

س ۷۴۷ : نماز سے فوراً فراغت کے بعد نماز گزاروں کے معافحہ کرنے کے سلسلہ میں

www.kitabmart.in

آپ کا کیا نظریہ ہے ؟ اس بات کی وضاحت کر دینا بھی مناسب ہے ۔ بعض بڑے علمار کہتے ہیں کہ اس موضوع سے متعلق ائمہ معصومین علیہم السلام سے کوئی چیز وارد نہیں ہوئی ہے، پس معلوم ہوتا ہے کہ مصافحہ کرنے کا کوئی محرک نہیں ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ مصافحہ سے نماز گزاروں کی صداقت و محبّت میں اضافہ ہوتا ہے ؟

(ج) سلام پھیرنے اور نماز سے فراغت کے بعد مصافحہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے بالعموم مومنین سے مصافحہ کرنا مستحب ہے ۔

www.kitabmart.in

احکامِ روزہ

روزہ کے وجوب اور صحت کے شرائط

س ۷۴۸ : اگر کوئی لڑکی سن بلوغ تک پہنچنے کے بعد جسمانی اعتبار سے کمزور ہونے کی وجہ سے ماہ رمضان کا روزہ نہ رکھ سکتی ہو اور نہ آنے والے رمضان تک قضا کی طاقت ہو تو اس کے روزوں کا کیا حکم ہے ؟

ج صرف ناطاقتی و ناتوانی سے روزہ ساقط نہیں ہوتا ، بہرحال اس پر روزوں کی قضا واجب ہے۔

س ۷۴۹ : اگر نو بالغ لڑکیوں پر روزہ حد سے زیادہ شاق ہو تو ان کے روزوں کا کیا حکم ہے ۔ اور ۔ کیا سن بلوغ نو سال ہے ؟

ج قمری نو سال پورے ہونے کے بعد لڑکی بالغ ہوجاتی ہے اور اس پر روزہ رکھنا واجب ہے ۔ مذکورہ عُذر کی وجہ سے روزہ ترک نہیں کر سکتی ہے لیکن اگر روزہ ضرر و مشقّت کا باعث یا عُسر و حرج کا سبب ہو تو روزہ توڑ سکتی ہے۔

س ۷۵۰ : میں قطعی طور سے نہیں جانتا کہ کب بالغ ہوا ہوں لہٰذا میری نماز و روزوں کی قضا کا کیا حکم ہے ۔ کیا مجھ پر قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے جبکہ میں مسئلہ سے واقف نہیں تھا ؟

www.kitabmart.in

ج جب سے بلوغ کا یقین ہو گا اسی وقت سے نماز و روزوں کی قضا واجب ہو گی لیکن ان روزوں کی قضا کے ساتھ کفّارہ بھی واجب ہے۔

س ۷۵۱ : اگر نو سالہ لڑکی نے روزہ شاق ہونے کی وجہ سے توڑ دیا تو کیا اس کی قضا واجب ہے؟

ج اس روزہ کی قضا واجب ہے۔

س ۷۵۲ : اگر کوئی شخص پچاس فیصد سے زیادہ احتمال اور معقول عذر کی بنا پر یہ خیال کرے کہ اس پر روزہ واجب نہیں ہے اور روزہ نہ رکھے۔ لیکن وقت گذر جانے کے بعد اس پر واضح ہوا کہ روزہ واجب تھا تو کیا اس پر قضا کے ساتھ کفّارہ بھی واجب ہے؟

ج سوال کی روشنی میں قضا و کفّارہ دونوں واجب ہیں۔ لیکن اگر روزہ رکھنے میں عقلی ضرر کا خوف تھا اور اس خوف کی معقول وجہ بھی تھی تو اس صورت میں قضا واجب ہے کفّارہ واجب نہیں ہے۔

س ۷۵۳ : اگر کوئی شخص گزشتہ رمضان میں سفر اور فوجی ٹریننگ میں مشغولیّت کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکا اور دوسرا رمضان شروع ہو چکا ہے اور وہ ابھی سفر اور فوجی ٹریننگ ہی میں ہے اور احتمال ہے کہ اس سال بھی روزے نہیں رکھ سکے گا تو کیا فوجی ٹریننگ سے فارغ ہونے کے بعد اس پر روزوں کے ساتھ کفّارہ بھی واجب ہے؟

ج اگر سفر کی وجہ سے روزے ترک ہوئے ہوں اور عذرِ سفر دوسرے رمضان تک باقی ہو تو (اس صورت میں) صرف قضا واجب ہے۔

س ۷۵۴ : اگر اذان ظہر سے قبل تک روزہ دار متوجّہ نہ ہو کہ مجنب ہے پھر اس کے بعد غسل ارتماسی بجا لائے کیا اس سے اس کا روزہ باطل ہو جائے گا؟ اور اگر غسل ارتماسی کے

www.kitabmart.in

بعد متوجہ ہو جائے کہ مجنب تھا تو کیا اس کی قضا واجب ہے ؟

ج اگر روزے سے غفلت و فراموشی کی بنا پر غسل ارتماسی کر لیا ہو تو اس کا روزہ اور غسل صحیح ہے اور اس پر روزہ کی قضا نہیں ہے ۔

س ۷۵۵ : اگر روزہ دار کو یہ خیال ہو کہ زوال سے قبل محل اقامت تک پہنچ جائے گا لیکن کسی عذر کی وجہ سے نہ پہنچ سکا تو کیا اس کے روزے میں اشکال ہے ؟ اور اس پر کفّارہ واجب ہے یا صرف اس دن کے روزہ کی قضا کرے گا ؟

ج سفر میں اس کا روزہ صحیح نہیں ہے اور جس دن وہ اقامت گاہ تک نہیں پہنچ سکا تھا صرف اس دن کے روزہ کی قضا کرے گا ، کفّارہ واجب نہیں ہے ۔

س ۷۵۶ : اگر سطح زمین سے کافی بلندی پر ڈھائی تین گھنٹے کی پرواز کرنے والے پائیلٹ اور جہاز کے میزبانوں کو جسمی توازن برقرار رکھنے کے لئے ہر بیس منٹ پر پانی پینے کی ضرورت ہو تو کیا ایسی صورت میں قضا و کفّارہ دونوں لازم ہیں ؟

ج اگر روزہ مضر ہو تو پانی پی سکتا ہے لیکن بعد میں صرف قضا کرے گا کفّارہ واجب نہیں ہے ۔

س ۷۵۷ : اگر غروب آفتاب سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ قبل روزہ دار عورت حائضہ ہو جائے تو کیا اس کا روزہ باطل ہوگا ؟

ج باطل ہو جائے گا ۔

س ۷۵۸ : اگر غوطہ خوری کے مخصوص لباس کو پہن کر کوئی شخص پانی میں جائے جس سے اس کا جسم تر نہ ہو تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے ؟

ج اگر لباس سر سے چسپیدہ ہو تو اس کے روزہ کا صحیح ہونا مشکل ہے

www.kitabmart.in

احتیاط واجب یہ ہے کہ قضا کرے۔

س ۷۵۹ : کیا روزہ کی زحمت سے فرار کی خاطر عمداً سفر کرنا جائز ہے ؟

ج کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن اگر روزہ سے فرار کے لئے سفر پر نکلے تو افطار کرنا واجب ہے۔

س ۷۶۰ : اگر کسی شخص کے ذمّہ روزۂ واجب کی قضا ہو اور اس نے ادا کا ارادہ کیا لیکن طلوع آفتاب کے بعد درپیش سفر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکا۔ لیکن جب بعد ظہر گھر واپس ہوا تو راستہ میں کسی روزہ شکن چیز کا استعمال نہیں کیا مگر یہ کہ واجب روزہ کی نیّت کا وقت گذر چکا تھا اور یہ دن ان ایّام میں سے تھا جسمیں روزہ رکھنا مستحب ہے تو کیا یہ شخص مستحب روزہ کی نیت کر سکتا ہے ؟

ج جب تک ماہ رمضان کی قضا واجب ہو سنّتی روزہ نہیں رکھ سکتا خواہ واجب روزہ کی نیّت کا وقت گذر ہی کیوں نہ چکا ہو۔

س ۷۶۱ : میں سگریٹ نوشی کا شدید عادی ہوں اور رمضان کے روزوں سے تندمزاجی پیدا ہو جاتی ہے جس کے باعث بیوی بچوں کے لئے باعث اذیّت ہو جاتا ہوں اگرچہ میں اپنی اس تندمزاجی سے رنجیدہ بھی ہوں۔ ایسی صورت میں میری شرعی تکلیف کیا ہے ؟

ج حالت روزہ میں سگریٹ نوشی جائز نہیں ہے اور روزہ بہرحال واجب ہے۔ بلاعذر دوسروں سے تندروی جائز نہیں ہے اور ترک سگریٹ نوشی کا کوئی ربط غصّہ سے بھی نہیں ہے۔

حاملہ اور مُرضِعہ کے احکام

س ۷۶۲ : کیا حمل کے ابتدائی مہینوں میں عورت پر روزے واجب ہیں ؟

www.kitabmart.in

ج صرف حمل کی وجہ سے روزہ ترک نہیں کر سکتی ہے لیکن اگر روزہ رکھنے میں ماں یا بچّے کے لئے ضرر کا خوف ہو اور اس خوف کی وجہ عقلائی ہو تو پھر روزہ واجب نہیں ہے۔

س ۷۶۳: اگر حاملہ یہ نہ جانتی ہو کہ اس کا روزہ بچہ کے لئے نقصان دہ ہے یا نہیں تو کیا اس پر روزہ واجب ہے؟

ج اگر اس کے روزہ سے بچے کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہو اور اس ڈر کی معقول وجہ ہو تو روزہ ترک کر سکتی ہے ورنہ نہیں۔

س ۷۶۴: اگر کسی عورت نے زمانۂ حمل میں دودھ بھی پلایا اور روزے بھی رکھے لیکن جو بچہ پیدا ہوا وہ مُردہ تھا اور اس کے لئے یہ احتمال ہے کہ اس کی موت کا سبب وہ گزشتہ روزے ہی ہوئے ہیں تو ایسی صورت میں اس کے روزے صحیح ہوں گے یا نہیں؟

ب۔ ماں پر بچّہ کی دیّت واجب ہے یا نہیں؟

ج۔ اور اگر زمانۂ حمل میں بچہ کے لئے احتمال ضرر نہیں تھا لیکن بعد میں ثابت ہوا کہ نقصان روزوں ہی سے پہنچا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

ج اگر حاملہ یا بچّہ کے لئے ضرر عقلائی کے خوف کے باوجود روزے رکھے گئے یا بعد میں ثابت ہوا کہ روزہ بچہ یا حاملہ کے لئے نقصان دہ تھا تو روزہ باطل ہے اور اس کی قضا واجب ہے۔ لیکن دیّت اس وقت عائد ہوگی جب یہ ثابت ہو جائے کہ بچہ کی موت روزے ہی سے ہوئی ہے۔

س ۷۶۵: خالق نے مجھے بچہ عطا فرمایا جسے میں دودھ پلا رہی ہوں، آنے والے

www.kitabmart.in

رمضان میں روزہ بھی رکھ سکتی ہوں لیکن روزوں کی وجہ سے دودھ خشک ہوجائیگا جبکہ میں کمزور جسم ہوں اور ہر دس منٹ کے وقفہ سے اس کو دودھ پلانے کی ضرورت ہے۔ اس وقت میرا شرعی فریضہ کیا ہے؟

ج اگر روزوں کی وجہ سے دودھ خشک ہوجائے یا کم ہوجائے اور اس سے بچہ کو خطرہ درپیش ہو تو ایسی صورت میں روزہ ترک کیا جاسکتا ہے لیکن ہر روزے کے عوض تین پاؤ (۷۵۰ گرام) فدیہ فقیر کو دینا ہوگا اور عذر برطرف ہوجانے پر اس کی قضا کرنا پڑے گی۔

ڈاکٹر کے حکم کا دائرہ

س ۷۶۶: بعض غیر متدیّن ڈاکٹر ضرر کا حوالہ دیکر مریض کو روزہ سے روکتے ہیں کیا ایسے ڈاکٹروں کا مشورہ قابل عمل ہے؟

ج اگر ڈاکٹر دیانت دار نہیں ہے اور نہ مریض کو اس کے قول پر اطمینان ہے اور نہ ہی روزوں سے ضرر کا خوف ہے تو ایسی صورت میں اس کے قول کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

س ۷۶۷: میری والدہ تقریباً ۱۳ سال سے بیمار ہیں چونکہ دن میں دوا کا استعمال ان کے لئے ضروری ہے لہٰذا وہ روزہ رکھنے سے محروم ہیں۔ ایسی صورت میں کیا ان پر روزوں کی قضا واجب ہے؟

ج اگر مرض کی وجہ سے روزے رکھنے پر قادر نہ ہوں تو پھر قضا نہیں ہے۔

www.kitabmart.in

س ۷۶۸ : میں نے آغاز بلوغ سے بارہ سال کی عمر تک اپنی جسمانی کمزوریوں کی وجہ سے روزے نہیں رکھے اس وقت میرا فریضہ کیا ہے؟

ج بلوغ کے بعد جتنے روزے ترک ہوئے ہیں اس کی قضا واجب ہے اور اگر عمداً اور اختیاراً اور کسی عذر کے بغیر ترک کئے ہیں تو قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے۔

س ۷۶۹ : میرے طبیبِ چشم کی تجویز تھی کہ میں کسی قیمت پر روزے نہ رکھوں لیکن میں نے اس کی تاکید پر عمل نہ کرتے ہوئے روزے شروع کر دیئے جس کا اثر یہ ہوا کہ کسی کسی دن تو بغیر کسی اذیت کے روزے تمام کر لئے اور بعض دنوں میں ایسی تکلیف ہوئی کہ میں متردّد ہوگیا کہ کیا کروں۔ میرے سامنے دو ہی راستہ تھا، یا تو اس اذیت کو برداشت کرتے ہوئے روزہ کو پورا کر ڈالوں ورنہ پھر روزہ توڑ دوں۔ آپ فرمائیں ایسی صورت میں میری تکلیف شرعی کیا ہے؟

یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ میں کسی دن بھی قطعی طور سے یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ اپنا روزہ مغرب تک پہنچا سکوں گا یا نہیں؟

ج اگر متدیّن اور امین طبیب کے کہنے سے آپ کو اطمینان حاصل ہو گیا کہ روزہ آپ کیلئے باعث ضرر ہے یا آپ روزے سے اپنی آنکھوں کے بارے میں ڈرتے ہیں تو ایسی صورت میں روزہ واجب نہیں ہے بلکہ آپ کیلئے روزہ رکھنا جائز ہی نہیں ہے حتی کہ ضرر کے خوف کے ساتھ روزے کی نیت بھی کرنا صحیح نہیں ہے اگر خوفِ ضرر نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے، لیکن روزہ اسی وقت صحیح ہوگا جب واقعی ضرر نہ پایا جا رہا ہو۔

س ۷۷۰ : میری آنکھ کی روشنی بہت کافی حد تک کمزور ہے۔ کافی نمبر والی عینک استعمال کرتا ہوں۔ میرے طبیب کا مشورہ ہے کہ آنکھوں کی تقویت کا خیال نہ کیا تو مزید روشنی

www.kitabmart.in

کم ہو سکتی ہے ۔ ایسی صورت میں اگر ماہ رمضان کا روزہ نہ رکھ سکوں تو میرا فریضہ کیا ہوگا؟

ج: اگر روزہ آنکھوں کے لئے مضر ہے تو واجب نہیں ہے بلکہ روزہ نہ رکھنا آپ پر واجب ہے ۔ اور اگر یہ عذر دوسرے رمضان المبارک تک باقی رہے تو ہر روزے کے بدلے ایک مُد طعام فقیر کو دیا جائے گا۔

س ۷۷۱: میری والدہ ایک شدید مرض میں مبتلا ہیں اور والد صاحب بھی بہت کمزور ہیں لیکن اس کے باوجود روزے رکھتے ہیں ۔ اکثر اوقات معلوم ہوتا ہے کہ روزہ ان کے مرض میں اضافہ کا باعث ہوتا ہے ۔ میں بار بار سمجھاتا رہا ہوں کہ بیماری میں روزہ ساقط ہے لیکن والدین مطمئن نہیں ہوتے ۔ ایسی صورت میں آپ میری راہ نمائی فرمائیں ؟

ج: اگر یہ علم ہو جائے کہ روزہ نقصان دہ ہے اس کے باوجود روزہ رکھا جائے تو حرام ہے لیکن روزہ کس وقت باعث مرض ہو گا ، کب مرض کے اضافہ کا سبب بنے گا اور کب رکھنے کی طاقت و قوّت نہیں ہے ، ان سارے امور کی تعیین و تشخیص خود روزہ دار پر منحصر ہے ۔

س ۷۷۲: گزشتہ سال میں نے اپنے گردوں کا آپریشن اس کے ماہر سے کرایا اس کی تجویز یہ تھی کہ میں کبھی بھی روزے نہ رکھوں فی الحال میں معمول کے مطابق کھاتا پیتا ہوں ، کسی قسم کا احساس مرض اپنے میں نہیں پاتا اس وقت میری تکلیف کیا ہے ؟

ج: اگر اپنے تئیں آپ روزہ رکھنے میں خوفِ ضرر نہیں محسوس کرتے اور ترک صوم کے لئے کوئی عذر شرعی بھی نہیں پاتے تو پھر رمضان کا روزہ واجب ہے۔

www.kitabmart.in

س ۷۷۳ : اگر مسائل شرعیہ سے ناواقف ڈاکٹر روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں۔ کیا انکی تجویز پر عمل کیا جا سکتا ہے؟

ج جب کبھی مریض کو ڈاکٹر کے قول و تجویز کی بناء پر روزوں سے خوف ضرر پیدا ہو جائے تو پھر روزہ واجب نہیں ہے۔ اسی طرح جب عقلاً بھی روزہ نقصان دے رہا ہو تو واجب نہیں ہوتا۔

س ۷۷۴ : میرے گردوں میں پتھری ہے۔ اس سے چھٹکارے کا واحد راستہ یہ ہے کہ میں مسلسل رقیق چیزوں کو پیتا رہوں ڈاکٹروں نے روزہ نہ رکھنے کا مشورہ دیا ہے۔ اس وقت میں کیا کروں؟

ج اگر دن میں پانی یا اس جیسی چیز کے استعمال سے ہی پتھری سے چھٹکارا مل سکتا ہے تو ایسی صورت میں روزہ واجب نہیں ہے۔

س ۷۷۵ : شکر کے مریضوں کو دن میں دو ایک بار "انسولین" کا مجبوراً استعمال کرنا پڑتا ہے۔ دیر سے کھانا کھانا یا زیادہ فاصلہ دینا پیشاب کے رکنے یا سیرینج سے نکالنے پر منتہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے خون میں شکر کی مقدار کم ہوتی ہے جس سے بے ہوشی اور تشنج کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے لبا اوقات ڈاکٹر اسے دن میں چار بار کھانا کھانے کی تاکید کرتے ہیں۔ اس جگہ حکم شرعی کیا ہے؟

ج اگر صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزہ باعث ضرر ہو تو نہ جائز ہے اور نہ واجب۔

www.kitabmart.in

وہ امور جن سے امساک واجب ہے

س ۷۷۶ : اگر روزہ دار کے منہ سے خون خارج ہو تو کیا روزہ باطل ہو جاتا ہے ؟

ج روزہ باطل تو نہیں ہوتا لیکن خون کو گلے تک نہیں پہنچنا چاہئے۔

س ۷۷۷ : کیا حالت روزہ میں نسوار لی جا سکتی ہے ؟

ج اگر ناک سے حلق تک جانے کا اندیشہ ہو تو روزہ دار کے لئے جائز نہیں ہے

س ۷۷۸ : "ناس" جو تمباکو سے بنائی جاتی ہے جس کو کچھ دیر زبان کے نیچے رکھنے کے بعد تھوک دیا جاتا ہے۔ کیا اس کا استعمال روزہ کو باطل کر دیتا ہے ؟

ج اگر لعاب دہن سے "ناس" مخلوط ہو کر حلق سے اتر جائے تو روزہ باطل ہے۔

س ۷۷۹ : جو افراد تنفّس کے مریض ہیں ان کے لئے ایک طبّی اسپرے (SPRAY) ہے، جسے دہن میں چھڑکا جاتا ہے، حلق کے ذریعہ یہ دوا مریض کے پھیپھڑوں تک منتقل ہوتی ہے جس سے سانس لینے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ بسا اوقات تو مریض کو دن میں کئی کئی بار اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے بغیر اس کے یا تو وہ روزہ رکھ نہیں سکتا یا اس کیلئے بہت سخت ہوگا۔ کیا مریض روزے میں اس اسپرے (SPRAY) کو استعمال کر سکتا ہے؟

ج اگر اسپرے (SPRAY) کے ذریعہ جس مادّہ کو پھیپھڑوں تک پہنچایا ہے، صرف ہوا ہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن اگر اس میں دوا ملی ہوئی ہے خواہ غبار و سفوف ہی کی شکل میں کیوں نہ ہو، ایسی صورت میں روزہ کا صحیح ہونا مشکل ہے، اجتناب ضروری ہے۔ لیکن اگر اس کے بغیر روزہ رکھنا مشقّت و زحمت کا باعث ہو تو پھر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

www.kitabmart.in

س ۷۸۰ : بسا اوقات میرے لعابِ دہن میں مسوڑھوں کا خون مل جاتا ہے لہٰذا جو لعاب میرے پیٹ میں جاتا ہے اس کے لئے مجھے نہیں معلوم کہ اس میں خون بھی ملا ہے یا نہیں۔ اس حالت میں میرے روزوں کا کیا حکم ہے اور یہ مشکل کیسے حل ہو سکتی ہے ؟

ج مسوڑھوں کا خون اگر لعاب دہن سے مل کر مستہلک و نابود ہو جائے تو پھر پاک ہے اس کے نگلنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور جب تک ہو کہ لعاب خون آلود ہوا ہے یا نہیں تو ایسی صورت میں نگلا جا سکتا ہے اور اس سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

س ۷۸۱ : میں نے رمضان کے ایام میں ایک دن روزے میں بُرش نہیں کیا۔ دانتوں میں پھنسی ہوئی غذا جان بوجھ کر نہیں نگلی بلکہ وہ خود بخود اندر چلی گئی کیا مجھے اس روزہ کی قضا کرنی پڑیگی؟

ج اگر آپ کو اطلاع نہیں تھی کہ غذا پھنسی رہ گئی ہے اور بے خبری کے عالم میں پیٹ میں چلی گئی چنانچہ اگر علم و اختیار کو اس میں دخل نہیں تھا تو روزہ صحیح ہے۔

س ۷۸۲ : اگر روزہ دار کے مسوڑھے سے کافی مقدار میں خون خارج ہو تو کیا اس کا روزہ باطل ہے اور کیا کسی برتن سے اپنے سر پر پانی ڈال سکتا ہے ؟

ج جب تک خون نگلا نہ جائے روزہ باطل نہیں ہوتا ، اسی طرح برتن سے اپنے سر پر پانی ڈالنے سے بھی اس کے روزہ میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۷۸۳ : خاص کر عورتوں کے علاج کے لئے کچھ "انیما" جیسی دوائیں ہیں جس کو شرمگاہ سے داخل کرتے ہیں ، کیا اس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے ؟

ج ان دواؤں کے استعمال سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

س ۷۸۴ : حالت صوم میں درد کو روکنے کے لئے دانتوں کے ڈاکٹر جو انجکشن لگاتے ہیں اور اسی طرح دوسرے انجکشن جو مریض روزہ داروں کو لگائے جاتے ہیں ، اس کا کیا حکم ہے؟

www.kitabmart.in

ج اگر انجکشن قوّت کے لئے نہیں ہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اگر قوّت کا ہے تو احوط یہ ہے کہ روزہ دار اُسے نہ لگوائے۔

س ۸۵؎ : آج کل رگوں کے ذریعہ قوت کی دوائیں جسم میں منتقل کی جاتی ہیں، کیا یہ روزہ کو باطل کردیتی ہیں ؟

ج رگوں کے ذریعہ دواؤں کا اندر تک منتقل کرنا روزہ کے لئے قابل اشکال اور خلاف احتیاط ہے۔

س ۸۶؎ : کیا بلڈ پریشر کے مریض حالت روزہ میں ٹیبلٹ (TABLET) کا استعمال کرسکتے ہیں؟

ج اگر ٹیبلٹ کا استعمال ضروری ہے تو کھائی جاسکتی ہے لیکن روزہ باطل ہوجائیگا۔

س ۸۷؎ : عرف عام میں علاج کے لئے ٹیبلٹ کے استعمال پر "کھانا پینا" نہیں بولا جاتا کیا اس بنیاد پر حالت صوم میں ٹیبلٹ کا استعمال کیا جاسکتا ہے ؟

ج اگر شیاف (SUPPOSITORY) یعنی اگر شرمگاہ کے ذریعہ ٹیبلٹ چڑھائی جائے تو روزہ صحیح ہے لیکن نگلنے کی صورت میں روزہ باطل ہوجائے گا۔

س ۸۸؎ : ماہ رمضان میں میری زوجہ نے مجھے جماع پر مجبور کیا میری تکلیف کیا ہے ؟

ج آپ دونوں اس شخص کے مثل ہیں جس نے عمداً روزہ توڑا ہے لہٰذا قضا کے ساتھ کفارہ بھی ہے۔

س ۸۹؎ : کیا روزہ کی حالت میں اپنی زوجہ سے خوش فعلی کی جاسکتی ہے ؟

ج اگر منی خارج ہونے کا سبب نہیں ہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے ورنہ ناجائز ہے۔

www.kitabmart.in

احکام جنابت

س ۷۹۰ : اگر کوئی شخص بعض زحمتوں کی وجہ سے صبح کی اذان تک غسل جنابت نہ کر سکے تو کیا اس کا روزہ صحیح رہے گا؟

ج غیر رمضان کے روزوں اور اس کی قضا کے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن رمضان کے روزوں اور اس کی قضا کے لئے اگر صبح کی اذان تک کسی عذر کی وجہ سے غسل جنابت نہ کر سکا تو اذان سے قبل تیمّم واجب ہے اور اگر تیمّم بھی نہیں کیا تو روزہ صحیح نہیں ہے۔

س ۷۹۱ : اگر کوئی شخص نہ جانتا ہو کہ غسل جنابت روزوں کی صحت کے لئے ضروری ہے اور اسی حالت میں چند روزے رکھ ڈالے تو کیا صرف ان کی قضا واجب ہے یا کفّارہ بھی؟

ج اگر جنابت کی طرف متوجہ تھا لیکن غسل و تیمّم کے وجوب کو نہیں جانتا تھا تو بنا بر احتیاط قضا کے ساتھ کفّارہ بھی واجب ہے۔ اور اگر کوتاہی کے سبب غسل جنابت کے وجوب سے بے خبر ہے تو ظاہراً کفّارہ واجب نہیں ہے اگرچہ اس جگہ بنا بر احوط کفّارہ واجب ہے۔

س ۷۹۲ : کیا مجنب کے لئے طلوع آفتاب کے بعد غسل جنابت جائز ہے، ایسی صورت میں سنتی روزہ یا قضا روزے رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج اگر عمداً غسل جنابت نہیں کیا اور صبح ہو گئی تو رمضان اور اس کی قضا صحیح نہیں ہے۔ لیکن اس کے علاوہ مثلاً نذر وغیرہ روزے کیلئے اقویٰ یہ ہے کہ وہ صحیح ہیں بالخصوص سنّتی روزے۔

www.kitabmart.in

س ۷۹۳ : ایک مرد مومن نے مجھ سے بتایا ہے کہ۔ اس نے رمضان سے دس روز پہلے شادی کی تھی اس نے یہ سنا تھا کہ ماہ رمضان میں اذان صبح کے بعد مجنب ہونے والے پر قبل از اذانِ ظہر غسل واجب ہے اور اس کا روزہ صحیح رہے گا۔ یہ مسئلہ اس کے لئے بالکل واضح تھا۔ اسی مسئلہ کی روشنی میں اس نے بعد از اذان صبح اپنی زوجہ سے جماع کیا لیکن بعد میں اس پر واضح ہوا کہ وہ مسئلہ غلط سمجھا تھا۔ اب اس کی ذمّہ داری کیا ہے؟

ج اذان صبح کے بعد عمداً مجنب ہونے والے کا وہی حکم ہے جس نے عمداً روزہ ترک کر دیا لہٰذا قضا و کفّارہ دونوں لازم ہیں۔

س ۷۹۴ : ایک مرد مومن ایک صاحب کے یہاں مہمان ہوئے آدھی رات کو محتلم ہو گئے مہمان ہونے کی وجہ سے زائد لباس نہیں تھا لہٰذا روزے سے بچنے کے لئے سفر کا ارادہ کر لیا اور اذان کے بعد افطار کئے بغیر سفر کر لیا۔ کیا قصد سفر اس شخص کو کفّارہ سے بچا سکتا ہے؟

ج جب اس کو معلوم تھا کہ مجنب ہے اور اذان صبح سے قبل غسل یا تیمم نہیں کیا تو پھر نہ قصد سفر کفّارہ سے بچا سکتا ہے اور نہ ہی دن میں سفر کرنے سے کفّارہ ساقط ہو سکتا ہے۔

س ۷۹۵ : اگر پانی نہ ہو یا تنگی وقت کے علاوہ کوئی اور عذر ہو جس کی وجہ غسل جنابت نہ کر سکتا ہو تو کیا ماہ مبارک کی راتوں میں عمداً اپنے کو مجنب کر سکتا ہے۔

ج اگر فریضہ تیمم ہو اور تیمم کے لئے کافی وقت بھی باقی ہو تو اپنے کو مجنب کر سکتا ہے۔

س ۷۹۶ : ایک شخص رمضان کی راتوں میں اذان سے پہلے بیدار ہوا وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ محتلم

www.kitabmart.in

ہے لہذا پھر سوگیا۔ اذان کے درمیان آنکھ کھلی تو اپنے کو محتلم پایا اور یہ بھی یقین ہے کہ اذان سے قبل محتلم ہوا ہے تو ایسی صورت میں روزہ کا کیا حکم ہے؟

ج اگر اذان سے قبل اپنے احتلام کی طرف متوجہ نہیں تھا تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

س ۷۹۷ : اذان صبح کے بعد بیدار ہونے والا اگر اپنے کو محتلم پائے اور دوبارہ طلوع آفتاب تک نماز صبح پڑھے بغیر سو جائے اور اذان ظہر کے بعد غسل کر کے ظہرین بجا لائے، تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

ج اس کا روزہ صحیح ہے اور ظہر تک غسل جنابت کی تاخیر اس کے لئے مُضر نہیں ہے۔

س ۷۹۸ : اگر مکلّف ماہ مبارک رمضان میں اذان صبح سے پہلے بیدار ہو اور شک کرے کہ کہیں محتلم تو نہیں ہے لیکن اپنے شک کو اہمیت نہ دیتے ہوئے دوبارہ سو جائے اذان کے بعد جب اٹھے تو اپنے کو محتلم پائے اور اس کا یقین بھی ہو کہ اذان سے پہلے محتلم ہوا ہے۔ اس کے روزہ کا کیا حکم ہے؟

ج اگر صرف احتمال ہی احتمال تھا اور پہلی مرتبہ اٹھنے کے بعد احتلام کی کوئی علامت نہیں تھی اور نہ اس کی تحقیق کی تو ایسی صورت میں روزہ صحیح ہے خواہ بعد میں یہ بھی ثابت کیوں نہ ہو جائے کہ اذان سے قبل محتلم ہوا تھا۔

س ۷۹۹ : اگر ماہ مبارک میں کسی نے نجس پانی سے غسل کیا اور ایک ہفتہ بعد اس کو پانی کی نجاست کا علم ہوا۔ اس کی نماز و روزوں کے لئے کیا حکم ہے۔

ج نماز تو باطل ہے اس کی قضا کرے گا لیکن روزہ صحیح ہے۔

س ۸۰۰ : ایک شخص جب پیشاب کرتا ہے تو گھنٹہ دو گھنٹے پیشاب کے قطرے ٹپکتے

www.kitabmart.in

رہتے ہیں ۔ اسی طرح جب رمضان کی راتوں میں ایک گھنٹہ اذان سے قبل مجنب ہوتا ہے تو احتمال یہ رہتا ہے کہ پیشاب کے ساتھ منی بھی خارج ہو رہی ہے ۔ اس کے روزوں کا کیا حکم ہے ؟

ج اگر اذان صبح سے قبل غسل و تیمّم کرلیا تو روزہ صحیح ہے اگر غسل کے بعد بلا اختیار منی خارج ہو جائے تو روزہ کے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے ۔

س ۸۰۱ : اگر کوئی شخص اذان صبح سے قبل یا اس کے بعد سو جائے اور جب بعد اذان بیدار ہو تو اپنے کو محتلم پائے ، یہ شخص کب تک غسل میں تاخیر کر سکتا ہے ؟

ج مفروضہ سوال میں جنابت اس دن کے روزہ کے لئے مضر نہیں ہے لیکن نماز کے لئے غسل واجب ہے لہٰذا وقت نماز تک تاخیر کر سکتا ہے ۔

س ۸۰۲ : اگر رمضان یا غیر رمضان کے روزوں کے لئے غسل جنابت بھول جائے اور دن کے حصہ میں یاد آئے تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے ؟

ج اگر ماہ مبارک کے روزوں کے لئے اذان صبح سے پہلے غسل جنابت بھول جائے اور جنب کی حالت میں صبح کرے تو اس کا روزہ باطل ہے ۔ اور احوط یہ ہے کہ رمضان کی قضا کے لئے بھی یہی حکم ہے ۔ لیکن دوسرے روزے غسل جنابت کی فراموشی سے باطل نہیں ہوتے ۔

استمناء کے احکام

س ۸۰۳ : تقریباً سات سال قبل میں نے اپنے رمضان مبارک کے کچھ روزوں کو استمناء سے باطل کیا

www.kitabmart.in

مجھے ان دنوں کی تعداد یاد نہیں ہے جو میں نے ماہ مبارک کے تین مہینوں میں باطل کئے۔ لیکن ۲۵ ، ۳۰ دن سے کم بہر حال نہیں ہے۔ اب میرا فریضہ کیا ہے براہ کرم کفّارہ کی قیمت بھی معیّن فرمادیں ؟

ج) استمناء ایک فعل حرام ہے اس عمل سے روزہ باطل کرنے پر دو کفّارے واجب ہیں۔ یعنی ساٹھ روزے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔ کھانا کھلانے کی جگہ یہ ممکن ہے کہ ساٹھ آدمیوں کو علیحدہ علیحدہ ایک مد طعام دیا جائے۔ کفّارہ میں قیمت معیار نہیں ہے لیکن اگر خود مسکین نائب بن کر طعام کفّارہ کی خریداری کرے اور بعد میں اس کو کفارہ میں قبول کرے تو یہ ممکن ہے۔ چونکہ طعام کفارہ گندم چاول یا کسی اور جنس میں بھی دیا جا سکتا ہے لہٰذا قیمت بھی اسی اعتبار سے کم و زیادہ ہوگی۔

باطل روزوں کی تعداد کی تعیین کے لئے ایک مقدار طے کرنا ہوگا، جس کے بعد یہ یقین پیدا ہو جائے کہ اس سے زائد روزے باطل نہیں ہوئے ہیں۔

س ۸۰۴ : اگر مکلف باخبر ہو کہ استمناء سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اس کے باوجود اس کا مرتکب ہو جائے، تو کیا اس پر دُہرا کفارہ واجب ہے ؟ اور اگر اسے علم نہ ہو کہ استمناء سے روزہ باطل ہوتا ہے تو اس وقت اس کی تکلیف کیا ہے ؟

ج) علم، ولاعلمی دونوں صورتوں میں اگر استمناء عمداً کیا ہے تو سارے کفّارے واجب ہیں۔

س ۸۰۵ : رمضان المبارک میں ایک نامحرم سے فون پر بات کر رہا تھا۔ گفتگو کے دوران جو تصوّرات پیدا ہوئے اس سے بے اختیاری طور پر منی خارج ہو گئی جبکہ خروج منی کا کوئی سبب نہیں تھا اور نہ ہی گفتگو میں لذّت و شہوت کے عناصر تھے اب میرے روزے کا کیا حکم ہے ؟

www.kitabmart.in

ج اگر اس سے قبل عورتوں سے بات کرتے وقت منی خارج نہیں ہوتی اور جس گفتگو میں منی خارج ہوئی وہ بھی لذّت و شہوت سے خالی تھی اور یہ عمل غیر اختیاری تھا تو پھر روزہ صحیح ہے اور قضا و کفّارہ بھی نہیں ہے۔

س ۸۰۶: ایک شخص برسوں سے ماہ مبارک رمضان میں استمناء کا مرتکب ہوتا رہا اس کے روزہ و نماز کا کیا حکم ہے؟

ج استمناء مطلقاً حرام ہے اور اگر منی خارج ہو جائے تو پھر غسل جنابت واجب ہے۔ روزہ کی حالت میں استمناء روزہ کو باطل کر دیتا ہے، اگر غسل جنابت یا تیمم کے بغیر نمازیں پڑھی یا روزے رکھے تو دونوں باطل ہیں۔

س ۸۰۷: کیا شوہر کے لئے بیوی کے ہاتھوں استمناء کرانا جائز ہے اور کیا جماع اور غیر جماع کے اوقات کے احکام علیحدہ ہیں؟

ج شوہر کا زوجہ سے خوش فعلی کرنا اور اپنے بدن کو اس کے بدن سے اور زوجہ کا شوہر کے آلۂ تناسل سے کھیلنا یہاں تک کہ منی خارج ہو جائے اس کو استمناء نہیں کہتے اور یہ جائز ہے۔

س ۸۰۸: اگر کسی غیر شادی شدہ کو اپنی منی کی طبّی جانچ کرانا ہو اور منی کا اخراج بغیر استمناء کے ممکن نہ ہو تو کیا استمناء کر سکتا ہے؟

ج اگر علاج اسی پر موقوف ہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س ۸۰۹: بعض طبّی مراکز استمناء کے ذریعہ مرد سے منی لینا چاہتے ہیں تاکہ جانچ کر سکیں کہ یہ شخص جماع پر قادر ہے یا نہیں۔ کیا یہ استمناء جائز ہے؟

ج استمناء شرعاً جائز نہیں ہے خواہ قوّت تولید کی تحقیق کی خاطر ہی کیوں

www.kitabmart.in

نہ ہو لیکن اگر شادی کے بعد اولاد نہ ہو رہی ہو اور اس کی تحقیق استمناء پر منحصر ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س ع۸۱۰ : کیا پاخانے کے مقام سے شہوانی غدد کو حرکت میں لاکر منی خارج کی جاسکتی ہے جبکہ ایسی حالت میں نہ بدن میں سستی پیدا ہوتی ہے اور نہ منی اچھل کر نکلتی ہے؟

ج یہ فعل بذاتہ جائز نہیں ہے کیونکہ یہ حرام استمناء کے زمرے میں آتا ہے۔

س ع۸۱۱ : جس شخص کی زوجہ دور ہو، کیا وہ اپنی شہوت کو بڑھانے کے لئے اس کا تصور کرسکتا ہے؟

ج اگر شہوانی تصوّرات اخراج منی کی خاطر ہوں یا تصور کرنے والا جانتا ہو کہ ان شہوانی تصوّرات سے منی خارج ہو جائے گی تو حرام ہے۔

س ع۸۱۲ : ایک شخص نے ابتداء بلوغ سے روزے رکھے لیکن روزوں کے درمیان استمناء کے ذریعہ اپنے کو مجنب کیا۔ چونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ روزہ کے لئے غسل جنابت ضروری ہے، لہٰذا حالت جنابت میں روزے بھی رکھے آیا اس شخص پر صرف قضا ہے یا کفارہ بھی؟

ج سوال کی روشنی میں قضا و کفارہ دونوں واجب ہوگا۔

س ع۸۱۳ : ایک روزہ دار نے شہوت ابھارنے والے منظر کو دیکھا جس کے بعد مجنب ہوگیا کیا اس کا روزہ باطل ہے؟

ج اگر اس ارادہ سے دیکھا تا کہ منی خارج ہو جائے ـــ یا گزشتہ تجربہ کی بنیاد پر جانتا تھا کہ دیکھنے سے مجنب ہو جائے گا اور عمداً نظر کی تو اس کا حکم عمداً

www.kitabmart.in

مجنب ہونے والے کا ہے۔

احکامِ افطار

س ۸۱۴ : آیا حکومتی اجتماع و عوامی اسٹیج وغیرہ پر اہل سنّت کے وقت پر افطار کیا جا سکتا ہے جبکہ یہ جانتا ہو کہ یہاں تقیہ ضروری ہے نہ ان کے ساتھ افطار ؟

ج افطار میں غیروں کے وقت کا اتباع جائز نہیں ہے۔ جب تک شرعی طور پر وقت افطار ثابت نہ ہو جائے یا رات کے داخل ہونے اور دن کے خاتمہ کا یقین پیدا نہ ہو جائے اختیاری طور سے افطار کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۸۱۵ : میں روزے سے تھا میری والدہ نے مجھے کھانے پینے پر مجبور کر دیا تو کیا کھانے پینے سے میرا روزہ باطل ہو گیا؟

ج کھانے پینے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے خواہ کسی کے شدید اصرار پر ہو یا کسی کی دعوت پر۔

س ۸۱۶ : اگر کوئی زبردستی کسی روزہ دار کے منھ میں کوئی چیز ڈال دے یا اس کے سر کو پانی میں ڈبو دے یا مجبور کرے کہ اگر روزہ نہیں توڑا تو تمہاری جان و مال کو خطرہ ہے، تو اگر وہ خطرہ ٹالنے کے لئے کچھ کھا لے تو کیا اس کا روزہ باطل ہو جائے گا ؟

ج روزہ دار کے اختیار کے بغیر زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈالنے یا پانی میں سر ڈبونے سے روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن اگر کسی کے مجبور کر دینے پر خود کچھ کھا لے تو روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

www.kitabmart.in

س ۸۱۷ : اگر روزہ دار کو معلوم نہ ہو کہ ظہر سے پہلے حد ترخّص تک افطار نہیں کیا جاتا اور وہ اپنے کو مسافر تصوّر کرتے ہوئے حد ترخّص سے پہلے ہی کچھ کھا پی لے تو آیا اس پر قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے ؟

ج اس کا حکم عمداً افطار کرنے والے کا ہے۔

س ۸۱۸ : مجھے زکام تھا۔ حلق میں تھوڑا بلغم جمع ہو گیا، جسے میں تھوکنے کے بجائے نگل گیا تو میرے روزہ کا کیا حکم ہے ؟

میں زکام کی حالت میں ماہ رمضان کے کچھ دنوں اپنے عزیز کے گھر تھا۔ شرم کے مارے غسل جنابت کے بدلے تیمّم کرتا رہا اور ظہر تک غسل نہیں کر سکا۔ چند روز تک یہی سلسلہ چلتا رہا۔ اب سوال یہ ہے کہ ان دنوں کے روزے صحیح ہیں یا نہیں اور صحیح نہ ہونے کی صورت میں کیا قضا کے ساتھ کفّارہ بھی واجب ہے ؟

ج بلغم کے نگلنے پر روزہ صحیح ہے اگرچہ احوط یہی ہے کہ جب فضائے دہن تک بلغم آ گیا اور اس کو نگل لیا تو اس روزے کی قضا کی جائے گی۔

ب ۔ اگر غسل جنابت کے بدلے تیمّم عذر شرعی یا تنگی وقت کی وجہ سے تھا تو روزے صحیح ہیں ورنہ باطل۔

س ۸۱۹ : میں لوہے کی کان میں ملازمت کرتا ہوں اور مجھے اپنی ملازمت کے پیش نظر ہر روز اس میں اترنا پڑتا ہے اور مشینوں سے کام کرتے وقت غبار منھ میں جاتا ہے اور پورے سال یہی طریقہ جاری رہتا ہے۔ میری تکلیف کیا ہے ؟ میرا روزہ اس حالت میں صحیح ہے یا نہیں ؟

ج گرد کا روزے کی حالت میں نگلنا، روزہ کو باطل کر دیتا ہے۔ اس سے

www.kitabmart.in

پرہیز ضروری ہے ۔ صرف گرد و غبار کے ناک اور منھ میں جانے سے روزہ باطل نہیں ہوتا جب تک اسے نگلا نہ جائے ۔

س ۸۲۰ : کیا روزے میں طاقتی انجکشن لگوائے جا سکتے ہیں ؟

ج احوط یہ ہے کہ قوت کے انجکشن رگوں کے ذریعہ نہ لگوائے جائیں اور اگر ایسا کر لیا ہے تو احوط یہ ہے کہ اس روزے کی قضا کی جائے ۔

س ۸۲۱ : ایک شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور روزوں کے درمیان ایسے کام انجام دیئے جن کے بارے میں یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ یہ روزوں کے لئے مضر ہیں ۔ لیکن رمضان کے بعد ثابت ہوا کہ وہ مضر نہیں تھے ۔ اس کے روزہ کا کیا حکم ہے ؟

ج اگر روزہ توڑنے کا ارادہ نہیں کیا اور نہ روزہ توڑنے والی چیز کا استعمال کیا تو روزہ صحیح ہے ۔

احکامِ کفّارہ

س ۸۲۲ : کیا صرف فقیر کو ایک مد (۷۵۰ گرام) کی قیمت دیدینا کہ وہ اپنے لئے کھانے کا انتظام کرے صاحب کفّارہ کو بری الذّمہ کر دیتا ہے ؟

ج اگر اطمینان ہو کہ فقیر وکالتہً اس کی طرف سے کھانے کو خرید کر پھر خود اس کو کفّارہ میں قبول کرے گا تو کوئی مضائقہ نہیں ہے ۔

س ۸۲۳ : اگر کوئی شخص چند مسکینوں کو کھانا کھلانے کا وکیل ہو تو کیا وہ مالِ کفّارہ میں سے پکوائی اور اپنی مزدوری لے سکتا ہے ؟

ج وہ صاحب کفّارہ سے اس کی اجرت (کرایہ) کا مطالبہ کر سکتا ہے مالِ کفّارہ

www.kitabmart.in

سے لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔

س ۸۲۴ : ایک حاملہ خاتون زمانۂ ولادت کے قریب ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنے پر قادر نہیں تھیں اور یہ مسئلہ جانتی تھیں کہ ولادت کے بعد آنے والے رمضان سے پہلے قضا کرنی ہوگی لیکن چند برسوں تک جان بوجھ کر یا غفلت کی وجہ سے قضا نہیں کی کیا نہیں ہر سال کا فدیہ ادا کرنا ہوگا یا صرف اسی سال کے روزوں کا فدیہ دینا ہوگا جس سال روزہ نہیں رکھا تھا۔ مزید اس کی بھی وضاحت فرمادیں کہ عمدی اور غیر عمدی میں کیا فرق ہے؟

ج فدیۂ تاخیرِ قضا صرف سال قضا سے متعلق ہے۔ فدیہ سے مراد ہر دن ایک مدطعام ہے۔ اور یہ بھی اس وقت ہے جب قضا کی ادائیگی میں سستی برتی ہو اگر عذر شرعی کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتی ہیں تو فدیہ بھی نہیں ہے۔

س ۸۲۵ : ایک خاتون بیماری کی وجہ سے رمضان کا روزہ نہیں رکھ سکیں اور آنے والے رمضان تک ادا کرنے پر قادر بھی نہیں تھیں ایسی حالت میں خود مریضہ پر کفّارہ واجب ہے یا ان کے شوہر پر ؟

ج سوال کی روشنی میں ہر دن کے بدلے ایک مُد طعام خود مریضہ پر واجب ہے۔

س ۸۲۶ : ایک شخص کے ذمّہ رمضان کے دس روزے قضا تھے اس نے شعبان کی بیسویں سے اس قضا کو ادا کرنا شروع کیا یہ شخص اب زوال سے قبل یا زوال کے بعد عمداً افطار کرسکتا ہے ؟ اور اگر افطار کرلے تو مقدار کفّارہ کیا ہوگی ؟

ج سوال کی روشنی میں اس کے لئے افطار کرنا جائز نہیں ہے۔ اور اگر زوال سے پہلے عمداً افطار کرے تو اس پر کفّارہ نہیں ہے۔ لیکن زوال کے بعد افطار کرنے پر کفّارہ میں دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا اگر اس پر قادر نہیں ہے تو تین روزے رکھے۔

www.kitabmart.in

س ع ۸۲۷ : ایک عورت دو سال پے در پے حاملہ رہی جس کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکی فی الحال روزہ رکھنے پر قادر ہے ۔ اس کے روزوں کا کیا حکم ہے ؟ اور کیا اس پر فقط قضا ہے یا کفّارہ بھی عائد ہوتا ہے اور جو تاخیر کی ہے اس کا حکم کیا ہے ؟

ج اگر عذر شرعی کی وجہ سے روزے ترک ہوئے ہیں تو صرف قضا ہے۔ اور اگر افطار کی وجہ یہ تھی کہ روزے سے حمل یا بچے کو ضرر کا ڈر تھا تو ایسی صورت میں قضا کے ساتھ ساتھ ہر روزے کے بدلے ایک مُد طعام فقیر کو دینا ہو گا۔ اسی طرح اگر دوسرے رمضان تک بغیر عذر شرعی تاخیر کی تو بھی ہر روزے کے عوض ایک مد فقیر کو دینا ہو گا۔

س ع ۸۲۸ : کیا روزوں کے کفارے اور خود قضا کے درمیان ترتیب واجب ہے ؟

ج واجب نہیں ہے۔

احکام قضا

س ع ۸۲۹ : میں نے دینی امور کی انجام دہی کے لئے ماہ مبارک میں ۱۸ دن سفر میں گذارے تو میری تکلیف شرعی کیا ہے اور کیا مجھ پر قضا واجب ہے ؟

ج سفر کی وجہ سے جو روزے چھوٹے ہیں اس کی قضا واجب ہے۔

س ع ۸۳۰ : اگر اجرت پر روزے رکھنے والا زوال کے بعد افطار کرے تو اس پر کفّارہ واجب ہے یا نہیں ؟

ج کفّارہ واجب نہیں ہے۔

س ع ۸۳۱ : جن افراد نے مذہبی امور کی انجام دہی کی وجہ سے رمضان میں سفر کیا اور روزے

www.kitabmart.in

نہیں رکھے، اب جبکہ کئی برس گذر چکے ہیں کیا قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی واجب ہے؟

ج اگر عذر شرعی دوسرے رمضان تک باقی رہے تو صرف قضا ہے۔ اگرچہ احوط فدیہ و قضا دونوں ہے۔ لیکن تاخیر قضا کی وجہ اگر سستی ہو تو ایسی صورت میں قضا و فدیہ دونوں واجب ہے۔

س ۸۳۲: ایک شخص نے جہالت کی وجہ سے دس سال نہ نماز پڑھی اور نہ روزے رکھے اب توبہ کی ہے اور ان روزوں اور نماز کی قضا کا ارادہ کر لیا ہے لیکن فی الوقت وہ تمام روزوں کی قضا پر قدرت نہیں رکھتا اور نہ کفارہ کے لئے مال ہے تو کیا ایسی صورت میں صرف استغفار پر اکتفا کر سکتا ہے؟

ج روزوں کی قضا بہر حال واجب ہے کسی طرح معاف نہیں ہے لیکن کفارے میں دو ماہ کے روزے اور ساٹھ مسکین کے کھانا کھلانے پر قادر نہیں ہے تو بقدر امکان فقیروں کو صدقہ دے۔

س ۸۳۳: اگر آنے والے رمضان تک کسی نے روزوں کی قضا اس وجہ سے نہ کی ہو کہ وہ آنے والے رمضان سے پہلے وجوب قضا سے بے خبر تھا تو اس وقت اس کی شرعی ذمہ داری کیا ہے؟

ج آنے والے رمضان سے پہلے وجوب قضا کا علم نہ ہونے کی صورت میں بھی فدیۂ تاخیر قضا ادا کرنا ہوگا۔

س ۸۳۴: ایک شخص کے ذمے ۱۲۰ دن کے روزے ہیں تو کیا ہر روزے کے بدلے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے یا نہیں اور کفارہ واجب ہے یا نہیں؟

ج رمضان کے روزوں کی قضا واجب ہے اور اگر عذر شرعی کے

www.kitabmart.in

بغیر عمداً چھوڑا ہے تو قضا کے ساتھ کفّارہ بھی واجب ہے اور ہر روزے کا کفارہ ساٹھ دن کا روزہ یا ساٹھ مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ یا ان مسکینوں کو کھلانے کے لئے ہر ایک مسکین کو ایک مدّ طعام دینا ہے۔

س ۸۳۵ : میں نے ایک ماہ اس نیّت سے روزے رکھے کہ اگر میرے ذمہ قضاء صوم واجب ہے تو یہ اس کی قضا ہے ورنہ خدا کی قربت وخوشنودی کے لئے ہے۔ کیا یہ ایک مہینہ اُن قضا روزوں میں حساب ہوگا جو میری گردن پر ہیں ؟

ج اگر یہ نیت رہی ہو کہ اس وقت میرے ذمہ واجب وسنّت جو روزے ہیں میں اس کو ادا کر رہا ہوں اور اتّفاق سے واجب روزوں کی قضا تھی تو یہ روزے اس میں محسوب ہو جائیں گے۔

س ۸۳۶ : اگر قضا روزوں کی تعداد معلوم نہ ہو اور اس فرض کے ساتھ کہ اس کے ذمّے قضاً واجب ہے، مستحبی روزہ رکھے تو کیا یہ روزہ واجب روزوں میں محسوب ہوگا اور جبکہ اس نے اس نیّت سے رکھا ہو کہ اس کے ذمّے قضا واجب نہیں ہے تو کیا حکم ہے ؟

ج مستحب کی نیّت سے رکھا جانے والا روزہ قضا روزوں میں محسوب نہیں ہوگا

س ۸۳۷ : اگر کوئی شخص جاہل مسئلہ ہونے کی بنا پر بھوک و پیاس کے سبب عمداً افطار کرلے تو کیا قضا کے ساتھ کفّارہ بھی واجب ہے ؟

ج اگر مسئلہ سے لاعلمی و کوتاہی کی وجہ سے ہو تو احوط یہ ہے کہ قضا کے ساتھ کفّارہ بھی ادا کرے۔

س ۸۳۸ : اگر کوئی شخص ابتدائے بلوغ میں ضعف و ناتوانی کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے تو کیا اس پر قضا کے ساتھ کفّارہ بھی واجب ہے۔

www.kitabmart.in

ج اگر روزہ شدید مشقّت کا باعث نہ تھا اس کے باوجود عمداً افطار کیا تو قضا کے ساتھ کفّارہ بھی واجب ہے۔

س ۸۳۹ : اگر ترک شدہ روزے اور نمازوں کی مقدار معلوم نہ ہو اور روزوں کے لئے یہ بھی معلوم نہ ہو کہ کب عذر شرعی سے چھوٹے اور کب عمداً ترک ہوئے تو اس انسان کا فریضہ کیا ہے؟

ج اس مقدار پر اکتفاء کرنا ہو گی جس سے یقین پیدا ہو جائے کہ قضا نمازیں اور روزے ادا ہو گئے۔ اور اگر شک ہو کہ عمداً افطار کیا ہے یا نہیں ایسی صورت میں کفارہ واجب نہیں ہے۔

س ۸۴۰ : اگر کوئی شخص سحر میں بیدار نہ ہونے کی وجہ سے سحر نہ کھا سکا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مغرب تک روزہ کو پورا نہ کر سکا کیونکہ اس کے بعد ہی اس کو ایک حادثہ پیش آگیا اور افطار کر لیا۔ کیا اس شخص پر قضا و کفارہ دونوں واجب ہے؟

ج اگر روزہ رکھا لیکن بعد میں بھوک پیاس کی وجہ سے وہ مشقت کا سبب بن گیا اور افطار کر لیا تو صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔

س ۸۴۱ : اگر مجھے شک ہو کہ اپنے قضا روزے ادا کئے یا نہیں اس جگہ میری تکلیف کیا ہے؟

ج اگر قضا کا یقین ہے تو ادا کا یقین پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔

س ۸۴۲ : اگر کسی شخص نے ابتدائے بلوغ کے سال میں گیارہ روزے رکھے ایک روزہ ظہر کے وقت توڑ دیا اور اٹھارہ روزے چھوڑ دیئے۔ اور حکم کفارہ سے بھی باخبر نہیں تھا اس وقت اس کی تکلیف شرعی کیا ہے؟

www.kitabmart.in

ج اگر رمضان کا روزہ ارادے واختیار سے توڑا ہے تو خواہ عالم کفارہ ہو یا نہ ہو قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے۔

س ۸۴۳ : اگر طبیب کی تجویز یہ ہو کہ روزہ مضر ہے اور مریض نے اس پر اعتبار کرتے ہوئے روزہ نہیں رکھا۔ برسوں کے بعد معلوم ہوا کہ اس طبیب کی تشخیص غلط تھی تو کیا قضا کے ساتھ کفارہ بھی ہے۔

ج اگر طبیب حاذق وامین کے کہنے سے خوف ضرر پیدا ہو جائے یا کوئی معقول وجہ ہو جس کی وجہ سے روزہ ترک کیا ہو تو صرف قضا واجب ہے۔

متفرق احکام صوم

س ۸۴۴ : اگر عورت کو روز معین کے روزہ کے درمیان خون حیض آجائے اس کے روزہ کا کیا حکم ہے؟

ج روزہ باطل ہو جائے گا۔ اور طہارت کے بعد قضا واجب ہے۔

س ۸۴۵ : ایک شخص "دیر" کی بندرگاہ پر رہتا ہے۔ یکم رمضان سے ستائیسویں رمضان تک روزے رکھے۔ اٹھائیسویں کی صبح کو دبئی کے لئے روانہ ہوا اور انتیسویں (۲۹) کو وہاں پہنچ گیا "دبئی" میں اس دن عید تھی تو کیا وطن واپس آنے کے بعد اس پر فوت شدہ روزے کی قضا واجب ہے؟ اب اگر اس نے ایک دن کی قضا کی تو ماہ رمضان اس کے لئے ۲۸ دن کا ہو جائے گا اور اگر دو دن کی قضا کی تو جس دن وہ دبئی پہنچ گیا تھا وہاں عید کا اعلان ہو چکا تھا۔ ایسے شخص کا حکم کیا ہے؟

ج اگر عید کا اعلان ۲۹ ویں رمضان کو شرعی ضابطوں کے مطابق تھا تو

www.kitabmart.in

اس دن کے روزہ کی قضا تو واجب نہیں ہے لیکن اس سے یہ واضح ہو جائے گا کہ ابتدائے ماہ کے روزے اس سے چھوٹے ہیں تو اس پر واجب ہے کہ متیقن چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرے۔

س ۸۴۶ : اگر روزہ دار نے اپنے شہر میں افطار کیا اور پھر کسی ایسے شہر کا سفر کیا جہاں ابھی سورج غروب نہیں ہوا ہے۔ کیا یہ شخص اس شہر کے غروب آفتاب سے قبل اس شہر میں کھا پی سکتا ہے ؟

ج روزہ صحیح ہے اور جب اپنے شہر میں غروب آفتاب کے بعد افطار کر چکا ہے تو جس شہر میں ابھی غروب نہیں ہوا ہے وہاں کھا پی سکتا ہے۔

س ۸۴۷ : ایک شہید نے اپنے دوست سے کہا کہ میری شہادت کے بعد احتیاطاً کچھ روزے میری طرف سے رکھ لینا، شہید کے ورثا ء ان باتوں کے پابند نہیں ہیں اور نہ ہی ان کو اس پر آمادہ کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ شہید کے دوست کے لئے روزہ رکھنا سخت ہے اس کا حل کیا ہے ؟

ج اگر شہید نے دوست سے وصیّت کی تھی تو شہید کے ورثاء سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب اگر دوست پر نیابتاً روزہ رکھنا باعث مشقّت ہے تو وصیت پر عمل ساقط ہے۔

س ۸۴۸ : میں کثیر الشک بلکہ کثیر الوسواس ہوں۔ فرعی مسائل میں تو بہت زیادہ شکّی ہوں۔ فی الحال مجھے شک ہے کہ رمضان میں جو روزے رکھے تھے کہیں ایسا تو نہیں کہ جو گرد و غبار منہ میں گیا تھا اس کو نگل گیا۔ یا جو پانی منہ میں لیا تھا اس کو قاعدے سے تھوکا ہے یا نہیں۔ کیا اس شک کے بعد روزہ صحیح ہے ؟

www.kitabmart.in

ج سوال کی روشنی میں روزہ صحیح ہے اور اس طرح کے شک کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

س ۸۴۹: کیا حدیث کساء معتبر ہے جس کی روایت حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے ہے اور روزوں میں اس کی نسبت شہزادیؑ کی طرف دی جا سکتی ہے؟

ج اگر شہزادیؑ کی طرف نسبت "حکایت"، "نقل قول" یا کتاب کے حوالے سے ہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س ۸۵۰: میں نے بعض علماء اور غیر علماء سے یہ سنا ہے کہ اگر کسی نے مستحبی روزے میں کسی کو دعوت دی تو اس کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے کھا پی لینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا اور ثواب بھی باقی رہتا ہے۔

ج دعوت مومن کو مستحب روزے میں قبول کرنا رجحان شرعی رکھتا ہے اور اس کی دعوت پر کھا پی لینے سے روزہ باطل ہوجاتا ہے لیکن ثواب روزہ سے محروم نہیں رہے گا۔

س ۸۵۱: ماہ مبارک کی پہلی سے تیسویں تک کے لئے مخصوص دعائیں وارد ہوئی ہیں ان کے پڑھنے کا کیا حکم ہے اگر ان کی صحت میں شک ہو۔؟

ج اگر رجاء مطلوبیت کی نیت سے پڑھی جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س ۸۵۲: ایک شخص روزہ کے ارادے سے سوگیا لیکن سحر کے وقت بیدار نہ ہوسکا، جبکہ سحر نہ کھانے کے سبب روزہ کی طاقت نہ رہی تو روزہ نہ رکھنے کا عذاب خود اس پر ہے یا اس شخص پر ہے جس نے اس کو بیدار نہیں کیا۔ اور کیا سحر کھائے بغیر روزہ رکھنا صحیح ہے؟

www.kitabmart.in

ج ناتوانی کی وجہ سے روزے میں افطار کرنا اگرچہ سحر نہ کھانے کی وجہ سے ہو گناہ اور معصیت نہیں ہے۔ بہر حال نہ جگانے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے اور سحر کھائے بغیر روزہ رکھنا صحیح ہے۔

س ع۸۵۳ : اگر کوئی شخص مسجد الحرام میں اعتکاف کر رہا ہو تو تیسرے دن کے روزے کا کیا حکم ہے۔؟

ج اگر اعتکاف کرنے والا مسافر ہے اور مکّہ مکرّمہ میں دس روز اقامت کا ارادہ رکھتا ہے۔ یا سفر میں روزہ رکھنے کی نذر کی ہے تو دو روز روزہ رکھنے کے بعد اعتکاف کو پورا کرنے کے لئے تیسرے دن کا روزہ واجب ہے۔ اور اگر دس روز اقامت کی نیت نہیں کی، نہ ہی سفر میں روزہ رکھنے کی نذر کی تو اس کا سفر میں روزہ رکھنا درست نہیں ہے اور صحیح اعتکاف درست روزے کے بغیر صحیح نہیں ہے۔

احکامِ رویتِ ہلال

س ع۸۵۴ : آپ پر روشن ہے کہ ابتداد ماہ اور آخر ماہ میں چاند کی حسب ذیل حالتیں ہوتی ہیں :

۱۔ غروب آفتاب سے پہلے (چاند) ہلال غائب ہو جاتا ہے۔

۲ ۔ چاند اور سورج دونوں کا غروب ایک ساتھ ہو۔

۳۔ پہلے غروب آفتاب ہو جائے اس کے بعد چاند (ہلال) غائب ہو۔

www.kitabmart.in

مہربانی کرکے ان چند امور کی وضاحت فرمائیں :

الف ۔ مذکورہ تین حالتوں میں سے کون سی حالت وہ ہے جس کو فقہی نظر سے اول ماہ مانا جاتا ہے ؟

ب ۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ آج کے الیکٹرانک دور میں مذکورہ تمام شکلوں کو دنیا کے آخری نقطے میں دقیق الیکٹرانک نظام کے حساب سے دیکھا جائے گا تو کیا انہی معیار پر ممکن ہے کہ اول ماہ کو پہلے سے طے کرلیا جائے یا آنکھ سے ہلال کا دیکھنا ضروری ہے ؟

ج اوّل ماہ کا معیار اس چاند پر ہے جو غروب آفتاب کے بعد دیکھا جاتا ہے اور جس کو غروب (ہلال) سے پہلے متعارف طور پر دیکھا جاسکتا ہو۔

س ۸۵۵ : اگر شوال کا چاند ملک کے کسی شہر میں دکھائی نہیں دیا لیکن ریڈیو اور ٹی وی سے اول ماہ کا اعلان کیا گیا تو کیا یہ اعلان کافی ہے یا تحقیق ضروری ہے ؟

ج اگر رویت ہلال کا یقین ہوجائے یا اعلانِ رویت ولی فقیہ کی طرف سے ہو تو پھر تحقیق کی ضرورت نہیں ہے ۔

س ۸۵۶ : اگر پہلی شوال یا پہلی رمضان کا تعین بادل یا دیگر اسباب سے ممکن نہ ہو اور رمضان و شعبان کے تیس دن تمام نہ ہوئے ہوں تو کیا ایسی صورت میں جبکہ ہم لوگ جاپان میں ہوں، جنتری یا ایران کے افق پر عمل کر سکتے ہیں؟

ج اگر اول ماہ نہ چاند دیکھ کر — اگرچہ قریبی شہر کے افق میں جبکہ دونوں شہروں کا افق ایک ہو ، — ، نہ دو شاہد عادل کی گواہی سے اور نہ حکم حاکم سے ثابت ہو تو ایسی صورت میں احتیاط واجب ہے کہ چاند ہونے کا یقین حاصل کیا جائے ۔ اور چونکہ ایران جاپان کے مغرب میں واقع ہے اس لئے جاپان میں

www.kitabmart.in

رہنے والوں کے لئے ایران میں چاند کا ثابت ہو جانا کوئی فائدہ نہیں رکھتا۔

س ۸۵۷ : رؤیتِ ہلال کے لئے اتحادِ افق معتبر ہے یا نہیں ؟

ج کسی شہر میں چاند کا دیکھنا اس کے ہم افق اور نزدیک سے نزدیک افق والے شہروں کے لئے کافی ہے اسی طرح مشرق میں واقع شہروں کی رویت مغرب میں واقع شہروں کے لئے کافی ہے۔

س ۸۵۸ : اتحاد افق سے کیا مراد ہے؟

ج اس سے وہ شہر مراد ہیں جو ایک طول البلد پر واقع ہوں اور اگر چند شہر طول البلد کے اعتبار سے متحد ہوں تو ان کو متحد الافق سے تعبیر کیا جاتا ہے یہاں طول البلد علم ہیئت کی اصطلاح کے اعتبار سے ہے۔

س ۸۵۹ : اگر ۲۹ کے اعتبار سے عید کا اعلان خراسان اور تہران میں کر دیا جائے تو کیا بو شہر کے رہنے والے بھی افطار کر سکتے ہیں جبکہ بو شہر اور تہران کے افق میں فرق ہے ؟

ج اگر دونوں شہروں کے درمیان اختلاف افق اس حیثیت سے ہو کہ اگر ایک شہر میں چاند دیکھا جائے تو دوسرے شہر میں دکھائی نہ دے تو ایسی صورت میں مغربی شہروں کی رویت مشرقی شہروں میں رہنے والوں کے لئے کافی نہیں ہے چونکہ مشرقی شہروں میں سورج مغربی شہروں سے پہلے غروب ہوتا ہے۔ لیکن اس کے برخلاف اگر مشرقی شہروں میں چاند دکھائی دے تو رویت ثابت و محقق مانی جائے گی۔

س ۸۶۰ : اگر ایک شہر کے علماء کے درمیان ثبوت ہلال میں اختلاف ہو گیا ہو یعنی بعض کے

www.kitabmart.in

نزدیک ثابت ہو اور بعض کے نزدیک ثابت نہ ہو اگر مکلف کی نظر میں دونوں گروہ علماء عادل اور قابل اعتماد ہوں تو اس کا فریضہ کیا ہے ؟

ج اگر اختلاف شہادتوں کی وجہ سے ہے یعنی بعض کے نزدیک چاند ثابت ہو اور بعض کے نزدیک چاند کا نہ ہونا ثابت ہو، ایسی صورت میں چونکہ دونوں شہادتیں ایک دوسرے سے متعارض ہیں لہٰذا قابل عمل نہیں ہوں گی۔ اس لئے مکلف پر واجب ہے کہ اصول کے مطابق عمل کرے۔ لیکن اگر اختلاف خود رویت ہلال میں ہو یعنی بعض کہیں کہ چاند دیکھا ہے اور بعض کہیں کہ چاند نہیں دیکھا ہے۔ تو اگر رویت کے مدعی دو عادل ہوں تو مکلف کے لئے دلیل اور حجّت شرعی ہے۔ اور اس پر واجب ہے کہ ان کی پیروی کرے اسی طرح اگر حاکم نے ثبوت ہلال کا حکم دیا ہو تو اس کا حکم بھی تمام مکلفین کے لئے شرعی حجّت ہے اور ان پر واجب ہے کہ اس کا اتباع کریں۔

س ۸۶۱ : اگر ایک شخص نے چاند دیکھا اور اس کو علم ہو کہ اس شہر کا حاکم شرعی بعض وجوہ کی بنا پر رؤیت یا اس کی خبر نہیں پائے گا تو کیا اس شخص پر لازم ہے کہ حاکم کو رؤیت کی خبر دے ؟

ج خبر دینا واجب نہیں ہے بشرطیکہ نہ بتانے پر کوئی خلل یا مفسدہ مرتب ہو۔

س ۸۶۲ : اغلب فقہاء افاضل کی توضیح المسائل میں اول ماہ شوال کے اثبات کے لئے پانچ طریقے بتائے گئے ہیں مگر حاکم شرع کے نزدیک ثابت ہونے کا اس میں ذکر نہیں ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر اکثر مومنین مراجع عظام کے نزدیک ماہ شوال کا چاند

www.kitabmart.in

ثابت ہونے پر کیونکر افطار کرتے ہیں۔ اور اس شخص کی تکلیف کیا ہے جس کو اس طریقے کے ثبوت چاند پر اطمینان نہ ہو ؟

ج جب تک حاکم ثبوتِ ہلال کا حکم نہ دے اتّباع واجب نہیں ہے پس تنہا اس کے نزدیک چاند کا ثابت ہونا دوسروں کے اتّباع کے لئے کافی نہیں ہے، لیکن عدم حکم میں بھی اگر ثبوت ہلال پر اطمینان حاصل ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س ۸۶۳ : اگر ولی امر مسلمین یہ حکم فرمائیں کہ کل عید ہے۔ ریڈیو اور ٹی وی بھی اعلان کریں کہ فلاں فلاں شہر میں چاند دیکھا گیا ہے کیا عید تمام شہروں کے لئے ثابت ہے یا صرف ان شہروں کے لئے جو افق میں متّحد ہیں ؟

ج اگر حکمِ حاکم تمام شہروں کے لئے ہے تو اس کا حکم اس ملک کے تمام شہروں کے لئے معتبر ہے۔

س ۸۶۴ : کیا چاند کا باریک ہونا یا چھوٹا ہونا یا اوّل ماہ کی علامات کا موجود ہونا اس بات کی نشانی ہے کہ گذشتہ شب چاند رات نہیں بلکہ ماہ گذشتہ کی تیسویں رات تھی۔ اگر کسی شخص پر عید ثابت ہو گئی ہو مگر پھر ان طریقوں یعنی علامات وغیرہ سے اسے یہ یقین ہو جائے کہ کل عید نہیں تھی تو کیا اس پر تیسویں رمضان کے روزہ کی قضا واجب ہے ؟

ج چاند کا چھوٹا ہونا، جلد غروب کرنا، بڑا ہونا، بلند ہونا یا وسیع یا باریک ہونا گذشتہ شب یا دوسری رات کے چاند ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ لیکن اگر مکلف کو ان قرائن سے علم و یقین حاصل ہو جائے تو اس وقت اپنے علم کی روشنی

www.kitabmart.in

میں عمل کرنا واجب ہے۔

س ۸٦۵ : کیا چودھویں کے چاند کو اول ماہ کی تعیین میں قرینہ قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ چودھویں کی شب میں چاند کامل ہو جاتا ہے اور اس طرح یوم شک کی تعیین ہو جائے گی کہ وہ تیسویں رمضان ہے تاکہ جس نے اس دن روزہ نہیں رکھا ہے اس پر حجت شرعی ہو کہ اس کو قضا کرنا واجب ہے اور جس نے اس دن رمضان سمجھ کر روزہ رکھا ہے وہ بری الذمہ ہے ؟

ج امر مذکور میں سے کسی کے لئے حجت شرعی نہیں ہے لیکن اگر مکلف کے لئے مفید علم ہو تو ایسی صورت میں اپنے علم کے مطابق عمل کر سکتا ہے۔

س ۸٦٦ : کیا چاند کا دیکھنا واجب کفائی ہے یا احتیاط واجب ہے ؟

ج چاند کا دیکھنا بذات خود واجب شرعی نہیں ہے۔

س ۸٦٧ : اول و آخر ماہ رمضان کا چاند دیکھنے سے طے ہوگا یا جنتری سے جبکہ شعبان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو ؟

ج چاند ان طریقوں سے ثابت ہوتا ہے :
خود دیکھے ، دو عادل گواہی دیں ، اتنی شہرت ہو جس سے علم حاصل ہو جائے ، تیس دن گذر جائیں یا حکم حاکم ہو۔

س ۸٦۸ : اگر کسی بھی حکومت کے اعلان رویئت کو تسلیم کرنا جائز ہے اور وہ اعلان دوسرے شہروں کے ثبوت ہلال کے لئے علمی معیار ہے تو کیا اس حکومت کا اسلامی ہونا شرط اور ضروری ہے یا حکومت ظالم و فاجر کا اعلان بھی ثبوت ہلال کے لئے کافی ہوگا ؟

www.kitabmart.in

ج) اس میں اصل اور قاعدۂ کلی یہ ہے کہ مکلّف جس علاقے میں رہتا ہو اس میں ثبوت ہلال کا اطمینان پیدا ہو جائے تو اول ماہ ثابت ہو جائے گا۔

www.kitabmart.in

احکامِ خمس

ہبہ، تحفہ، بینکوں کے انعامات اور مہر و میراث

س ۸۶۹ : بخشش (ہبہ) تحائف (عیدی وغیرہ) پر خمس ہے یا نہیں ؟

ج بخشش اور تحفوں پر خمس نہیں ہے، اگرچہ ان میں سے بھی جو کچھ سالانہ مصارف سے زیادہ ہو اس کا خمس نکالنا احوط ہے۔

س ۸۷۰ : آیا بینکوں اور قرض الحسنہ کے اداروں سے اس کے حصہ داروں کو ملنے والے انعامات پر بھی خمس ہے یا نہیں ؟ اسی طرح وہ نقدی تحائف جو انسان اپنے شناسا افراد یا عزیزوں سے پاتا ہے، اس پر بھی خمس ہے یا نہیں ؟

ج انعامات اور تحائف اگر قیمتاً بہت زیادہ نہیں ہیں تو خمس نہیں ہے لیکن اگر وہ بہت زیادہ ہوں تو ان میں خمس کا واجب ہونا بعید نہیں ہے۔

س ۸۷۱ : شہید کے اہل و عیال کے خرچ کے لئے جو رقم "بنیاد شہید" عطا کرتا ہے اگر وہ ان کے مصارف سالانہ سے زائد ہو تو اس میں خمس ہے یا نہیں ؟

ج شہدائِ عزیز کے پسماندگان کو "بنیاد شہید" سے جو کچھ ملتا ہے اس میں خمس نہیں ہے۔

www.kitabmart.in

س ۸۷۲ : وہ نان و نفقہ جو باپ یا بھائی یا قریبی رشتہ دار کی جانب سے کسی کو دیا جاتا ہے وہ ہدیہ محسوب ہوگا یا نہیں ؟ اور جب نفقہ دینے والا اپنے اموال کا خمس نہ دیتا ہو تو کیا نفقہ لینے والے پر واجب ہے کہ وہ (پائے ہوئے نفقہ کا) خمس نکالے یا نہیں؟

ج ہبہ اور تحفہ کے عنوان کا تحقّق اِن کے دینے والوں کے ارادہ کے تابع ہے۔ اور جب تک نفقہ لینے والے کو یہ یقین حاصل نہ ہو کہ جو کچھ اسے خرچ کے لئے دیا گیا ہے اس پر خمس (واجب) ہے، تو اس کے لئے خمس نکالنا واجب نہیں ہے۔

س ۸۷۳ : میں نے اپنی بیٹی کو جہیز میں رہنے کے لئے ایک گھر دیا ہے تو اس پر خمس ہے یا نہیں ؟

ج آپ نے اپنی بیٹی کو جو مکان دیا ہے اگر وہ عرفاً اس کے مناسب حال ہے تو آپ کو اس کا خمس دینا واجب نہیں ہے۔

س ۸۷۴ : کیا سال پورا ہونے سے پہلے کسی شخص کا اپنی زوجہ کو ہدیہ کے طور پر کچھ دینا جائز ہے جبکہ اسے علم ہو کہ اس کی زوجہ اس مال کو مستقبل میں گھر خریدنے یا وقت ضرورت خرچ کے لئے رکھ دے گی۔

ج ہاں اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے۔ اور جو کچھ اس نے اپنی زوجہ کو دیا ہے اگر وہ عرفاً اس کے مناسب حال اور اس جیسی عورتوں کی حیثیت کے مطابق ہے اور یہ بخشش، خمس کی ادائیگی سے فرار کے لئے نہیں ہے تو اس پر خمس نہیں ہے۔

س ۸۷۵ : شوہر اور زوجہ صرف اس لئے کہ انھیں اپنے مال میں خمس نہ دینا پڑے خمس کی تاریخ آنے سے پہلے ہی اپنے اموال کا تخمینہ کر کے سالانہ بچت کو آپس میں بعنوان ہدیہ ایک دوسرے کو دے دیتے ہیں۔ مہربانی کر کے ان کے خمس کا حکم بیان فرمایئے؟

www.kitabmart.in

ج اس طرح کی بخشش سے ان دونوں سے واجبی خمس ساقط نہیں ہو سکتا، البتہ ہدیہ کی اس مقدار سے زیادہ پر خمس ساقط نہیں ہوگا جو ان کے شایان شان قرار پاتا ہو۔

س ۸۷۶ : ایک شخص نے حج کمیٹی کے کھاتے میں مستحب حج بجا لانے کے لئے اپنا پیسہ جمع کیا مگر خانۂ خدا جانے سے پہلے ہی اسے موت آگئی تو اس جمع شدہ رقم کا کیا حکم ہے؟ کیا اس رقم کو مرنے والے کی نیابت میں حج کروانے پر صرف کرنا واجب ہے؟ اور کیا اس رقم میں سے خمس نکالنا واجب ہے؟

ج حج کا سند نامہ، جو اس کو حج کمیٹی میں جمع کی گئی رقم کے عوض میں ملا ہے اس وقت اس کی قیمت کو مرنے والے کے ترکے میں محسوب کیا جائے گا۔ اور اگر مرنے والے پر حج واجب نہیں ہے تو اس کی نیابت میں حج کرانے پر صرف کرنا واجب نہیں ہے۔ اور اس کا خمس نکالنا بھی واجب نہیں ہے اگرچہ سفر حج کے لئے جمع کی ہوئی وہ رقم اس مال کی منفعت میں سے رہی ہو جو اس وقت باعتبار قیمت یا باعتبار اجرت غیر مخمّس تھی۔ چونکہ ایسی صورت میں حج کمیٹی کے ساتھ طے شدہ پیمان میں دی گئی رقم وہ مال ہوگا جسے میت نے اپنے سال کے خرچ میں صرف کیا تھا۔

س ۸۷۷ : باپ کا باغ بیٹے کو بعنوان ہبہ یا میراث ملا جبکہ اس وقت اس باغ کی قیمت بہت زیادہ نہ تھی۔ لیکن بیچتے وقت اس باغ کی قیمت سابقہ قیمت سے زیادہ ہے تو کیا اس صورت میں بڑھی ہوئی قیمت میں خمس ہے؟

ج میراث و ہبہ اور ان دونوں کی حاصل شدہ قیمت میں خمس واجب نہیں ہے

www.kitabmart.in

بھلے ہی ان کی قیمت بڑھ ہی کیوں نہ گئی ہو۔

س ۸۷۸ : بیمہ کمپنی میری مقروض ہے۔ اور یقینی ہے کہ آج ہی کل میں وہ میرا قرض ادا کرے تو اس (بیمہ) سے ملنے والی رقم میں خمس ہے یا نہیں ؟

ج بیمہ سے ملنے والی رقوم پر خمس نہیں ہے۔

س ۸۷۹ : کیا اس رقم پر بھی خمس ہے، جسے میں اپنی ماہانہ تنخواہ سے اس لئے بچا کر رکھتا ہوں کہ بعد میں اس سے شادی کے لوازمات مہیّا کر سکوں ؟

ج اگر رقم ہی کو بچا کر رکھا ہے تو آپ پر واجب ہے کہ سال پورا ہوتے ہی اس کا خمس ادا کریں خواہ اسے شادی کے ضروری اسباب خریدنے ہی کیلئے کیوں نہ رکھا ہو۔

س ۸۸۰ : کتاب تحریر الوسیلہ میں بیان کیا گیا ہے کہ عورت کو دیئے جانے والے مہر پر خمس نہیں ہے۔ مگر یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ مہر موٴجّل (بعد میں دی جانے والی رقم) پر یا معجّل (عقد کے وقت دی گئی مہر) پر۔ امیدوار ہوں کہ اس کی وضاحت فرمائیں گے؟

ج اس (خمس کے لاگو نہ ہونے) میں مہر معجّل اور موٴجّل اور نقد رقم یا سامان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

س ۸۸۱ : حکومت اپنے ملازموں کو عید کے دن عیدی کے نام سے کچھ دیتی ہے جس میں سے کبھی کبھی سال گذر جانے کے بعد کچھ بچ جاتا ہے۔ چنانچہ باوجودیکہ ملازمین کی عیدی پر خمس نہیں ہے پھر بھی ہم لوگ اس میں سے کچھ نکال دیا کرتے ہیں کیونکہ اسے کامل طور پر ہدیہ اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ ہم اس کے مقابلہ میں قیمت ادا کرتے ہیں

www.kitabmart.in

البتہ وہ قیمت بازار کے بھاؤ سے بہت کم ہوتی ہے، تو کیا اداشدہ رقم کا خمس دینا ہم پر واجب ہے یا اس چیز کی بازاری قیمت کا خمس دینا ہے یا یہ کہ چونکہ وہ عیدی کے نام سے ملتی ہے لہٰذا اس میں خمس ہے ہی نہیں؟

ج مذکورہ صورت میں آپ پر ضروری ہے کہ عین اجناس اگر باقی ہے تو اس میں سے خمس نکالیں یا اس کا خمس اُس وقت کی قیمت کے حساب سے نکالیں۔

س ۸۸۲: ایک شخص مر گیا اس نے اپنی حیات میں اپنے ذمہ جو خمس ہے اس کو لکھ رکھا تھا وہ اس کے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ مگر اس کی وفات کے بعد اس کی ایک بیٹی کے سوا تمام ورثا خمس کی ادائیگی میں مانع ہیں اور میت کے ترکہ کو اپنے و میت اور دیگر امور میں صرف کر رہے ہیں۔ لہٰذا درج ذیل مسائل میں آپ کی رائے کیا ہے، بیان فرمائیں؟

۱۔ میت کے منقولہ یا غیر منقولہ اموال کو داماد یا کسی دوسرے وارث کے خرچ کرنے کا کیا حکم ہے؟

۲۔ اس مرحوم کے گھر میں اس کے داماد یا ورثاء میں سے کسی دوسرے کے کھانا کھانے کا کیا حکم ہے؟

۳۔ مذکورہ افراد کی طرف سے گذشتہ دنوں میں جو تصرّفات ہوئے ہیں یا طعام وغیرہ تناول کیا گیا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

ج اگر مرنے والے نے وصیّت کی ہے کہ اس کے ترکہ سے بطورِ خمس رقم ادا کی جائے یا خود ورثاء کو یقین حاصل ہو جائے کہ مرنے والا ایک مقدارِ خمس کا مقروض ہے تو اس وقت تک ان کو ترکہ میں تصرّف کا حق نہیں جب تک کہ وصیّت کے مطابق

www.kitabmart.in

یا جس مقدار میں اس کے ذمہ خمس کا یقین ہے اس کے ترکہ سے ادا نہ کر دیا جائے اور ان (ورثا) کے تمام وہ تصرّفات جو اس کی وصیت کی تکمیل یا قرض کی ادائیگی سے پہلے ہوئے ہیں وہ غصب کے حکم میں ہوں گے۔ اور آن ورثاء کو مذکورہ تصرّفات کے تعلق سے ضامن مانا جائے گا۔ (یعنی ان کو بہرحال اسے ادا کرنا ہوگا)

قرض، تنخواہ، ضمانت، بیمہ اور پنشن

س ۸۸۳ : میرے پاس اپنے سالانہ کاروبار کی اس منفعت میں سے کچھ موجود ہے جس میں خمس نکالنا واجب ہے اور میں فی الحال کسی حد تک مالی مقروض بھی ہوں۔ سؤال یہ ہے کہ کیا مجھ کو یہ حق ہے کہ میں اپنی مجموعی سالانہ منفعت سے اس قرض کی رقم کو علیحدہ کر لوں۔ واضح رہے کہ قرض کا سبب نجی موٹر کار خریدنا ہے؟

ج وہ قرض جو گاڑی خریدنے کے سلسلہ میں لیا ہے اسے سالانہ کاروبار کی منفعت سے ادا نہیں کیا جا سکتا ہے۔

س ۸۸۴ : وہ ملازمین جن کو کبھی کبھی سالانہ اخراجات سے کچھ زیادہ مل جاتا ہے۔ کیا ان کے اس اضافے میں خمس ہے جبکہ وہ لوگ مقروض بھی ہیں (یکمشت یا بالاقساط ادائیگی کی شرط پر)

ج اگر وہ قرض سالانہ اخراجات کے ضمن میں اسی سال لیا گیا ہے یا سال کی بعض ضروری اشیاء کی خریداری کے لئے قرض لیا گیا ہے تو بچے ہوئے نفع سے نکالا جائے گا۔ ورنہ سالانہ اضافہ میں بہرحال خمس واجب ہے۔

www.kitabmart.in

س ۸۸۵: کیا حج تمتع کی غرض سے حاصل کئے ہوئے قرض کے لئے واجب ہے کہ وہ مخمس و پاک ہو اور خمس نکالنے کے بعد جو رقم بچ جائے اسے حج پر خرچ کیا جائیگا؟

ج جو مال بعنوان قرض لیا گیا ہو اس پر خمس واجب نہیں ہے۔

س ۸۸۶: میں نے گذشتہ پانچ سال کے دوران ایک ہاؤسنگ کمپنی کو اس امید پر کچھ رقم دی ہے کہ وہ تھوڑی سی زمین خرید کر میرے رہنے کے لئے مکان مہیا کر دے لیکن ابھی تک مجھے زمین دیئے جانے کا حکم صادر نہیں ہوا ہے۔ لہٰذا اب میرا ارادہ یہ ہے کہ میں اپنی دی ہوئی رقم اس ادارہ سے واپس لے لوں۔ واضح رہے کہ کل رقم کا ایک حصہ تو میں نے قرض لے کر دیا ہے اور ایک حصہ گھر کے فرش کو بیچکر دیا تھا اور باقی میں نے اپنی بیوی کی تنخواہ سے جمع کیا تھا جو پیشہ کے لحاظ سے معلّمہ ہے۔ آپ اس تفصیل کی روشنی میں ذیل کے دو سؤالوں کا جواب مرحمت فرمایئے:

۱۔ اگر میں اپنی رقم واپس لے سکا اور اس سے مکان یا زمین خرید لی تو کیا اس میں خمس ہے؟

۲۔ اس رقم میں جو خمس واجب ہے اس کی مقدار کیا ہو گی؟

ج جو مال آپ نے اپنی زوجہ سے لیا ہے اس میں خمس نکالنا آپ پر واجب نہیں ہے۔ اسی طرح قرض کی رقم میں بھی خمس نہیں ہے۔ لیکن گھر کا جو فرش آپ نے بیچا ہے اگر وہ کاروباری نفع اور سال کے خرچ سے خریدا ہے تو اس کی قیمت میں علی الاحوط خمس ہے۔ مگر یہ کہ آپ مکان خریدنے میں کامل طور پر اس رقم کے محتاج ہوں اس طرح کہ اگر اس رقم کا خمس ادا کر دیا تو بقیہ رقم سے آپ وہ مکان نہیں خرید سکیں گے جس کی آپ کو احتیاج ہے تو پھر آپ پر اس کا خمس نکالنا واجب

www.kitabmart.in

نہیں ہے۔

س ۸۸۷ : چند سال قبل میں نے بینک سے قرض لیا اور اس کو اپنے کرنٹ اکاؤنٹ میں ایک سال کے لئے رکھدیا اور اس قرض کی رقم کو کام بہ نہ لگا سکا، البتہ ہر مہینہ اس کی قسط ادا کرتا رہا ہوں تو کیا اس قرض میں خمس نکالنا ہوگا ؟

ج بنا بر فرض سوال قرض لئے ہوئے مال کی اسی مقدار میں سے خمس نکالنا ہوگا جتنی کاروبار کی منفعت سے اس کی ادائیگی کی قسطیں جمع کی گئی ہیں۔

س ۸۸۸ : میں نے اپنے سال کی ابتداء میں، یعنی ماہ تیر کی تنخواہ لیتے ہی حساب کیا تو باقی ماندہ رقم اور گھر کی بچی ہوئی چیزوں کا کل خمس ۸۱۰ تومان ہوا۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ میں مکان کے سلسلہ میں مقروض ہوں اور یہ قرض بارہ سال تک رہنے والا ہے امید رکھتا ہوں کہ خمس کے سلسلہ میں میری راہنمائی فرمائیں گے ؟

ج اگرچہ تعمیرات مسکن جیسی قرض کی قسطوں کا اسی سال کاروباری منفعت سے ادا کرنا جائز ہے لیکن اگر ادا نہ کیا جائے تو اسے اسی سال کی منفعت سے جدا نہیں کیا جاسکتا بلکہ آخرِ سال منفعت سے جو بھی بچا ہو اس میں خمس نکالنا واجب ہے۔

س ۸۸۹ : طالب علم نے جن کتابوں کو والد کی کمائی یا اس قرض سے جو طلّاب کو کالج سے دیا جاتا ہے خریدا ہو اور خود اس کے پاس کوئی ذریعہ آمدنی نہو تو کیا ان میں خمس واجب ہے ؟ اور اگر یہ معلوم ہو کہ باپ نے کتاب کی خریداری میں جو مال دیا ہے اس نے اس کا خمس ادا نہیں کیا تو کیا اس میں خمس دینا واجب ہوگا ؟

ج قرض کی رقم سے خریدی ہوئی کتابوں میں خمس نہیں ہے۔ اسی طرح اس مال میں بھی خمس نہیں ہے کہ جس کو باپ نے اسے دیا ہے۔ مگر یہ کہ اس بات کا یقین

www.kitabmart.in

پیدا ہو جائے کہ یہ خاص وہی مال ہے جس میں خمس واجب تھا تو اس صورت میں اسی کا خمس دینا واجب ہے۔

س ۸۹۰ : جب کوئی شخص کچھ مال قرض کے طور پر لے اور اپنے حساب سال سے پہلے اسے ادا نہ کر سکے تو اس قرض کا خمس لینے والے پر ہے یا دینے والے پر ؟

ج قرض کی رقم میں قرض لینے والے پر مطلقاً خمس نہیں ہے لیکن اگر قرض دینے والے نے اپنے سالانہ کاروباری منفعت کا خمس نکالنے سے پہلے یہ قرض دیا ہے تو اگر وہ سال کے تمام ہوتے تک قرضدار سے قرض کی واپسی پر قادر ہو تو تاریخ خمس آتے ہی اس پر واجب ہے کہ اس کا بھی خمس نکالے۔ اور اگر سال کے آخر تک واپس لینے کی قدرت نہیں ہے تو ابھی اس کا خمس نکالنا اس پر واجب نہ ہوگا بلکہ اس کی وصولی کا منتظر رہے گا اور جب اس کا دیا ہوا قرض واپس مل جائے تو اس وقت اس پر اس کا خمس نکالنا واجب ہے۔

س ۸۹۱ : ریٹائر (وظیفہ یاب) افراد جن کو پنشن مل رہی ہے، کیا ان پر بھی واجب ہے کہ سال بھر کے وظیفہ کی رقم کا خمس نکالیں ؟

ج اگر یہ لوگ پنشن کے طور پر جو رقم پا رہے ہیں وہ ان کی ملازمت کے زمانے کی تنخواہ سے کاٹی گئی ہے تو پھر جس سال انھیں وہ رقم پنشن کے طور پر دی جائے اگر وہ اس سال کے خرچ سے زائد ہو تو اس میں خمس واجب ہے۔

س ۸۹۲ : ایسے تمام وہ قیدی جن کی مدت اسیری میں ان کے والدین کو جمہوری اسلامی کی طرف سے ماہانہ وظیفہ دیا جا رہا تھا، جسے انہوں نے اس خیال سے بینک میں جمع کر دیا کہ جب وہ لوگ آزاد ہو جائیں گے تو اسے خرچ کریں گے، تو اس رقم پر

www.kitabmart.in

خمس ہے یا نہیں ؟

ج) مالِ مذکور میں کوئی خمس نہیں ہے ۔

س ۸۹۳ : میں کچھ مال کا مقروض ہوں ۔ اب جبکہ سال کا آخری دن آیا ہے اور سالانہ بچت بھی میرے پاس اتنی ہے کہ قرض واپس کرنے پر قدرت رکھتا ہوں ۔ لیکن قرض دینے والے نے قرض کا مطالبہ نہیں کیا ہے تو کیا میں قرض کی رقم کو سالانہ منفعت سے جدا کر سکتا ہوں ؟

ج) قرضہ چاہے قرض لینے کی وجہ سے ہو یا زندگی کے سازو سامان قرض پر لئے جانے کی وجہ سے ہو اگر یہ سالانہ مخارج زندگی کو پورا کرنے کے لئے ہے تو اس کو سالانہ منفعت سے جدا کیا جا سکتا ہے اور اس کے برابر سالانہ منفعت میں خمس نہیں ہے ۔ لیکن اگر یہ قرض زندگی کے سالانہ مخارج پورا کرنے کے لئے نہیں یا گزرے ہوئے برسوں کا قرض ہے تو اگرچہ سالانہ بچت سے اس کا ادا کرنا جائز ہے لیکن اگر اس کو سال کے تمام ہونے سے پہلے ادا نہیں کیا گیا تو سالانہ منفعت سے اس کو جدا نہیں کیا جا سکتا ۔

س ۸۹۴ : جس کے سالانہ حساب میں کچھ مال بچ گیا ہے تو کیا اس پر خمس واجب ہے جبکہ اس کے سال حساب کے وقت ہی وہ مقروض ہے ۔ لیکن اسے معلوم ہے کہ قرض ادا کرنے کے لئے اس کے پاس چند سال کی مہلت ہے ؟

ج) قرض چاہے ابھی دینا ہو یا بعد میں سالانہ منفعت سے نہیں نکالا جا سکتا ہے سوائے اس قرض کے جس کو اسی منفعت کے سال میں زندگی کے اخراجات کے لئے لیا گیا ہے اس قرض کو منفعت سے جدا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

www.kitabmart.in

اور اس قرض کے برابر منفعتِ سال میں خمس نہیں ہے۔

س ۸۹۵: بیمہ کمپنیاں جسمانی یا مالی نقصان کے بدلے میں جو مال اپنی قرار داد کے ساتھ دیتی ہیں کیا اس پر خمس ہے؟

ج بیمہ کمپنیاں جو مال الضّمانت بیمہ شدہ اشیاء کے مقابل میں دیتی ہیں اس پر خمس نہیں ہے۔

س ۸۹۶: گذشتہ سال میں نے ایک رقم قرض لے کر اس سے ایک زمین اس امید پر خرید لی کہ اس کی قیمت بڑھے گی تاکہ بعد میں اس زمین اور اپنے موجودہ گھر کو بیچ کر آئندہ کیلئے رہائشی مشکل کو حل کر سکوں۔ اور اب جبکہ میرے خمس کا سال آپہونچا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ آیا میں گذشتہ سال کے کاروباری منافع میں سے کہ جس پر خمس واجب ہوچکا ہے اپنا قرض ادا کر سکتا ہوں یا نہیں؟

ج اس فرض کی بناء پر کہ قرض کا مال زمین کی خریداری میں اس کو آئندہ بیچنے کی امید پر خرچ ہوا ہے اس لئے جس سال قرض لیا گیا ہے اس سال کے منافع میں سے اٹھایا نہیں جاسکتا بلکہ واجب ہے کہ سالانہ اخراجات کے بعد جو کچھ بھی کاروباری منافع میں سے بچ گیا ہو اس سب کا خمس ادا کیا جائے۔

س ۸۹۷: میں نے بینک سے ایک رقم قرض پر لی تھی اور میرے خمسی سال کے بعد اس کے ادا کرنے کا وقت آئے گا اور مجھے ڈر ہے کہ اگر اس سال میں نے اس قرض کو ادا نہ کیا تو آئندہ سال اس کے ادا کرنے پر قادر نہیں رہوں گا اب جب میرا خمسی سال آئیگا تو اس مشکل کے پیشِ نظر میرے خمس کا کیا حکم ہے؟

ج اگر سال ختم ہونے سے پہلے منافع سال قرض کی ادائیگی پر خرچ کئے گئے

www.kitabmart.in

اور وہ قرض بھی اصل سرمایہ کو زیادہ ہونے کے لئے نہ لیا گیا ہو تو اس پر خمس نہیں ہے، لیکن اگر قرض اصل سرمایہ کی زیادتی کے لئے ہو یا سال کے منافع اس سال کے ختم ہونے کے بعد قرض کی ادائیگی کے لئے ذخیرہ کئے گئے ہوں تو آپ پر واجب ہے کہ اس کا خمس ادا کریں۔

گھر، وسائل نقلیہ (کار، گاڑی وغیرہ) اور زمین کی بیع وفروخت

س ۸۹۸: آیا غیر مخمّس مال سے بنوائے ہوئے گھر میں خمس ہے؟ اگر خمس واجب ہے تو موجودہ قیمت کو سامنے رکھ کر خمس نکالا جائے گا یا جس سال بنا ہے اس سال کی قیمت کے مطابق؟

ج: اگر وہ اس کے رہنے کا گھر نہیں ہے اور اس نے اس گھر کی تعمیر غیر مخمّس مال سے کی ہو، اس طریقہ سے کہ مال کو اس گھر کے مصالح کی خریداری اور مزدوروں کی اجرت وغیرہ میں خرچ کیا ہے تو اس کو حال حاضر کی عادلانہ قیمت میں سے خمس نکالنا ہوگا لیکن اگر اس نے قرض، ادھار لے کر بنایا اور بعد میں اس قرض کو غیر مخمّس مال سے چکایا ہے تو صرف اسی مال میں خمس نکالنا ضروری ہے جو اس نے قرض چکانے میں صرف کیا ہے۔

س ۸۹۹: میں نے اپنا مکان اس بنیاد پر بیچا کہ دوسرا خریدوں گا بعد میں معلوم ہوا کہ اس کی قیمت میں خمس ہوگا۔ اب اگر خمس نکالتا ہوں تو دوسرا مکان خریدنے پر قادر نہ ہوں گا واضح رہے کہ اس کو بیچنے سے قبل میں اس کے فرش کے لئے کچھ رقم

www.kitabmart.in

کا محتاج تھا تو اس صورت میں میرے لئے کیا حکم ہے ؟

ج : بیچے ہوئے گھر کی قیمت اگر اسی سال دوسرے گھر۔ جس کی ضرورت ہو ۔ کی خریداری میں یا زندگی کے دوسرے اخراجات پر صرف کی جائے تو اس میں خمس نہیں ہے۔

س ۹۰۰ : میں نے اپنا اپارٹمنٹ گھر بیچ دیا۔ اور یہ بیع خمس کا سال آتے ہی واقع ہوا اور میں اپنے کو حقوق شرعیہ کی ادائیگی کا سزاوار سمجھتا ہوں لیکن اس سلسلہ میں اپنے خاص حالات کی وجہ سے مشکل سے روبرو ہوں۔ گذارش ہے کہ اس مسئلہ میں میری راہنمائی فرمائیں ؟

ج : جس گھر کو آپ نے بیچا ہے، اگر وہ ایسے مال سے خریدا گیا تھا جس میں خمس نہیں تھا تو اب بیچنے کے بعد بھی اس کی قیمت میں خمس نہیں ہے۔ اسی طرح اگر گھر کی قیمت اسی سال کے اخراجات زندگی میں خرچ ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر ایسے گھر کا خریدنا جس کی ضرورت تھی یا زندگی کی ضروریات کا خریدنا تو اس میں بھی خمس نہیں ہے۔

س ۹۰۱ : میرے پاس ایک شہر میں نصف تعمیر شدہ مکان ہے اور مجھے رہنے کے لئے حکومت کی طرف سے ملے ہوئے گھر کی وجہ سے اس کی ضرورت نہیں ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو بیچ کر اس سے ایک گاڑی اپنی ضرورت کے لئے خرید لوں تو کیا اس کی قیمت میں خمس نکالنا ہوگا ؟

ج : اگر مذکورہ گھر سالانہ کاروباری منفعت سے اثنائے سال کی ضروریات کیلئے رہنے کے خیال سے بنوایا ہے تو اس گھر کی قیمت میں خمس نہیں ہے جبکہ اسی سال زندگی

www.kitabmart.in

کی ضروریات میں خرچ کیا جائے اور اگر ایسا نہ ہوا تو احتیاطاً اس میں خمس ہے۔

س ۹۰۲ : میں نے اپنے گھر کے لئے چند دروازے خریدے لیکن دو سال کے بعد ناپسند ہونے کی بنا پر انہیں بیچ دیا اور اس کی قیمت کو المونیم کمپنی میں اپنے لئے دروازے بنانے کے لئے رکھ دیا جو اسی بیچے ہوئے دروازے کی قیمت کے برابر ہے تو کیا ایسے مال میں خمس نکالنا ہوگا ؟

ج اگر دروازوں کی قیمتِ فروخت اسی سال دوسرے دروازے خریدنے میں صرف ہوتی ہے تو اس میں خمس نہیں ہے۔

س ۹۰۳ : میں نے ایک لاکھ تومان ایک کمپنی کو مکان کی زمین کے لئے دیا ہے اور اب اس رقم پر سال تمام ہوچکا ہے، صورت حال یہ ہے کہ ایک حصّہ اس رقم کا میرا اپنا ہے اور ایک حصہ میں نے قرض لیا تھا جس میں سے کچھ ادا کر چکا ہوں تو کیا اس میں خمس ہے اور اگر ہے تو کتنا ؟

ج اگر ضرورت کے مطابق گھر بنوانے کے لئے لی ہوئی زمین اس بات پر موقوف ہے کہ بیعانہ کے طور پر کچھ قیمت پہلے سے جمع کرنی ہے تو دی ہوئی قیمت پر خمس دینا ضروری نہیں ہے چاہے آپ نے اس کو اپنی سالانہ منفعت سے ہی ادا کیا ہو۔

س ۹۰۴ : اگر کسی نے اپنا گھر بیچا اور اس کی قیمت کے منافع سے فائدہ اٹھانے کے لئے اس کو بینک میں جمع کر دیا پھر اس کے حساب کا سال آگیا تو اس کا کیا حکم ہے ؟ اور اگر اس مال کو اس نے گھر خریدنے کے لئے رکھا ہو تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج اگر گھر اثناء سال سالانہ تجارت کی منفعت سے بنوایا یا خرید اگیا ہے — اس خیال سے کہ اس میں رہائش اختیار کرے اور اس کی ضرورت تھی — تو اس

www.kitabmart.in

صورت میں گھر کی قیمت اگر اسی سال میں صرف کی گئی ہے تب اس میں خمس نہیں ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو احوط یہ ہے کہ اس کا خمس نکالا جائے ۔

س ۹۰۵: ۱۔ وہ رقم جو انسان گھر کرایہ پر لینے کے لئے رہن کے طور پر دیتا ہے آیا اس میں خمس ہے، یا نہیں ؟

۲۔ آیا ایسے مال پر جسے تھوڑا تھوڑا کر کے گھر یا گاڑی خریدنے کے لئے جمع کیا گیا ہو، خمس ہے ؟

ج ضروریات زندگی خریدنے کے لئے جمع کردہ مال پر اگر کاروبار کے منافع میں سے ہو اور اس پر ایک سال گذر چکا ہے تو اس میں خمس ہے لیکن وہ مال جو مالک مکان کو قرض کے طور پر دیا گیا ہے اس میں اس وقت تک خمس نہیں ہے جب تک کہ قرض لینے والا واپس نہ کر دے ۔

س ۹۰۶: ایک شخص کے پاس اپنی گاڑی ہے جس کو اس نے درمیان سال منفعت سے خریدا ہے اور چند سال کے بعد اس نے اس کو خمس کے حساب کے وقت بیچ دیا ۔ اس گاڑی کی فروخت سے پہلے اس شخص نے دوسری گاڑی خریدی تھی جس کا کچھ قرض اس کے ذمے تھا، پھر پہلی گاڑی کے فروخت پر اس کو ادا کیا اور باقی قیمت میں سے کچھ بینک کو گذشتہ سالوں کے ٹیکس کی ادائیگی کے لئے دیا جس کو وہ قسطوں کے طور پر بھی بینک کو دے سکتا تھا لیکن چند سال سے ادا نہیں کیا تھا اب ان کے جرمانہ اور خود قسطوں کے بدلے بینک میں رکھا اور باقی رقم بینک میں مضاربہ یا نفع کے لئے رکھی ۔

مہربانی فرما کر چند سوالوں کا جواب عنایت فرمائیں :

۱۔ کیا گاڑی کی قیمت میں خمس ہے ؟

www.kitabmart.in

۲- کیا پہلی گاڑی کی قیمت فروخت سے نئی گاڑی کی قیمت خرید کا قرض کم کیا جا سکتا ہے؟ ۳- کیا گاڑی کا قرض اور گزشتہ سالوں کے تمام ٹیکس یا کم از کم سال جاری کے ٹیکس گاڑی کی قیمت فروخت سے ادا کئے جا سکتے ہیں اور باقی پر خمس دینا واجب ہو؟

ج گاڑی کی قیمتِ فروخت سے خمس کے سال میں جو رقم اخراجات زندگی، قرض ادا کرنے وغیرہ کے لئے صرف ہوئی ہے، اس میں خمس نہیں ہے لیکن جو رقم بینک میں فائدے کے لئے رکھی ہے یا آئندہ برسوں کی ٹیکس کی ادائیگی کے لئے رکھی ہے تو احتیاط واجب کے طور پر سال خمس کے وقت اس میں خمس دینا واجب ہے۔

س ۹۰۷: میں نے ایک گاڑی چند سال پہلے خریدی جسے اب کئی گنا قیمت پر بیچا جا سکتا ہے جبکہ جس رقم سے اس کو خریدا تھا وہ غیر مخمّس تھی اور اب جو قیمت مل رہی ہے اس سے میں گھر خریدنا چاہتا ہوں تو کیا قیمت وصول کرتے وقت ہی تمام پر خمس واجب ہوگا؟ یا جتنے میں گاڑی خریدی تھی بس اسی میں خمس نکالا جائے گا؟ اور بقیہ رقم جو قیمت بڑھنے کی وجہ سے ملی ہے اس کو گاڑی بیچنے والے سال کی منفعت میں حساب کیا جائے گا اور بیع کا سال تمام ہونے کے بعد اگر وہ مصرف سے بچی رہی تو اس وقت اس کا خمس نکالنا ہوگا؟؟؟

ج اگر گاڑی ضروریات زندگی میں سے ہے اور سال جاری کے منافع سے خریدی گئی ہے، تو اس کی قیمت میں خمس نہیں ہے جبکہ وہ رقم خود اسی خمس کے سال میں صرف کی جائے جیسے رہنے کے لئے گھر خریدا ہو یا اس کے مثل کوئی چیز خریدی ہو ورنہ بنا بر احوط واجب ہے۔

www.kitabmart.in

کہ آخر سال میں آپ اس کا خمس نکالیں۔ اور اگر گاڑی کرائے پر چلانے کے لئے خریدی ہے تو اگر اس کو آپ نے اُدھار لیا ہے یا قرض لے کر خرید لیا ہے اور پھر اس اُدھار یا قرض کو اپنے شغل کی منفعت سے ادا کیا ہے تو اس صورت میں آپ کو اتنے ہی مال کا خمس نکالنا ہوگا جتنا قرض دینے میں خرچ کیا ہے۔ اور اگر قرض یا اُدھار لے کر نہیں خریدا ہے بلکہ عین کاروباری منافع سے خریدا ہے تو آپ پر واجب ہے کہ جس دن گاڑی فروخت کریں اس کی تمام قیمت کا خمس ادا کریں۔

س ۹۰۸ : میں ایک بہت ہی معمولی مکان کا مالک تھا۔ چند وجوہات کی بناء پر دوسرا گھر خریدنے کا ارادہ کر لیا لیکن مقروض ہونے کی بناء پر میں اپنی استعمال کی گاڑی بیچنے پر مجبور ہوا اسی طرح صوبے کے بینک سے اور اپنے شہر کے قرض الحسنہ صندوق سے قرض لینے پر مجبور ہوا تاکہ میں گھر کی قیمت ادا کر سکوں واضح رہے کہ میں نے اپنے خمس کی تاریخ آنے سے قبل گاڑی بیچی ہے اور جو قیمت ملی ہے اس کو اپنے قرض کی ادائگی میں خرچ کیا ہے۔ آیا گاڑی کی قیمت میں خمس ہے یا نہیں؟

ج مفروضہ سوال میں بیچی ہوئی گاڑی کی قیمت میں کوئی خمس نہیں ہے۔

س ۹۰۹ : گھر، موٹر یا دوسری وہ چیزیں جن کی انسان کو یا ان کے بچوں کو ضرورت ہوتی ہے اور سالانہ منفعت سے ان اشیاء کو خریدتا ہے، اب اگر ان کو کسی ضرورت کی بناء پر یا اس سے بہتر خریدنے کے لئے بیچا جائے تو ان کے بارے میں خمس کا کیا حکم ہے؟

ج اگر ضروریات زندگی میں سے کوئی چیز بیچکر اس کی قیمت سے اسی خمس کے سال ضروریات زندگی میں سے کوئی چیز خریدے تو اس میں خمس نہیں ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو نیا خمسی سال آتے ہی اس کا خمس نکالنا بر بنائے احوط واجب ہے

www.kitabmart.in

مگر یہ کہ جب بقیہ قیمت جس کو آپ اگلے سال کے مخارج میں صرف کرنا چاہتے ہیں وہ اس مقدار میں نہ ہو جو آپ کی احتیاج کو پورا کرے تو اس پر خمس نہیں ہے۔

س ۹۱۰: ایک متدین انسان نے اپنی نجی گاڑی یا اپنا گھر بیچ دیا تاکہ اس سے بہتر میں تبدیل کرے۔ اس رقم کے علاوہ الگ سے کچھ رقم اس میں اضافہ کی اور پہلے سے بہتر گاڑی اور گھر خریدا تو اس کے لئے خمس کا کیا حکم ہے؟

ج اگر اس نے اپنی ضرریات زندگی میں سے کچھ بیچکر اس کی قیمت اسی سال کی لازمی چیزوں میں صرف کی تو اس پر خمس نہیں ہے۔ لیکن اگر اس نے رقم آخر سال تک اپنے پاس رکھی تو احوط یہ ہے کہ اسمیں خمس نکالنا واجب ہے اور اگر خمس کے بعد باقیماندہ رقم اس کے اگلے سال کے مخارج کے لئے کافی نہ ہوتی ہو تو اس صورت میں اس پر خمس ادا کرنا واجب نہیں ہے۔

س ۹۱۱: گھر، گاڑی یا ان جیسی دیگر ضرورت کی چیزیں اگر خمس نکالے ہوئے مال سے خریدی جائیں اور فروخت یا تجارت کی غرض سے نہیں بلکہ استفادہ کی نیت سے خریدی جائیں اور بعد میں کسی وجہ کی بنا پر اس کو بیچ دیں تو کیا اصل قیمت سے زیادہ میں خمس ہے؟

ج بنا برفرض سوال قیمت بڑھنے سے جو منفعت حاصل ہوئی ہے اس میں خمس نہیں ہے۔

خزانہ، چوپائے، وہ مال حلال جو حرام سے مل گیا ہے

س ۹۱۲: جو لوگ اپنی ملکیت والی زمین میں کوئی خزانہ پا جاتے ہیں اس کے تعلق سے آپ کی کیا

www.kitabmart.in

رائے ہے ؟

ج اگر یہ احتمال نہ ہو کہ جو اس نے پایا ہے وہ اس زمین کے سابقہ مالک کا مال ہے تو دفینہ اس پانے والے کی ملکیت مانا جائے گا اور جب وہ (دفینہ) ۲۰ دینار سونا یا دو سو ۲۰۰ درہم چاندی ہو اور اگر ان دونوں کے علاوہ ہو تو قیمتاً کسی ایک کے مساوی ہو ایسی حالت میں اس کے پانے والے کو اس کا خمس نکالنا ہوگا یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب اس کو کوئی اس پر ملکیت جتانے سے روکنے والا نہ ہو۔ لیکن اگر اس کو حکومت منع کرے یا کوئی اور مانع ہو جائے۔ زور اور غلبہ سے اس چیز پر قبضہ کرے جو اس نے پایا تھا تو اس صورت میں اگر اس کے پاس نصاب کے برابر بچا ہو تو صرف اس میں اس کو خمس دینا ہوگا۔ اب اگر اس کے پاس نصاب سے کم ہے تو جو کچھ اس سے زور اور غلبہ سے لیا گیا ہے، اس کے خمس کی ضمانت اس پر نہیں ہے۔

س ۹۱۳ : اگر ایسے کچھ چاندی کے سکّے ملیں کہ جن کو کسی شخص کی مملوکہ عمارت میں دفن ہوئے تقریباً سو سال گذر چکے ہوں تو کیا یہ سکّے عمارت کے اصلی مالک کی ملکیت سمجھے جائیں گے یا یہ مالک قانونی (خریدار عمارت) کی ملکیت مانے جائیں گے ؟

ج اس کا حکم بعینہ اس دفینہ کا سا ہے کہ جس کو ابھی سابقہ مسئلہ میں بیان کیا جا چکا ہے۔

س ۹۱۴ : حاصل کئے ہوئے معادن میں فوراً خمس نکالنا واجب ہے کیونکہ فقہاء عظام کے نزدیک جو مسلّم احکام ہیں ان میں گنج کے خمس کا وجوب بھی ہے اور صرف حکومت کا اسے شہروں اور مسلمانوں میں خرچ کرنے کا اقدام وجوب خمس کی راہ میں مانع نہیں بن سکتا اس لئے کہ دفینوں کا حصول یا تو حکومت کی جانب سے عمل میں آتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اس کو لوگوں پر خرچ کرتی ہے اور اس صورت میں حکومت اس شخص کی

www.kitabmart.in

مانند ہے کہ جو معادن نکالنے کے بعد اس کو تحفہ، ہبہ یا صدقہ کی شکل میں کسی دوسرے شخص کو دے اور اسی طرز کو خمس کی لسان بیان کا اطلاق شامل ہوتا ہے کیونکہ وجوب خمس کے مقید ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ یا پھر حکومت لوگوں کی وکالت کے طور پر معادن کو نکالتی ہے۔ یعنی واقع میں نکالنے والے خود عام لوگ ہیں اور یہ ان سب وکالتوں کی طرح ہے جن میں خود مؤکّل کو خمس نکالنا واجب ہوتا ہے یا حکومت عوام کی سرپرست اور ولی کے لحاظ سے ہے اور اس صورت میں خود ولی کو معادن نکالنے والا مانا جائے گا۔ یا یہ نیابت کی طرح ہوگا کیونکہ اصل نکالنے والا عوام اور مولیٰ علیہ ہے۔ بہر صورت کوئی بھی دلیل نہیں ہے جو معادن کو عموم لسان حکم سے نکالے کہ معدن جب بذاتہ حد نصاب تک پہنچے تو اس پر خمس واجب ہوتا ہے اور یہ طریقہ منافع میں نہیں ہے کہ مخارج سال وغیرہ وجوب خمس سے خارج ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس اہم مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے بیان فرمائیں؟

(ج) معادن میں خمس کے واجب ہونے کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ اس کو کوئی شخص زمین سے نکالے یا کئی لوگ ملکر نکالیں بشرطیکہ ان میں سے ہر ایک کا حصہ حد نصاب تک پہونچے وہ بھی اس طرح کہ جو کچھ وہ نکالے وہ اس کی ملکیت ہو اور کیونکہ وہ معادن جن کو خود حکومت نکلواتی ہے وہ کسی خاص شخص یا اشخاص کی ملکیت نہیں ہوا کرتی بلکہ مقام اور جہت کی ملکیت ہوتی ہے اس لیے اس میں شرط وجوب خمس نہیں پائی جاتی لہٰذا اس میں کوئی وجہ نہیں جو حکومت پر خمس واجب ہو۔ اور یہ حکم معدن میں خمس کے واجب ہونے (کی دلیل) سے استثناء نہیں ہے۔ ہاں وہ معادن جن کو شخص واحد یا اشخاص نکالتے ہیں تو ان پر اس میں خمس نکالنا واجب ہے، یہ اس صورت میں

www.kitabmart.in

کہ جب شخص واحد کا یا اشخاص میں سے ہر ایک کا حصہ معادن نکلوانے اور تصفیہ کروانے کے مخارج کو جدا کرنے کے بعد نصاب تک پہونچے کہ وہ نصاب ۲۰ دینار سونے کے معدن میں اور ۲۰۰ دوسو درہم چاندی کے معدن میں ہے چاہے خود سونا یا چاندی ہو یا قیمت ۔

س ۹۱۵ : اگر حرام مال کسی شخص کے مال سے مخلوط ہوجائے تو اس مال کا کیا حکم ہے اور اس کے حلال کرنے کا کیا طریقہ ہے ۔ اور جب حرمت کا علم ہو یا نہ ہو تو اس کو کیا کرنا چاہئے؟

ج جب یہ یقین پیدا ہو جائے کہ اس کے مال میں حرام مال بھی ملا ہوا ہے لیکن اسکی مقدار واقعی کے بارے میں نہ جانتا ہو اور صاحب مال کو بھی نہ جانتا ہو تو اس کے حلال بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا خمس نکال دے لیکن اگر اپنے مال میں حرام مال کے مل جانے کا صرف شک کرے تو اس کے اوپر کچھ بھی نہیں ہے ۔

س ۹۱۶ : میں نے شرعی سال شروع ہونے سے قبل ایک شخص کو کچھ رقم بطور قرض دی اور وہ شخص اس مال سے تجارت کی نیّت رکھتا ہے جس کی منفعت ہمارے درمیان نصف نصف تقسیم ہوگی اور واضح رہے کہ وہ مال فی الحال میری دسترس سے باہر ہے اور میں اس کا خمس بھی نہیں ادا کر رہا ہوں تو اس کے لئے آپ کی کیا رائے ہے ؟

ج اگر آپ نے مال قرض کے عنوان سے دیا ہے تو ابھی آپ پر اس کا خمس ادا کرنا واجب نہیں ہے ہاں جب آپ کو واپس ملے گا تب ہی آپ پر اس کا خمس دینا واجب ہوگا لیکن اس صورت میں اس منفعت میں آپ کا کوئی حق نہیں ہے جو قرضدار کے عمل سے حاصل ہوا ہے اور اگر آپ اس کا مطالبہ کریں گے تو وہ سود اور حرام ہوگا ۔ اور اگر آپ نے اس رقم کو مضاربہ کے عنوان سے دیا ہے تو معاہدہ کے

www.kitabmart.in

مطابق منفعت میں آپ دونوں شریک ہوں گے۔ اور آپ کو اصل مال کا خمس ادا کرنا واجب ہو گا۔

س ۹۱۷ : میں بینک میں کام کرتا ہوں اور بینک کے کاموں میں براہ راست دخیل ہونے کی وجہ سے لامحالہ ۵ لاکھ تومان بینک میں رکھنا پڑا۔ فطری بات ہے کہ یہ رقم میرے ہی نام سے ایک طولانی مدت کے لئے رکھی گئی ہے اور مجھے ہر ماہ اس کا نفع دیا جارہا ہے تو کیا اس رکھی ہوئی رقم میں میرے اوپر خمس ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اس رکھی ہوئی رقم کو چار سال ہو رہے ہیں؟

ج امانت کے طور پر رکھی ہوئی رقم کو اگر آپ نکال اور اپنے اختیار میں لے نہیں سکتے تو اس وقت تک اس پر خمس عائد نہیں ہو گا جب تک کہ آپ کو مل نہ جائے۔

س ۹۱۸ : یہاں بینکوں میں اموال کے رکھنے کا ایک خاص طریقہ ہے کہ صاحبان اموال کا ہاتھ اس تک اصلاً نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن وہ اموال ایک معین نمبر میں اس کے حساب میں رکھ دیئے جاتے ہیں۔ تو کیا ان اموال میں خمس واجب ہے؟

ج اگر بینک میں رکھا ہوا مال سالانہ منفعت سے ہے اور صاحب مال کے لئے خمس کے حساب کا سال آتے ہی اس مبلغ کو حاصل کرنا اور بینک سے واپس لینا ممکن ہو تو خمس کا سال آتے ہی اس مال میں خمس ادا کرنا واجب ہے۔

س ۹۱۹ : جو مال کرایہ دار رہن یا قرض الحسنہ کے طور پر مالک کے پاس رکھتے ہیں کیا اس میں خمس ہے؟ اگر ہے تو کیا مالک پر ہے یا مستاجر پر ہے؟

ج اگر دیا ہوا مال کاروباری منافع میں سے ہے تو واپس ملنے کے بعد کرایہ دار پر واجب ہے اس کا خمس ادا کرے اور مالک مکان نے قرض کے عنوان سے جو رقم

www.kitabmart.in

لی تھی اس پر خمس نہیں ہے۔

س ۹۲۰: نوکری پیشہ لوگوں کی وہ تنخواہیں جو چند سال سے حکومت نے نہیں دی ہیں، آیا سال جاری میں ملنے پر اس کو اسی سال کے منافع میں سے حساب کیا جائے گا اور خمس کا سال آنے پر اس کا حساب کرنا واجب ہے یا یہ کہ ایسے مال پر سرے سے خمس ہی نہیں ہے؟

ج تسلیم کرنے کے بعد اسی سال کی منفعت سے شمار کی جائے گی اور سال کے اخراجات کے بعد باقیماندہ رقم میں خمس واجب ہے۔

اخراجات

س ۹۲۱: اگر ایک شخص کے پاس ذاتی کتب خانہ ہو اور اس نے معین اوقات میں اس کی کتابوں سے استفادہ کیا لیکن پھر چند سال گذرنے پر دوبارہ اس سے استفادہ نہ کرسکا لیکن احتمال ہے کہ آئندہ اس کتب خانہ سے فائدہ اٹھائے گا۔ تو آیا جس مدّت میں اس نے کتابوں سے استفادہ نہیں کیا ان پر خمس واجب ہے؟ اور خمس کے وجوب میں کچھ فرق ہے جبکہ یہ کتابیں اس نے خود خریدی ہوں یا اس کے والد نے خریدی ہوں؟

ج اگر کتاب خانہ کی حاجت اسے اس اعتبار سے ہے کہ آئندہ وہ اس سے استفادہ کرے گا اور کتب خانہ اس شخص کی شان کے مناسب اور متعارف مقدار میں ہو تو اس صورت میں اس میں خمس نہیں ہے حتی کہ اگر وہ کچھ زمانے تک اس سے فائدہ نہ بھی اٹھا سکے اور یہی حکم ہے اگر کتابیں اسے میراث میں یا تحفہ کے عنوان سے والدین یا دوسرے افراد نے دی ہوں، غرض ان پر خمس نہیں ہے۔

www.kitabmart.in

س ۹۲۲ : سونے کے زیورات جو شوہر اپنی بیوی کے لئے خرید تا ہے آیا اس پر خمس ہے ؟

ج اگر وہ سونا اس کی شان کے مناسب اور متعارف مقدار میں ہے تو اس میں خمس نہیں ہے۔

س ۹۲۳ : کتابوں کی خریداری کے لئے جو رقم بین الاقوامی نمائش گاہ کتاب تہران کو دی گئی ہے اور ابھی تک وہ کتابیں نہیں ملی ہیں ، کیا اس رقم میں خمس ہے ؟

ج جب کتابیں ضرورت کے مطابق ہوں اور اس مقدار میں ہوں کہ عرف میں اس شخص کی حیثیت کے مناسب ہوں اور ان کا حاصل کرنا بھی بیعانہ کے عنوان سے قیمت دینے پر موقوف ہو تو اس صورت میں اس پر خمس نہیں ہے۔

س ۹۲۴ : اگر کسی شخص کے پاس اس کی حیثیت کے مناسب دوسری زمین ہے اور اس کی ضرورت ہو کیونکہ وہ بال بچے رکھتا ہے اور وہ خمس کے سال اس زمین پر مکان بنوانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو یا ایک سال میں عمارت کی تعمیر مکمل نہ ہوتی ہو ، تو کیا اس پر خمس دینا واجب ہے ؟

ج زمین ۔ جس کی مکان بنانے کے لئے انسان کو ضرورت ہو ۔ پر خمس واجب نہ ہونے میں فرق نہیں ہے کہ زمین کا ایک ٹکڑا ہو یا متعدد یا ایک مکان ہو یا ایک سے زیادہ بلکہ معیار، ضرورت ، شان و حیثیت کے مطابق اور متعارف ہونا ہے اور تدریجی تعمیر میں اس شخص کی مالی حیثیت پر موقوف ہے۔

س ۹۲۵ : اگر ایک شخص کے پاس بہت سارے برتن ہوں تو کیا بعض کا استعمال خمس واجب نہ ہونے کے لئے کفایت کرے گا ؟

www.kitabmart.in

ج خمس نہ ہونے کا معیار گھر کی ضروریات کے بارے میں یہ ہے کہ شایان شان اور ضرورت کے مطابق اور متعارف ہو اگرچہ سال میں کبھی بھی ان برتنوں کو استعمال نہ کرے۔

س ۹۲۶ : جب برتن اور فرش سرے سے استعمال میں نہ لایا جائے۔ یہاں تک کہ سال بھی گذر جائے لیکن انسان کو مہمانوں کے استعمال کے لئے ان کی ضرورت ہے تو کیا اس میں خمس نکالنا واجب ہوگا؟

ج اس میں خمس ادا کرنا واجب نہیں ہے۔

س ۹۲۷ : دلھن کے اس جہیز سے متعلق کہ جس کو لڑکی اپنی شادی کے وقت شوہر کے گھر لے جایا کرتی ہے، امام خمینیؒ کے فتویٰ کو مدّ نظر رکھتے ہوئے بتائیں کہ جب کسی علاقے یا ملک میں یہ رواج ہو کہ لڑکے والے جہیز یہ (سامان زندگی اور گھر کے ضرورت کی چیز) کو مہیا کرتے ہوں اور عام طریقہ یہ ہے کہ جہیز یہ آہستہ آہستہ مہیا کیا جاتا ہے۔ اگر ایک سال اس سامان پر گذر جائے تو اس کا کیا حکم ہے۔

ج اگر اسباب اور ضروریات زندگی کا آئندہ کے لئے اکٹھا کرنا عرف میں اخراجات زندگی میں شمار کیا جاتا ہو اور تدریجی طور پر حاصل کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ ہو تو اس میں خمس نہیں ہے۔

س ۹۲۸ : جن کتابوں کے دورے کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں (مثلاً وسائل الشیعہ وغیرہ) تو کیا ان کی ایک جلد سے استفادہ کر لینے سے یہ ممکن ہے کہ پورے دورہ پر سے خمس ساقط ہو جائے یا اس کے لئے واجب ہے کہ ہر جلد سے ایک صفحہ پڑھا جائے؟

ج اگر مورد احتیاج پورا دورہ ہو یا جس جلد کی ضرورت ہے وہ موقوف ہو

www.kitabmart.in

کامل دورہ خریدے جانے پر تو اس صورت میں اس میں خمس نہیں ہے۔ ورنہ جن جلدوں کی انسان کو ابھی ضرورت نہیں ہے ان میں خمس کا نکالنا واجب ہے۔ اور تنہا ہر جلد سے ایک صفحہ کا پڑھ لینا خمس کے ساقط ہونے کے لئے کافی نہیں ہے،

س ۹۲۹ : وہ دوائیں جنھیں درمیانِ سال منفعت سے خریدا جاتا ہے اور پھر اس کی قیمت بیمہ کمپنی ادا کرتی ہے تو اگر وہ دوائیں خراب ہوئے بغیر خمس کی تاریخ آنے تک بچی رہ جائیں تو کیا خمس ان کے شامل حال ہوگا ؟

ج اگر آپ نے دوا کو اس لئے خریدا ہے کہ وقت ضرورت استعمال کریں گے اور معرض احتیاج میں رہی ہوں اور ابھی بھی ان کی ضرورت ہو تو ایسی صورت میں اس میں خمس نہیں ہے۔

س ۹۳۰ : اگر کسی شخص کے پاس رہنے کے لئے گھر نہ ہو اور وہ اسے خریدنے کے لئے کچھ مال جمع کرے تو کیا اس مال پر اس کو خمس ادا کرنا ہوگا ؟

ج سال کی منفعت سے جمع کیا ہوا مال اگرچہ وہ آئندہ زندگی کی ضروریات مہیا کرنے کے لئے کیوں نہ ہو اگر اس پر ایک سال گذر جائے تو اس کا خمس نکالنا واجب ہے۔

س ۹۳۱ : میری زوجہ ایک فرش بُن رہی ہے جس کا اصل مال میری ملکیت ہے کیونکہ میں نے اس کے لئے کچھ رقم قرض لی ہے اور اب تک صرف کچھ ہی حصہ اس فرش کا بنا گیا ہے جبکہ میری خمس کی تاریخ تمام ہو چکی ہے تو کیا اتنے ہی بنے ہوئے حصہ کا خمس بنائی تمام ہونے اور اس کو بیچے جانے کے بعد دینا ہوگا یا نہیں حالانکہ میرا ارادہ اس کو بیچ کر اس کی قیمت گھریلو ضروریات میں خرچ کرنے کا ہے ؟ نیز اصل مال کے سلسلہ میں

www.kitabmart.in

کیا حکم ہے ؟

ج) فرش کی قیمت سے اس اصل مال کو جسے قرض لیا گیا ہے، جدا کرنے کے بعد بقیہ رقم کو بیچے جانے کے سال کی منفعت میں محسوب کیا جائے گا۔ لہٰذا جب بقیہ رقم بنائی ختم ہونے اور بیچنے کے بعد اسی سال کے مخارج زندگی میں صرف کی جائے تو اس میں خمس نہیں ہے۔

س ۹۳۲ : میری پوری جائداد تین منزلہ عمارت ہے، ہر فلور پر دو کمرے ہیں۔ ایک میں خود رہتا ہوں اور دو میں میرے بچے رہتے ہیں کیا میری حیات میں اس پر خمس ہے؟ یا میری وفات کے بعد اس میں خمس ہے تاکہ میں ورثاء کو اپنے مرنے کے بعد اسے ادا کرنے کی وصیت کروں ؟

ج) کئے گئے سوال کے مطابق آپ پر اس عمارت میں خمس واجب نہیں ہے

س ۹۳۳ : اسباب خانہ کے خمس کا حساب کیونکر کیا جائے گا؟

ج) وہ اسباب جن کے بعینہ باقی رہتے ہوئے انسان فائدہ اٹھاتا ہے جیسے فرش، چادر وغیرہ تو ان میں خمس نہیں ہے۔ لیکن روزمرہ صرف کی جانے والی چیزیں جیسے چاول روغن یا ان کے علاوہ دیگر چیزیں تو اگر وہ خرچ سے زیادہ ہوں اور عند الحساب باقی ہوں تو ان میں خمس واجب ہے۔

س ۹۳۴ : زید کے پاس تھوڑی سی زمین ہے لیکن اس کے پاس خود اپنا کوئی مکان رہنے کے لئے نہیں ہے لہٰذا اس نے ایک زمین خرید لی تاکہ رہنے کے لئے ایک گھر تعمیر کروائے۔ لیکن اس کے پاس اتنا پیسہ نہیں ہے کہ اس زمین پر گھر بنوا سکے یہاں تک کہ زمین لئے ہوئے سال گذر گیا اور اس نے اس کو بیچا بھی نہیں۔ تو کیا اس زمین میں خمس

www.kitabmart.in

واجب ہے بنا بر وجوب اس کے لئے خریدی ہوئی قیمت میں خمس نکالنا کافی ہے یا زمین کی موجودہ قیمت پر خمس کا نکالنا واجب ہے؟

ج اگر سال خرید کی منفعت سے اس نے گھر بنوانے کے لئے زمین خریدی ہے جس کی اس کو ضرورت ہے تو اس میں خمس نہیں ہے۔

س ۹۳۵ : سابقہ سوال کی روشنی میں اگر اس نے مکان بنوانا شروع کر دیا ہے مگر مکمل نہیں ہوا یہاں تک کہ سال گذر گیا تو کیا اس پر واجب ہے کہ تعمیر کے سلسلہ میں جو لوازمات و مصالحہ وغیرہ خرچ کیا ہے اس میں خمس نکالے؟

ج سوال کے مطابق اس پر خمس نکالنا واجب نہیں ہے۔

س ۹۳۶ : جس شخص نے گھر کا دوسرا طبقہ اپنے بچوں کے مستقبل کے لئے بنوایا حالانکہ خود وہ پہلے طبقہ میں رہتا ہے اور اس کو دوسرے طبقہ کی احتیاج چند سال بعد ہے نہ کہ ابھی۔ تو کیا جو کچھ اس نے دوسرا طبقہ بنوانے میں صرف کیا ہے اس میں خمس نکالنا واجب ہے؟

ج جب دوسرا طبقہ بچوں کے مستقبل کے خیال سے بنوایا ہے اور اس وقت اسکی مخارج زندگی میں شمار ہوتا ہے اور اس کی شان کے مطابق ہو تو اس کے بنوانے میں جو خرچ کیا ہے اس میں خمس نہیں ہے۔

س ۹۳۷ : آپ فرماتے ہیں کہ جو کچھ سال کا خرچ ہے اس میں خمس واجب نہیں ہے تو ایک انسان جس کے پاس اپنا گھر نہیں ہے کہ اس میں رہے لیکن اس کے پاس ایک زمین ہے جس پر ایک سال یا اس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے اور وہ اس پر عمارت کھڑی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا ہے تو اس کو خرچ میں کیوں نہیں شمار کیا جاتا ہے؟

www.kitabmart.in

امیدوار ہوں کہ اس کی وضاحت فرمائیں، خدا آپ کو اجر دے۔

ج) اگر زمین، مکان بنانے کے لئے ہے، جس کی اس کو ضرورت ہے تو اس کو مخارج سال میں سے شمار کیا جائے گا اور اس پر خمس نہیں ہے۔ لیکن اگر زمین بیچنے کے لئے ہو اور پھر اس کی قیمت سے مکان تعمیر کرنا مقصود ہو تو اگر زمین تجارتی منفعت میں سے ہے تو اس کا خمس ادا کرنا واجب ہے۔

س ۹۳۸ : میرے خمس کے سال کی ابتدا شمسی سال کے اعتبار سے چھٹے مہینے کی پہلی تاریخ سے ہوتی ہے۔ اور عموماً سال کے دوسرے یا تیسرے مہینہ میں مدرسوں اور کالجوں کے امتحانات شروع ہوتے ہیں اور اس کے چھ ماہ کے بعد ہم کو اضافی کام کی (جو امتحانات کے دوران کیا ہے) اجرت ملتی ہے۔ لہٰذا برائے مہربانی وضاحت فرمائیں کہ: وہ کام جو ہم نے تاریخ خمس سے پہلے کیا ہے اس کی اجرت جو ہم کو سال کے تمام ہونے کے بعد ملی ہے آیا اس میں خمس ادا کرنا ہے؟

ج) اس اجرت کا حساب اسی سال کی منفعت میں کیا جائے گا جس سال وہ ملی ہے اور جب وہ رقم اسی سال کے اخراجات میں صرف کی گئی تو اس رقم کا خمس آپ پر واجب نہیں ہے۔

س ۹۳۹ : کبھی کبھی ہم لوگوں کے لئے گھر کا سامان جیسے ریفریجریٹر وغیرہ بازار سے کم قیمت پر بیچا جاتا ہے۔ اور یہ سامان ہمیں آئندہ کے لئے ضروری ہوتا ہے میری مراد ہے شادی کے بعد۔ یہ لحاظ کرتے ہوئے کہ ہمارے لئے ان سامان کا خریدنا اس وقت لازمی ہوگا جبکہ اس کی قیمت اس وقت کئی گنا زیادہ ہوگی تو کیا ایسا سامان جو اس وقت استعمال میں نہیں ہے اور گھر میں پڑا ہوا ہے اس میں خمس نکالنا ہوگا؟

www.kitabmart.in

ج جبکہ آپ نے ان اسباب کو کاروباری منفعت اور اس خیال سے خریدا کہ آئندہ ان سے استفادہ کریں اور جس سال آپ نے ان کو خریدا ہے اس سال آپ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو سال پورا ہوتے ہی ان کی اوسط قیمت میں سے خمس ادا کرنا آپ پر واجب ہے سوائے اس کے کہ وہ ان اشیاء میں سے ہو جنھیں عام طور پر رفتہ رفتہ خریدا جاتا ہے اور وقت ضرورت کے لئے بہت پہلے سے اس لئے مہیّا کیا جاتا ہے کہ انھیں یکبارگی خریدنا ممکن نہیں نیز یہ کہ وہ معمولاً آپ کی حیثیت کے مطابق بھی ہوں تو اس صورت میں ان کو مخارج میں شمار کیا جائے گا اور آپ کو ان میں خمس نکالنا واجب نہیں ہوگا۔

س ۹۴۰ : وہ رقوم جن کو انسان امور خیر میں صرف کرتا ہے جیسے مدارس کی امداد، سیلاب زدہ لوگوں اور فلسطینی و بوسنیائی مظلوموں کی مدد کرنا وغیرہ کیا ان کو سال کے مخارج میں محسوب کیا جائے گا یا نہیں؟ یعنی کیا ہم پر واجب ہے کہ ہم پہلے اس کا خمس ادا کریں پھر ان امور میں خرچ کریں یا اس کے لئے خمس نہیں نکالا جائے گا (بلکہ خمس نکالے بغیر دیا جاسکتا ہے)؟

ج امور خیر میں صرف کی جانے والی رقوم کا حساب و شمار اسی سال کے مخارج میں ہوگا جس سال اسے خرچ کیا گیا ہے اور ان میں خمس نہیں ہے۔

س ۹۴۱ : گزشتہ سال میں نے ایک فرش خریدنے کے لئے کچھ رقم جمع کی اور آخر سال میں فرش بیچنے والے چند محلوں کا چکّر لگایا۔ ان محلّوں میں سے ایک محلہ میں طے یہ پایا کہ میری پسند کا ایک فرش میرے لئے تیار کریں یہ مسئلہ اس سال کے دوسرے مہینہ تک در پیش رہا چونکہ میرے خمس کی تاریخ ہجری شمسی سال کے آغاز سے ہے تو کیا اس مذکورہ رقم پر خمس

www.kitabmart.in

عائد ہوگا ؟

(ج) چونکہ جمع کی ہوئی رقم تاریخ خمس آنے تک ضرورت کے مطابق فرش کی خریداری میں خرچ نہیں کی جاسکی لہٰذا اس میں خمس نکالنا واجب ہے۔

س ۹۴۲ : چند لوگ پرائیویٹ مدرسہ تاسیس کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ مگر شرکاء کی تنگدستی کے پیش نظر مدرسہ بنوانے والی کمیٹی نے طے کیا کہ دیگر اخراجات کے لئے بینک سے قرض لیا جائے، اسی طرح کمیٹی نے یہ بھی طے کیا کہ شرکاء کی مشترک رقم کو مکمل کرنے اور بینک کی قسطیں ادا کرنے کے لئے ممبرانِ مدرسہ سے ہر ماہ کچھ معین رقم لی جائے۔ گو کہ یہ مدرسہ ابھی تک منفعت بخش نہیں ہوسکا ہے۔ تو کیا ممبران جو ماہانہ رقم ادا کریں گے اس میں انھیں خمس دینا ہوگا ؟ اور کیا وہ اصل سرمایہ جس سے یہ مدرسہ بنوایا گیا ہے، اس میں خمس نکالنا ہوگا ؟

(ج) ہر ممبر کو اصل سرمایہ میں شریک ہونے کی بناء پر ہر مہینہ میں جو کچھ دینا ہے اس میں اور جو کچھ اس نے پہلی بار شراکت کے طور پر مدرسہ بنوانے کے لئے دیا ہے اس میں خمس کا ادا کرنا واجب ہے۔ اور جب ہر ممبر اپنے حصہ کا خمس ادا کردے گا تو مجموعی سرمایہ میں خمس نہیں ہوگا۔

س ۹۴۳ : وہ ادارہ جہاں میں ملازمت کرتا ہوں چند سال سے میری کچھ رقم کا مقروض ہے۔ البتہ ابھی تک اس نے میری رقم ادا نہیں کی ہے۔ تو کیا اس رقم کے ملتے ہی مجھے خمس نکالنا ہوگا یا ضروری ہے کہ ایک سال اس پر گذر جائے ؟

(ج) اگر قرض خمس کے سال میں ملنے کے قابل نہ ہو تو پھر وہ جس سال ملے گی اسی سال کی منفعت مانی جائے گی۔ اور اگر اسے اسی ملنے والے سال کی ضروریات میں صرف

www.kitabmart.in

کر دیا جائے تو اس میں خمس واجب نہ ہوگا۔

س ۹۴۴: کیا سال کے کاروباری منافع سے حاصل شدہ اموال کے مخارج زندگی میں خمس واجب نہ ہونے کا معیار یہ ہے کہ اس کو سال کے اندر ہی کام میں لایا جائے یا سال میں ان کی ضرورت پڑنا ہی کافی ہے خواہ ان کو کام میں نہ لایا جا سکے؟

ج کپڑے، فرش وغیرہ جیسی اشیاء جن سے بعینہ فائدہ اٹھایا جاتا ہے ان کا معیار صرف ان کی ضرورت پڑنا ہے۔ لیکن روزمرّہ کی اشیاء ضروری جیسے چاول، گھی وغیرہ ان کا معیار سال کے اندر ان کا خرچ ہونا ہے۔ لہٰذا ان میں سے جو بھی سال سے زیادہ موجود رہیں ان میں خمس ادا کرنا واجب ہے۔

س ۹۴۵: اپنے بال بچوں کی سہولت اور ان کی ضرورت کے لئے ایک شخص نے ایک گاڑی غیر مخمّس مال سے خریدی وہ بھی درمیان سال کی منفعت سے تو کیا اس کو اس مال کا خمس دینا ہوگا۔ اسی طرح اگر اس نے اپنے کام سے مربوط امور کے لئے یا دونوں (اپنے کام نیز بچوں کی سہولت) کے لئے گاڑی خریدی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج اگر اس نے اپنے کام یا تجارت سے متعلق امور کے لئے گاڑی خریدی ہے تو اس گاڑی کے لئے وہی حکم ہے جو دیگر ساز و سامان تجارت خریدنے میں خمس واجب ہونے کا حکم ہے۔ لیکن اگر گاڑی ضروریات زندگی کے لئے خریدی گئی ہے اور اس کا شمار انھیں ضروریات کے مطابق ہے کہ جو اس کے شایان شان اور متعارف ہے تو اس صورت میں اس میں خمس نہیں ہے۔

www.kitabmart.in

مصالحت ۔ اور خمس میں غیر خمس کی ملاوٹ

س ۹۴۶ : یہاں کچھ ایسے لوگ ہیں جن پر خمس واجب تھا مگر انہوں نے ابھی تک ادا نہیں کیا ہے ۔ اور فی الوقت یا تو وہ خمس دینے کی استطاعت نہیں رکھتے ہیں یا ان کیلئے خمس کا ادا کرنا دشوار ہے تو ان کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج جن پر خمس دینا واجب ہے تنہا ادائیگی دشوار ہونے کی وجہ سے خمس ان سے ساقط نہیں ہو سکتا ہے بلکہ جس وقت بھی اس کا ادا کرنا ان کے لئے ممکن ہو اس وقت دینا واجب ہو گا ۔ وہ لوگ خمس کے ولی امر یا اس کے وکیل سے اپنی استطاعت کے مطابق خمس ادا کرنے کے لئے وقت اور مقدار پر صلاح و مشورہ کر لیں کہ اس مدت تک اس مقدار میں ادا کر دیں گے ۔

س ۹۴۷ : میں نے قرض پر ایک مکان اور دوکان ۔ جس میں کاروبار کرتا ہوں ۔ حاصل کی ہے اور یہ قرض قسط وار ادا کر رہا ہوں اور شریعت پر عمل کرتے ہوئے اپنے خمس کا سال بھی معین کر لیا ہے آپ سے التجا ہے کہ مجھ پر اس گھر کا خمس معاف فرما دیں جس میں میرے بچے زندگی گذار رہے ہیں ۔ رہا دوکان کا خمس تو اس کو قسطوں کی شکل میں ادا کرنا میرے امکان میں ہے ۔

ج بنابر فرض سوال جس مکان میں آپ رہتے ہیں اس پر خمس نکالنا واجب نہیں ہے ۔ رہی دوکان تو اس کا خمس دینا آپ پر واجب ہے چاہے رفتہ رفتہ دیں اس کے لئے میری طرف سے جن وکلاء کو اس کام کی اجازت ہے ان میں سے کسی سے بھی صلاح و مشورہ کر لیں ۔

www.kitabmart.in

س ۹۴۸ : ایک شخص ملک سے باہر رہتا ہے جس نے خمس نہیں نکالا ہے۔ اس نے ایک گھر غیر مخمّس مال سے خریدا ہے لیکن اس وقت اس کی مالی حالت اتنی اچھی نہیں ہے کہ تمام واجب خمس ادا کرے البتہ اس پر جو خمس قرض ہے اس کے عوض میں ہر سال خمس کی محسوبہ رقم سے کچھ زیادہ نکالتا رہتا ہے تو کیا اس کا یہ عمل قبول ہوگا یا نہیں ؟

ج فرض سوال کے مطابق اس کو واجب خمس کی ادائیگی کے سلسلہ میں صلاح و مشورہ کرنا ضروری ہے پھر وہ رفتہ رفتہ اس کو ادا کر سکتا ہے اور ابھی تک جو کچھ اس نے دیا ہے وہ قابل قبول ہے۔

س ۹۴۹ : ایک شخص جس پر چند سال کی منفعت کا خمس ادا کرنا واجب ہے لیکن ابھی تک اس نے خمس کے عنوان سے کچھ بھی ادا نہیں کیا ہے اور اس پر کتنا خمس نکالنا واجب ہے یہ بھی اس کو یاد نہیں ہے تو وہ کیونکر خمس سے سبکدوش ہو سکتا ہے ؟

ج ضروری ہے کہ وہ اپنے ان تمام اموال کا حساب کرے جن میں خمس واجب ہے اور ان کا خمس ادا کرے اور مشکوک معاملات میں حاکم شرع یا اس کے وکیل مجاز سے صلح کر لینا ہی کافی ہے۔

س ۹۵۰ : میں ایک نوجوان ہوں اپنے گھر والوں کے ساتھ رہتا ہوں اور میرے باپ نہ خود پر واجب شدہ خمس نکالتے ہیں اور نہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، یہاں تک انہوں نے سود کے پیسے سے ایک مکان بھی بنا رکھا ہے۔ چنانچہ اس مکان میں، میں جو کچھ کھاتا پیتا ہوں اس کی حرمت واضح ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ میں اپنے گھر والوں سے الگ رہنے کی استطاعت نہیں رکھتا، امید رکھتا ہوں کہ میری تکلیف کیا ہے اسے بتائیں گے ؟

www.kitabmart.in

ج اپنے اس یقین کی بناء پر کہ باپ کا مال سود سے ملا ہوا ہے، یا آپ کے علم کی بناء پر کہ والد نے خمس و زکواۃ واجب ادا نہیں کیا ہے ان باتوں کا لازمہ یہ نہیں ہے کہ آپ یہ یقین کرلیں کہ جو کچھ آپ باپ کے مال میں سے خرچ کر چکے ہیں یا خرچ کریں گے وہ آپ کے لئے حرام ہے اور جس وقت تک حرمت کا یقین نہ ہو آپ کا اس مال سے استفادہ کرنا حرام نہیں ہوگا۔ ہاں جب حرمت کا یقین حاصل ہو جائے تو پھر تصرف آپ کے لئے جائز نہیں ہوگا اسی طرح جب آپ کا گھر والوں سے جدا ہونا اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ترک کرنا موجب حرج ہو تو اس صورت میں آپ کے لئے ان کے اموال سے استفادہ کرنا جائز ہو جائے گا البتہ آپ ان اموال میں سے جس قدر خمس و زکوٰۃ وغیرہ سے استفادہ کریں گے اُن کے ضامن رہیں گے۔

س ۹۵۱: میں جانتا ہوں کہ میرے والد خمس و زکوٰۃ نہیں ادا کرتے ہیں اور جب میں نے اس کی طرف ان کو متوجہ کیا تو انھوں نے یہی جواب دیا کہ ہم خود ہی محتاج ہیں لہٰذا ہم پر خمس و زکواۃ واجب نہیں ہے تو اس سلسلہ میں آپ کا کیا حکم ہے؟

ج جب ان کے پاس وہ مال نہیں کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہے اور اتنا مال بھی نہیں کہ جس میں خمس واجب ہو، اس پر نہ خمس ہے نہ زکواۃ۔ اور اس مسئلہ میں آپ کو تحقیق کرنا بھی ضروری نہیں ہے۔

س ۹۵۲: ہم چند افراد ایسے لوگوں کے ساتھ کام کرتے ہیں جو خمس ادا نہیں کرتے اور نہ ان کے پاس اپنا سالانہ حساب ہے۔ تو ہم لوگ ان کے ساتھ جو خرید و فروخت اور کاروبار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں اس سلسلہ میں کیا حکم ہے؟

ج ان اموال میں خمس کے یقین ہونے کی بناء پر جو آپ ان لوگوں سے

www.kitabmart.in

خرید و فروخت اور ان کے ہاں تصرّف کرتے ہیں ایسے تصرّفات جائز نہیں ہیں۔ اس کے باوجود اگر معاملہ واقع ہو جائے تو جتنی مقدار مورد معاملہ مال میں خمس واجب ہے اس میں معاملہ فضولی ہو گا اس مقدار کے لئے ولی امر خمس یا اس کے وکیل سے اجازت لینا ضروری ہے۔ البتہ اگر ان کے ساتھ نشست و برخاست اور کھانا ترک کرنا اور ان کے مال میں تصرّف کرنا آپ کے لئے دشوار ہو تو اس صورت میں آپ کے لئے ان چیزوں میں تصرّف جائز تو ہے لیکن جتنا مال آپ نے ان کا صرف کیا ہے اس کے خمس کے آپ ضامن ہوں گے۔

س ۹۵۳: کیا جو مال کاروبار کی منفعت سے گھر خریدنے یا بنوانے کے لئے جمع کیا گیا ہے اس میں خمس دینا ہو گا؟

ج اگر گھر خریدنے یا بنوانے سے پہلے جمع کئے ہوئے مال پر خمس کا سال پورا ہو جائے تو مکلف کو خمس دینا ہو گا۔

س ۹۵۴: جب کوئی شخص کسی مسجد کے لئے ایسا مال دے جس کا خمس نہیں نکالا گیا ہے تو کیا اس کا لینا جائز ہے؟

ج اگر اس امر کا یقین ہو کہ اس شخص نے جو مال مسجد کو دیا ہے اس کا خمس نہیں نکالا گیا ہے تو اس مال کا اس شخص سے لینا جائز نہیں ہے۔ اور اگر اس سے لیا جا چکا ہے تو اس کی جس مقدار میں خمس دینا واجب ہے اتنی مقدار کے لئے حاکم شرع یا اس کے وکیل کی طرف رجوع کرنا واجب ہے۔

س ۹۵۵: ایسے لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست کا کیا حکم ہے کہ جو مسلمان تو ہیں مگر دینی امور کے پابند نہیں ہیں خاص طور سے نماز اور خمس کے پابند نہیں ہیں؟ اور

www.kitabmart.in

آیا ان کے گھروں میں کھانا کھانے میں اشکال ہے؟ اگر اشکال ہے تو جو چند مرتبہ ایسے فعل کا مرتکب ہو چکا ہو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج ان کے ساتھ رفت و آمد رکھنا اگر ان کی عدم دینداری میں معاون و مددگار نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں اگر آپ کا نہ آنا جانا اور ربط و ضبط نہ رکھنا ان کو دین کا پابند بنانے میں مؤثر ہو تو ایسی صورت میں ان کے ساتھ نشست و برخاست نہ رکھنا ہی کچھ مدت کے لئے از باب امر بالمعروف و نہی عن المنکر واجب ہے رہی بات ان کے اموال سے استفادہ کی، مثلاً کھانا پینا وغیرہ تو جس وقت تک یہ یقین نہ ہو کہ یہ مال وہ ہے کہ جس میں خمس ہے، اس وقت تک استفادہ کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے ورنہ یقین کے بعد حاکم شرع یا اس کے وکیل کی اجازت کے بغیر استفادہ کرنا جائز نہیں ہوگا۔

س ۹۵۶ : میری سہیلی اکثر مجھے کھانے کی دعوت دیا کرتی ہے۔ لیکن ایک مدت کے بعد مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ اس کا شوہر خمس نہیں نکالتا ہے۔ تو کیا میرے لئے ایسے شخص کے یہاں کھانا پینا جائز ہے؟

ج ان کے ہاں اس وقت تک کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ جو کھانا وہ پیش کر رہے ہیں وہ غیر مخمّس مال سے تیار کیا گیا ہے

س ۹۵۷ : ایک شخص پہلی مرتبہ اپنے اموال کا حساب لگا رہا ہے تاکہ ان کا خمس ادا کر سکے تو اس کے اس گھر کے لئے کیا حکم ہے جسے اس نے خریدا تو ہے لیکن اس کو یہ یاد نہیں ہے کہ کس مال سے خریدا ہے؟ اور اگر یہ جانتا ہو کہ یہ (مکان) اس مال سے خریدا گیا ہے جو چند سال تک ذخیرہ تھا تو اس صورت میں اس کا کیا حکم ہے؟

www.kitabmart.in

ج جب وہ خریدنے کی کیفیت سے بے خبر ہو تو بنا بر احوط اس پر واجب ہے کہ اس کے خمس میں سے کچھ دیگر حاکم شرع سے مصالحت کر لے۔ اور اگر اس نے غیر مخمّس مال سے گھر خریدا ہے تو اسے فی الحال جو مکان کی قیمت ہے اس کے حساب سے خمس ادا کرنا واجب ہے مگر یہ کہ اس نے ما فی الذمہ قرض سے گھر خریدا ہو اور اس کے بعد غیر مخمّس مال سے اپنا قرض ادا کیا ہو تو اس صورت میں صرف اتنے ہی مال میں خمس ادا کرنا واجب ہوگا جس سے اس نے قرض چکایا ہے۔

س ۹۵۸ : ایک عالم دین کسی شہر میں وہاں کے لوگوں سے خمس کے عنوان سے ایک رقم لیتا ہے۔ لیکن اس کے لئے عین مال کو آپ کی جانب یا آپ کے ادارہ کی جانب ارسال کرنا دشوار ہے تو کیا وہ یہ رقم بینک کے حوالے سے ارسال کر سکتا ہے، یہ جانتے ہوئے بھی کہ بینک سے جو مال وصول کیا جائے گا وہ عین وہی مال نہ ہوگا کہ جو اس نے اپنے شہر میں بینک کے حوالے کیا ہے؟

ج خمس یا دیگر رقوم شرعیہ کا بینک کے توسط سے بھیجنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۹۵۹ : اگر میں نے غیر مخمس مال سے زمین خریدی ہے تو اس میں نماز صحیح ہے یا نہیں؟

ج اگر عین غیر مخمّس اموال سے زمین کی خریداری عمل میں آئی ہے، تو جتنی مقدار خمس کی بنتی ہے اتنا معاملہ فضولی ہے۔ جس میں ولی امر کی اجازت ضروری ہے لہٰذا جب تک اس کی اجازت نہ ہو اس مقدار زمین میں نماز صحیح نہ ہوگی۔

س ۹۶۰ : جب خریدنے والا یہ جان لے کہ خریدے ہوئے مال میں خمس کی ادائیگی باقی ہے

www.kitabmart.in

فروخت کرنے والے نے خمس نہیں نکالا ہے تو کیا اس میں خریدنے والے کے لئے تصرّف جائز ہوگا ؟

ج اس فرض کے ساتھ کہ بیچے ہوئے مال میں خمس ہے تو خمس کی مقدار کے برابر میں معاملہ فضولی ہوگا جس کے لئے حاکم شرع سے اجازت لینی ضروری ہے۔

س ۹۶۱ : وہ دوکان دار جو یہ نہ جانتا ہو کہ خریدار نے اپنے مال کا خمس ادا کیا ہے یا نہیں اور وہ اس کے ساتھ معاملہ کر رہا ہے تو آیا اس کے لئے اس مال کا خمس ادا کرنا واجب ہوگا یا نہیں ؟

ج جب تک یہ علم نہ ہو کہ خریدار سے ملنے والی قیمت میں خمس ہے خود دوکاندار پر کچھ نہیں ہے۔ اور نہ تو اس کے لئے چھان بین و تحقیق کرنا ضروری ہے۔

س ۹۶۲ : اگر چار آدمی ایک ساتھ ایک لاکھ تومان شراکت کے عنوان سے رکھیں تاکہ اس سے کام کر کے فائدہ اٹھائیں اور ان میں کا کوئی ایک شخص خمس کا پابند نہ ہو تو کیا اس کی شراکت میں کام کرنا صحیح ہوگا یا نہیں ؟ اور آیا ان کے لئے ممکن ہے کہ وہ اس شخص سے کہ جو پابند خمس نہیں ہے مال لے کر اس سے فائدہ اٹھائیں (اس طرح کہ مال کو قرض حسنہ کے عنوان سے لے لیں) اور عام طور پر اگر چند لوگ شریک ہوں تو کیا ہر ایک پر اپنے حصّہ کی منفعت سے علیٰحدہ طور پر خمس دینا واجب ہوگا یا اس کو مشترک طور پر جو صندوق ہے اس میں سے ادا کرنا ضروری ہے؟

ج ایسے شخص کے ساتھ شریک ہونا کہ جس کے اصل مال میں خمس ہے اور اس نے ادا نہیں کیا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ خمس کی مقدار کے برابر مال میں معاملہ فضولی ہوگا جس کے لئے حتمی طور پر حاکم شرع کی طرف رجوع کرنا ہوگا اور

www.kitabmart.in

جب بعض شرکاء کے دیئے ہوئے مال میں خمس دینا باقی ہو تو شراکت کے اصل مال میں تصرّف ناجائز ہوگا۔ اور جس وقت شراکت کے مال کے منافع کو افراد لے رہے ہوں تو ہر شخص مکلّف ہے کہ وہ اپنے حصّہ میں جو مخارج سے زیادہ مال ہو اس کا خمس ادا کرے۔

س ٩٦٣ : جب میرے ساتھ کے شریک لوگ اپنے حساب کا سال نہ رکھتے ہوں تو میری کیا تکلیف ہے؟

ج جو لوگ شریک ہیں ان میں سے ہر ایک پر واجب ہے کہ وہ اپنے حصّہ کے حقوق شرعی کو ادا کریں تاکہ مشترک اموال میں ان کے تصرّفات جائز ہوسکیں۔ اور اگر تمام شرکاء ایسے ہوں جو اپنے ذمّہ کے حقوق شرعی نہ ادا کرتے ہوں اور کمپنی (شرکت) کا توڑ دینا یا شرکاء سے جدا ہونا آپ کے لئے موجب حرج ہو تو آپ کے لئے کمپنی میں کام کو جاری رکھنے کی اجازت ہے۔

اصل سرمایہ

س ٩٦٤ : سنہ ١٣٦٥ھ ش (سنہ ١٩٨٦ء) میں تعلیم و تربیت کے مقصد سے کسی کمپنی میں کام کرنے والوں نے ایک کواپریٹو سوسائٹی قائم کی اور ابتداء میں سرمایہ کی رقم حصص کے طور پر تعلیم و تربیت کے چند ملازمین نے فراہم کی۔ (اس وقت) ان میں سے ہر ایک نے سو سو تومان دیئے تھے۔ ابتداء میں کمپنی کی اصل پونجی بہت کم تھی، لیکن اس وقت ممبروں کی کثرت کی وجہ سے گاڑی وغیرہ کے علاوہ کمپنی کا اصل سرمایہ ١٨ ملین تومان ہے، اور

www.kitabmart.in

اس سرمایہ سے جو فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ ممبروں کے درمیان ان کے حصّے کے مطابق تقسیم ہوتا ہے ۔ اور ان میں کا ہر شخص جب بھی چاہے اپنا حساب ختم کر سکتا ہے ؟

ابھی تک نہ تو اصل سرمایہ سے خمس دیا گیا ہے اور نہ فائدے سے تو کیا کمپنی کا انچارج ہونے کی حیثیت سے کمپنی کی جن چیزوں میں خمس ہے اس کا ادا کرنا میرے لئے جائز ہے ؟ اور کیا حصّہ داروں کی رضایت شرط ہے ؟

ج اصل مال اور اس سے حاصل ہونے والے فائدے کا خمس دینا ہر ممبر پر اپنے حصّے کے لحاظ سے واجب ہے اور افسرِ اعلیٰ کا خمس نکالنا کمپنی کے حصّہ داروں کی اجازت و وکالت پر موقوف ہے ۔

س ۹۶۵ : چند افراد ایسے بھی ہیں جو بوقت ضرورت ایک دوسرے کی مدد کے لئے قرض الحسنہ کے بینک قائم کرنا چاہتے ہیں اس طرح کہ ہر ممبر پر (پہلی مرتبہ دی جانے والی رقم کے علاوہ) اصل سرمایہ میں اضافے کے لئے ہر مہینہ کچھ رقم کا دینا ضروری ہے ، لہٰذا بیان فرمائیے کہ ہر ممبر اپنے حصّے کی رقم میں کس طرح خمس دے گا ؟ اور جب کہ قرض الحسنہ کا اصل سرمایہ اس کے ممبروں نے ہمیشہ کے لئے قرض کے طور پر خود لیا ہو تو اس صورت میں خمس کی کیا شکل ہو گی ؟

ج اگر ممبر نے اپنے حصّے کی رقم کاروبار کے منافع سے خمسی سال کے ختم ہونے کے بعد دی ہے تو اس پر پہلے خمس کا ادا کرنا واجب ہے لیکن اگر اپنے حصے کی رقم اثناء سال میں دی ہے تو خمس کی ادائیگی سال کے آخر میں واجب ہو گی اگر اس رقم کا لینا ممکن ہو ورنہ جب تک اس رقم کا لینا ممکن نہ ہو اس وقت تک اس پر خمس نکالنا واجب نہیں ہے ۔

www.kitabmart.in

س ۹۶۶ : کیا "صندوق قرض الحسنہ" مستقل حیثیت رکھتا ہے ؟ اور اگر ایسا ہے تو اس سے حاصل ہونے والے فائدے میں خمس ہے یا نہیں ؟ اور اگر مستقل حیثیت نہیں رکھتا تو اس کے خمس نکالنے کا کیا طریقہ ہے ؟

ج اگر قرض الحسنہ کے اصل سرمایہ میں چند افراد شریک ہوں تو اس سے حاصل ہونے والا فائدہ ہر شخص کے حصے کے لحاظ سے اس کی ملکیت ہو گا اور اسی میں اس پر خمس واجب ہو گا ۔ لیکن اگر قرض الحسنہ کا سرمایہ کسی ایک یا چند اشخاص کی ملکیت نہ ہو جیسے کہ وہ وقف عام کے مال سے ہو تو اس سے حاصل ہونے والے فائدے میں خمس نہیں ہے ۔

س ۹۶۷ : بارہ مومنین نے یہ طے کیا ہے کہ ان میں ہر ایک ہر ماہ کی خاص فنڈ میں بیس دینار جمع کرے گا اور ہر مہینے ان میں سے ایک ، اس رقم کو لے کر اپنے خاص مصرف میں صرف کرے گا اور جب آخری شخص کا نمبر آئے گا تو وہ بارہ مہینے کے بعد رقم لے گا جس میں اس مدت میں اس کی دی ہوئی رقم مثلاً ۲۴۰ دینار بھی ہوں گے تو کیا اس شخص کی اپنی رقم پر بھی خمس واجب ہو گا یا اس رقم کا شمار اس کے اخراجات میں کیا جائے گا ؟ اور اگر خمس کے حساب کے لئے اس کی تاریخ معین ہو ، اور اس نے جو رقم لی ہے اس میں سے معین تاریخ کے بعد کچھ رقم باقی رہے ، تو کیا اس شخص کیلئے جائز ہے کہ اس رقم کے لئے دوسری مستقل تاریخ رکھے تاکہ وہ اس تاریخ پر اس کے خمس سے بری الذمہ ہو جائے ؟

ج فنڈ میں جمع شدہ رقم اگر سال کے منافع میں سے ہے اور اب جو رقم اس نے سال کے خرچ کے لئے لی ہے اگر وہ اسی سال کی منفعت اور جمع شدہ رقم

www.kitabmart.in

سے ہے تو اس پر خمس نہیں ہے لیکن اگر اس نے گذشتہ سال کے منافع میں سے جمع کیا ہے تو جو رقم اخراجات کے لئے لی ہے اس کا خمس نکالنا واجب ہے اور اگر وہ منافع دونوں سال کا ہو تو ہر سال کے منافع کا اپنا حکم ہوگا۔ لیکن اس نے جو رقم لی ہے اگر وہ اس سال کے اخراجات سے زائد ہے تو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ زائد کے خمس سے بچنے کے لئے مقدار زائد کی خاطر مستقل تاریخ خمس مقرر کرے بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پورے سال کی آمدنی کے خمس کیلئے ایک تاریخ معین کرے اور اخراجات سے جو بچ جائے اس تاریخ میں اس کا خمس نکال دے۔

س ۹۶۸ : میں نے رہن پر کرایہ کا مکان لیا ہے اور بطور رہن (مالک مکان کو) ایک رقم دی ہے، کیا مجھ پر ایک سال کے بعد بطور رہن دی جانے والی رقم پر خمس واجب ہوگا؟

ج اگر وہ (رقم) منفعت میں سے ہو تو مالک مکان کے لوٹانے کے بعد اس رقم پر خمس ہوگا۔

س ۹۶۹ : آبادکاری کے لئے ایک خطیر رقم کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کو یکمشت دینا ہمارے لئے مشکل کام ہے۔ لہٰذا اس کام کو انجام دینے کے لئے ہم لوگوں نے ایک فنڈ قائم کیا ہے اور اس میں ہر مہینے کچھ رقم جمع کرتے ہیں اور جب مال جمع ہوجاتا ہے تو اسے آبادکاری میں صرف کرتے ہیں، کیا جمع شدہ رقم میں خمس ہے؟

ج ہر شخص کی جانب سے دی جانے والی رقم اگر آبادکاری میں خرچ کرتے وقت تک اس کی ملکیت میں رہے اور خمس کا سال پورا ہونے تک اسے فنڈ کے

www.kitabmart.in

کھاتے میں لوٹانا ممکن ہو تو اس پر خمس واجب ہے۔

س ۹۷۰ : چند سال پہلے میں نے اپنے مال کا حساب کیا اور اپنے خمس کا سال معین کیا، میرے پاس نقد رقم اور موٹر سائیکل کے علاوہ خمس نکالی ہوئی ۹۸ بھیڑ بکریاں تھیں اور چند سال سے میری بھیڑ بکریاں بیچنے سے کم ہو گئی ہیں لیکن نقدی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس وقت ۶۰ بھیڑ بکریاں اور میرے پاس نقد رقم ہے، پس کیا اس مال کا خمس نکالنا مجھ پر واجب ہے یا صرف اضافی مال کا خمس نکالنا ہوگا؟

ج اگر موجودہ بھیڑ بکریوں کی مجموعی قیمت موجود نقدی مال اور ۹۸ بھیڑ بکریوں کی کل قیمت اور خمس دیئے ہوئے مال کے مجموعہ سے زیادہ ہو تو اس زائد میں خمس ہے۔

س ۹۷۱ : ایک شخص کے پاس ایک ملکیت (گھر یا زمین) ہے جس پر خمس ہے، تو کیا وہ اس کا خمس اپنے سال کی منفعت سے ادا کر سکتا ہے یا واجب ہے کہ پہلے وہ منفعت کا خمس نکال ڈالے پھر اس خمس نکالی ہوئی رقم سے اس ملکیت کا خمس ادا کرے؟

ج اگر سال کی منفعت کا خمس نکالنا چاہتا ہے تو واجب ہے کہ اس کا بھی خمس نکالے۔

س ۹۷۲ : ہم نے شہیدوں کے بچوں کے لئے کچھ شہیدوں کے کارخانوں، زرعی زمینوں یا بنیاد شہداء سے ملنے والے وظیفہ سے کچھ مال جمع کیا ہے جس سے بعض اوقات ان کی ضرورتوں کو پورا کیا جاتا ہے، لہٰذا آپ بتائیں کہ کیا ان منافع اور ملنے والی مہینے کی جمع شدہ رقم پر خمس واجب ہے یا پھر ان لوگوں کے بڑے ہونے تک انتظار کیا جائے گا؟

www.kitabmart.in

ج شہداء کی اولاد کو ان کے ارث میں جو باپ کی چیزیں ملی ہیں یا جو بنیادِ شہید کی طرف سے انہیں دیا گیا ہے ان میں خمس واجب نہیں ہے، لیکن ارث میں ملنے والے مال سے حاصل ہونے والے منافع یا بنیادِ شہید کی طرف سے ہدیتاً ملنے والے مال سے حاصل ہونے والے منافع میں اگر وہ ان کے بالغ ہونے تک ان کی ملکیت میں رہیں تو ان منافع میں خمس کا نکالنا احتیاط واجب ہے۔

س ۹۷۳ : کیا نفع کمانے اور تجارت میں لگائے جانے والے مال میں خمس ہوتا ہے؟

ج اگر اصل سرمایہ کاروبار سے حاصل ہوا ہو تو اس میں خمس ہے، لیکن نفع کمانے میں جو مال اصل سرمایہ سے خرچ ہوتا ہے جیسے ذخیرہ کرانے، مزدوری، وزن کرانے اور دلّالی وغیرہ تو یہ سب تجارت کے منافع سے منہا کر لیا جائے گا اور اس میں خمس نہیں ہے۔

س ۹۷۴ : اصل مال اور اس کے منافع میں خمس ہے یا نہیں؟

ج اگر اصل مال کو انسان نے کسب (یا تنخواہ وغیرہ سے) حاصل کیا ہو تو اس میں خمس ہے اور جو منافع تجارت سے حاصل ہوئے ہوں تو اس میں سال کے خرچ سے زائد پر خمس واجب ہے۔

س ۹۷۵ : اگر کسی کے پاس سونے کے سکے ہوں اور وہ نصاب تک پہنچ جائیں تو کیا اس پر زکوٰۃ کے علاوہ خمس بھی ہوگا؟

ج اگر اسے کاروباری منافع میں سے شمار کیا جاتا ہو تو وجوب خمس کے سلسلے میں اس کا حکم دوسرے منافع کا ہے۔

س ۹۷۶ : میری زوجہ اور میں وزارت تعلیم میں کام کرتے ہیں۔ اور میری زوجہ اپنے مہینے

www.kitabmart.in

کی تنخواہ ہمیشہ مجھے ھبہ کرتی ہے اور میں نے وزارت تعلیم میں کام کرنے والوں کی زرعی سوسائٹی میں ایک رقم لگادی ہے اور میں خود بھی اس کا ممبر ہوں لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ رقم میری تنخواہ سے تھی یا میری اہلیہ کی تنخواہ سے تھی یہ جانتے ہوئے کہ میری اھلیہ کی جمع شدہ تنخواہ کی رقم اس مقدار سے کم ہے جتنا وہ خمسی سال میں سے لیتی ہے، تو کیا اس مبلغ میں خمس ہے یا نہیں ہے؟

ج) جمع شدہ مال جو آپ کی تنخواہ کا ہے اس میں خمس ہے اور جو آپ کی بیوی نے آپ کو ہبہ کیا ہے اس میں خمس واجب نہیں ہے، اسی طرح جس مال میں شک ہو کہ وہ آپ کا ہے یا آپ کی بیوی نے ہبہ کیا ہے، اس کا خمس نکالنا بھی واجب نہیں ہے لیکن احوط یہی ہے کہ اس کا خمس نکالا جائے یا تھوڑا مال دیگر خمس کے بارے میں (حاکم شرع سے) مصالحت کی جائے۔

س ۹۷۷: جو رقم بینک میں دو سال کے لئے بطور قرض الحسنہ موجود تھی کیا اس میں خمس ہے؟

ج) سال کے منافع میں سے جو بھی مقدار جمع ہو اس میں ایک مرتبہ خمس ہے اور بینک میں قرض الحسنہ کے طور پر جمع کرنے سے خمس ساقط نہیں ہوتا، البتہ جب تک قرض لینے والے سے وہ رقم نہ مل جائے اس پر خمس واجب نہیں ہے۔

س ۹۷۸: ایک شخص اپنے اور (زیر کفالت) عیال کے خرچ میں کٹوتی کرتا ہے تاکہ کچھ مال جمع کر سکے یا وہ کچھ رقم قرض لیتا ہے تاکہ اپنی زندگی کی پریشانیوں کو دور کر سکے، پس اگر خمس کی تاریخ تک جمع شدہ مال یا قرض لی ہوئی رقم باقی رہ جائے تو کیا اس پر خمس ہوگا؟

ج) جمع شدہ منفعت اگر خمس کی تاریخ تک رہ جائے تو اس میں ہر حال میں

www.kitabmart.in

خمس واجب، ہوگا، اور قرض لینے والے پر خمس واجب نہیں ہے لیکن جب قرض کو سال کے منافع میں سے قسط وار ادا کرے اور قرض کا عین مال خمس کے سال کے وقت اس کے پاس موجود ہو تو اس کا خمس دینا واجب ہے۔

س ۹۷۹ : دو سال پہلے مکان بنانے کے لئے میں نے تھوڑی سی زمین خریدی تھی، اگر میں مکان کی تعمیر کے لئے (روزانہ کے خرچ سے بچا کر) کچھ مال جمع کروں، تو کیا سال کے آخر میں اس (جمع شدہ) رقم میں خمس ہے؟ فی الحال میں کرایہ کے مکان میں رہتا ہوں۔

ج اگر اس مال کو سال کے منافع میں سے جمع کیا تھا یہاں تک کہ خمس کا سال آگیا تو اس میں خمس واجب ہے لیکن سال کے داخل ہونے سے پہلے اگر اس مال کو مکان کے لوازمات میں تبدیل کر دیا جائے تو اس پر خمس نہیں ہے۔

س ۹۸۰ : میں شادی کرنا چاہتا ہوں، اور مالی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے میں نے اپنے مال کو ایک شخص کے پاس بطور بیع شرط رکھا ہے، اور اس وقت مالی ضرورتوں کے پیش نظر جب کہ میں کالج کا ایک طالب علم ہوں، کیا مسئلہ خمس میں مصالحت کا امکان ہے؟

ج اگر مذکورہ مال منافع کسب میں سے تھا تو سال خمس کے پورا ہونے پر اس کا خمس نکالنا واجب ہے، اور ایسا کوئی مورد نہیں ہے جہاں خمس یقینی ہو اور اس میں مصالحت کی جائے۔

س ۹۸۱ : گذشتہ سال حج کمیٹی نے حاجیوں کے قافلوں کے تمام اثاثے و اسباب ان سے خرید لئے اور میں نے اس سال گرمی میں اپنے سامان کی قیمت ۴ لاکھ ۲۱ ہزار تومان وصول کئے۔ اس کے علاوہ میں نے گذشتہ سال اسّی ہزار تومان لیا تھا۔ اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ میں نے خمس کی تاریخ معین کردی ہے اور خرچ سے بچے ہوئے

www.kitabmart.in

مال پر ہر سال خمس دیتا ہوں ۔ نیز یہ کہ مذکورہ چیزیں میری ضرورت کی تھیں ، کیا اس وقت اس رقم میں خمس نکالنا واجب ہے ؟ جب کہ اس وقت ان کی قیمتوں میں بہت زیادہ اختلاف ہوگیا ہے ؟

ج مذکورہ سامان اگر مخمس مال سے خریدا تھا تو بیچنے کے بعد ان کی قیمتوں میں خمس نہیں ہے ، اور نہ ان کا خمس نکالنا واجب ہے ۔

س ۹۸۲ : میں ایک دوکاندار ہوں اور ہر سال نقدی مال اور سامان کا حساب کرتا ہوں اور بعض ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو سال کے آخر تک نہیں فروخت ہوتی ہیں تو کیا سال کے آخر میں اس کو بیچنے سے پہلے اس کا خمس نکالنا واجب ہے یا یہ کہ اس کو بیچنے کے بعد اس کا خمس نکالنا واجب ہے ؟ اور اگر ان چیزوں کا خمس دے دیا ہو اور پھر انھیں فروخت کیا ہو تو اگلے سال ان کا کس طرح حساب کروں گا ؟ اور اگر انہیں نہ بیچا ہو اور ان کی قیمت میں فرق آگیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج جن چیزوں کو نہیں بیچا ہے اور نہ اس سال انہیں کوئی خریدنے والا ہے تو ان کی بڑھی ہوئی قیمتوں پر خمس نکالنا واجب نہیں ہے بلکہ آئندہ بیچ کر حاصل ہونے والا منافع اس سال کا شمار ہوگا جس سال اسے فروخت کیا ہے ، اور اگر جن چیزوں کی قیمتیں بڑھیں تھیں اور ان کا مشتری بھی اس وقت موجود تھا لیکن زیادہ (منافع) کی خاطر آپ نے اسے سال کے آخر تک نہیں بیچا تو سال کے داخل ہوتے ہی ان کی بڑھی ہوئی قیمت کا خمس نکالنا واجب ہے ۔

س ۹۸۳ : ایک مکان تین طبقوں پر مشتمل ہے اور مکان کی سند (رسمی کاغذات) کی روسے وہ ۱۹۷۳ء سے چار افراد کی درج ذیل تفصیل سے ملکیت میں ہے :

www.kitabmart.in

پورے گھر کے پانچ حصّوں میں سے تین حصّے تین اولاد کی ملکیت میں ہیں اور دو حصے ان کے والدین کے ہیں، اور ایک طبقہ پر اولاد میں سے کوئی ایک رہتا ہے اور دوسرے دو طبقوں پر ان کے مالکوں کی معیشت کے پورا کرنے کے لئے دو کرایہ دار رہتے ہیں، اور یہ جانتے ہوئے کہ ان دو مالکوں میں سے ایک اس گھر کے علاوہ دوسرا گھر نہیں رکھتا، کیا ان دونوں طبقوں پر خمس واجب ہے؟ اور کیا یہ دونوں طبقے سال کے خرچ میں شمار ہوں گے؟

ج معیشت چلانے کے لئے مذکورہ گھر کا جو حصّہ کرایہ پر دیا گیا ہے اس کا حکم، اصل مال کا حکم ہے، پس اگر وہ کاروباری فائدے میں شمار ہوتا ہو تو اس میں خمس ہے اور اگر وہ ارث میں ملا ہو یا ہبہ کے طور پر ملا ہو تو اس میں خمس نہیں ہے۔

س ۹۸۴: ایک شخص کے پاس ایسا گیہوں تھا جس کا خمس دے چکا ہے، اور جب وہ (دوسری فصل کے لئے) گیہوں بو رہا تھا تو اسی مخمّس گیہوں کو صرف کرتا رہا، پھر وہ اس (خمس دیئے ہوئے گیہوں) کی جگہ نئے گیہوں کو رکھتا تھا اس طرح کئی سال گذر گئے، تو کیا اس نئے گیہوں میں خمس ہوگا جسے وہ استعمال کئے ہوئے گیہوں کی جگہ رکھتا تھا؟ اور ایسا ہونے کی صورت میں کیا سب پر خمس ہوگا؟

ج جب اس نے خمس دیئے ہوئے گیہوں کو صرف کیا تو اس کے لئے جائز نہیں تھا کہ نئے گیہوں کو الگ کرے تاکہ اس طرح وہ مقدار خمس کے حکم سے باہر ہو۔ پس جدا کئے ہوئے نئے گیہوں کو اگر سال کے اخراجات میں صرف کیا ہے تو اس میں خمس نہیں ہے اور اس میں سے جو سال تک بچ جائے اس میں خمس واجب ہے۔

س ۹۸۵: بحمد اللہ میں ہر سال اپنے مال میں خمس نکالتا ہوں لیکن خمس کا حساب کرتے

www.kitabmart.in

وقت ہمیشہ مجھ کو شک ہوتا تھا پس اس شک کا کیا حکم ہے ؟ اور کیا واجب ہے کہ اس سال سارے نقدی مال کا میں حساب کروں یا یہ کہ اس سلسلے میں شک کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا ؟

ج اگر آپ کا شک گذشتہ برسوں کی منفعت کے حساب کے صحیح ہونے کے بارے میں ہے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا اور دوسری مرتبہ اس کا خمس نکالنا واجب نہیں ہے لیکن اگر آپ کو آمدنی کے بچے ہوئے مال میں اس بارے میں شک ہو کہ یہ اس سال کا ہے جس میں خمس دیا جا چکا ہے یا اس سال کا کہ جس کا خمس نہیں دیا ہے، تو اس صورت میں آپ پر اس کا خمس نکالنا واجب ہے مگر یہ کہ اس بات کا یقین ہو جائے کہ اس کا خمس پہلے نکالا جا چکا ہے۔

س ۹۸۶ : میں نے بالفرض مخمّس مال سے دس ہزار تومان میں ایک فرش خریدا اور کچھ دنوں کے بعد اسے ۱۵ ہزار تومان میں بیچ دیا تو کیا ۵ ہزار تومان کہ جو مخمّس مال سے زیادہ ہے وہ آمدنی کا بچا ہوا مال شمار ہوگا اور کیا اس میں خمس ہوگا ؟

ج اگر اسے بیچنے کے ارادے سے خریدا تھا تو خریدنے والی قیمت سے زیادہ کی رقم منفعت میں شمار ہوگی اور سال کے خرچ سے زائد میں خمس واجب ہوگا۔

س ۹۸۷ : جو شخص اپنے منافع میں سے ہر منفعت کے لئے خمس کی (جدا) تاریخ رکھتا ہے کیا اس کے لئے جائز ہے کہ اس منفعت کا خمس جس کی تاریخ آگئی ہے، ان منافع سے دے جن کی تاریخیں نہیں آئی ہیں ؟ اور جن منافع کے بارے میں جانتا ہو کہ یہ آخر سال تک باقی رہیں گے اور زندگی کے مصارف میں صرف نہیں ہوں گے ان کا کیا حکم ہے ؟

www.kitabmart.in

ج اگر یہ جائز ہو کہ ہر آمدنی کے لئے خمس کی مستقل تاریخ رکھی جائے تو (اس صورت میں بھی) اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ ایک کاروبار کے منافع کا خمس دوسرے کاروبار کے منافع میں سے دیا جائے۔ مگر اس صورت میں کہ دوسرے کا خمس نکالنے کے بعد (ما بقی رقم کو دیا جاسکتا ہے) اور جو منافع سال کے آخر تک خرچ نہیں ہوں گے ان میں اختیار ہے کہ ان کے حصول کے بعد ہی خمس دے دے یا سال کے ختم ہونے کا انتظار کرے۔

س ۹۸۸: ایک شخص کے پاس دو طبقہ مکان ہے جس کے اوپری طبقے میں وہ خود رہتا ہے اور نچلے طبقے کو ایک شخص کو دے دیا ہے۔ کیونکہ وہ مقروض تھا اور اس نے اس شخص سے کرایہ لینے کے بجائے قرض لے لیا ہے، پس کیا اس رقم میں خمس ہوگا؟

ج قرض لے کر مفت میں مکان دینے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے، بہرحال جس مال کو بطور قرض لیا ہے اس میں خمس نہیں ہے۔

س ۹۸۹: میں نے اوقاف کی عمارت میں سے ایک مکان مَطَب (کلینک) کے طور پر ماہانہ معین رقم پر کرایہ پر لیا ہے۔ اور کرایہ پر دینے کی میری درخواست کے وقت انہوں نے مجھ سے پگڑی بھی لی ہے پس کیا اس پگڑی پر خمس ہے؟ واضح رہے کہ اس وقت مذکورہ رقم میری ملکیت سے خارج ہو چکی ہے اور اب وہ مجھے کبھی نہیں ملے گی۔

ج اگر یہ رقم پگڑی کے طور پر دی گئی ہے اور سال بھر کے بچے ہوئے مال سے اس کا تعلق تھا تو اس کا خمس دینا واجب ہے۔

س ۹۹۰: ایک شخص بنجر زمین کو آباد کرنے اور اس میں پھل دار درخت لگانے کیلئے ۔ تاکہ ان کے پھلوں سے مستفید ہو سکے۔ ایک کنواں کھودتا ہے اور اس بات کو

www.kitabmart.in

مدنظر رکھتے ہوئے کہ ان درختوں پر دو سال بعد پھل لگتے ہیں، ان پر کافی پیسہ خرچ ہوتا ہے، اس شخص نے ابھی تک ایک ملین تومان سے زیادہ ان پر خرچ کیا ہے اور اس وقت تک اس نے خمس کا حساب نہیں کیا ہے اور اب، جب اس نے خمس ادا کرنے کے لئے اپنے اموال کا حساب کیا تو معلوم ہوا کہ کنویں، زمین اور باغ کی قیمت شہروں میں کثرت آبادی کی وجہ سے مصرف شدہ پیسہ کا کئی گنا ہو گئی ہے۔ پس اگر اسے موجودہ قیمت کا خمس ادا کرنے کی تکلیف دی جائے تو اس میں اس کی استطاعت نہیں ہے، اور اگر اسے خود زمین اور باغ کا خمس دینے کی تکلیف دی جائے تو اس سے وہ مشکلوں میں مبتلا ہو گا کیونکہ اس سلسلہ میں اس نے اس امید پر خود مشقّت اٹھائی کہ وہ اپنے معاش اور اپنے عیال کے اخراجات کو باغ کے پھلوں سے پورا کریگا پس اس کے اموال سے خمس نکالنے کے بارے میں اس کا کیا فریضہ ہے؟ اور اس کے اوپر جو خمس ہے اس کا وہ کس طرح حساب کرے کہ اس کے لئے اس کا ادا کرنا آسان ہو جائے؟

ج جس بنجر اور غیر آباد زمین کو اس نے باغ بنانے اور اس میں پھل دار درخت لگانے کے لئے زندہ کیا ہے تو اس پیسہ کو مستثنیٰ کر کے جو کہ زمین کو زندہ کرنے پر خرچ ہوا ہے اس زمین پر بلا اشکال خمس ہے اور اس سلسلہ میں اسے اختیار ہے کہ وہ خود زمین کا خمس دے یا اس کی موجودہ قیمت کے لحاظ سے خمس نکالے، لیکن کنویں، پائپ، واٹر پمپ، نلکے، اور درختوں وغیرہ پر جو پیسہ خرچ ہوا ہے اسے اس نے قرض لیا ہے یا ادھار بیچ کر حاصل کیا اور پھر اس کو غیر مخمّس مال سے ادا کر دیا تو اسے صرف اس پیسہ کا خمس دینا پڑے گا جو

www.kitabmart.in

اس نے قرض میں ادا کیا ہے لیکن اگر اس نے اسے غیر مخمس مال سے حاصل کیا ہے تو اس پر موجودہ قیمت کے لحاظ سے اس کا خمس دینا ہوگا اور اگر اس خمس کو جو کہ اس پر واجب ہے ابھی ایک مرتبہ ادا نہیں کر سکتا ہے تو ہمارے کسی وکیل سے صلاح ومشورہ کر کے آہستہ آہستہ خمس کی رقم کو ادا کرے، جیسا بھی مدت اور مقدار کے لحاظ سے اس کو مقدور ہو۔

س ۹۹۱ : خمس ادا کرنے کے لئے ایک شخص کے پاس سال بھر کا حساب نہیں ہے اور اب وہ خمس نکالنا چاہتا ہے اور شادی سے آج تک وہ مقروض چلا آرہا ہے، پس اپنے خمس کا وہ کیسے حساب کرے؟

ج اگر عہد ماضی سے آج تک اس کے پاس اس کے اخراجات سے کوئی پیسہ نہیں بچا ہے تو اس کے گذشتہ پر کوئی خمس نہیں ہے۔

س ۹۹۲ : موقوفہ اشیاء اور زمین کے منافع اور محصول پر خمس وزکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

ج عین موقوفہ چیزوں پر مطلقاً خمس نہیں ہے خواہ وہ وقف خاص ہی کیوں نہ ہو اور نہ ان کی نمو و فوائد پر خمس ہے اور نہ ہی وقف عام میں موقوف علیہ کے قبضہ کرنے سے قبل اس کی نمو میں زکوٰۃ ہے۔ لیکن قابض ہونے کے بعد وقف کی نمو پر زکوٰۃ واجب ہے، اگر اس میں زکوٰۃ کے شرائط پائے جاتے ہوں، لیکن وقف خاص کی نمو میں تو جن کے لئے وقف ہوا ہے اگر ان میں سے کسی کا حصہ حد نصاب تک پہونچ جائے تو اس پر اس کی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔

س ۹۹۳ : کیا چھوٹے بچوں کی کمائی میں بھی سہم سادات ـ کثرہم اللہ تعالیٰ ـ اور سہم امامؑ ہے؟

www.kitabmart.in

ج احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ بالغ ہونے کے بعد اپنی اس کمائی کے منافع کا خمس ادا کریں جو کہ بلوغ سے قبل کی تھی جبکہ بالغ ہونے تک وہ ان کی ملکیت میں ہے۔

س ۹۹۴ : کیا ان آلات پر بھی خمس ہے جو کاروبار میں استعمال ہوتے ہیں؟

ج کاروبار کے وسائل اور آلات کا حکم وہی ہے جو وجوب خمس میں راس المال کا حکم ہے۔

س ۹۹۵ : چند سال قبل ہم نے حج بیت اللہ جانے کی غرض سے بینک میں کچھ پیسے جمع کئے مگر ابھی تک ہم حج نہیں جا سکے ہیں اور ہمیں یہ یاد نہیں کہ ماضی میں ہم نے اس پیسہ کا خمس نکالا تھا یا نہیں۔ کیا اس وقت اس کا خمس دینا واجب ہے؟ اور حج پر جانے کی نام نویسی کے لئے ہم نے جو پیسہ جمع کیا تھا اس کو کئی سال ہو گئے ہیں کیا اس پر بھی خمس واجب ہے یا نہیں؟

ج حج کے لئے اسم نویسی کے سلسلہ میں جو پیسہ آپ نے جمع کیا تھا اگر وہ آپکی سال بھر کی کمائی میں سے تھا یا جمع کرتے وقت وہ اس قول وقرار کے تحت کہ وہ آنے جانے اور وہاں کی خدمات کی قیمت یا اجرت کے طور پر ہے، جو آپکے اور ادارۂ حج وزیارت کے درمیان ہوا تھا تو اس کا خمس دینا آپ پر واجب نہیں ہے۔

س ۹۹۶ : جن ملازمت پیشہ لوگوں کے خمس کے سال کا پہلا دن بارہویں مہینے کا آخری دن ہے اور وہ سال کا پہلا مہینہ شروع ہونے سے پانچ روز قبل ہی اپنی تنخواہ لے لیتے ہیں تاکہ اسے آنے والے سال کے آغاز میں خرچ کریں تو کیا اس کا خمس دینا واجب ہے؟

ج جو تنخواہ انہوں نے سال ختم ہونے سے قبل ہی لے لی ہے، اس میں سے

www.kitabmart.in

خمس والے سال کے آخر تک جتنی مقدار خرچ نہیں ہوئی ہے اس پر خمس ہے۔

س ۹۹۷ : یونیورسٹیوں کے اکثر طلبہ غیر متوقع مشکلوں کو حل کرنے کے لئے اپنی زندگی کے اخراجات میں میانہ روی سے کام لیتے ہیں لہٰذا ان کے پاس پیسہ — وافر مقدار میں جمع رہتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ:

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ یہ مال قناعت اور وزارت تعلیم کے وظیفہ سے حاصل ہوتا ہے تو کیا ان اموال پر خمس ہے؟

ج وظیفہ اور تعلیمی امداد پر خمس نہیں ہے۔

خمس کے حساب کا طریقہ

س ۹۹۸ : اگر خمس ادا کرنے میں آنے والے سال تک تاخیر ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج اگر واجب خمس اس کے سال کے بدلے بعد کے سال میں دیا جائے تو ادا ہے لیکن خمس کے سال کے داخل ہونے کے بعد اس مال میں تصرف کا حق نہیں ہے جس کا خمس ادا نہیں کیا ہے۔ اگر خمس دینے سے قبل اس سے کوئی چیز یا زمین وغیرہ خرید لی تو خمس کی مقدار کے معاملے میں ولی امر خمس کی اجازت کے بعد اس ملکیت یا زمین کی موجودہ قیمت کے مطابق حساب کرے اور اس کا خمس دینا واجب ہے۔

س ۹۹۹ : میں ایسے مال کا مالک ہوں کہ جس کا کچھ حصہ نقد کی صورت میں اور کچھ

www.kitabmart.in

قرض حسنہ کی شکل میں دیگر اشخاص کے پاس ہے، دوسری طرف میں مکان کی خاطر زمین خریدنے کی وجہ سے مقروض ہوں اور اس زمین کی قیمت سے متعلق ایک نقدی چیک ہے جس کے مطابق چند ماہ بعد رقم کو ادا کرنا ہے پس کیا میں موجودہ رقم (نقد و قرض حسنہ) میں سے زمین کا قرض نکال کر باقی کا خمس دے سکتا ہوں؟ اور کیا اس زمین پر بھی خمس ہے جس کو رہائش کے لئے خریدا ہے؟

ج آپ خمس کے سال کے پہلے سال بھر کے منافع میں سے اس قرض کو دے سکتے ہیں جس کا چند ماہ بعد ادا کرنا ضروری ہے لیکن اگر آپ نے اس پیسے کو سال کے دوران قرض میں ادا نہیں کیا یہاں تک کہ خمس کا سال آگیا تو اس کے بعد آپ قرض کو اس سے جدا نہیں کر سکتے بلکہ پورے مال کا خمس دینا واجب ہے لیکن آپ نے جو زمین رہائش کے لئے خریدی ہے اگر آپ کو اس کی ضرورت ہے تو اس پر خمس نہیں ہے۔

س ۱۰۰۰: میں نے ابھی تک شادی نہیں کی ہے پس کیا مستقبل کے لئے میں موجودہ مال سے کچھ ذخیرہ کر سکتا ہوں؟

ج اگر آپ نے سال بھر کے نفع سے ذخیرہ کیا یہاں تک خمس کی تاریخ آگئی تو آپ پر اس کا خمس نکالنا واجب ہے خواہ وہ پیسہ مستقبل میں شادی میں خرچ کرنے کے لئے کیوں نہ رکھا ہو۔

س ۱۰۰۱: میں ہر سال کے دسویں مہینے کی آخری تاریخ کو اپنے خمس کا سال مقرر کر چکا ہوں پس میری دسویں مہینے کی تنخواہ اس ماہ کے آخر میں ملتی ہے۔ کیا اس پر بھی خمس ہے؟ اور اگر میں تنخواہ لینے کے بعد کچھ پیسہ اپنی زوجہ کو ھدیہ کر دوں

www.kitabmart.in

جس کو ہر مہینے جمع کرتا ہوں ۔ تو کیا اس پر بھی خمس ہے ؟

ج جو تنخواہ آپ نے خمس کا سال آنے سے پہلے لی ہے یا خمس کے سال سے ایک دن پہلے جس تنخواہ کو لے سکتے ہیں ۔ اس میں سے اگر سال کے خرچ سے کچھ بچ جائے اس کا خمس ادا کرنا واجب ہے لیکن جو پیسہ آپ نے اپنی زوجہ یا کسی دوسرے شخص کو ہدیہ کر دیا ہے اگر خمس سے بچنے کی غرض سے ایسا نہ کیا ہو اور وہ عرف میں آپ کی شان کے مطابق بھی ہو تو اس پر خمس نہیں ہے ۔

س ۱۰۰۲ : میرے پاس کچھ مال یا پونجی ایسی ہے جس کا خمس دیا جا چکا ہے ، اسے میں خرچ کرنا چاہتا ہوں ۔ کیا سال کے آخر میں جب مال کے خمس کا حساب ہوگا میں سال بھر کے منافع میں سے کچھ مقدار مال اس خرچ شدہ مخمس مال کے بدلے خرچ کر سکتا ہوں؟

ج سال بھر کے منافع میں سے کوئی بھی چیز مخمس مال کے بدلے میں لے سکتے ہیں نہ جدا کر سکتے ہیں ۔

س ۱۰۰۳ : اگر وہ مال جس پر خمس نہیں ہے جیسے اِنعام وغیرہ رأس المال سے مخلوط ہو جائے تو کیا خمس کی تاریخ میں اسے جدا کر سکتے ہیں تاکہ پھر بعد میں بقیہ مال کے خمس کا حساب کر لیں ؟

ج اس کے جدا کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے ۔

س ۱۰۰۴ : تین سال قبل میں نے اس پیسہ سے دوکان کھولی جس کا خمس دیا جا چکا ہے اور میرے خمس کی تاریخ شمسی سال کی آخری تاریخ ہے ۔ یعنی عید نوروز کی شب ۔ اور آج تک جب بھی میرے خمس کی تاریخ آتی ہے تو میں دیکھتا ہوں کہ میرا تمام سرمایہ قرض کی صورت میں لوگوں کے ذمہ ہے اور میں خود بھاری رقم کا مقروض

www.kitabmart.in

ہوں۔ امید ہے کہ ہماری تکلیف بیان فرمائیں گے؟

ج اگر خمس کی تاریخ کے وقت نہ آپ کے رأس المال میں سے کچھ ہو اور نہ منافع سے، یا یہ کہ کل نقد رقم اور دوکان میں موجود مال اس مال کے برابر ہے جس کا آپ خمس دے چکے ہیں تو آپ پر خمس واجب نہیں ہے لیکن جو اجناس آپ نے ادھار پر فروخت کی ہیں، اس کا اس سال کے منافع میں سے حساب ہوگا جس سال وہ آپ کے ہاتھ میں آجائیں۔

س ۱۰۰۵: خمس کے سال کے وقت ہمارے لئے دوکان میں موجود مال کی قیمت کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔ پس کس طریقے سے اس کا حساب لگانا واجب ہے؟

ج جس طرح بھی ہوسکے خواہ تخمینہ کے ذریعہ بہرحال دوکان میں موجود مال کی قیمت کی تعیین واجب ہے تاکہ سال بھر کے اس منافع کا حساب ہوجائے جس کا خمس نکالنا آپ پر واجب ہے۔

س ۱۰۰۶: اگر میں چند سال تک خمس کا حساب نہ کروں یہاں تک کہ میرا مال نقد بن جائے اور اصلی پونجی میں اضافہ ہوجائے تو اگر میں اصل سرمایہ کے علاوہ جو مال ہے اس کا خمس نکالوں تو کیا اس میں کوئی اشکال ہے؟

ج اگر خمس کی تاریخ آنے تک آپ کے اموال میں کچھ خمس تھا، اگرچہ کم ہی سہی، تو جب تک آپ اپنے اموال کا حساب نہیں کریں گے اور جب تک وہ خمس ادا نہیں کریں گے اس وقت تک آپ کو اپنے اموال میں تصرف کا حق نہیں ہوگا اور اگر آپ نے اس کا خمس دینے سے قبل خرید و فروخت کے ذریعہ اس میں تصرف کیا تو اس میں موجود خمس کی مقدار کے برابر معاملہ فضولی ہوگا

www.kitabmart.in

اور ولی خمس کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ اور اجازت کے بعد پہلے آپ پر کل خمس دینا واجب ہے اور دوسرے سال کے اخراجات سے بچ جانے والے پیسہ کا خمس دینا واجب ہے۔

س ۱۰۰۷ : امید ہے کہ ایسا طریقہ بیان فرمائیں گے کہ جس سے دوکاندار کے لئے خمس نکالنا ممکن ہو جائے؟

ج پہلے خمس کے سال کے آغاز میں موجودہ مال و نقدی کا حساب کریں اور اس کا اصلی مال سے موازنہ کریں اگر رأس المال (اصلی پونجی) سے زیادہ نکلے تو اسے منافع سمجھا جائے گا اور اس پر خمس ہے۔

س ۱۰۰۸ : گذشتہ سال میں نے سال کے تیسرے مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے خمس کی تاریخ مقرر کیا تھا اور یہ وہ تاریخ ہے جس میں، میں نے اس فائدے کے خمس کا حساب کیا تھا جو مجھے بینک کے حساب سے ملا تھا باوجودیکہ میں اس سے قبل اس فائدہ کا مستحق تھا مگر یہ کہ میں اس مال سے کام چلا رہا تھا جس پر خمس نہیں ہے پس سال بھر کے مال کے حساب کا یہ طریقہ صحیح ہے؟

ج آپ کے خمس کے سال کی ابتداء وہ دن ہے جس دن پہلی مرتبہ آپ کو وہ فائدہ ملا جو لینے کے قابل تھا، اور خمس کے سال کی تاخیر اس دن سے آپ کیلئے صحیح نہیں ہے۔

س ۱۰۰۹ : چند سال سے ایک شخص نے کم قیمت پر زمین خریدنی شروع کی اور اس وقت وہ اپنے اموال کے خمس کا حساب کرنا چاہتا ہے تاکہ پاک ہو جائے، کیا اس پر سابقہ قیمت کے مطابق خمس نکالنا واجب ہے یا موجودہ قیمت کے موافق جو بہت زیادہ ہے؟

www.kitabmart.in

ج اگر اس نے معاملہ اپنے ذمّے قیمت کے عنوان سے کیا اور پھر نقدی کے ادا کرنے سے بری الذّمّہ ہوا تو اسی ادا شدہ قیمت پر خمس ہے۔ لیکن اگر اس نے خاص مشخّص و غیر مخمس مال سے زمین خریدی تو اگر اثناء سال میں سال کے منافع سے خریدی ہے تو عین زمین کا یا اس وقت کی قیمت کے مطابق خمس دینا واجب ہے اور اگر خمس کے سال کے داخل ہو جانے کے بعد سال کے نفع سے خریدی ہے تو خمس کی مقدار کے برابر معاملہ فضولی ہے اور حاکم شرعی کی اجازت پر موقوف ہے، پس اگر ولی امر یا اس کا وکیل اس کی اجازت دیدے تو مکلف پر اس زمین کا یا اس کی موجودہ قیمت کا خمس دینا واجب ہے۔

س ۱۰۱۰: اگر کوئی شخص اپنے مال کے حساب کے سال داخل ہونے سے قبل اپنی آمدنی کا کچھ حصہ قرض پر دیدے اور خمس کے سال کے چند ماہ بعد اس سے واپس لے لے تو اس رقم کا کیا حکم ہے؟

ج مفروضہ سوال میں مقروض سے قرض لیتے وقت اس میں سے خمس دینا واجب ہے۔

س ۱۰۱۱: ان چیزوں کا کیا حکم ہے کہ جن کو انسان اپنے خمس کے سال کے درمیان خریدتا ہے پھر خمس کا سال داخل ہونے کے بعد فروخت کر دیتا ہے؟

ج اگر انھیں فروخت کرنے کی غرض سے خریدا تھا پس اگر انھیں خمس کے سال کے آغاز میں فروخت کرنا ممکن ہے تو اس پر ان کے منافع کا خمس واجب ہے اور اگر فروخت کرنا ممکن نہ ہو تو اس پر ان کا خمس واجب نہیں ہے اور جب انھیں فروخت کرے گا تو ان کے بیچنے سے جو فائدہ حاصل ہوگا فروخت والے سال کا منافع شمار ہوگا۔

www.kitabmart.in

س ۱۰۱۲ : اگر ملازم خمس والے سال کی تنخواہ سال شروع ہونے کے بعد وصول کرے تو کیا اس پر اس کا خمس دینا واجب ہے؟

ج اگر آغاز سال میں تنخواہ کو لے سکتا تھا تو اس کا خمس دینا واجب ہے اگرچہ اس نے لی نہ ہو ورنہ وصول لینے کے سال کے منافع میں شمار ہوگی۔

س ۱۰۱۳ : اگر کوئی شخص اپنے سال کے حساب کے وقت اتنی ہی مقدار مال کا مقروض ہو جتنا اس کا نفع ہوا ہے تو کیا ان جیسے منافع پر خمس ہے؟

ج اگر وہ قرض اسی سال کے اخراجات سے متعلق ہے تو وہ اس سال کے منافع میں سے جدا ہوگا ورنہ مستثنیٰ نہیں ہوگا۔

س ۱۰۱۴ : سونے کے سکّہ کا کیسے خمس دیا جائے جس کی مستقل طور پر قیمت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے؟

ج اگر خمس کے لئے قیمت نکالنا چاہتا ہے تو معیار ادائیگی کے دن کی قیمت ہے۔

س ۱۰۱۵ : اگر کوئی شخص اپنے مال کا سالانہ حساب سونے کی قیمت سے کرے مثلاً: جب اس کی کل پونجی سونے کے سو سکّہ (بہار آزادی) کے برابر ہو اور وہ اس سے بیس سکّے نکال دے تو اس کے پاس اسّی ۸۰ سکّے مخمّس بچیں گے اور سال آئندہ سونے کے سکّوں کی قیمت بڑھ جائے ۔ لیکن اس شخص کا رأس المال اسّی ۸۰ سکّوں کے برابر باقی بچے ۔ تو اس پر خمس ہے یا نہیں؟ اور کیا اس بڑھی ہوئی قیمت کا خمس دینا واجب ہے؟

ج مخمّس رأس المال کے استثناء کا معیار خود رأس المال ہے پس اگر

www.kitabmart.in

راس المال، کہ جس سے کاروبار ہوتا ہے، بہار آزادی کے سونے کے سکے ہیں تو یہ خمسی سونے کے سکے سالانہ مالی حساب کے وقت مستثنٰی ہوں گے اگرچہ ریال کے اعتبار سے ان کی قیمت میں گذشتہ سال کی بہ نسبت اضافہ ہی ہوا ہو لیکن اگر اس کا راس المال نقد کاغذی سکے ہوں اور خمس کی تاریخ میں انھیں سونے کے سکوں کے مساوی حساب کرے اور اس کا خمس دیدے گا تو آئندہ خمس کے سال سونے کے برابر والی وہ قیمت مستثنٰی ہوگی جس کا گذشتہ سال حساب کیا تھا خود وہ سونے کے سکے نہیں ہوں گے چنانچہ سال آئندہ اگر سونے کے سکوں کی قیمت بڑھ جائے تو بڑھی ہوئی قیمت مستثنٰی نہیں ہوگی بلکہ اسے منافع شمار کیا جائے گا اور اس پر خمس واجب ہے۔

مالی سال کی تعیین

س ۱۰۱۶: جو شخص اس بات سے مطمئن ہو کہ سال کے آخر تک اس کی سال بھر کی آمدنی میں سے ایک پیسہ بھی نہیں بچے گا بلکہ جو کچھ اس کی کمائی و منافع ہے وہ درمیان سال ہی میں روٹی اور کپڑے میں خرچ ہو جائے گا تو کیا اس کے باوجود اس پر خمس کا سال معیّن کرنا واجب ہے؟ اور کیا آغاز سال کا تعیّن واجب ہے؟ اور اس شخص کا کیا حکم ہے جو اپنے اس اطمینان کی بنا پر کہ اس کے پاس زیادہ پیسہ نہیں ہے، خمس کے سال کا تعیّن نہیں کرتا ہے؟

ج: خمس کے سال کی ابتدا، مکلف کی تعیین و حد بندی سے نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ ایک امر واقعی ہے جو ہر کاسب کی کمائی کے آغاز سے لاگو ہو جاتا ہے۔ مثلاً جو

www.kitabmart.in

شخص زراعت کرتا ہے اس کے لئے کھیتی کاٹنے اور ملازمت پیشہ لوگوں کے سال کا آغاز تنخواہ وصول لینے کا وقت ہے، آغاز سال اور سالانہ آمدنی کا حساب خود مستقل واجب نہیں ہے یہ صرف اس لئے واجب ہے کہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس پر کتنا خمس واجب ہے، پس اگر اس کی کمائی میں اس کے پاس کچھ بھی باقی نہ بچے بلکہ جتنا وہ کماتا ہے اس کو اپنی زندگی پر خرچ کر دیتا ہے تو اس پر ان امور میں سے کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

س ۱۰۱۷ : کیا مالی سال کا آغاز کام کے پہلے مہینہ سے ہوتا ہے؟ یا پہلا مہینہ ماہانہ تنخواہ وصول لینے سے عبارت ہے؟

ج ملازمت کرنے والوں کا خمس کا سال اس دن سے شروع ہوتا ہے جس دن تنخواہ پاتے ہیں یا اس کو وصول کرنے پر قادر ہوتے ہیں۔

س ۱۰۱۸ : خمس ادا کرنے کے لئے سال کی ابتداء کی کیسے تعیین ہوتی ہے؟

ج کارندوں اور ملازمت پیشہ لوگوں کے خمس کے سال کی ابتداء اس تاریخ سے ہوتی ہے جس دن وہ اپنے کام و ملازمت کا پہلا ثمرہ حاصل کرتے ہیں لیکن تاجروں کے سال کی ابتداء ان کی خرید و فروخت شروع کرنے کی تاریخ سے ہوتی ہے۔

س ۱۰۱۹ : غیر شادی شدہ جوان جو اپنے والدین کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں کیا خمس کے سال کی تعیین ان پر بھی واجب ہے؟ اور ان کے سال کی ابتداء کب سے ہوگی؟ اور اس کا وہ کیسے حساب کریں گے؟

ج اگر غیر شادی شدہ جوان کی ذاتی کمائی ہے، خواہ قلیل ہی کیوں نہ ہو تو

www.kitabmart.in

اس پر واجب ہے کہ خمس کے سال کو معین کرے تاکہ اس سے سال بھر کی آمدنی کا حساب ہو کہ اگر سال کے آخر میں اس کے پاس کوئی چیز باقی بچے تو اس کا خمس دے اور خمس کے سال کا آغاز پہلے فائدہ کے حصول سے ہوتا ہے۔

س ۱۰۲۰: جو میاں بیوی اپنی آمدنی سے مشترکہ طریقہ سے گھر کے اخراجات پورے کرتے ہیں تو کیا ان کے لئے ممکن ہے کہ مشترکہ طور پر اپنے خمس کا سال بھی معین کریں؟

ج: ان میں سے مستقل طور پر ہر ایک کے لئے خمس کا سال ہے پس خمس کے سال کے آخر میں ان میں سے ہر ایک پر تنخواہ اور سال بھر کی آمدنی میں سے جو کچھ بچے گا اس کا خمس دینا واجب ہے۔

س ۱۰۲۱: میرے اوپر گھر کی ذمہ داری ہے، میں امام خمینیؒ کی مقلد ہوں میرے شوہر نے خمس کا سال معین کر رکھا ہے جس میں وہ اپنے اموال کا خمس نکالتے ہیں مجھے بھی کچھ آمدنی ہوتی ہے پس کیا خمس ادا کرنے کے لئے میں بھی اپنا سال معین کر سکتی ہوں اور کیا اپنے خمس کے سال کی ابتداء اس حاصل ہونے والے اولین فائدے سے کر سکتی ہوں جس کا میں نے خمس نہیں دیا ہے، اور سال کے آخر میں گھر کے اخراجات سے جو کچھ بچ جائے اس کا خمس ادا کروں اور کیا درمیان سال جو پیسہ میں زیارات یا ہدایا خریدنے میں خرچ کرتی ہوں اس پر بھی خمس ہے؟

ج: آپ پر واجب ہے کہ خمس کے سال کی ابتداء اس زمانہ سے کریں جس دن آپ کو سال کی پہلی آمدنی حاصل ہو گی اور خمس کے سال کے دوران اپنی آمدنی یا کمائی سے جو کچھ اپنے ذاتی اخراجات پر خرچ کرتی ہیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے، تو اس میں خمس نہیں ہے اور سال کے اخراجات کے بعد کمائی میں سے جو کچھ بچ جائے

www.kitabmart.in

ابتدائے سال میں اس کا خمس دینا واجب ہے۔

س ۱۰۲۲: کیا خمس کے سال میں واجب ہے کہ اس کا شمسی یا قمری اعتبار سے حساب کیا جائے؟

ج) اس سلسلہ میں مکلف کو اختیار ہے۔

س ۱۰۲۳: ایک شخص کا کہنا ہے کہ اس کے سال کا آغاز سال کے گیارہویں مہینہ سے ہوتا ہے لیکن وہ اسے بھول گیا اور خمس نکالنے سے قبل بارہویں مہینے میں اس نے اس مال سے اپنے گھر کے لیئے جانماز، گھڑی اور فرش خرید لیا اور اب وہ اپنے خمس کے سال کو رمضان سے مقرر کرنا چاہتا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کر دینا ضروری ہے کہ اس شخص پر گذشتہ سال کے سہم امام و سہم سادات سے ۸۳ ہزار تومان قرض ہیں اور انھیں وہ قسط دار ادا کر رہا ہے پس مذکورہ سامان (جانماز، گھڑی اور فرش) کے سہم امام و سہم سادات کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

ج) خمس کے سال میں تقدیم و تاخیر صحیح نہیں ہے مگر گذشتہ سال کے منافع کے حساب کے بعد، اور اس شرط کے ساتھ کہ اس سے ارباب خمس کو ضرر نہ پہنچے لیکن غیر مخمس مال سے اس نے جو سامان خریدا ہے تو اس کے خمس کی مقدار کے برابر معاملہ فضولی ہے جو ولی امر خمس یا اس کے وکیل کی اجازت پر موقوف ہے اور اجازت مل جانے کے بعد اس کی موجودہ قیمت کا خمس دینا واجب ہے۔

س ۱۰۲۴: کیا انسان اپنے مال کے خمس کا حساب خود کر سکتا ہے پھر اس میں سے واجب مقدار کو آپ کے وکلاء کی خدمت میں پیش کر دے؟

ج) جس شخص کے پاس خمس کا سال معین ہے وہ اپنے مال کا خود حساب کر سکتا ہے

www.kitabmart.in

ولی امر خمس اور موارد صرف

س ۱۰۲۵ : میں نے خمس کے بارے میں آپ کے کسی جواب میں پڑھا ہے کہ وہ خمس کے ولی اور ان کے امور حسبیہ کے وکیل کو دیا جا سکتا ہے، تو یہاں سوال یہ ہے کہ ولی خمس سے مراد کون ہے، کیا مطلق مجتہد یا ولی امر مسلمین ؟

ج ولیِ خمس، وہ ولی امر ہے جسے مسلمانوں کے امور میں ولایت حاصل ہو۔

س ۱۰۲۶ : کیا امور خیریہ مثلاً سادات کی شادی وغیرہ میں سہم سادات کا صرف کرنا جائز ہے ؟

ج سہم سادات، سہم امام کی طرح ہے جو ولی خمس سے متعلق ہے اور مذکورہ چیزیں میں سہم سادات خرچ کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے جبکہ ولی خمس سے خاص اجازت لی گئی ہو۔

س ۱۰۲۷ : عمل خیر میں سہم امام کے صرف کرنے میں کیا مجتہد مقلَّد کا اجازہ لینا ضروری ہے۔ مثلاً یتیم خانہ یا دینی مدارس کے لئے یا کسی بھی مجتہد کا اجازہ کافی ہے ، اور بنیادی طور پہ کیا مجتہد کا اجازہ ضروری ہے ؟

ج سہم امام اور سہم سادات دونوں ولی امر مسلمین سے متعلق ہے، لہٰذا جس کے ذمّے یا جس کے مال میں حق امامؑ یا سہم سادات ہو اس پر ان دونوں کو ولی امر خمس یا اس کے وکیل کے حوالے کرنا واجب ہے اور اگر ان کو ان کے معین موارد میں صرف کرنا ہو تو اس سے پہلے اس کے لئے اجازت لینا واجب ہے۔

www.kitabmart.in

اور مکلّف کے لئے ضروری ہے کہ اس سلسلے میں وہ جس مجتہد کی تقلید کر رہا ہے اس کے فتوے کی بھی رعایت کرے۔

س ۱۰۲۸ : اگر حاکم (شرع) ایک شخص اور مرجع تقلید دوسرا شخص ہو تو کس کو خمس دینا واجب ہے؟

ج ولی امر خمس کو خمس کا دینا واجب ہے اور وہی امورِ مسلمین کا ولی ہوتا ہے، مگر یہ کہ جس مجتہد کی تقلید کرے اس کا فتویٰ اس سے مختلف ہو۔

س ۱۰۲۹ : کیا آپ کے وکلاء یا اُن افراد پر جو حقوق شرعیہ کے لینے میں آپ کے وکیل نہیں ہیں لازم ہے کہ سہم امام اور سہم سادات وصول کرتے وقت ان کی رسیدیں دیدیں یا ان پر واجب نہیں ہے؟

ج جو لوگ ہمارے محترم وکلاء یا دوسرے افراد کو ہمارے دفتر تک پہونچانے کیلئے حقوق شرعیہ دیں وہ ان سے ہماری مہر لگی رسید کا مطالبہ کریں۔

س ۱۰۳۰ : اگر آپ کے وکلاء یا دوسرے افراد جو سہم امام و سہم سادات لوگوں سے اخذ کرتے ہیں اُن کی رسیدیں نہ دیں تو کیا خمس دینے والا اس سے بری الذمہ ہوجائے گا؟

ج موارد مختلف ہیں، ہمارے بعض معروف و مشہور وکلاء کو چھوڑ کر اگر دوسرے افراد (ان رقومات کی) رسیدیں نہ دیدیں تو پھر اس کے بعد انہیں میرے نام سے حقوق شرعیہ نہ دیں۔

س ۱۰۳۱ : امام خمینیؒ کے مقلدین خمس کا مال کس کو دیں؟

ج ان کے لئے ممکن ہے کہ وہ اسے ہمارے تہران کے دفتر میں بھیج دیں یا اپنے شہروں میں موجود ہمارے وکلاء کو دیں۔

www.kitabmart.in

س ۱۰۳۲ : ہمارے علاقے میں موجود آپ کے وکلاء کو جب خمس دیا جاتا ہے تو بعض اوقات وہ سہم امام واپس کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی آپ کی طرف سے ان کو اجازت ہے تو کیا اس پلٹائی ہوئی رقم کو اپنے گھر والوں پر صرف کر سکتے ہیں ؟

ج جو شخص اجازہ کا دعویٰ کرتا ہے اگر آپ کو اس کے پاس اجازہ ہونے میں شبہہ ہو تو اس سے احترام کے ساتھ تحریری اجازہ دکھانے کے لئے کہیں یا اس سے وصول پانے کی ہماری مہر والی رسید مانگئے پس اگر وہ اجازہ کے مطابق عمل کریں تو وہ (پلٹائی ہوئی رقم) آپ کے مصرف کے لئے ہے۔

س ۱۰۳۳ : غیر مخمس مال سے ایک شخص نے ایک قیمتی ملکیت خریدی اور اس کی تعمیر و مرمت میں خطیر رقم لگائی اور اس کے بعد اسے اپنے نابالغ بیٹے کو ھبہ کر دیا اور رسمی طور پر اس ملکیت کو اس (بیٹے) کے نام کرا دیا۔ اب یہ جانتے ہوئے کہ خریدنے والا ابھی تک زندہ ہے، اس کے خمس کا کیا مسئلہ ہے ؟

ج ملکیت کے خریدنے اور اس کی مرمت و تعمیر میں جو صرف کیا ہے اگر وہ سال کے منافع میں سے ہے اور اس نے اپنی ملکیت کو اسی سال اپنے بیٹے کو ہبہ کر دیا ہے اور عرف میں اس کے شایان شان ہے تو اس پر خمس نہیں ہے، ورنہ اس ملکیت پر خمس واجب ہو گا۔

سہمِ سادات

س ۱۰۳۴ : میری ماں سیدانی ہیں، لہٰذا مندرجہ ذیل سوالات کے جواب مرحمت فرمائیں:

www.kitabmart.in

۱۔ کیا میں سیّد ہوں ؟

۲۔ کیا میری اولاد اور میرے پوتے وغیرہ سیّد ہیں ؟

۳۔ وہ شخص جو باپ کی طرف سے سید ہو اور وہ جو ماں کی طرف سے سید ہو ان دونوں میں کیا فرق ہے ؟

ج سید پر آثار واحکام شرعیہ کے مرتّب ہونے کا معیار یہ ہے کہ اس کی نسبت (سید) باپ کی طرف سے ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ماں کی طرف سے منسوب ہونے والے بھی اولاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہیں۔

س ۱۰۳۵ : کیا جناب عباس ابن علی ابن ابی طالب کی اولاد کا حکم دوسرے سیدوں کا ہے ، مثلاً جو طالب علم اس سلسلے سے منسوب ہیں کیا وہ سادات کا لباس پہن سکتے ہیں ؟ اور کیا اولاد عقیل ابن ابی طالب کا بھی یہی حکم ہے ؟

ج جو شخص باپ کی طرف سے جناب عباس ابن علی ابن ابی طالب سے نسبت رکھتا ہے وہ علوی سید ہوتا ہے اور سارے علوی اور عقیلی سید ہاشمی ہیں۔ لہٰذا جو ہاشمی سید کے لئے مراعات ہیں وہ ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

س ۱۰۳۶ : پچھلے دنوں میں نے اپنے والد کے چچیرے بھائی کے ذاتی تعہد نامہ کو دیکھا ہے اور اس میں انھوں نے اپنے کو سید لکھا ہے ، لہٰذا مذکورہ بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور یہ بھی دیکھتے ہوئے کہ اپنے رشتہ داروں میں ہم سید سے مشہور ہیں ، میری سیادت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

ج کسی رشتہ دار کا اس قسم کا عہد نامہ آپ کی سیادت کے لئے حجّیت شرعی نہیں بن سکتا اور جب تک آپ کو سید ہونے کا اطمینان یا اس کے بارے میں

www.kitabmart.in

شرعی دلیل نہ ہو، تب تک آپ کے لئے جائز نہیں کہ اپنے اوپر سیادت کے شرعی آثار اور احکام مرتّب کریں۔

س ۱۰۳۷: میں نے ایک بچے کو بیٹا بنایا اور اس کا نام علی رکھا ہے۔ اس کا شناختی کارڈ لینے کے لئے دائرۃ النفوس کی طرف مراجعہ کیا ان لوگوں نے میرے اس گود لئے بیٹے کو "سید" لکھ دیا ہے، لیکن میں نے اسے قبول نہیں کیا۔ کیونکہ میں اپنے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ڈرتا ہوں۔ اب میں ان دو چیزوں کے بارے میں متردد ہوں یا تو اسے بیٹا نہ بناؤں اور یا اس گناہ کا مرتکب ہو جاؤں (یعنی) جو سید نہیں ہے اس کا سید ہونا قبول کر دوں۔ پس میں کس طرف جاؤں، برائے مہربانی راہنمائی فرمایئے؟

ج گود لئے بیٹے پر بیٹے کے شرعی آثار مترتّب نہیں ہوتے اور جو حقیقی باپ کی طرف سے سید نہ ہو اس پر سید کے احکام وآثار جاری نہیں ہوتے لیکن جس بچے کا کوئی کفیل اور دیکھنے والا نہ ہو اس کی کفالت کرنا مستحسن عمل اور شرعاً اچھا فعل ہے۔

خمس کے مصارف، اجازہ، ہدیہ، حوزۂ علمیہ کا ماہانہ وظیفہ

س ۱۰۳۸: بعض اشخاص خود سادات کے بجلی، پانی کا بل ادا کرتے ہیں کیا وہ اس بل کو خمس میں حساب کر سکتے ہیں؟

ج ابھی تک جو انہوں نے سہم سادات کے عنوان سے ادا کیا ہے وہ

www.kitabmart.in

قبول ہے لیکن مستقبل میں ادا کرنے سے پہلے اجازت لینا واجب ہے۔

س ۱۰۳۹ : جناب عالی میرے ذمّے جو سہم امام دینا ہے اس میں سے ایک ثلث (۱/۳) کو دینی کتاب خرید کر تقسیم کرنے کی اجازت عنایت فرمائیں گے ؟

ج اگر ہمارے وہ وکیل جن کو (سہم امام خرچ کرنے کی) اجازت ہے مفید دینی کتابوں کی تقسیم و فراہمی کو ضروری سمجھیں تو اس سلسلہ میں وہ اس مال سے ایک تہائی صرف کر سکتے ہیں جس کو وہ مخصوص شرعی موارد میں صرف کرنے کے مجاز ہیں۔

س ۱۰۴۰ : کیا ایسی علوی عورت کو سہم سادات دیا جا سکتا ہے جو نادار اور اولاد والی ہے لیکن اس کا شوہر علوی نہیں البتہ نادار اور فقیر ہے اور کیا وہ عورت اس سہم سادات کو اپنی اولاد اور شوہر پر خرچ کر سکتی ہے ؟

ج اگر شوہر نادار ہونے کی بنا پر اپنی زوجہ کا نفقہ پورا نہیں کر سکتا اور زوجہ بھی شرعی اعتبار سے فقیر ہو تو اپنی حاجت پورا کرنے کے لئے وہ حق سادات لے سکتی ہے اور جو حق سادات اس نے لیا ہے اسے وہ اپنے اوپر اپنی اولاد پر یہاں تک کہ اپنے شوہر پر خرچ کر سکتی ہے۔

س ۱۰۴۱ : حق امام و حق سادات لینے والے ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو (حوزۂ علمیہ کے وظیفہ کے علاوہ) تنخواہ لیتا ہے اور وہ اس کی زندگی کے ضروریات کیلئے کافی ہے ؟

ج جو شخص شرعی نقطۂ نظر سے مستحق نہیں ہے اور نہ حوزۂ علمیہ کے شہریہ کے قواعد و ضوابط اس کو شامل ہیں وہ حق امام و حق سادات سے نہیں لے سکتا۔

www.kitabmart.in

س ۱۰۴۲ : ایک علوی عورت مدّعی ہے کہ اس کا باپ اپنے اہل و عیال کے اخراجات پورا نہیں کرتا ہے اور ان کی حالت مساجد کے سامنے بھیک مانگنے تک پہنچ گئی ہے اور اس سے وہ اپنی زندگی کا خرچ نکالتے ہیں، لیکن اس علاقے کے رہنے والے جانتے ہیں کہ یہ سیّد پیسے والا ہے لیکن بخل کی وجہ سے اپنے خاندان پر خرچ نہیں کرتا۔ تو کیا ان کے اخراجات کے لئے سہم سادات سے دے سکتے ہیں اور اس فرض پر کہ بچوں کا والد یہ کہے کہ میرے اوپر طعام اور لباس واجب ہے اور دوسری چیزیں مثلاً عورتوں کی بعض خصوصی ضروریات۔ اسی طرح چھوٹے بچوں کے لئے روزانہ خرچ جو عام طور پر دیا جاتا ہے وہ واجب نہیں، تو کیا ان کو سہم سادات ضرورت کے برابر دے سکتے ہیں؟

ج پہلی صورت میں اگر وہ اپنے باپ سے نفقہ لینے پر قدرت نہ رکھتے ہوں تو انھیں نفقہ کے لئے ضرورت کے مطابق سہم سادات سے دے سکتے ہیں، اسی طرح دوسری صورت میں اگر انھیں خوراک، لباس اور رہائش کے علاوہ کسی ایسی چیز کی ضرورت ہو جو ان کی شایان شان ہے تو انھیں سہم سادات میں سے اتنا دیا جاسکتا ہے جس سے ان کی ضرورت پوری ہو جائے۔

س ۱۰۴۳ : کیا آپ اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ لوگ سہم سادات خود محتاج سیدوں کو دیدیں؟

ج جس شخص کے ذمہ سہم سادات ہے اس پر واجب ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اجازت حاصل کرے۔

س ۱۰۴۴ : کیا آپ کے مقلّدین سہم سادات نادار سید کو دے سکتے ہیں یا کل خمس یعنی

www.kitabmart.in

سہم امام و سہم سادات آپ کے وکلاء کو دینا واجب ہے تاکہ وہ شرعی مصارف میں اسے صرف کریں؟

ج اس سلسلہ میں سہم سادات اور سہم امام علیہ السلام میں کوئی فرق نہیں ہے

س ۱۰۴۵ : کیا شرعی حقوق (خمس، مظالم اور زکوات) حکومت کے امور سے ہے یا نہیں؟ اور کیا وہ شخص جس پر حقوق شرعیہ واجب ہوں وہ خود مستحقین کو سہم سادات و زکوات وغیرہ دے سکتا ہے؟

ج زکوات اور مظالم کو دین دار پارسا مفلسوں کو دے سکتا ہے لیکن خمس کو ہمارے دفتر میں یا ہمارے ان وکیلوں میں سے کسی ایک کے پاس پہونچانا واجب ہے جنھیں شرعی موارد میں خمس صرف کرنے کی اجازت ہے۔

س ۱۰۴۶ : وہ سادات جن کے پاس کام اور کاروبار کا ذریعہ ہے، خمس کے مستحق ہیں یا نہیں؟ امید ہے کہ اس کی وضاحت فرمائیں گے۔

ج اگر ان کی آمدنی عرف عام کے لحاظ سے ان کی متعارف زندگی کے لئے کافی ہے تو وہ خمس کے مستحق نہیں ہیں۔

س ۱۰۴۷ : میں ایک جوان ہوں اور میری عمر پچیس ۲۵ سال ہے، ملازمت کرتا ہوں، ابھی تک کنوارا ہوں۔ والد و والدہ کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہوں اور والدین ضعیف العمر ہیں اور چار سال سے میں ہی اخراجات پورے کر رہا ہوں، میرے والد کام کرنے کے لائق نہیں ہیں نہ ان کی کوئی مالی آمدنی ہے۔ واضح رہے کہ میں ایک طرف سال بھر کے منافع کا خمس ادا کروں اور دوسری طرف زندگی کے تمام اخراجات پورے کروں یہ میرے بس میں نہیں ہے۔ میں گذشتہ برسوں کے

www.kitabmart.in

خمس منافع کے ۱۹ ہزار تومان کا مقروض ہوں ، میں نے اس کو لکھ دیا ہے تاکہ بعد میں ادا کروں ۔ عرض یہ ہے کہ کیا میں سال بھر کے منافع کا خمس اپنے اقربا، جیسے ماں باپ کو دے سکتا ہوں ؟

ج اگر ماں باپ کے پاس اتنی مالی استطاعت نہیں ہے کہ جس سے وہ اپنی روزمرّہ کی زندگی چلا سکیں اور آپ ان کا خرچ برداشت کر سکتے ہیں تو ان کا نفقہ آپ پر واجب ہے اور جو کچھ آپ ان کے نفقہ پر خرچ کرتے ہیں ، وہ شرعی اعتبار سے آپ پر واجب ہے ، اس کو آپ اس خمس میں حساب نہیں کر سکتے جس کا ادا کرنا آپ پر واجب ہے ۔

س ۱۰۴۸ : میرے ذمہ سہم امام علیہ السلام کے ایک لاکھ تومان ہیں اور ان کا آپ کی خدمت میں ارسال کرنا واجب ہے ، دوسری طرف یہاں ایک مسجد ہے جس کو پیسہ کی ضرورت ہے ، کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ یہ رقم اس مسجد کے امام جماعت کو دیدی جائے تاکہ وہ اس مسجد کی تکمیل میں اسے خرچ کریں ؟

ج دور حاضر میں ، میں سہم امام وسہم سادات کو حوزات علمیہ (دینی مدارس) پر خرچ کرنا مناسب سمجھتا ہوں ، مسجد کی تکمیل کے لئے مومنین کے تعاون اور بخشش سے استفادہ کیا جا سکتا ہے ۔

س ۱۰۴۹ : اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ممکن ہے ہمارے والد نے اپنی زندگی میں مکمل طور پر اپنے مال کا خمس ادا نہ کیا ہو اور ہم نے ہسپتال بنانے کے لئے ان کی زمین میں سے ایک ٹکڑا ھبہ کیا ہے ۔ کیا اس زمین کو مرحوم کے خمس میں حساب کیا جا سکتا ہے ؟

www.kitabmart.in

ج خمس میں اس زمین کا حساب نہیں کیا جا سکتا ہے۔

س ۱۰۵۰: کن موارد میں خمس دینے والے کو خود اس کا خمس ھبہ کیا جا سکتا ہے؟

ج سہمین مبارکین کو ھبہ نہیں کیا جا سکتا۔

س ۱۰۵۱: اگر ایک شخص کے پاس سال کی اس تاریخ میں جس میں خمس ادا کرتا ہے، اس کے اخراجات سے ایک لاکھ روپیہ زیادہ ہو۔ اور اس رقم کا وہ خمس ادا کر چکا ہو، اور آنے والے سال میں نفع کی رقم ایک لاکھ پچاس ہزار ہو گئی تو کیا نئے سال میں وہ صرف پچاس ہزار روپیہ کا خمس ادا کرے گا یا دوبارہ ایک لاکھ پچاس ہزار کا خمس دے گا۔

ج جس مال کا خمس دیا جا چکا ہے اگر نئے سال میں وہ خرچ نہیں ہوا ہے اور کل مال موجود ہے تو دوبارہ اس کا خمس نہیں دینا ہے اور اگر سال کے اخراجات کو خود رأس المال سے اور اس کے منافع سے پورا کیا گیا ہے تو سال کے آخر میں منافع کا خمس دینا واجب ہے، یعنی موجودہ مال مخمّس اور غیر مخمّس کی نسبت کے مطابق دینا ہے۔

س ۱۰۵۲: جن دینی طلبہ نے شادی نہیں کی ہے، اور ان کے پاس اپنا گھر بھی نہیں، کیا ان کی اس آمدنی میں خمس ہے جو تبلیغ، ملازمت اور سہم امام علیہ السلام سے دستیاب ہوتی ہے، یا وہ خمس دیئے بغیر اس آمدنی کو شادی کے لئے جمع کر سکتے ہیں اور اس پر خمس نہیں ہے؟

ج حقوق شرعیہ میں سے جو چیز متعلّم طلاب محترم حوزۂ علمیہ کو مراجع عظام کی طرف سے دی جاتی ہے اس پر خمس نہیں ہے لیکن تبلیغ و ملازمت

www.kitabmart.in

کے ذریعہ ہونے والی آمدنی اگر سال کی اس تاریخ تک محفوظ ہے جس میں خمس دینا ہے تو اس کا خمس دینا واجب ہے۔

س ۱۰۵۳ : اگر کسی شخص کا مال اس مال سے مخلوط ہو جائے جس کا خمس دیا جا چکا ہے اور کبھی کبھی وہ اس مخلوط مال سے نفقہ میں بھی خرچ کرتا ہو اور کبھی اس میں اضافہ بھی کرتا ہو، اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مخمس مال کی مقدار معلوم ہے تو کیا اس پر پورے مال کا خمس دینا واجب ہے یا صرف اس مال کا خمس دینا واجب ہے جس کا خمس نہیں دیا تھا؟

ج اس پر باقی ماندہ رقم میں سے صرف اس مال کا خمس دینا واجب ہے جس کا خمس نہیں دیا گیا ہے۔

س ۱۰۵۴ : وہ کفن جو خریدنے کے بعد چند برسوں تک اسی طرح پڑا رہا کیا اس کا خمس دینا واجب ہے یا اس کی اس قیمت کا خمس دینا واجب ہے کہ جس میں خریدا گیا تھا؟

ج اگر کفن اس مال سے خریدا گیا ہے کہ جس کا خمس دیا جا چکا تھا تو اس پر خمس نہیں ہے ورنہ اس کا موجودہ قیمت کے مطابق خمس دینا پڑے گا۔

س ۱۰۵۵ : میں ایک دینی طالب علم ہوں اور میرے پاس کچھ مال تھا، بعض اشخاص کی مدد سے سہم سادات اور قرض لے کر میں نے ایک چھوٹا سا گھر خریدا تھا، اب وہ گھر میں نے فروخت کر دیا ہے، پس اگر اس کی قیمت ایک سال تک ایسے ہی رکھی رہے اور دوسرا گھر نہ خریدوں تو کیا اس مال پر جو گھر خریدنے کے لئے ہے خمس دینا واجب ہے؟

www.kitabmart.in

ج اگر آپ نے حوزۂ علمیہ کے وظیفہ، دوسروں کی مدد اور شرعی حقوق سے گھر خرید ا تھا تو اس گھر کی قیمت پر خمس نہیں ہے۔

خمس کے متفرقات

س ۱۰۵۶: میں نے سنہ ۱۳۴۱ ھ ش (سنہ ۱۹۶۲ء) میں امام خمینیؒ کی تقلید کی تھی اور ان کے فتوے کے مطابق رقوم شرعیہ انہی کی خدمت میں پیش کرتا تھا۔ سنہ ۱۳۴۶ ھ ش میں امام خمینیؒ نے رقوم شرعیہ اور مالیات کے سلسلہ میں کئے جانے والے سوال کے جواب میں فرمایا: "خمس و زکوات حقوق شرعیہ ہیں اور مالیات حقوق شرعیہ میں شامل نہیں ہیں"۔ اور آج جبکہ ہم اسلامی جمہوریہ کی حکومت میں زندگی بسر کر رہے ہیں، امید ہے کہ (اس زمانہ میں) رقوم شرعیہ اور مالیات ادا کرنے سے متعلق میرا فریضہ بیان فرمائیں گے؟

ج اسلامی جمہوریہ کی حکومت کی طرف سے قوانین و دستورات کے مطابق جو مالیات عائد کئے جاتے ہیں اگرچہ ان کا ادا کرنا ان لوگوں پر واجب ہے جو قانون کے زمرہ میں آتے ہیں لیکن اس مالیات کو سہمین مبارکین میں شامل نہیں کرنا چاہیئے اور انھیں اپنے اموال کا مستقل طور پر خمس ادا کرنا چاہیئے۔

س ۱۰۵۷: کیا رقوم شرعیہ کو ڈالر کی شکل میں تبدیل کیا جا سکتا ہے جبکہ یہ معلوم ہے کہ کرنسی کی قیمت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ یہ کام شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہیں؟

ج جس کے اوپر حقوق شرعیہ ہیں وہ ڈالر کی شکل میں ادا کر سکتا ہے لیکن

www.kitabmart.in

اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس دن کی قیمت کا حساب کرے جس دن حقوق شرعیہ ادا کرتا ہے لیکن ولی امر (مسلمین) کی طرف سے حقوق شرعیہ وصول کرنے والے وہ وکیل جو امانت کے طور پر رقوم لیتے ہیں تو ان کے لئے جائز نہیں کہ ایک کرنسی کو دوسری کرنسی سے تبدیل کریں۔ مگر یہ کہ اس سلسلہ میں اسے اجازت حاصل ہو، قیمت کا بدلنا اس کی تبدیل کرنے میں مانع نہیں ہے۔

س ۱۰۵۸: ثقافتی مرکز میں شعبۂ تجارت کھولا گیا ہے جس کا زر اصل حقوق شرعیہ میں سے ہے مذکورہ شعبۂ تجارت کی غرض و غایت ثقافتی مرکز کے آئندہ اخراجات کی تامین ہے کیا اس مال کے فائدے کا خمس نکالنا واجب ہے اور کیا اس کاروبار کا خمس ثقافتی امور پر صرف کیا جا سکتا ہے؟

ج: وہ حقوق شرعیہ جن کو شارع مقدّس نے خاص موارد کے لئے مقرر کیا ہو، ان سے تجارت کرنا اور اسے مقررہ مورد سے روکنا جائز نہیں ہے، اگرچہ یہ تجارت ثقافتی ادارے کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ اب اس فرض پر کہ اس سے تجارت شروع کردی گئی تو فائدہ مصرف کے لحاظ سے اصل کے تابع ہے اور اس پر خمس بھی نہیں ہے۔ لیکن وہ ہدایا اور عوامی امداد جو اس ادارہ کو مہیّا ہوں گے ان سے تجارت میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ اسی طرح اس کے نفع میں بھی خمس نہیں ہے، اگر ادارہ کسی شخص یا اشخاص کی ملکیت میں نہ ہو بلکہ ادارہ یا کسی خاص جہت کی ملکیت ہو۔

س ۱۰۵۹: اگر ہمیں کسی چیز کے بارے میں یہ شک ہو کہ ہم نے اس کا خمس ادا کیا ہے یا نہیں؟ اور ظن غالب یہ ہو کہ ادا کیا ہے تو ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

www.kitabmart.in

ج اگر شک خمس کے یقینی تعلّق کے بعد ہو تو اس کے خمس کی ادائیگی کے بارے میں یقین حاصل کرنا ضروری ہے۔

س ۱۰۶۰ : ایک چکّی عام لوگوں کے لئے آٹا پیستی ہے اس پر خمس و زکوات ہے یا نہیں؟

ج اگر چکّی عام لوگوں کے لئے وقف ہے تو اس پر خمس نہیں ہے۔

س ۱۰۶۱ : تقریبًا سات سال قبل میرے ذمہ کچھ خمس تھا۔ ایک مجتہد کے ساتھ صلاح و مشورہ کیا اور کچھ حصّہ ادا کیا اور اس کا بقیہ میرے ذمہ باقی رہ گیا ہے اور ابھی تک میں اس مسئلہ کو حل نہیں کرسکا ہوں۔ میرا کیا فریضہ ہے؟

ج صرف فی الحال ادا کرنے سے عاجز ہونا بریٔ الذّمہ ہونے کا سبب نہیں ہے بلکہ اس قرض کا ادا کرنا واجب ہے۔ اگرچہ آہستہ آہستہ ادا کرنا پڑے غرض جب بھی امکان ہو ادا کیا جائے۔

س ۱۰۶۲ کیا میں اس رقم کو، جو کہ میرے والد نے خمس کے عنوان سے نکالی تھی جبکہ اس پر خمس نہیں تھا، اسے موجودہ مال کے خمس کا جزء قرار دے سکتا ہوں؟

ج وہ مال جو زمانہ گذشتہ میں خرچ ہو چکا ہے، اس کو آج کل کے قرض کے بدلے خمس میں حساب نہیں کیا جا سکتا ہے۔

س ۱۰۶۳ : کیا ان لڑکوں پر بھی خمس و زکواۃ واجب ہے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے ہیں؟

ج مال کی زکوٰۃ نابالغ پر واجب نہیں ہے لیکن اگر اس کے مال پر خمس واجب ہو جائے تو اس کے ولی پر اس کا خمس ادا کرنا واجب ہے لیکن اس کے منافع کا خمس ادا کرنا ولی پر واجب نہیں ہے بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ بالغ ہونے

www.kitabmart.in

کے بعد وہ خود اس کا خمس ادا کرے۔

س ۱۰۶۴: اگر کوئی شخص رقوم شرعیہ سہم امام علیہ السلام اور ان چیزوں سے جن کا مصرف کسی مرجع کی اجازت سے معین ہو چکا ہے، **مدارس دینی یا امام بارگاہ** بنوائے تو کیا اس شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ اس مال کو جو رقوم شرعیہ میں سے اس کے **ذمہ تھا** اور اس نے ادا کی نیت سے خرچ کیا تھا یا اس زمین کو واپس لے لے جو اس نے دیدی تھی، یا اس عمارت کو فروخت کرے؟

ج: اگر اس نے مدرسہ وغیرہ کی تاسیس میں اپنے ان اموال کو خرچ کیا ہے جو رقوم شرعیہ کی صورت میں اس پر واجب تھا اور اسے مرجع کی اجازت و نیت ادا سے خرچ کیا ہے جس کو یہ رقوم شرعیہ دینا واجب تھا تو اس کو واپس لینے کا حق نہیں ہے اور نہ اس میں مالک کی طرح تصرّف کا حق ہے۔

انفال

س ۱۰۶۵: شہر کے قانون اراضی کے مطابق:

۱۔ غیر آباد زمینوں کو انفال کا جزء سمجھا جاتا ہے اور یہ حکومت کے تحت تصرف ہوتی ہے۔

۲۔ شہر کی آباد و غیر آباد زمینوں کے مالکوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنی ان زمینوں کو جن کی حکومت یا میونسپلٹی کو ضرورت ہے، علاقہ کی متعارف قیمت پر فروخت کریں۔

www.kitabmart.in

اب سوال یہ ہے :

۱۔ اگر کوئی شخص غیر آباد زمین (جس کا وثیقہ اس کے نام تھا لیکن اس قانون کے مطابق اس وثیقہ کا کوئی اعتبار نہیں رہا) کو سہم امامؑ و سہم سادات کے عنوان سے دیدے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

۲۔ اگر ایک شخص کے پاس کچھ زمین ہے اور حکومت یا میونسپل بورڈ کے قانون کے مطابق وہ اسے فروخت کرنے پر مجبور ہے، زمین آباد ہو یا نہ لیکن وہ شخص اسے سہم امامؑ و سہم سادات کے عنوان سے چھوڑ دیتا ہے، اس کا کیا حکم ہے ؟

ج غیر آباد زمین اگر اس شخص کی شرعی ملکیت نہیں ہے جس کے نام اس کا وثیقہ ہے تو اسے خمس کے عنوان سے چھوڑنا صحیح نہیں ہے اور نہ ہی اسے اس خمس میں حساب کر سکتا ہے جو اس کے ذمہ ہے۔ اسی طرح اس مملوکہ زمین کو بھی خمس کے عنوان سے چھوڑنا یا اس کا مَاوَجَبَ عَلَیْہِ خمس میں حساب کرنا صحیح نہیں ہے، جس کو میونسپل بورڈ یا حکومت اس کے مالک سے قانون کے مطابق ہے یا معاوضہ یا بغیر معاوضہ کے لے سکتی ہے۔

س ۱۰۶۶ : اگر کوئی شخص اینٹ کے کارخانے کے نزدیک اپنے لئے زمین خریدے اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اس زمین کی مٹی بیچ کر فائدہ کمائے، تو کیا ایسی زمین انفال میں سے ہے اور اس فرض پر کہ انفال میں سے نہیں ہے تو کیا حکومت کو حق ہے کہ اس مٹی پر ٹیکس وصول کرے ؟ یہ بھی معلوم ہے کہ رائج یہ ہے کہ آمدنی کا دس فیصد شہر کی میونسپلٹی کو دیا جاتا ہے۔

www.kitabmart.in

(ج) اگر اس قسم کے ٹیکس کی وجہ ایران میں مجلس شورائے اسلامی کا پاس کردہ قانون ہے جس کی شورائے نگہبان نے تصدیق کی ہو تو اس میں اشکال نہیں ہے۔

س ۱۰۶۷: کیا میونسپل بورڈ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ شہر کی تعمیر وغیرہ میں ندی، نہر کے ریت سے فائدہ اٹھائے اور اسی حال میں (میونسپل بورڈ کے علاوہ) کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ یہ میری ملکیت ہے تو اس دعوے کی سماعت ہوگی یا نہیں؟

(ج) میونسپل بورڈ کے لئے اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے اور بڑی نہروں کے میدان کی ملکیت کے سلسلہ میں کسی شخص کے دعویٰ کی سماعت نہیں کی جائے گی۔

س ۱۰۶۸: خانہ بدوش اور قبائلی لوگوں کو چراگاہوں کے تصرف میں جو حق اولویت ہر قبیلے کی اپنی چراگاہ کی نسبت ہوتا ہے، کیا وہ کوچ سے اس قصد کے ساتھ کہ دوبارہ اسی جگہ مراجعت کریں گے، ختم ہو جاتا ہے؟ واضح رہے کہ یہ کوچ اور مراجعت دسیوں سال سے اسی طرح رہی ہے اور رہے گی۔

(ج) ان کے حیوانات کی چراگاہ کے سلسلہ میں کوچ کرنے کے بعد ان کیلئے شرعی حق اولویت کا ثابت ہونا محلّ اشکال ہے اور اس سلسلہ میں احتیاط بہتر ہے۔

س ۱۰۶۹: ایک گاؤں ہے جو چراگاہ اور زرعی زمینوں کے لحاظ سے بہت تنگی میں ہے اور اس کا ذریعۂ معاش چراگاہوں کی سبز گھاس فروخت کرنا ہے اور یہ کام وہ اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد سے آج تک انجام دیتے رہے ہیں، لیکن مسئولین اب اس کام سے منع کرتے ہیں۔ گاؤں والوں کے فقر اور ناداری اور اسی کے ساتھ چراگاہوں کا موات ہونے کے پیش نظر کیا اس گاؤں کی مجلس شوریٰ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ گاؤں والوں کو چراگاہ کی گھاس بیچنے سے منع کر دے اور

www.kitabmart.in

گاؤں کے عام اخراجات کو پورا کرنے کے لئے اس کو مختص کر دے ؟

ج ان عام چراگاہوں کی گھاس کا فروخت کرنا کسی کے لئے جائز نہیں ہے جو کسی کی شرعی ملکیت نہیں ہیں۔ لیکن حکومت کی طرف سے جو گاؤں کے امور کے ذمہ دار ہیں وہ گاؤں کی فلاح و بہبود کے لئے اس شخص سے کچھ لے سکتے ہیں جسے چراگاہ میں چرانے کی اجازت دیتے ہیں۔

س ۱۰۷۰ : کیا خانہ بدوش سردی اور گرمی کی چراگاہوں کو، کہ جہاں وہ دسیوں سال سے گھوم پھر کر آتے ہیں، اپنی ملکیت بنا سکتے ہیں ؟

ج وہ طبیعی چراگاہیں جو کسی کی خاص ملکیت نہیں ہیں وہ انفال اور عام اموال میں شامل ہیں اور ولی امر مسلمین کو ان کا اختیار ہے۔ اور وہ خانہ بدوشوں کے وہاں گھوم پھر کر آنے سے ان کی ملکیت نہیں بن سکتی۔

س ۱۰۷۱ : خانہ بدوشوں کی چراگاہوں کی خرید و فروخت کب صحیح ہے اور کب صحیح نہیں ہے ؟

ج ان غیر مملوکہ چراگاہوں کی خرید و فروخت صحیح نہیں ہے جو کہ انفال اور اموال عامہ کا جزو ہیں۔

س ۱۰۷۲ : ہم گلہ بان ہیں اور ایک جنگل میں مویشی چراتے ہیں۔ پچاس سال سے بھی زیادہ ہمارا یہی پیشہ ہے یہ مورد ثی اور قانونی طور پر ہماری ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ یہ جنگل امیر المؤمنینؑ، سید الشہداءؑ اور حضرت ابو الفضل العباسؑ کے نام وقف ہے، مویشی والے اس جنگل میں زندگی بسر کر رہے ہیں، اسی میں ہمارے گھر اور زرعی زمینیں اور باغات ہیں لیکن کچھ عرصہ پہلے جنگل کے نگہبانوں نے ہمیں

www.kitabmart.in

وہاں سے نکال دینا چاہا اور اس پر قابض ہونا چاہتے ہیں۔ کیا وہ ہمیں اس جنگل سے باہر نکالنے کا حق رکھتے ہیں یا نہیں؟

ج) وقف کا صحیح ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ اس کی شرعی ملکیت پہلے ثابت ہو جیسا کہ میراث کے ذریعہ منتقل ہونا بھی اس بات پر موقوف ہے کہ اس سے پہلے وہ مورث کی شرعی ملکیت ہو اور جنگل اور چراگاہ کسی کی ملکیت نہیں ہیں اور اس سے پہلے انھیں کسی نے زندہ و آباد نہیں کیا ہے اور نہ وہ کسی کی خاص ملکیت سمجھی جاتی ہیں چہ جائیکہ ان کا وقف صحیح ہو جائے یا وہ میراث بن جائیں۔ بہرحال جنگل کا وہ حصّہ جو کھیت یا مسکن کی صورت میں آباد ہے اور اس سے مشابہہ حصہ، جو کہ شرعی لحاظ سے ملکیت بن گیا ہے۔ اگر وہ وقف ہے تو شرعی لحاظ سے متولّی کو تصرف کا حق ہے اور اگر وقف نہیں ہے تو اس کے مالک کو اس میں تصرف کا حق ہے لیکن جنگل و چراگاہ کا وہ حصہ جو کہ طبیعی طور پر جنگل ہے یا طبیعی طور پر چراگاہ ہے تو وہ اموال عامہ اور انفال ہے اور قانون کے مطابق وہ اسلامی حکومت کے اختیار میں ہے۔

س ۱۰۷۳: کیا مویشیوں کے ان مالکوں کو جن کے پاس جانوروں کو چرانے کی اجازت ہے، ایسے آباد کھیتوں میں، جو چراگاہوں سے ملحق ہیں، اترنا جائز ہے تاکہ خود اور مویشیوں کو کھیت کے پانی سے سیراب کریں، چاہے مزرعہ والے راضی نہ ہوں؟

ج) صرف چراگاہوں میں چرانے کا اجازت نامہ ہونا اس بات کیلئے کافی نہیں ہے کہ وہ دوسروں کے ہمسایہ ملک میں اُن کی اجازت کے بغیر اتریں اور ان کے پانی سے سیراب ہو جائیں۔ پس مالک کی اجازت کے بغیر اُن کو ان تصرّفات کا حق نہیں ہے۔

www.kitabmart.in

احکامِ جہاد

س ۱۰۷۴: امام معصومؑ کی غیبت کے زمانہ میں ابتدائی جہاد کا کیا حکم ہے ؟ اور کیا فقیہ جامع الشرائط اور نافذ کلمہ (ولی امر مسلمین) کے لئے جائز ہے کہ جہاد کا حکم دے ؟

ج: بعید نہیں ہے کہ وہ جامع الشرائط مجتہد جو کہ ولی امر مسلمین ہو جب اسکی مصلحت کا اقتضا محسوس کرے تو جہادِ ابتدائی کے جواز کا حکم دیدے بلکہ یہ قول اقویٰ ہے ۔

س ۱۰۷۵: جب اسلام خطرہ میں ہو اور والدین اسلام کے دفاع کی اجازت نہ دیں تو اس وقت اسلام کے دفاع کا کیا حکم ہے ؟

ج: اسلام و مسلمین کا دفاع واجب ہے یہ والدین کی اجازت پر موقوف نہیں ہے لیکن اس کے باوجود جہاں تک ہو سکے والدین کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے ۔

س ۱۰۷۶: کیا ان اہل کتاب پر، جو اسلامی ملکوں میں زندگی گزارتے ہیں، کافر ذمی کا حکم جاری ہو گا ؟

ج: جب تک وہ اس اسلامی حکومت کے قوانین و احکام کے پابند رہیں گے، جس میں زندگی بسر کرتے ہیں، اور کوئی ایسا کام نہیں کریں گے جو

www.kitabmart.in

امان کے خلاف ہو تو ان کا وہی حکم ہے۔

س ۱۰۷۷ : کیا کوئی مسلمان اسلامی یا غیر اسلامی ملک میں کسی اہل کتاب یا غیر کتابی کافر مرد یا عورت کو اپنی ملکیت بنا سکتا ہے؟

ج ملکیت بنانا جائز نہیں ہے لیکن جنگی قیدیوں کا فیصلہ جب یہ فرض کر لیا جائے کہ کفار نے اسلامی شہروں پر حملہ کیا ہو، حاکم اسلام کے ہاتھ میں ہے اور عامۂ مسلمین کو اس کا حق نہیں ہے۔

س ۱۰۷۸ : اگر ہم یہ فرض کریں کہ اسلامِ ناب محمدیؐ کی حفاظت ایک محترم النفس انسان کے قتل پر موقوف ہے تو کیا ہم اسے قتل کر سکتے ہیں؟

ج محترم نفس کا خون ناحق بہانا شرع کے لحاظ سے حرام اور اسلام ناب محمدیؐ کے احکام کے خلاف ہے، اس بنا پر اس قول کے کوئی معنٰی نہیں کہ اسلامِ ناب محمدی کا تحفظ ایک نیک شخص کے قتل پر موقوف ہے لیکن اگر خون بہنے سے یہ مراد ہو کہ مکلف جہاد فی سبیل اللہ اور اسلام ناب محمدیؐ کے دفاع کے لئے ان حالات میں کھڑا ہو جن میں اس کے قتل کا احتمال ہو، تو اس کے مختلف پہلو ہیں، پس جب مکلف یہ محسوس کرے کہ مرکز اسلام خطرہ میں ہے تو اس وقت اس پر واجب ہے کہ وہ اسلام سے دفاع کے لئے قیام کرے اگرچہ اس میں اسے اپنے قتل ہو جانے کا خوف ہی ہو۔

www.kitabmart.in

احکامِ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

دونوں کے واجب ہونے کے شرائط

س ۱۰۷۹: اس جگہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کیا حکم ہے جہاں اچھی باتوں کو ترک کرنے والے یا بُرے کاموں کو انجام دینے والے کی لوگوں کے سامنے اہانت ہوتی ہو اور اس کی حیثیت گھٹتی ہو؟

ج: جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے شرائط اور آداب کی رعایت کی جائے اور ان کے حدود سے تجاوز نہ ہو تو پھر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا بری ہے۔

س ۱۰۸۰: اسلامی حکومت کے دور میں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے تعلق سے لوگوں پر واجب ہے کہ وہ صرف زبان سے امر و نہی کریں اور اس کے دوسرے مراحل حکومت کے عہدہ داروں پر عائد ہوتے ہیں، پس کیا یہ نظریہ حکومت کا حکم ہے یا فتویٰ ہے؟

ج: فقہی فتویٰ ہے۔

www.kitabmart.in

س ۱۰۸۱ : کیا وہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی طرف حاکم کی اجازت کے بغیر سبقت کرنا جائز ہے جہاں برائی اور اس کے انجام دینے والے کو ہاتھ سے مارنے یا قید کرنے یا اس پر دباؤ ڈالنے یا اس کے اموال پر تصرف کرنے پر خواہ وہ تلف ہی ہو جائے، منحصر و موقوف ہو؟

ج یہ موضوع مختلف حالات و موارد کا حامل ہے عام طور پر جہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مراتب فعلِ بد انجام دینے والے کے نفس و اموال کے تصرّف پر موقوف نہ ہوں تو وہاں کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ تو ان چیزوں میں سے ہے جو تمام مکلفین پر واجب ہے لیکن وہ مواقع جن میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، زبانی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے زیادہ پر متوقّف ہے۔ چنانچہ یہ حالت اگر اس شہر میں ہے جہاں اسلامی نظام و حکومت ہے وہاں حکومت اس اسلامی فریضہ کا اہتمام کرے گی اس وقت یہ امر حاکم کی اجازت اور وہاں اس امر کے مخصوص عہدداران و پولیس و حاکم پر موقوف ہو گا۔

س ۱۰۸۲ : جب امر و نہی بہت ہی اہم امور پر موقوف ہو جیسے نفس محترمہ کی حفاظت میں مار پیٹ، جو زخمی ہو جانے یا قتل کا سبب ہو جاتا ہے تو کیا ایسے موقعوں پر بھی حاکم کی اجازت شرط ہے؟

ج اگر نفس محترمہ کا تحفّظ اور اسے قتل کرنے سے منع کرنا فوری مداخلت پر موقوف ہو تو وہ جائز ہے بلکہ نفس محترمہ کا دفاع شرعی اعتبار سے واجب ہے اور واقع کے لحاظ سے یہ حاکم کی اجازت پر متوقّف نہیں ہے،

www.kitabmart.in

اور نہ ہی اس بارے میں کسی حکم کی حاجت ہے۔ مگر یہ کہ اگر نفس محترمہ کا دفاع حملہ آور کے قتل پر متوقف ہو تو اس کی مختلف صورتیں ہیں اور لہٰذا اوقات ان کے احکام بھی مختلف ہوتے ہیں۔

س ۱۰۸۳ : کیا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے وجوب میں طاقت اور غلبہ شرط ہے ایک شخص پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کب واجب ہوتا ہے؟

ج امر و نہی کرنے والے کو اچھائی (معروف) و برائی (منکر) کا علم ہونا چاہیئے اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ انجام دینے والا بھی معروف و منکر کو جانتا ہے اور اس کے باوجود کسی شرعی عذر کے بغیر جان بوجھ کر اس کی مخالفت کر رہا ہے۔ اس صورت میں اگر اس بات کا احتمال پایا جائے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اس شخص پر اثر ہوگا اور ناصح خود ضرر خاص سے محفوظ رہے گا اس کے علاوہ متوقع ضرر اور جس کا امر کر رہا ہے یا جس چیز سے منع کر رہا ہے اس کی اہمیت کا موازنہ کرنے کے بعد ہی امر بالمعروف و نہی عن المنکر واجب ہے ورنہ واجب نہیں۔

س ۱۰۸۴ : اگر ذوی الرحم گناہوں کے بارے میں بے پروا ہے اور ان کی اعتنا نہیں کرتا ہے تو اس کے ساتھ صلۂ رحم کا کیا حکم ہے؟

ج اگر یہ احتمال ہو کہ صلۂ رحم نہ کرنے سے وہ گناہ سے دستکش ہو جائے گا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ضمن میں اس پر ایسا کرنا واجب ہے ورنہ قطع رحم کرنا جائز نہیں ہے

س ۱۰۸۵ : کیا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اس خوف کی بنا پر ترک کیا جا سکتا

www.kitabmart.in

ہے کہ اسے ملازمت سے ہٹا دیا جائے گا ؟ مثلاً آج کل کے ماحول میں تعلیمی مراکز کا کوئی عہدہ دار جوان طلبہ سے منافیٔ شرع تعلّقات قائم کرے یا اس جگہ معصیت کے ارتکاب کی زمین ہموار کرتا ہو۔

ج عام طور پر جہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں سبقت کرنے سے ضرر کا خوف ہو تو وہاں اس پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب نہیں ہے۔

س ۱۰۸۶ : اگر سماج کے بعض حلقوں میں نیکیاں متروک اور برائیاں معمول ہوں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے حالات مناسب اور فراہم ہوں لیکن امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا غیرشادی شدہ ہو تو کیا اس وجہ سے اس پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا ساقط ہو گا یا نہیں ؟

ج جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا موضوع اور اس کے شرائط متحقّق ہو جائیں تو اس وقت یہ دونوں شرعی ، انسانی و اجتماعی لحاظ سے تمام مکلّفین پر واجب ہیں اس میں مکلف کے شادی شدہ یا کنوارے ہونے کا کوئی دخل نہیں ہے اور اس سے صرف اس بنا پر تکلیف ساقط نہیں ہو گی کہ وہ ناکتخدا ہے۔

س ۱۰۸۷ : اگر کسی ایسے شخص میں جو طاقت و قدرت والا ہو اور اس کے ارتکاب گناہ و منکر اور دروغ گوئی پر شواہد موجود ہوں ، لیکن ہم اس کی طاقت و سطوت سے ڈرتے ہیں تو کیا ہم اس کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا ترک کر سکتے ہیں؟ یا اپنے ضرر کے خوف کے باوجود ہمارے اوپر واجب ہے کہ اس کو اچھی باتوں کا حکم دیں اور برائیوں سے منع کریں ؟

www.kitabmart.in

ج اگر عقلاً ضرر کا خوف ہو تو اس خوف کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اس سبب سے آپ سے یہ تکلیف ساقط ہے لیکن آپ میں سے کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مومن بھائی کو نصیحت و وصیّت کرنا چھوڑ دے صرف نیکیوں کو چھوڑنے والے اور برائیوں کا ارتکاب کرنے والے کے مقام و رتبہ کو دیکھ کر یا کسی بھی قسم کے ضرر کے احتمال کی بنا پر فریضۂ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک نہیں کیا جا سکتا۔

س ۱۰۸۸: بعض موارد میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے یہ اتّفاق پیش آتا ہے کہ جب کسی شخص کو کسی بری بات سے منع کیا جاتا ہے تو وہ اسلام سے بدظن ہو جاتا ہے اور ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ اسے اسلام کے احکام و واجبات کی معرفت نہیں ہوتی ہے اور اگر ہم اسے ایسے ہی چھوڑ دیں تو وہ دوسروں کے لئے ارتکاب معاصی کی زمین ہموار کرتا ہے تو ایسی صورت میں ہمارا کیا فریضہ ہے؟

ج امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اپنے شرائط کے ساتھ تحفظ اسلام اور معاشرہ کی سلامتی کے لئے تکلیف شرعی سمجھا جاتا ہے اور صرف اس توہم سے کہ اس سے بعض لوگ اسلام سے بدظن ہوتے ہیں، اس اہم تکلیف کو نہیں چھوڑا جا سکتا۔

س ۱۰۸۹: جب فساد کو روکنے کے لئے حکومت اسلامی کی طرف سے مامور اشخاص اپنے فرائض انجام نہ دیں تو کیا اس وقت عام لوگ فساد سے منع کرنے کے لئے کھڑے ہو سکتے ہیں؟

ج وہ امور جنھیں عدلیہ و امن کے محکمہ کی ذمّہ داری مانا جاتا ہے اس میں

www.kitabmart.in

انفرادی مداخلت و تصرف جائز نہیں ہے۔ لیکن عام لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے شرائط و حدود کے اندر رہ کر اپنی ذمہ داری کو ادا کر سکتے ہیں۔

س ۱۰۹۰ : کیا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں عام لوگوں کے لئے واجب ہے کہ صرف زبان سے امر و نہی کریں؟ اگر ان کے لئے اتنا ہی واجب ہے کہ وہ محض زبان کے ذریعہ یاد دہانی کر دیں تو یہ توضیح المسائل خصوصاً تحریر الوسیلہ میں بیان شدہ احکام کے منافی ہے اور اگر ضرورت کے وقت وہ دوسرے طریقوں کو اختیار کر سکتے ہیں کیا ضرورت کے وقت وہ ان تمام تدریجی مراتب کو اختیار کر سکتے ہیں جو تحریر الوسیلہ میں مذکور ہیں؟

ج اسلامی حکومت کے سایہ و تسلّط کے زمانہ میں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مراتب میں سے زبانی امر و نہی کے بعد والے طریقوں کو انتظامیہ اور عدلیہ کے سپرد کیا جا سکتا ہے خصوصاً ان موارد پر جہاں منکر کو وقوع سے روکنے کے لئے تسلّط اور طاقت کی ضرورت ہے، مثلاً جہاں بُرا کام کرنے والے کے اموال پر تصرّف کرنے، اس شخص پر تعزیر جاری کرنے، اسے قید کرنے میں طاقت کا استعمال کرنا ضروری ہو لہٰذا مکلّفین پر واجب ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں صرف زبانی امر و نہی پر اکتفا کریں اور ضرورت کے وقت اس امر کو انتظامیہ و عدلیہ کے عہدہ داروں کے سپرد کر دیں اور یہ چیز امام خمینیؒ کے فتوے کے منافی نہیں ہے لیکن جس زمان و مکان میں اسلامی حکومت کا تسلّط نہ ہو اور نہ نفوذ ہو تو ایسی جگہوں پر مکلفین پر واجب ہے کہ وجب شرائط

www.kitabmart.in

فراہم ہوں) وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو تدریجی مراتب سے انجام دیں۔ یہاں تک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی غرض حاصل ہو جائے۔

س ۱۰۹۱ : بعض ڈرائیور موسیقی اور غنا کی کیسٹ چلاتے ہیں کہ جن پر حرام کے حکم کا اطلاق ہوتا ہے وہ نصیحت و ہدایت کے باوجود ٹیپ ریکارڈ بند نہیں کرتے ہیں، امید ہے کہ آپ حکم بیان فرمائیں گے کہ اس زمانہ میں ایسے افراد سے کیا سلوک کیا جائے اور کیا زور و غلبہ سے ان جیسے افراد کے روبرو ہو جائیں؟

ج جب نہی عن المنکر کے شرائط موجود ہوں اس وقت زبانی نہی سے زیادہ آپ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔ اگر آپ کی بات کا اثر نہیں ہوتا ہے تو حرام موسیقی و غنا کو سننے سے اجتناب کریں اور اگر اس کے باوجود آواز آپ کے کان تک پہنچتی ہے تو اس کا آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

س ۱۰۹۲ : میں ایک ہسپتال میں تیمارداری کے مقدس شغل میں خدمت کرتا ہوں۔ کبھی میں بعض مریضوں کو حرام و رکیک (موسیقی کے) کیسٹ سنتے ہوئے دیکھتا ہوں، میں انھیں اس سے باز رہنے کی نصیحت کرتا ہوں اور جب دو تین مرتبہ کہنے کا اثر نہیں ہوتا تو ٹیپ ریکارڈ سے کیسٹ نکالتا ہوں پھر اس میں جو چیز ٹیپ ہوتی ہے اسے محو کر کے کیسٹ کو واپس کر دیتا ہوں۔ اُمید ہے کہ مجھے اس بات سے مطلع فرمائیں کہ کیا یہ کام جائز ہے یا نہیں؟

ج حرام چیز سے فائدہ اٹھانے سے روکنے کی غرض سے کیسٹ سے باطل چیز کو محو کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے۔ لیکن یہ فعل کیسٹ کے مالک یا حاکم شرع کی اجازت پر موقوف ہے۔

www.kitabmart.in

س ۱۰۹۳ : بعض گھروں سے موسیقی کے کیسٹ کی آوازیں سنی جاتی ہیں ان کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہے کہ جائز ہیں یا ناجائز اور بعض مرتبہ ان کی آواز اتنی اونچی کر دی جاتی ہے جس سے مومنین کو اذیّت ہوتی ہے اس سلسلہ میں کیا حکم ہے ؟

ج لوگوں کے گھروں کے اندر کی چیزوں سے تعرض جائز نہیں ہے اور نہی عن المنکر کرنا موضوع کی تعیین اور شرائط کی فراہمی پر موقوف ہے ۔

س ۱۰۹۴ : ان عورتوں کو امر و نہی کرنے کا کیا حکم ہے جن کا حجاب ناقص ہے ؟ اور اگر ان کو زبان سے امر و نہی کرتے وقت شہوت کے ابھرنے کا خوف ہو تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج نہی عن المنکر صرف اجنبی عورت کو شہوت کی نظر سے دیکھنے ہی پر موقوف نہیں ہے اور حرام سے اجتناب کرنا ہر مکلف پر واجب ہے خصوصاً نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے وقت ۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا طریقہ

س ۱۰۹۵ : بیٹے کا ماں باپ کے سلسلہ میں اور زوجہ کا شوہر کے لئے کیا حکم ہے جب وہ اپنے اموال کا خمس و زکوٰۃ نہ دیتے ہوں ؟ اور کیا بیٹا والدین کے اور زوجہ شوہر کے اس مال میں تصرف کر سکتے ہیں جس کا خمس یا زکوٰۃ نہ دی گئی ہو اس بنا پر کہ یہ مال حرام سے مخلوط ہے ، اس کے علاوہ اس مال سے استفادہ نہ کرنے کے سلسلہ میں بزرگان دین کی تاکیدیں وارد ہوئی ہیں کیونکہ حرام مال سے روح کو زنگ لگتا ہے ۔؟

www.kitabmart.in

ج بیٹے اور زوجہ جب والدین اور شوہر کو نیکی کو ترک اور برائی کو انجام دیتے ہوئے دیکھیں تو انھیں امر بالمعروف کریں اور برائیوں سے روکیں، اور یہ اس وقت ہے جب شرائط فراہم ہوں، البتہ ان کے اموال میں تصرف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے مگر جب انھیں یہ یقین ہو جائے کہ جس مال میں وہ تصرف کر رہے ہیں اس پر خمس یا زکوٰۃ واجب الادا ہے تو ایسی صورت میں ان پر واجب ہے کہ ولی امر خمس سے اجازت لیں اور اس مقدار کا خمس و زکوٰۃ دیں۔

س ۱۰۹۶ : جو والدین دینی تکالیف پر کامل اعتقاد نہ ہونے کی بنا پر انھیں اہمیت نہیں دیتے ان کے ساتھ بیٹے کو کیا سلوک روا رکھنا چاہیئے ؟

ج بیٹے پر واجب ہے کہ وہ والدین کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے نرم لہجہ میں ان دونوں کو اچھی و نیک باتوں کی یاد دہانی اور برائی سے منع کرے۔

س ۱۰۹۷ : میرا بھائی شرعی اور اخلاقی امور کی رعایت نہیں کرتا اور آج تک اس پر کسی نصیحت نے اثر بھی نہیں کیا ہے جب میں اس سے اس کا مشاہدہ کروں تو میرا کیا فریضہ ہے ؟

ج جب وہ شریعت کے خلاف کوئی کام کریں تو آپ پر ان سے ناراضگی کا اظہار کرنا چاہیئے اور برادرانہ رفتار سے معروف اور منکر کا تذکر دینا چاہیئے جس کو آپ مفید و بہتر سمجھتے ہوں، لیکن اس سے قطع رحم کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ جائز نہیں ہے۔

س ۱۰۹۸ : ان لوگوں سے کیسے تعلقات ہونا چاہیئے جو ماضی میں حرام افعال، جیسے شراب خواری کے مرتکب ہوئے ہوں ؟

www.kitabmart.in

ج معیار لوگوں کی موجودہ حالت ہے اگر انہوں نے ان چیزوں سے توبہ کرلی ہے جن کے وہ مرتکب ہوئے تھے تو معاشرت میں وہ ایسے ہی ہیں جیسے دیگر مومنین لیکن جو شخص حال میں حرام کام کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے نہی عن المنکر کے ذریعہ اس کام سے روکنا واجب ہے اور اگر وہ سوشل بائیکاٹ کے علاوہ کسی طرح حرام کام سے باز نہ آئے تو اس وقت اس کا بائیکاٹ اور اس سے قطع تعلّق واجب ہے۔

س ۱۰۹۹: اخلاق اسلامی کے خلاف مغربی ثقافت کے پے در پے حملوں اور غیر اسلامی عادتوں کی ترویج کے پیش نظر جیسے بعض لوگ گلے میں سونے کی صلیب پہنتے ہیں، یا بعض عورتیں شوخ رنگ کے مانتو پہنتی ہیں یا بعض مرد و عورتیں کنگن پہنتی ہیں۔ ... یا جاذب نظر گھڑیاں پہنتے ہیں جسے عرف عام میں برا سمجھا جاتا ہے۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بعد ان میں سے بعض اس پر مصر رہتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ کوئی ایسا طریقہ بیان فرمائیں گے جو ایسے لوگوں کیلئے بروئے کار لایا جائے؟

ج سونا پہننا یا اسے گردن میں ڈالنا مردوں پر مطلقاً حرام ہے اور ایسے کپڑے کی ردا ڈالنا بھی جائز نہیں ہے جو سلائی، یا رنگ کے اعتبار سے یا اس کے علاوہ غیر مسلم غارت گروں کی تہذیب کے فروغ اور ان کی تقلید کے معنی میں ہو اور اسی طرح ان کنگنوں اور نظارات کا پہننا بھی جائز نہیں ہے جو دشمنان اسلام و مسلمین کی ثقافت و تہذیب کی تقلید تصوّر کئے جاتے ہیں اور ان چیزوں کے مقابلہ میں دوسروں پر واجب ہے کہ وہ زبان کے ذریعہ نہی عن المنکر کریں۔

س ۱۱۰۰: ہم بعض حالات میں یونیورسٹی کے طالب علموں یا ملازموں کو برا کام کرتے

www.kitabmart.in

ہوئے دیکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ ہدایت و نصیحت کے بعد اس سے باز نہیں آتے ہیں بلکہ اس کے برخلاف وہ اپنی برائی کو جاری رکھنے پر مصر رہتے ہیں اور یہ پوری یونیورسٹی کے فساد کا سبب بنتا ہے۔ آپ کا حکم اس بارے میں کیا ہے کہ اگر ان کی ان حرکتوں کو دفتری قوانین کے ذریعہ روکا جائے اگر مفید ہو مثلاً ان کے سروس بک میں درج کیا جائے۔

ج یونیورسٹی کے داخلی نظام کی رعایت کے ساتھ اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

پیارے جوانوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ مسئلہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو سنجیدگی سے اختیار کریں اور ان کے شرائط و احکام کو صحیح طریقہ سے سیکھیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کو فروغ دیں اور اس تعلق سے اخلاقی اور مؤثر طریقے اختیار کریں، لوگوں کو نیکیوں کی ترغیب دیں، برائیوں کی نہیں، اس سے ذاتی فائدہ حاصل کرنے سے بچیں، انھیں معلوم ہونا چاہئے کہ نیکیوں کے فروغ اور برائیوں کے سدباب کا یہ بہترین طریقہ ہے۔ وفقکم اللّٰہ تعالیٰ لمرضاتہ (خدا آپ کو اپنی رضا کی توفیق عطا کرے)

س ۱۱۰۱ : کیا نامشروع کام کرنے والے کے سلام کا جواب نہ دینا (عدم رضایت کے اظہار کے طور پر) جائز ہے؟

ج اگر عرف عام میں اس عمل پر نامشروع کام سے روکنے کا اطلاق ہوتا ہے تو نہی عن المنکر کے قصد سے سلام کا جواب نہ دینا جائز ہے۔

س ۱۱۰۲ : اگر ذمہ داروں کے نزدیک یقینی طور پر یہ ثابت ہوجائے کہ دفتر کے بعض ارکان سہل انگاری سے کام لیتے ہیں یا تارک الصلوٰۃ ہیں اور ان کو وعظ و نصیحت کرکے ناامید ہوگئے ہوں تو ایسے متعلقین کے مقابل ان کا کیا فریضہ ہے؟

www.kitabmart.in

ج انھیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تاثیر سے غافل نہیں رہنا چاہئے اگر وہ اس کے شرائط کے ساتھ پے در پے انجام دیں گے تو اس کا اثر یقینی ہے اور جب وہ اس بات سے مایوس ہو جائیں کہ ان پر امر بالمعروف کا اثر نہیں ہوگا، تو اگر کوئی قانون ایسا ہے جو ایسے اشخاص کو مراعات سے محروم کر دے تو ان کو مراعات سے محروم کر دینا واجب ہے اور انھیں یہ بتا دیں کہ یہ قانون تمہارے اوپر اس لئے نافذ کیا گیا ہے کہ تم فریضہ دینی کو سبک سمجھتے ہو۔

متفرقات

س ۱۱۰۳: میری بہن نے کچھ عرصہ پہلے ایک بے نمازی سے نکاح کر لیا ہے چونکہ وہ ہمارے ساتھ ہی رہتا ہے لہٰذا میں اس سے گفتگو اور معاشرت پر مجبور ہوں بلکہ اکثر اس کے کہنے پر بعض کاموں میں اس کی مدد کرتا رہتا ہوں پس کیا شریعت کے اعتبار سے اس سے گفتگو و معاشرت اور بعض کاموں میں اس کی مدد کرنا جائز ہے؟

ج اس سلسلہ میں آپ کے اوپر صرف پے در پے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا واجب ہے جب بھی اس کے وجوب کے حالات اور شرائط موجود ہوں اور آپ کی مدد و معاشرت اسے ترک نماز پر جری نہ بنائے تو اس کی مدد کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۱۱۰۴: اگر ظالموں اور حاکم جور کے پاس علمائے اعلام کی آمد و رفت و معاشرت سے ان کے ظلم میں کمی واقع ہوتی ہو تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

www.kitabmart.in

ج اگر ایسے حالات میں عالم پر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کا ظالم کے پاس آنا جانا ظالم کو ظلم کے ترک کرنے اور منکرات سے روکنے میں مؤثر ہو گا ۔ یا کوئی ایسا مسئلہ ہو جس کو اہمیت دینا واجب ہو تو اس صورت میں اس میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س ۱۱۰۵ : میں نے چند سال قبل شادی کی ہے اور میں دینی امور اور شرعی مسائل کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہوں اور امام خمینیؒ کا مقلد ہوں مگر میری زوجہ دینی مسائل کو اہمیت نہیں دیتی ہے ، بعض اوقات ، ہماری آپسی بحث و نزاع کے بعد وہ ایک مرتبہ نماز پڑھ لیتی ہے مگر زیادہ تر نہیں پڑھتی ہے جس سے مجھے بہت دکھ ہوتا ہے ایسی صورت میں میرا کیا فریضہ ہے ؟

ج آپ کے اوپر اس کی اصلاح کے اسباب فراہم کرنا واجب ہے خواہ کسی بھی طریقہ سے ہوں اور ایسی خشونت سے پرہیز ضروری ہے جس سے بد خلقی اور عدم نظم و نسق کی بو آتی ہو ۔ لیکن آپ کی یاد دہانی کے لئے عرض ہے کہ دینی مجالس میں شرکت کرنا اور دین دار خاندانوں کے یہاں آنے جانے کا اصلاح میں بڑا اثر ہے ۔

س ۱۱۰۶ : اگر ایک مسلمان قرائن کی مدد سے اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس کی زوجہ ــ چند بچوں کی ماں ہونے کے باوجود ــ پوشیدہ طور پر ایسے افعال کا ارتکاب کرتی ہے جو عفت کے خلاف ہیں لیکن اس موضوع کے اثبات پر اس کے پاس کوئی شرعی دلیل نہیں ہے ــ مثلاً گواہی دینے کے لئے کوئی گواہ نہیں ہے تو شرعاً اس عورت کے ساتھ انسان کیسا سلوک کرے ؟ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ

www.kitabmart.in

بچّے اسی کے زیر سایہ پرورش پائیں گے ۔ اور اگر وہ شخص یا اشخاص، جو کہ ایسے قبیح اور احکام خدا کے برخلاف افعال کے مرتکب ہوتے ہیں، پہچان لئے جائیں تو ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے ؟ واضح رہے کہ ان کے خلاف ایسی دلیلیں نہیں ہیں جنھیں شرعی عدالت میں پیش کیا جا سکے ؟

ج ظنّی قرائن و شواہد کے ذریعہ پیدا ہونے والے سوءِ ظن سے اجتناب واجب ہے اور اگر محرّمات شرعی کا وقوع ثابت ہو جائے تو اسے وعظ و نصیحت اور نہی عن المنکر کے ذریعہ اس فعل سے روکنا چاہئے اور اگر نہی عن المنکر کا اس پر کوئی اثر نہ ہو تو اس وقت وہ عدلیہ سے رجوع کر سکتا ہے بشرطیکہ اس کے پاس گواہیاں اور ثبوت موجود ہو۔

س ۱۱۰۷ : کیا لڑکی کے لئے جائز ہے کہ وہ جوان کی نصیحت اور راہنمائی کرے اور تعلیم وغیرہ میں موازین شرعیہ کی رعایت کے التزام کے ساتھ اس کی مدد کرے ؟

ج مفروضہ سوال میں اس سلسلہ میں کوئی مانع نہیں ہے لیکن شیطانی وسوسوں اور لبھانے والی باتوں سے پرہیز ضروری ہے اور اس سلسلہ میں شرع کے احکام کی رعایت کرنا، جیسے اجنبی کے ساتھ تنہا نہ رہنا واجب ہے۔

س ۱۱۰۸ : مختلف اداروں اور دفاتر کے ان ماتحت ملازمین کی تکلیف کیا ہے جو کبھی کبھی اپنے دفتر و محل کار میں اپنے افسران بالا سے اداری اور شرعی مخالفت دیکھیں ؟ اور کیا اس شخص سے اس جگہ تکلیف ساقط ہے جب اس بات کا اندیشہ ہو کہ اگر وہ نہی عن المنکر کرے گا تو اسے افسران بالادست سے نقصان پہنچے گا ؟

ج اگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے شرائط موجود ہوں تو انھیں امر بالمعروف

www.kitabmart.in

اور نہی عن المنکر کرنا چاہیئے ورنہ اس سلسلہ میں ان کے اوپر کوئی تکلیف نہیں ہے. اس طرح اگر انھیں اس سے ضرر کا خوف ہو تو بھی ان سے "تکلیف ساقط ہے یہ اس جگہ کا حکم ہے جہاں اسلامی حکومت کا نظام نافذ نہ ہو لیکن جہاں اسلامی حکومت ہو اور وہ ایسے فریضہ کو اہمیت دیتی ہو تو اس وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے عاجز شخص پر واجب ہے کہ اس سلسلہ میں حکومت نے جو ادارے اور فورسز مختص کئے ہیں ان کو اطّلاع دے اور فساد و مفسدین کی بیخ کنی تک چارہ جوئی کی جاتی رہے۔

س ۱۱۰۹: اگر کسی ادارہ کے بیت المال میں غبن اور چوری ہو جائے اور یہ دست برد ابھی تک برقرار ہو اور وہاں ایک ایسا شخص موجود ہو جو خود کو اس لائق سمجھتا ہے کہ اگر یہ ذمہ داری اس کے سپرد کر دی جائے تو اس کی اصلاح کر سکیگا اور یہ ذمہ داری اسے اس وقت تک نہیں ملے گی جب تک وہ اسے لینے کے لئے بعض مخصوص افراد کو رشوت نہ دے. تو کیا بیت المال کو دست برد سے بچانے کے لئے رشوت دینا جائز ہے؟ درحقیقت یہ بڑی بدعنوانی کو چھوٹی بدعنوانی کے ذریعہ ختم کرنا ہے۔؟

ج: جو اشخاص اس بات سے باخبر ہیں کہ شریعت کی مخالفت ہو رہی ہے ان پر واجب ہے کہ وہ نہی عن المنکر کے شرائط و ضوابط کی رعایت کرتے ہوئے نہی عن المنکر کریں اور کسی کام کی ذمہ داری خود سنبھالنے کے لئے اگرچہ وہ مفاسد کو روکنے ہی کی غرض سے ہو، رشوت دینا اور غیر قانونی طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر یہ چیز اس شہر میں فرض کی جائیں جہاں اسلامی حکومت

www.kitabmart.in

ہوتو وہاں لوگوں سے یہ واجب صرف امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے عجز کی بنا پر ساقط نہیں ہوگا بلکہ وہاں واجب ہے کہ اس سرشتہ کے لئے حکومت نے جو ادارے اور فورسز مختص کئے ہیں ان کو اطلاع دے۔

س ۱۱۱۰: کیا منکرات، نسبی امور میں سے ہیں تاکہ آج کل کی یونیورسٹیوں کے بُرے اور فاسد ماحول میں ان کے درمیان موازنہ کیا جائے اور اس طرح منکرات میں سے بعض کو چھوڑ کر بعض سے روکا جائے اور بعض کی طرف مطلق دھیان اس لئے نہ دیا جائے کہ رسم ورواج نے ان کی حرمت اور برائی ختم کردی ہے؟

ج: نامشروع اور بُرے افعال، بُرے ہونے کی حیثیت سے نسبی نہیں ہیں۔ البتہ جب بعض بُرے افعال کا دوسرے قبیح افعال سے موازنہ کیا جائیگا تو کچھ زیادہ ہی قبیح وحرام ثابت ہوں گے۔ بہر حال اس شخص پر نہی عن المنکر کرنا واجب ہے جس کے لئے شرائط فراہم ہوں، نہی عن المنکر کو ترک کرنا اس کیلئے جائز نہیں ہے اور اس سلسلہ میں میرے افعال کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اور نہ ہی یونیورسٹی کے ماحول کو دوسرے ماحول سے اس لحاظ سے جدا کیا جاسکتا ہے۔

س ۱۱۱۱: اسپرٹ والے ایسے مشروبات کا کیا حکم ہے جو ان اجنبیوں کے پاس پائے جاتے ہیں جو کبھی اسلامی ممالک کے بعض اداروں میں ملازمت کے لئے آتے ہیں اور انھیں وہ اپنے گھروں میں ان جگہوں پر پیتے ہیں جو ان کے لئے مخصوص ہیں؟ اور اسی طرح ان کے خنزیر کا گوشت لانے اور اسے کھانے کا کیا حکم ہے؟ اور وہ جن عفت واقدار انسانی کے خلاف اعمال کا ارتکاب کرتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ کارخانہ کے ذمہ داروں اور ان اجنبیوں کے ساتھ کام

www.kitabmart.in

کرنے والوں کی تکلیف کیا ہے ؟ ایسی حالت میں ہم کیا قدم اٹھائیں جبکہ مربوطہ اداروں اور کارخانوں کے ذمہ دار افراد اطلاع کے بعد بھی اس بارے میں کسی قسم کی کارروائی نہ کریں ؟

ج مربوطہ امر کے مختص ذمہ داروں پر واجب ہے کہ ان لوگوں کو حکم دیں کہ کھلے عام ایسے امور جیسے شراب خواری اور خنزیر کا گوشت کھانا وغیرہ سے پرہیز کریں اسی طرح لوگوں کے سامنے ان اشیاء کا حمل ونقل نہ کریں، لیکن جو امور عفت عامّہ کے خلاف ہیں انھیں انجام دینے کی انھیں اجازت نہیں ہے بہرحال اس سلسلہ میں ان کیلئے قانون کا اجراء ان ہی عہدہ داروں کے توسط سے ہونا چاہیئے جو ان کے لئے مختص ہیں۔

س ۱۱۱۲ : بعض برادران امر بالمعروف نہی عن المنکر کی غرض سے ایسے مقامات پر جاتے ہیں جہاں اکثر بے پردہ عورتیں جمع ہوتی ہیں تاکہ انھیں وعظ ونصیحت کریں کیا ان کے لئے جائز ہے کہ بے پردہ عورتوں کی طرف دیکھیں ؟ اس اعتبار سے کہ وہ اس جگہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی غرض سے گئے ہیں ؟

ج کسی خاص مقصد کے بغیر پہلی مرتبہ دیکھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن جان بوجھ کر چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں کے علاوہ کسی چیز کو دیکھنا جائز نہیں ہے اگرچہ مقصد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہی کیوں نہ ہو۔

س ۱۱۱۳ : آں مومن جوانوں کا کیا فریضہ ہے جو بعض مخلوط نظام تعلیم والی یونیورسٹیوں میں اخلاقی اور دینی ثقافت کے خلاف اعمال کا مشاہدہ کرتے ہیں ؟

www.kitabmart.in

(ج) خود برائیوں میں ملوّث نہ ہونے کے ضمن میں اگر شرائط موجود ہوں اور قدرت رکھتے ہوں تو ان پر واجب ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ پر عمل کریں۔